حدیث نمبر 1 سے 1569 تک

المقدمہ - کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ

صحیح مسلم (اردو)

1

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحیی سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم (اُردو)

1

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

© مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
بن مسلم، مسلم بن الحجاج
صحيح مسلم / مسلم بن الحجاج بن مسلم - ط ١ الرياض، ١٤٣٤ هـ
٣ مج. ص: ٧٤١ مقاس: ٢٤×١٧ سم
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
١-٢٤٣-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١) (النص باللغة الاردية)
١- الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥,٢ ١٤٣٤/٧٤١٧ رقم الإيداع: ١٤٣٤/٧٤١٧
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
١-٢٤٣-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١)

[redacted] شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا، فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 • الملز فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422
جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121
الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055
ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نصیر الدین انقلاب فون: 001 416 4186619
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دارمکہ انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180
• ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون: 0091 44 42157847
سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 0092 42 373 240 34,372 400 24,372 32 4 00 فیکس: 042 373 540 72
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0092 42 371 200 54 فیکس: 042 373 207 03
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10
کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 0092 21 343 939 36 فیکس: 0092 21 343 939 37
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 0092 51 22 815 13
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اردو)

المقدّمة ـ کتاب المساجد و مواضع الصلاة ✧ احادیث: 1 ـ 1569 - (684)

1

تالیف: ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی
مولانا محمد آصف رشید
مولانا عمار فاروق سعیدی
حافظ رضوان عبداللہ
مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

”جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔“ (النساء 4:80)

فرمانِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ

’’جس نے میری اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔‘‘ (صحیح مسلم، حدیث: 4749(1835))

فہرست مضامین (جلد اول)

٥- كتاب المساجد ومواضع الصلاة — مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے احکام 586

عرض ناشر

اللہ کے لیے بے حد حمد وثنا اور لاتعداد شکر ہے کہ اس نے اپنے بے پایاں فضل وکرم سے دارالسلام کو مختلف زبانوں میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی سعادت عطا فرمائی۔ آج ہمارے لیے پھر اللہ کے حضور اظہارِ شکر کا خصوصی موقع ہے کہ ہم کتاب اللہ کے بعد دو صحیح ترین کتابوں میں سے ایک، صحیح مسلم، اردو ترجمے اور مختصر شرح کے ساتھ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کی پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حتمی اور ابدی فلاح کے لیے اس کائنات کی سب سے اہم اور بنیادی سچائیاں اپنی مقدس کتاب کے ذریعے سے بنی نوع انسان کو عطا کیں۔ پھر کامل ترین دانائی سے ان سچائیوں کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے اپنے مقدس رسول کے ذریعے سے سکھائے۔ انسان نے جب کبھی ان دونوں کو مکمل طور پر اپنا لیا اسے کوئی چیز عروج کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہنچنے سے نہ روک سکی۔

محدثین کرام نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اور طریقے (احادیث اور سنن) جمع کرنے اور انھیں بہترین ترتیب کے ساتھ متلاشیانِ حق کے استفادے کے لیے پیش کرنے کے فن کو اوجِ کمال تک پہنچا دیا۔ ان میں سے دو بہت بڑے نام امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے ہیں۔ مختلف محدثین کرام کی طرف سے اَلْمُصَنَّف اور اَلْمُسْنَد کے نام سے احادیث کے بڑے بڑے مجموعوں کی تالیف کے بعد امت کے لیے ایسی جامع کتابوں کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو صرف اور صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہوں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پہل امام بخاری رحمہ اللہ نے کی۔ ان کی صحیح جیسی اہم ترین جامع کتاب کے سامنے آجانے کے بعد بھی صحیح احادیث پر مشتمل ایک اور مجموعۂ حدیث کی گنجائش موجود تھی۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ اس جیسی ایک اور صحیح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحیح مسلم سامنے آئی تو امت نے صحیح بخاری کی طرح اسے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور علماء اور طالبانِ علمِ حدیث نے ان دونوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنا لیا۔ دونوں کے معیارِ انتخاب اور اسلوب میں جو فرق ہے اس کی بنا پر اہلِ علم کے نزدیک یہ دونوں کتابیں ناگزیر قرار پائیں۔ تدریس حدیث کے لیے ان پر انحصار کیا جانے لگا، اور حدیث کے باقی مجموعوں سے کہیں زیادہ، ہر پہلو سے، ان

دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا گیا۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ابتدائی صدیوں میں مغرب، یعنی شمالی افریقہ کے مسلمان ممالک میں اہل علم کی زیادہ توجہ صحیح مسلم اور اس کی تعلیم و ترویج کی طرف مبذول رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے احادیث کی ترتیب آسان رکھی۔ انھوں نے متعلقہ موضوعات کے تحت پوری احادیث نقل کیں۔ مختلف سندوں کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ تفصیلات ایک جگہ جمع کر دیں۔ طالب علم کے لیے اس سے استفادہ کرنا آسان تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان ممالک میں شرحیں بھی زیادہ تر صحیح مسلم ہی کی لکھی گئیں۔ اس کے بالمقابل مصر اور اس سے مشرق میں واقع اسلامی ممالک کے علماء ہمیشہ سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح دیتے رہے۔ اس کے بڑے اسباب میں انتخاب حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ کا اعلیٰ تر معیار، فن حدیث میں ان کا بلند مقام اور ان کا عظیم تفقہ ہے۔

کچھ عرصہ یہی کیفیت رہی، پھر وقت کے ساتھ ساتھ علمائے امت اس بات پر متفق ہوتے گئے کہ كِتَابَا هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ...... ثُمَّ إِنَّ كِتَابَ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّ الْكِتَابَيْنِ صَحِيحًا وَّأَكْثَرُهُمَا فَوَائِدَ. ''اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز کے بعد ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم) کی کتابیں سب سے زیادہ صحیح ہیں...... پھر ان دونوں میں امام بخاری کی کتاب زیادہ صحیح اور زیادہ فوائد کی حامل ہے۔'' (مقدمة ابن الصلاح، ص: 14)

صحت کے حوالے سے مکمل تحقیق کے بعد یہاں تک کہا گیا کہ ان دونوں کتابوں کی تمام احادیث کی صحت کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔ (التقييد والإيضاح، ص: 39)

اصولِ حدیث کے امام علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ نے امام ابوعبداللہ الحمیدی رحمہ اللہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے: لَمْ نَجِدْ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَاضِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ مَنْ أَفْصَحَ لَنَا فِي جَمِيعِ مَاجَمَعَهُ بِالصِّحَّةِ إِلَّا هٰذَيْنِ الْإِمَامَيْنِ. ''گزشتہ ائمۂ حدیث میں سے ان دو اماموں (بخاری اور مسلم) کے سوا کوئی نہیں جس نے ہمیں یہ بات صحیح طور پر سمجھا دی ہو کہ انھوں نے جو احادیث جمع کی ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں۔'' (مقدمة ابن الصلاح، ص: 22)

یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ بقول محمد فؤاد عبدالباقی، دونوں کتابوں میں متفقہ طور پر روایت کی جانے والی احادیث کی تعداد 1906 ہے۔ اسی طرح یہ بھی شمار کیا گیا ہے کہ صحیح بخاری میں 500 صحیح روایات ایسی ہیں جو امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان نہیں کیں۔ اس طرح امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں 1500 ایسی صحیح روایات بیان کی ہیں جو صحیح بخاری میں شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کتابوں کو یکجا کیا جائے تو صحیح روایات کی تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان میں بڑا حصہ امام مسلم رحمہ اللہ کی منتخب کردہ احادیث کا ہے۔

امام مسلم ؒ نے صحیح مسلم کی تالیف کا بنیادی مقصد بیان کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ اس وقت طالبانِ حدیث کو ایک ایسی کتاب کی تلاش تھی جو دین کے طور طریقوں، اس کے احکام، جزا اور سزا کے نظام اور جن امور سے بچنا اور جن کو اپنانا ہے، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور آپ کی سنن کی مستند روایات پر مشتمل ہو۔ ان روایات کی سندوں کو اہل علم نے قبول کیا ہو اور یہ روایات حسنِ ترتیب سے ایک ایسی تالیف میں جمع کر دی جائیں جو غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو۔ یہ ایک ایسی تالیف ہو جس پر دین کے فہم، تدبّر اور استنباط کے حوالے سے مکمل انحصار کیا جا سکے۔ (مقدمة صحیح مسلم، ص: 49)

صحیح مسلم کو، مستند اردو ترجمے اور اس کے بعد اعلیٰ تحقیقی معیار کی شرح، پیش کرتے ہوئے ہمارے سامنے بھی بعینہٖ یہی مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اردو دان قارئین کے لیے یہ کتاب دین کے فہم، تدبّر اور استنباط کا ایک اہم ذریعہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔ اسے امت کی اصلاح، ہدایت اور عروج کا ذریعہ بنائے اور ہمیں کتاب وسنت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے ترجمے اور شرح کی ذمہ داری پروفیسر محمد یحیٰی جلالپوری نے اٹھائی۔ ترجمہ اور مختصر شرح پیش خدمت ہے۔ مفصل شرح بھی آدھی سے زیادہ مکمل ہو چکی ہے جو ان شاء اللہ بہت جلد شائع ہو جائے گی۔ پروفیسر محمد یحیٰی اور ان کے معاونین قاری طارق جاوید عارفی، آصف رشید، حافظ رضوان عبداللہ، عمار فاروق سعیدی اور حذیفہ نصیر گوندل حفظہم اللہ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے شائقین علم الحدیث کے لیے ایک عمدہ تحقیقی اور علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ ان علماء کی طرح کمپوزنگ سیکشن کے رفقاء عبدالرافع اور خرم شہزاد نے بھی بڑی مہارت اور توجہ سے اس کے فنی مراحل طے کیے ہیں۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں برادرِ عزیز حافظ عبدالعظیم اسد کا ذکر نہ کروں کہ جنھوں نے خوش اسلوبی سے تمام انتظامی ذمہ داریاں نبھائی ہیں اور کتاب کو خوبصورت اور شایانِ شان انداز میں طبع کرانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ میں تہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کے کام کو قبول فرمائے، انھیں توفیقِ مزید سے سرفراز کرے اور ہم سب کو دنیا اور آخرت میں عزت اور سعادت سے نوازے۔ آمین!

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام، الریاض، لاہور

فروری 2013ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ:

تقدیم

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے انسان افضل ترین مخلوق ہے۔ اللہ نے اس کی ہر ضرورت پوری کرنے کے لیے شایانِ شان انتظام فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ دنیا میں اس طرح زندگی گزارے کہ ہر کسی کی محبت، عقیدت اور احترام کا مرکز ومحور ہو۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں سب کچھ ادھورا رہ جاتا ہے۔ سزا اور جزا بھی ادھوری، انصاف اور حق رسی بھی ادھوری اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آرزوئیں اور تمنائیں بھی تشنہ رہ جاتی ہیں۔ وہ جیسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، صحت، جوانی، نعمتیں اور ان سے لذت یاب ہونے کی مہلت سب کچھ ادھورا ہے تو اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہوئی کہ اسے نعمتوں سے مستفید ہونے کی پھر سے مہلت ملے، بلکہ دائمی زندگی ملے اور اس میں وہ احترام، اکرام اور انعام کے بلند ترین مقام پر فائز ہو جائے۔ اللہ نے انسان کی اس ضرورت کو بھی انتہائی شایانِ شان طریقے سے پورا کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔ اللہ نے دنیا میں ایسی عظیم ہستیاں پیدا کیں جو لاتعداد انسانوں کی بے پناہ محبت، عقیدت اور احترام کا محور بنیں۔ انھوں نے اپنی اپنی قوم کو تفاخر بخشا۔ اپنے دور کے انسانوں کے لیے اس راستے کی نشاندہی کی جس پر چل کر وہ بھی عظمتوں کی ان منزلوں تک پہنچ سکتے ہیں جن کی آرزو ان میں سے ہر شخص کے دل میں مچل رہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ دنیوی کامیابیوں کی ان منزلوں تک پہنچنے کے بعد لامتناہی نعمتوں کی منزل بھی ان کی دسترس میں ہے۔ انھیں اللہ نے انسانوں کو عظمتوں کی راہ پر چلانے کے لیے پیدا کیا۔ انھیں اپنی مخلوقات کی کامیابی اور ان کی ابدی مسرتوں کے لیے ان کے نام باقاعدہ پیغام دے کر مبعوث کیا۔ اللہ نے کسی بستی اور کسی زمانے کے انسانوں کو دنیوی اور ابدی مسرتوں کی خوش خبری دینے والے انتہائی خیر خواہ محسنوں سے محروم نہ رکھا۔ پھر جب انسانوں کو ابھی معلوم نہ تھا کہ دنیا میں انسانی زندگی کے اس مرحلے کا آغاز ہونے والا ہے جب فاصلے آہستہ آہستہ سمٹ جائیں گے۔ دور دراز کے انسان ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ عام لوگوں میں علم کی دولت بٹنے لگے گی، اور ہوتے ہوتے پوری دنیا ایک بستی میں تبدیل ہو جائے گی تو اللہ نے رنگ، نسل اور زبان کی تمیز کے بغیر ساری انسانی مخلوقات کے لیے ایک ایسے ہادیِ اعظم بھیج دیے جنھیں ہر انسان کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ کوئی انسان خود اپنے آپ سے بھی اتنی محبت نہیں کر سکتا۔ وہ ہر انسان کے خود اس کی اپنی نسبت بھی زیادہ خیر خواہ تھے۔ انھیں اللہ نے ایسی جامع، روشن اور مکمل ہدایت دے کر بھیجا جس سے صرف دو دہائیوں میں ساری دنیا کی قسمت بدل گئی۔ پوری دنیا کے سامنے ثابت ہو گیا کہ بنی آدم آپ کی لائی ہوئی ہدایت کو اپنا لیں تو پوری انسانیت کے عروج پر ستارے رشک کریں گے۔

آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے لیے اس سے زیادہ مؤثر، اس سے بڑھ کارگر اور کامیابی کا ضامن دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اس عظیم ہادی، اور انسانیت کے سب سے بڑے محسن کا اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد انسانیت کے بڑے محسن آپ کے وہ ساتھی ہیں جنھوں نے آپ ﷺ سے اللہ کا پیغام وصول کیا، اسے آپ سے سیکھا، آپ ہی کے نمونے کے مطابق اس پر عمل کیا، آپ کی ہر ادا کا مطالعہ کیا، آپ کی زندگی کے ہر پہلو کا مشاہدہ کیا، آپ کا ہر فرمان حرزِ جان بنایا، اسے دل، عمل، حافظے، کتابت، ساتھیوں کی تصدیق اور بار بار کے بیان، غرض ہر ذریعے سے محفوظ کیا۔ پھر انھیں ایسے شاگردوں تک پہنچایا جنھوں نے اسے حفظ و اعادہ، تحقیق و روایت اور تدوین و کتابت ہر ذریعے سے محفوظ کرنے اور آگے پہنچانے کے لیے اپنی پوری زندگیاں وقف کر دیں۔ انھیں دنیا محدثین کے کام سے پہچانتی ہے۔

حفظ و کتابت کا یہ سلسلہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم ہوتا گیا۔ تابعین نے صحابہ سے سنا، لکھا اور حفظ کیا، پھر اس کے بعد کھلے عام ان طالبان حدیث کے گروہوں کے سامنے پیش کیا جو ہر ہر مرکزِ علم میں جا کر صحابۂ کرام، اور تابعین اور ان کے مختلف شاگردوں سے اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین سنتے تھے۔ وہ ہر جگہ مختلف بیان کرنے والے اساتذہ کے الفاظ کا دوسرے اساتذہ کے الفاظ سے موازنہ کر کے ان کی توثیق کرتے۔ اس ساری تگ و دو کے دوران میں ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی کہ کون سے متون ہیں جن پر صحابہ اور تابعین سے سننے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد متفق ہے، کون سے راوی، اپنی کس روایت میں متفرد ہیں۔ اگر ان کی روایت باقی بیان کرنے والوں سے مختلف ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ مثلاً: کیا آخری عمر میں استاد کے حافظے میں کمی آ گئی تھی۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو قصور کس کا ہے؟ استاد کا یا بعد میں سننے والوں میں سے کسی شاگرد کا؟ اس طرح مختلف علمی مراکز میں، بار بار حاضری کے دوران میں طالبانِ علمِ حدیث کو یہ بھی پتہ چلتا گیا کہ حدیث بیان کرنے والا کون سا راوی عدالت، ثقاہت، حفظ، اتقان، امانت اور کردار کے بلند مرتبے پر فائز ہے۔ کون معقول حد تک تسلی بخش مرتبہ رکھتا ہے اور کون ہے جو مذکورہ بالا صفات یا ان میں سے کسی ایک میں یا چند ایک میں کمزور ہے؟

اگر کوئی حدیث انتہائی اونچے درجے کے راویوں کے ہاں موجود نہیں لیکن اس سے نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے ایک سے زیادہ راوی، صحیح واسطوں سے اس کو بیان کرتے ہیں تو ایک سے زیادہ مقبول لوگوں کی تائید سے بیان کردہ یہ حدیث قابل قبول بن جائے گی۔

تابعین ہی کے دور سے طالبان حدیث نے متون کے ساتھ ساتھ بیان کرنے والے راویوں کے تمام ضروری احوال، ان کے بارے میں مختلف ائمہ اور حفاظِ حدیث کی آراء اور شہادتوں کو بھی لکھنا ضروری سمجھا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہر قابل ذکر محدث نے نہ صرف اسانید اور متون کو جمع کیا بلکہ ہر ایک نے، جمع متون سے پہلے راویوں کے احوال اور ان کی عادات و اوصاف کے بارے میں جامع کتابیں مرتب کیں۔

اس سلسلۂ تعلیم و تعلم میں اہم بات یہ ہے کہ یہ چند لوگوں کے لیے مخصوص نہ تھا۔ یہ ہمہ گیر تھا۔ اس پر کسی کی اجارہ داری نہ تھی۔ اللہ کے پیغام اور رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی ہر انسان کے لیے تھی۔ جمال رسالت کے ساتھ شیفتگی اور نورِ نبوت سے مستنیر ہونے اور اسے دوسروں تک لے جانے پر آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے کا حق تھا، ہر ایک کے لیے صدائے عام تھی اور اس کے ہر طلبگار کے لیے عزت، عظمت اور فضیلت کے دروازے کھلے تھے۔

اس میدان میں سبقت رنگ کی بنیاد پر ممکن تھی نہ نسل اور وطن کی بنیاد پر۔ حکمرانی کے میدان میں قریش میں سے ہونا یا رسول اللہ ﷺ سے قرابت داری رکھنا، استحقاقِ امارت کی بنیاد مانا جاتا تھا، لیکن عرب وعجم نے حدیث کی قلمرو کا امیر المومنین امام احمد بن حنبل، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، محمد بن اسماعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہم اللہ کو تسلیم کیا۔[1] عبداللہ بن مبارک ترکی النسل تھے۔[2] محمد بن اسماعیل بخارا کے فارسی النسل تھے۔[3] اور مسلم بن حجاج نیشاپور سے تعلق رکھنے والے عجمی تھے۔[4] یہ اس وجہ سے ممکن ہوا کہ علم حدیث ایک کھلا میدان تھا، اس میں مسابقت کا حق ہر انسان کو حاصل تھا اور مہارت وکمال کے بارے میں فیصلہ اس میدان کے جمہور شرکاء کے ہاتھ میں تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ عظیم محدثین کے اس سلسلۃ الذھب کی ایک اہم کڑی ہیں۔ وفات تک ان کی پوری زندگی حدیث کی خدمت کے لیے وقف رہی۔ ان کا مقصود صرف احادیث کا حصول اور ان کی اشاعت نہ تھا بلکہ محدثین کے اعلیٰ ترین معیارِ نقد کے مطابق تمام مرویات کو کھنگالنا، صحیح ترین احادیث کو الگ کرنا اور انسانی زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی کے لیے ان کو مرتب اور مدون کر کے امت کے سامنے پیش کرنا تھا۔ انھوں نے جس جستجو، محنت، عرق ریزی، دقیقہ شناسی اور اخلاص ولگن کے ساتھ کام کیا، اس کی اللہ کے نزدیک قبولیت کی دلیل یہ ہے کہ ان کی ''الجامع الصحیح المسند'' امت مسلمہ کے نزدیک علم حدیث کی دو صحیح ترین اور مقبول ترین کتابوں میں سے ایک قرار پائی۔ ہر دور میں حصولِ علمِ حدیث کے لیے یہ ایک اساسی کتاب رہی۔ علمِ حدیث کا کوئی طالب علم نہیں جس نے اس سے بے پناہ استفادہ نہ کیا ہو۔ یہ ان کتابوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے سے ہر دور میں کروڑوں انسانوں نے رہنمائی حاصل کی۔

ہم آیندہ سطور میں اختصار سے جائزہ لیں گے کہ اتنی بڑی کامیابی حاصل کرنے والے اس عظیم محدث کی ذاتی زندگی کے خدوخال کیا تھے؟ علم حدیث کی خدمت کے لیے انھوں نے کیا کیا علمی کارنامے سرانجام دیے اور ان کے ممتاز ترین علمی کارنامے، صحیح مسلم کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ بھی کہ انھوں نے کامیابی کی آخری سیڑھی تک پہنچنے کے لیے کیا راستہ اختیار کیا، کیسی زبردست جدوجہد کی، کیا منزلیں طے کیں اور کن اصولوں کو اپنا کر امیر المومنین فی الحدیث کا مقام حاصل کیا؟

امام مسلم رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

الإمام، الحافظ، الحجة أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشاذ القشيري، النيسابوري 202 یا 204 یا 206ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے اور وہیں علم کی کئی منزلیں طے کیں۔ ان کے والدین صاحب حیثیت تھے۔ اس لیے امام مسلم کو زندگی میں رزق کے لیے زیادہ تگ ودو نہیں کرنی پڑی، انھوں نے اپنی زندگی علم حدیث کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔

حصول علم اور اساتذہ

اٹھارہ برس کی عمر میں سب سے پہلے حدیث کا سماع (سماع اور کتابت لازم وملزوم تھے) یحییٰ بن یحییٰ تمیمی سے کیا۔ 220ھ میں حج کیا اور مکہ میں امام مالک کے اجل ترین شاگرد عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے احادیث سنیں اور لکھیں۔[5] کوفہ میں انھوں نے

---

[1] تذكرة الحفاظ، مقدمة، ص: 4. [2] سير أعلام النبلاء: 379/8. [3] سير أعلام النبلاء: 391/12. [4] سير أعلام النبلاء: 558/2.

[5] سير أعلام النبلاء: 558/12، وتذكرة الحفاظ: 281/1.

احمد بن یونس کے علاوہ علماء کی ایک جماعت سے، پھر حرمین، عراق اور مصر کے تقریباً دوسوبیس اساتذہ سے احادیث حاصل کیں۔[1] حصولِ حدیث کا طریقہ یہی تھا کہ احادیث مع اسناد سنی اور ساتھ لکھی جاتی تھی۔ ان کے اہم اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، احمد بن منذر قزاز، اسحاق بن راہویہ، ابراہیم بن سعید جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق رازی، احمد بن ابراہیم، اسحاق بن موسیٰ انصاری (ابوموسیٰ)، اسماعیل بن ابی اویس، حرملہ بن یحییٰ (ابوحفص تجیبی)، حسن بن ربیع بورانی، ابوبکر بن ابی شیبہ، یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابوزرعہ رازی اور یحییٰ بن معین جیسے حفاظ حدیث شامل ہیں۔[2]

روزگار

امام مسلم رحمہ اللہ کا کچھ کاروبار ایک قدیم قصبے ''خان محمش'' میں تھا، لیکن ان کی معاش کا زیادہ تر انحصار ان کی جاگیر پر تھا جو نیشاپور ہی کے مضافات میں واقع تھی۔

حلیہ، اولاد

امام حاکم کے والد (عبداللہ بن حمدویہ) کو ان کے والد (امام حاکم کے دادا) نے بتایا کہ انھوں نے امام مسلم کی زیارت ''خان محمش'' میں کی تھی۔ ان کی قامت پوری، رنگ گورا اور داڑھی سفید تھی۔ انھوں نے اپنے عمامے کا ایک کنارہ دونوں کندھوں کے درمیان پشت پر لٹکایا ہوا تھا۔ امام حاکم کے والد نے امام مسلم کے گھر میں ان کی بیٹیوں کی اولاد بھی دیکھی۔[3]

ان کی وفات کا واقعہ جس طرح تاریخ بغداد اور سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا گیا ہے، انتہائی عجیب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فن حدیث میں ان کی جستجو کا کیا عالم تھا اور اس حدیث میں ان کا انہماک کس درجے پر پہنچا ہوا تھا۔ احمد بن سلمہ کہتے ہیں:

امام مسلم رحمہ اللہ سے استفادے کے لیے ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی، اس میں ان کے سامنے ایک ایسی روایت کا ذکر آیا جو ان کو معلوم نہ تھی۔ گھر واپس آئے تو چراغ جلایا اور گھر والوں سے کہا کہ ان کے کمرے میں کوئی نہ آئے۔ گھر والوں نے بتایا کہ گھر میں کھجور کا ایک ٹوکرا ہدیہ بھیجا گیا ہے۔ فرمایا: لے آؤ۔ وہ حدیث کی تلاش میں منہمک ہو گئے۔ ٹوکرا ساتھ رکھا تھا، بے خیالی کے عالم میں ٹوکرے سے کھجور کا ایک ایک دانہ اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہے، اسی عالم میں صبح ہو گئی۔ انھیں حدیث کی تفصیلات مل گئیں ادھر ٹوکرا خالی ہو گیا۔ کہا جاتا ہے: اسی وجہ سے ان کی طبیعت بگڑ گئی اور علم وعرفان کا یہ سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات 24 رجب 261ھ کے اتوار کی شام کو ہوئی، اگلے روز نیشاپور میں تدفین ہوئی۔[4]

تصنیفات

امام مسلم رحمہ اللہ کی اہم ترین تصنیفات جنھیں امام حاکم اور دوسرے محدثین نے ذکر کیا ہے یہ ہیں:

رجال

① الأسامي والكنىٰ ② كتاب الطبقات ③ كتاب الوحدان ④ كتاب الأفراد ⑤ كتاب الأقران ⑥ كتاب أولاد الصحابة ⑦ كتاب أفراد الشاميين ⑧ كتاب مشايخ مالك ⑨ كتاب مشايخ الثوري

---

1 سير أعلام النبلاء: 12/558-561. 2 سير أعلام النبلاء: 12/558-561. 3 سير أعلام النبلاء: 1/570. 4 الحطة في ذكر الصحاح الستة، ص: 286.

⑩ كتاب مشايخ شعبة ⑪ كتاب من ليس له إلا راوٍ واحد ⑫ كتاب المخضرمين ⑬ كتاب طبقات التابعين.

متون حدیث

⑭ كتاب المسند الكبير على الرجال ⑮ كتاب الجامع على الأبواب ⑯ كتاب المسند الصحيح (عرفِ عام میں ''صحیح مسلم'') ⑰ كتاب حديث عمرو بن شعيب.

نقد الحدیث

⑱ كتاب التمييز ⑲ كتاب العلل ⑳ كتاب سؤالات أحمد بن حنبل ㉑ كتاب أوهام المحدثين.

فقہ الحدیث

㉒ كتاب الانتفاع بأهب السباع.

یہ امام مسلم کی اہم ترین کتابوں کے نام ہیں، ان کی ساری تصنیفات کی فہرست نہیں ہے۔

صحیح مسلم اور اس کا امتیاز

حافظ ابن عساکر اور امام حاکم کہتے ہیں کہ امام مسلم اپنی کتاب صحیح مسلم کو دو اقسام میں مکمل کرنا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قسم اول میں طبقۂ اولیٰ کے راویوں کی صحیح احادیث اور قسم ثانی میں طبقہ ثانیہ کی صحیح احادیث لائیں۔ وہ ابھی طبقۂ اولیٰ پر مشتمل حصہ مکمل کر پائے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ گویا صحیح مسلم ان کی زندگی کے آخری مرحلے کی تصنیف ہے۔

صحیح مسلم ان کے فن کا اوج کمال ہے اور اس سے پہلے کا سارا کام اپنی جگہ مستقل ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح مسلم کی تیاری یا بنیاد سازی کا کام بھی کہا جا سکتا ہے۔ رجال، متون اور علل پر مکمل عبور اور تیاری کے بعد ہی ایسی کتاب لکھی جا سکتی ہے جیسی صحیح مسلم ہے۔ اس وقت طالبان حدیث کو ایک ایسی کتاب کی تلاش تھی جو دین کے طور طریقوں، احکام، جزا و سزا اور جن چیزوں سے بچنا اور جن کو اپنانا ہے، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور سنن کی مستند روایات پر مشتمل ہو، ان روایات کی سندوں کو اہل علم نے قبول کیا ہو اور یہ روایات حسن ترتیب سے ایک ایسی تالیف میں جمع کر دی گئی ہوں جو غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو، اور جو دین کے فہم، تدبر اور استنباط کے حوالے سے دیگر کتابوں سے مستغنی کر دے۔[1]

امام مسلم نے امت کی اس ضرورت کو محسوس کیا، ایک ایسی کتاب کی اہمیت اور اس کے فوائد پر غور کیا تو بہت بڑے ذخیرۂ حدیث میں سے صحیح ترین احادیث کے نسبتاً مختصر مجموعے کی ترتیب و تالیف کا بیڑا اٹھایا۔ امام مسلم نے احادیث کے انتخاب کے حوالے سے اپنی کتاب کے لیے بنیادی شرط یہ رکھی کہ حدیث ''سنداً متصل ہو، اول سے لے کر آخر تک ثقہ نے ثقہ سے روایت کی ہو اور شذوذ اور علل سے پاک ہو۔''

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

امام بخاری اور امام مسلم ہم عصر ہیں۔ دونوں نے فقہی ترتیب پر احادیث کے صحیح مجموعے کی ضرورت کو ایک ہی دور میں محسوس

1 مقدمة صحيح مسلم، ص: 4.

کیا اور اپنا اپنا مجموعۂ حدیث مرتب کیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بحث چلتی رہی ہے کہ دونوں میں سے ترجیح کس کتاب کو حاصل ہے۔ شارح مسلم امام نووی فرماتے ہیں: علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں، امت نے انھیں اسی حیثیت میں قبول کیا ہے۔ صحیح بخاری دونوں میں سے صحیح تر ہے، فوائد میں عیاں اور دقیق دونوں قسم کے معارف میں بڑھ کر ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ امام مسلم امام بخاری سے مستفید ہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ علم حدیث میں ان کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ مجموعی حیثیت سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح حاصل ہے اور یہی درست نقطۂ نظر ہے جس کے جمہور علماء، ماہرین فن اور نکتۂ سنجانِ علم حدیث قائل ہیں۔ امام ابوعلی بن حسین نیشاپوری اور مغرب (شمالی افریقہ کے مسلم ممالک) کے بعض علماء صحیح مسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن جمہور علماء کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ صحیح بخاری ہی کو ترجیح حاصل ہے۔ معروف فقیہ اور نقادِ حدیث حافظ ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المدخل'' میں اس بات کو دلائل سے واضح کیا ہے......[1] البتہ صحیح مسلم کے بعض امتیازی پہلو ایسے ہیں جو اسی کتاب کے ساتھ خاص ہیں۔ جن لوگوں نے صحیح بخاری پر صحیح مسلم کو ترجیح دی ہے، ان کے پیش نظر یہی امتیازی پہلو تھے۔ امام نووی فرماتے ہیں: امام مسلم ایک انتہائی فائدہ مند خصوصیت میں متفرد ہیں جو انھی کے شایان شان تھی۔ وہ یہ کہ (ان کی کتاب) استفادے میں آسان ہے۔ انھوں نے ہر حدیث کو ایک ہی جگہ، جو اس کے لائق تھی، درج کیا ہے اور اس کی متعدد سندیں اور روایت شدہ مختلف الفاظ اس کے ساتھ ہی بیان کر دیے ہیں۔ اس سے طالب علم کے لیے مذکورہ حدیث کی تمام صورتوں پر نظر ڈالنا اور ان سے فائدہ اٹھانا آسان ہو گیا ہے۔ اس طریقے سے امام مسلم نے حدیث کے جو طرق (سندیں) ذکر کیے ہیں ان پر قاری کا اعتماد بڑھ جاتا ہے۔[2]

تائید و توثیق کا حیرت انگیز سلسلہ

یہ امام مسلم کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ وہ ایک ہی حدیث کو اپنے ایک استاد کے علاوہ دوسرے اساتذہ کی سندوں سے بھی بیان کرتے ہیں، پھر ان کے اوپر کی سند میں ایک ہی استاد یا متعدد اساتذہ سے بیان کرنے والے ایک سے زیادہ راویوں کی سندیں بیان کرتے ہیں اور بالکل اوپر ایک ہی حدیث کو اگر ایک سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے تو مختلف سندوں سے ان روایات کو بھی لے آتے ہیں۔ آج اگر کوئی مطالعہ کرنے والا ایک ہی حدیث کے لیے امام مسلم کی ذکر کردہ تمام سندوں کو سامنے رکھے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امام مسلم نے ایک حدیث کو اپنے ایک استاد اور اوپر تک اس کے ایک استاد سے روایت کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ وہ ایک ہی استاد سے روایت کرنے والے متعدد لوگوں کے پاس کتابت حدیث کے لیے حاضر ہوئے، ایک استاد سے مختلف اوقات میں روایت کرنے والے ان کے مختلف شاگردوں (تابعین) سے الگ الگ وہی حدیث سنی اور اس کی توثیق کی۔ اس طرح انھوں نے واضح کیا کہ جن اساتذہ نے مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کے سامنے وہ حدیث بیان کی اور ہمیشہ ایک ہی جیسے الفاظ سے بیان کرتے رہے، وہ حقیقت میں حفظ و اتقان کے اعتبار سے انتہائی قابل اعتماد ہیں اور ان کی بیان کردہ روایت صحیح ہے۔ انھوں نے اپنے اساتذہ سے اوپر کی اسناد کی بھی اسی طرح مختلف بیان کرنے والوں کی روایات کے ذریعے سے توثیق کی، حتی کہ اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنے والے مختلف صحابہ کی روایات ان کے اپنے اپنے شاگردوں سے اکٹھی کر کے ان کو بطور شواہد پیش

---

[1] شرح صحیح مسلم للنووي:1/33. [2] شرح صحیح مسلم للنووي:1/34.

کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے متابعات پیش کیں، ان کی ایک دوسرے سے توثیق کی اور جو احادیث ہر اعتبار سے ضبط و اتقان میں مکمل تھیں، انھی کا انتخاب کیا۔ یہ اہتمام بڑے سے بڑے معاملے میں دی گئی شہادتوں کے لیے کسی بڑی سے بڑی عدالت یا توثیقی ادارے کے بس میں نہیں۔

اگر حدیث کے الفاظ یا سند میں کوئی انتہائی معمولی فرق بھی ہے، جیسے حَدَّثَنَا اور أَخْبَرَنَا کا فرق، تو اس کو بھی محفوظ کیا ہے۔ متن میں انتہائی معمولی کمی بیشی کو بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح صحیح مسلم احادیث رسول ﷺ کا ایک ایسا مجموعہ بن گیا ہے جو اسناد و متون کے باہمی موازنے اور توثیق کا بے مثال عملی نمونہ ہے۔

صحیح مسلم میں روایات کی تعداد

اس احتیاط و اہتمام کے ساتھ امام مسلم نے جو صحیح مرتب کی، تکرار کے بغیر اس کی احادیث کی تعداد تین ہزار تینتیس ہے اور مکرر احادیث کو شمار کیا جائے تو کل احادیث سات ہزار پانچ سو تریسٹھ ہیں۔ امام مسلم نے یہ انتخاب تین لاکھ احادیث میں سے کیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تین لاکھ احادیث سے مراد تین لاکھ متن یا مرویات نہیں۔ احادیث کی عدد شماری کا اصول اس مثال سے واضح ہوتا ہے: اگر ایک صحابی سے ایک تابعی نے حدیث بیان کی تو ایک حدیث ہے، اگر دو نے کی تو دو حدیثیں ہیں، اسی طرح تابعی سے جتنے شاگردوں نے سن کر حدیث بیان کی اسی حساب سے نمبر بڑھتا گیا ہے۔ تین لاکھ احادیث سے مراد تین لاکھ الگ الگ سندوں سے بیان کردہ روایات ہیں۔ بعض لوگ اس اصول کو نہیں سمجھتے اس لیے بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

شفافیت اور تنقید کا خیر مقدم

محدثین کا تمام کام انتہائی شفاف تھا۔ ان کے ایک ایک لفظ کا گہری نظر سے جائزہ لیا جاتا تھا اور اب تک لیا جا رہا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی قسم اول جو صحیح مسلم کے نام سے امت کے سامنے ہے، مکمل کرنے کے بعد اس وقت کے عظیم ماہرین حدیث اور طالبان علم حدیث کے سامنے پیش کر دی۔ ان کی زندگی ہی میں اس کے نسخے ہر طرف پھیل گئے اور انتہائی کڑے معیار پر اس کا تنقیدی جائزہ لینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تنقیدی جائزہ لینے والوں میں اس زمانے کے ممتاز ترین محدثین بلکہ خود امام مسلم کے اساتذہ بھی شامل تھے۔

سعید برذعی کہتے ہیں: ایک شخص صحیح مسلم کا ایک نسخہ امام ابو زرعہ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے اس کا جائزہ لینا شروع کیا، اسباط بن نصر کی مروی حدیث دیکھ کر انھوں نے کہا: یہ صحت سے کس قدر دور ہے! قطن بن نسیر کی روایت دیکھ کر فرمایا: یہ ایک اونچا سیلاب ہے (جس میں ہر طرح کا کاٹھ کباڑ بہتا چلا آتا ہے۔) احمد بن عیسیٰ کی روایت دیکھی تو اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا جیسے یہ کہنا چاہتے ہوں کہ وہ جھوٹی حدیث بھی بیان کر دیتا ہے، پھر یہ فرمایا کہ وہ (امام مسلم) ان جیسوں سے روایت کرتے ہیں اور ابن عجلان اور ان کی طرح کے (عالی مرتبت) راویوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اس طرح وہ اہل بدعت (منکرین اور معترضین حدیث) کو ہمارے خلاف موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کہہ سکیں: ان لوگوں (محدثین) کی حدیث صحیح نہیں۔[1]

ابو زرعہ، الامام، حافظ العصر، عبید اللہ بن عبدالکریم بن یزید الرازی اس وقت کے عظیم محدث تھے۔ حفظ حدیث، ذہانت، دین داری،

1 سیر أعلام النبلاء: 12/571.

اخلاص اور عمل میں ان کا شمار اپنے زمانے کے قلیل النظیر لوگوں میں ہوتا تھا۔ ان سے ان کے اپنے اساتذہ نے بھی احادیث سن کر بیان کی تھیں۔ بڑے بڑے محدثین، مثلاً: امام مسلم، ان کے خالہ زاد حافظ ابوحاتم، امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداود، ابوعوانہ، سعید بن عمرو برذعی، ابن ابی حاتم، محمد بن حسن قطان رحمہ اللہ ان کے شاگرد تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے سنا کہ ابوزرعہ ہمارے ہاں مہمان ہوئے تو میرے والد (امام احمد رحمہ اللہ) نے فرمایا: بیٹا میرے نوافل کا عوض تمھیں اس شیخ کے ساتھ عملی مذاکرے کی صورت میں ملا ہے۔ صنعانی کہتے ہیں: ابوزرعہ ہمارے (محدثین کے) نزدیک احمد بن حنبل سے مشابہ ہیں۔[1]

اپنے استاد گرامی کی اس تنقید کے حوالے سے امام مسلم نے اچھے طریقے سے اپنے موقف کی وضاحت کی۔ برذعی کہتے ہیں کہ میں نیشاپور گیا تو ابوزرعہ کی تنقید سے امام مسلم کو آگاہ کیا، انھوں نے فرمایا: میں نے اسباط، قطن اور احمد بن عیسیٰ جیسے راویوں سے وہی احادیث لی ہیں جو ثقہ راویوں کے حوالے سے بھی موجود تھیں۔ میرے پاس ان ثقات کی سندوں میں چونکہ واسطے نسبتاً زیادہ تھے، اس لیے میں نے کم واسطوں والی اسباط وغیرہ جیسے لوگوں کی اسناد سے انھی روایات کو بیان کر دیا ہے، احادیث اپنی جگہ معروف ہیں اور ثقات سے مروی ہیں۔ بعدازاں امام مسلم مشہور محدث ابن وارہ[2] سے ملے انھوں نے بھی وہی باتیں کہیں جو ابوزرعہ نے کہیں تھیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ماہرین فن نے ایک ہی طرح کی باتیں نوٹ کیں۔ امام مسلم نے ابن وارہ کے سامنے بھی اپنے موقف کی اچھی طرح وضاحت کی اور اپنی وضاحت میں یہ بھی فرمایا: میں نے یہ کہا کہ یہ احادیث صحیح ہیں، یہ نہیں کہا کہ جو احادیث میں نے اپنی کتاب میں نہیں لیں (ابن عجلان وغیرہ کی روایات) وہ ضعیف ہیں۔ ابن وارہ کی تشفی ہوگئی اور انھوں نے امام مسلم کے سامنے اپنی مرویات بیان فرمائیں۔[3]

امام مسلم کے پاس چونکہ عالی اور نازل ہر طرح کی سندوں سے روایات محفوظ تھیں، اس لیے انھوں نے اپنے استاد اور اس دور کے محدث اعظم امام ابوزرعہ کی تنقید کو مرحبا کہا اور خود جا کر اپنی پوری کتاب ان کے سامنے پیش کر دی، انھوں نے جس جس روایت کے بارے میں کہا کہ اس میں علت یا کوئی اعتراض کا سبب موجود ہے۔ (چاہے امام مسلم ان کی بات سے اختلاف بھی رکھتے تھے) انھوں نے ایسی ہر روایت کو کتاب سے نکال دیا اور متبادل روایات شامل کر دیں جو اعتراضات سے مکمل طور پر پاک تھیں۔ اور جن روایات کے بارے میں امام ابوزرعہ نے کہا کہ وہ صحیح اور ہر طرح کی خامیوں اور علل سے پاک ہیں، انھی کی تخریج کی (انھیں سندوں کے ذریعے سے بیان کردہ متون کو درج کیا۔) اس قدر حزم و احتیاط کے بعد ان کو یقین ہوگیا کہ ماہرین فن حدیث اگر دو سو سال بھی اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ سندوں کے ذریعے سے احادیث کے انتخاب کی کوشش کریں تو بھی ان کا دارومدار انھی احادیث پر ہوگا جو انھوں نے اپنی مسند صحیح میں درج کر دی ہیں۔[4]

امام بخاری اور امام مسلم کے کام کو محض ان کی مہارت فن اور عظمت شان کے پیش نظر قبول نہیں کر لیا گیا، بلکہ انھوں نے اپنی

---

1 تذکرة الحفاظ: 2/105,106. 2 الحافظ الکبیر الثبت ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن عثمان بن وارہ الرازی، ابوعاصم، فریابی، ابونعیم، ابومغیرہ عبدالقدوس کے شاگرد اور امام نسائی اور امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری نے صحیح کے علاوہ دوسری تصنیفات میں بھی ان سے روایات لیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: میں نے حفظ حدیث میں ابن فرات، ابن وارہ اور ابوزرعہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ امام طحاوی کہتے ہیں: اپنے زمانے میں ابوحاتم، ابوزرعہ اور ابووارہ جیسا حدیث کا کوئی عالم روئے زمین پر اور نہ تھا۔ (تهذيب الكمال في أسماء الرجال 17/232-237) 3 سير أعلام النبلاء: 12/571. 4 سير أعلام النبلاء: 12/568.

اپنی صحیح کے لیے جو ضوابط مقرر کیے ان (ضوابط) کا، اور ان کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی درج کردہ ہر روایت کا، سخت ترین تنقیدی جائزہ لیا گیا۔ یہ کام صدیوں تک شدومد سے جاری رہا۔ ناقدوں میں امام دارقطنی، امام حاکم اور دیگر بہت سے ماہرین جرح و تعدیل شامل تھے۔ پھر آگے ان سخت ترین ناقدوں کی حمایت اور مخالفت کا سلسلہ بھی تسلسل سے چلتا رہا۔ اب بھی اس تنقید پر کوئی قدغن نہیں۔ تنقید در تنقید کے اس زبردست سلسلے کے نتیجے میں اہل سنت کے تمام فقہی مکاتب فکر کے ائمہ اور محدثین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم، قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں۔ ان میں جو اقوال و اعمال اور تقاریر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہیں، ان کی نسبت آپ ﷺ کی طرف بالکل صحیح ہے۔[1]

صحیحین کے اسلوب کی مقبولیت

صحیحین اسناد، متون اور جامعیت، یعنی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی مہیا کرنے کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ بڑے بڑے محدثین نے ان منتخب مجموعوں کو دیکھا تو انھیں اس قدر پسند کیا اور سراہا کہ ان کے تتبع کو اپنے لیے وجہ افتخار سمجھا۔ متعدد محدثین نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کو اپنی اپنی سندوں سے، جو ان دونوں کی نسبت بھی کم واسطوں پر مشتمل تھیں، روایت کیا اور اپنی کتابوں کا نام المستخرج علی صحیح البخاري یا المستخرج علی صحیح مسلم رکھا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ یہی روایات دوسرے محدثین کے ہاں بھی اپنی اپنی سندوں اور بسا اوقات ایک یا دو کم واسطوں سے محفوظ تھیں۔ انھوں نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ، انھی احادیث کو، جن الفاظ میں وہ ان کے ہاں موجود تھے، روایت کر کے امام بخاری اور امام مسلم کی تائید و توثیق میں پیش کر دیں۔ اس طرح انھوں نے یہ گواہی دی کہ ان دونوں کی بیان کردہ سندوں کے علاوہ دوسری صحیح سندوں سے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی احادیث مروی ہیں۔ تائید و توثیق اور صحت کی شہادت کا یہ حیرت انگیز سلسلہ صدیوں تک چلتا رہا۔ صحیح مسلم پر استخراج کرنے والے چند محدثین کے نام یہ ہیں:

① ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء، م 286ھ۔

② ابوجعفر احمد بن حمدان حیری، م 311ھ۔

③ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، م 316ھ۔

④ ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف طوسی شافعی، م 344ھ۔

⑤ ابوولید حسان بن محمد قرشی فقیہ، م 349ھ۔

⑥ ابوحامد احمد بن محمد شارکی ہروی، م 355ھ۔

⑦ ابوعلی حسین بن محمد ماسرجسی، م 365ھ۔

⑧ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زکریا جوزقی، م 388ھ۔

⑨ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد خوارزمی برقانی، م 425ھ۔

⑩ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصبہانی، م 430ھ۔

---

[1] النکت علی کتاب ابن الصلاح، ص: 112.

ان تمام شہادتوں اور توثیق کے ان عظیم سلسلوں کے بعد یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ عقل سلیم کا مالک کوئی بھی غیر جانبدار انسان، تحفظ حدیث کے حوالے سے ان اعتراضات سے اتفاق نہیں کر سکتا جو غیر مسلم معترضین اور منکرین حدیث محض عناد، تعصب اور مخاصمت کی بنا پر گھڑتے اور دہراتے رہتے ہیں۔

ہماری کاوش

ہم نے صحیح مسلم کا ایک ایسا معیاری اردو ترجمہ اور مختصر شرح پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے سے صحیح مسلم سے استفادہ کرنے کے خواہش مند تمام طبقات کی ضرورت پوری ہو سکے۔ ترجمہ عموماً اس طرح کیا جاتا ہے کہ حدیث کا مفہوم دوسری زبان میں منتقل ہو جائے۔ تاریخ وغیرہ میں تو یہ قابل قبول ہو سکتا ہے لیکن نص حدیث میں جس کے الفاظ کی ہر دلالت سے استنباط کیا جاتا ہے، ایسا ترجمہ قابل قبول نہیں۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ اردو کے ذریعے سے استفادہ کرنے والوں میں قانون دان طبقہ شامل ہے۔ اس لیے ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ ترجمہ معیاری اردو میں ہونے کے باوجود نص کے عین مطابق ہو۔ حدیث کے الفاظ، معانی کے جس جس پہلو (Shade) کے امین ہیں وہ سب حتی الوسع اردو میں منتقل ہو جائیں۔ ہم اپنی حد تک یہ گمان رکھتے ہیں کہ اللہ کی توفیق سے ہماری کوشش کافی حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہے۔ فللہ الحمد.

امام مسلم نے اپنی کتاب کی ابتدا میں ایک طویل مقدمہ لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے اپنی کتاب کا مفصل تعارف کراتے ہوئے فن حدیث کے انتہائی دقیق علمی نکات پر بحث کی ہے۔ یہ ان کی کتاب کا ہی نہیں، علم حدیث کا بھی مقدمہ ہے اور اس موضوع پر محدثین کی اولین کاوشوں میں سے ایک ہے۔ اس کا سمجھنا اور طالب علموں کو سمجھانا اہل علم کے لیے ہمیشہ ایک چیلنج رہا۔ بعض پرانے اساتذہ اسے سمجھانے کے لیے قواعد صرف ونحو، خصوصاً ترکیب نحوی کا بھی سہارا لیا کرتے تھے۔ اردو ترجمے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ہم اسے اللہ کا خاص انعام شمار کرتے ہیں کہ اس کی توفیق سے ترجمے ہی میں خود بخود تسہیل کا مرحلہ بخوبی طے ہو گیا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔

امام مسلم چونکہ متعدد سندوں سے احادیث ذکر کرتے ہیں اس لیے ان کے مختلف اساتذہ ہی نہیں مختلف صحابہ کی روایات میں بھی، تفصیلات کی کمی بیشی اور ترتیب کے فرق کی بنا پر بسا اوقات بظاہر بڑے اختلاف حتی کہ تضاد تک کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ تمام روایات میں جو حقیقی مطابقت ہے وہ واضح ہو جائے۔ بعض جگہ انتہائی مختصر حواشی بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔

پہلے ترجمہ اور شرح کی تیاری ایک ساتھ شروع ہوئی۔ تقریباً نصف کتاب تک اسی طرح کام مکمل ہوا۔ بعد ازاں یہ فیصلہ ہوا کہ پوری کتاب کا ترجمہ پہلے شائع کر دیا جائے۔ ابتدائی مراحل میں مختلف ساتھی معاونت کرتے رہے، ان میں پروفیسر محمد ذوالفقار، شیخ نذیر احمد مدنی اور حافظ قمر حسن حفظہ اللہ شامل ہیں، پھر قاری طارق جاوید عارفی، مولانا آصف رشید، حافظ رضوان عبداللہ، مولانا عمار فاروق سعیدی اور مولانا حذیفہ نصیر گوندل حفظہم اللہ پر مشتمل ٹیم نے معاونت کے فرائض سرانجام دیے۔ مولانا آصف رشید، مولانا عمار فاروق سعیدی اور مولانا حذیفہ نصیر گوندل مختلف مراحل میں پروف ریڈنگ، اصل کے ساتھ موازنے اور تشنہ امور کی نشان دہی میں

شرکت کرتے رہے۔ موجودہ ٹیم قاری طارق جاوید عارفی، مولانا آصف رشید اور حافظ انس طلحہ پر مشتمل ہے۔ مولانا آصف رشید اس کے علاوہ تحقیقی کام میں اہم مدد بھی فراہم کرتے رہے۔ حافظ رضوان عبداللہ نے ترجمے کا ابتدائی مسودہ تیار کر کے دیا، قاری طارق جاوید عارفی نے متن کی پروف خوانی کی اور آخری مسودے کو فائنل پروف خوانی کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے علاوہ انھوں نے انتظامی امور کی نگرانی بھی کی۔ اس پوری ٹیم نے مثالی ہم آہنگی اور بفضلہٖ تعالیٰ اخلاصِ کامل سے اپنے فرائض سرانجام دیے۔ علمی میدان میں جہاں یہ علماء حضرات محنت اور اخلاص سے کام کرتے رہے، وہاں اس کام کے فنی مراحل، کمپوزنگ، ان پیج پیسٹنگ اور کورل پیسٹنگ کو عبدالرافع اور خرم شہزاد نے بھی بڑی ہنرمندی سے طے کیا ہے۔ میں ذاتی طور پر انتہائی قیمتی معاونت پر ان تمام نوجوان دوستوں کا شکرگزار اور اللہ تعالیٰ سے ان کے علم وعمل میں برکت کے لیے دعا گو ہوں۔ مجھ سمیت یہ پوری ٹیم قارئین کرام سے بھی دعاؤں کی ملتمس ہے، ہمیں امید ہے کہ ہم مایوس نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ علم حدیث کی خدمت کرنے والے تمام محدثین کو خصوصاً ہمارے اساتذہ کرام کو جن کی مساعی سے ہم جیسے سیکڑوں طالب علم جادۂ فہم حدیث سے روشناس ہوئے اور جن کے افکار عالیہ نے قدم قدم پر ہماری رہنمائی کی، اجر عظیم سے نوازے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ہم اللہ رب العزت کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ترجمے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے مفید بنائے۔ اسے اپنی رضا کے لیے قبول کرے۔ اس میں رہ جانے والی خامیوں کو، جو یقیناً ہماری طرف سے ہیں، کسی بھی طرح نقصان کا باعث نہ بننے دے۔ اس کتاب کی طرف رجوع کرنے والے ہر انسان کو سچی اور سیدھی راہ پر چلائے۔ ایمان اور عمل کی برائی سے محفوظ رکھے۔ اور اس کام کے لیے جس نے جو کوشش کی، اللہ اس کی کوشش کو قبولیت سے نوازے اور پوری ملت اسلامیہ کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ آمین!

یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اشاعت وحفظ حدیث کے ساتھ ساتھ امت کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ سنت کے نورِ ہدایت کو عام کر دے، محدثین عظام کی کاوشوں پر راضی ہو، قیامت تک آنے والے خادمانِ حدیث اور طالبانِ علم حدیث کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ان کی کاوشوں کو قبول کرے۔ آمین!

پروفیسر محمد یحییٰ
(سینئر ریسرچ سکالر، دارالسلام لاہور)

فرمانِ رسولِ مکرم ﷺ

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے
کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔“

(صحیح مسلم، المقدمة، حدیث: 5)

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ لِلإِمَامِ مُسْلِمٍ -رَحِمَهُ اللهُ-

مقدمہ صحیح مسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ،

أَمَّا بَعْدُ.

فَإِنَّكَ - يَرْحَمُكَ اللهُ - بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فِي سُنَنِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ، وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ، وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ، فَأَرَدْتَ - أَرْشَدَكَ اللهُ - أَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً. وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ - زَعَمْتَ - مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيهَا،

شروع سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ہمیشہ مہربانی کرنے والے اللہ کے نام سے۔

تمام تر حمد وثنا سارے جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لیے اور بہترین جزا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔ اللہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی۔

اس کے بعد:

اللہ آپ[1] پر رحم فرمائے! بلاشبہ آپ نے اپنے پیدا کرنے والے کی توفیق سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ دین کے طریقوں اور احکام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے (امت تک) پہنچنے والی تمام احادیث کو ان کی منقولہ اسناد سمیت جاننا چاہتے ہیں اور ان احادیث کو بھی جو ثواب اور عذاب، رغبت دلانے اور ڈرانے اور ان جیسی دوسری چیزوں کے بارے میں ہیں اور اہل علم نے ایک دوسرے سے لیں اور پہنچائیں۔ اللہ آپ کی راہنمائی فرمائے! آپ چاہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث شمار کر کے مجموعے کی شکل میں آپ کی دسترس میں لائی جائیں۔ آپ نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں ان احادیث کو زیادہ تکرار کے بغیر آپ کے لیے ایک تالیف کی

---

[1] آپ نے یہ بات اپنے شاگرد احمد بن سلمہ بن عبداللہ بزار نیشاپوری سے مخاطب کر کے کہی جنھوں نے آپ سے صحیح مسلم تالیف کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ آپ کے معاون اور اہم سفروں میں اکثر آپ کے ہمراہی ہوتے تھے۔ (تاریخ بغداد: 186/4)

وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا، وَلِلَّذِي سَأَلْتَ - أَكْرَمَكَ اللهُ - حِينَ رَجَعْتُ إِلٰى تَدَبُّرِهِ، وَمَا تَؤُولُ إِلَيْهِ الْحَالُ - إِنْ شَاءَ اللهُ - عَاقِبَةٌ مَّحْمُودَةٌ، وَّمَنْفَعَةٌ مَّوْجُودَةٌ وَّظَنَنْتُ - حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذٰلِكَ - أَنْ لَّوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ، وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ، كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُّصِيبُهُ نَفْعُ ذٰلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً، قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ؛ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَّطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ، إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذٰلِكَ: أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ، وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَّا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ، إِلَّا بِأَنْ يُّوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ، فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا، فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلٰى بِهِمْ مِّنَ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ، وَإِنَّمَا يُرْجٰى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ، وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ، لِخَاصَّةٍ مِّنَ النَّاسِ، مِمَّنْ رُّزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ، وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ، فَذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ، يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ. فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ، فَلَا مَعْنٰى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْكَثِيرِ، وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَّعْرِفَةِ الْقَلِيلِ.

شکل میں ملخص کر دوں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (تکرار) ان احادیث کو اچھی طرح سمجھنے اور ان سے استنباط کرنے میں آپ کے لیے رکاوٹ کا باعث بنے گا جو کہ آپ کا (اصل) مقصد ہے (اللہ آپ کو عزت دے!) آپ نے جس چیز کا (مجھ سے) مطالبہ کیا ہے، جب میں نے اس کے اور اس سے حاصل ہونے والے ثمرات کے بارے میں غور وفکر کی طرف رجوع کیا تو (مجھے یقین ہوگیا کہ) ان شاء اللہ اس کے نتائج قابل تعریف، اور فوائد یقینی ہوں گے۔ اور جب آپ نے مجھ سے اس کام کی زحمت اٹھانے کا مطالبہ کیا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اگر مجھے اس کی توفیق ملی اور اللہ کی طرف سے اس کے مکمل ہونے کا فیصلہ ہوا تو پہلا شخص، جسے دوسرے لوگوں سے قبل اس سے خاص طور پر فائدہ ہوگا، وہ میں خود ہوں گا۔ اس کی وجوہات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، البتہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کم احادیث کو محفوظ رکھنا اور ان میں اچھی طرح مہارت حاصل کرنا انسان کے لیے کثیر احادیث کو سنبھالنے کی نسبت زیادہ آسان ہے، خصوصاً عوام میں سے ایک ایسے شخص کے لیے جو اس وقت تک ان میں (سے صحیح اور ضعیف کے بارے میں بھی) امتیاز نہیں کرسکتا جب تک کوئی دوسرا اسے اس فرق سے آگاہ نہ کرے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے جیسے ہم نے بیان کیا تو کم تعداد میں صحیح (احادیث) چن لینا کثیر تعداد میں ضعیف احادیث کو جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ یہ بات (اپنی جگہ) درست ہے کہ بہت سی احادیث کو اکٹھا کرنے اور مکرر (احادیث) کو جمع کرنے کے بھی کچھ فوائد ہیں، خصوصاً ان لوگوں کے لیے جنھیں اس (علم) میں کسی قدر شعور اور اسباب وعلل کی معرفت سے نوازا گیا ہے۔ اللہ کی مشیت سے ایسا انسان ان خصوصیات کی وجہ سے جو اسے عطا کی گئی

ہیں، کثیر احادیث کے مجموعے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے جو شعور و معرفت رکھنے والے خواص سے مختلف ہیں، وہ کم احادیث کی معرفت سے بھی عاجز ہیں تو ان کے لیے کثیر احادیث کے حصول میں کوئی فائدہ نہیں۔

ثُمَّ إِنَّا - إِنْ شَاءَ اللهُ - مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيفِهِ، عَلٰى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ، وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلٰى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَنَقْسِمُهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، وَّثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِّنَ النَّاسِ - عَلٰى غَيْرِ تَكْرَارٍ - إِلَّا أَنْ يَّأْتِيَ مَوْضِعٌ لَّا يُسْتَغْنٰى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ، فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى، أَوْ إِسْنَادٌ يَّقَعُ إِلٰى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِّعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ، لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ، الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ، يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ، فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ ، أَوْ أَنْ نُّفَصِّلَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ، وَلٰكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ، فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ، إِذَا ضَاقَ ذٰلِكَ، أَسْلَمُ. فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِّنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ، عَنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِّنَّا إِلَيْهِ، فَلَا نَتَوَلّٰى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

پھر آپ نے جس (کتاب) کا مطالبہ کیا ہم ان شاء اللہ اس التزام کے ساتھ اس کی تخریج (مختلف پہلوؤں سے اس کی وضاحت) اور تالیف کا آغاز کرتے ہیں جس کا میں آپ کے سامنے ذکر کرنے لگا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم ان تمام احادیث کو لے لیں گے جو سنداً نبی اکرم ﷺ سے بیان کی گئیں اور تکرار کے بغیر انھیں تین اقسام اور (بیان کرنے والے) لوگوں کے تین طبقوں کے مطابق تقسیم کریں گے، اِلَّا یہ کہ کوئی ایسا مقام آجائے جہاں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کیے بغیر چارہ نہ ہو، (مثلاً:) اس میں کوئی معنی زیادہ ہو یا کوئی سند ایسی ہو جو کسی علت یا سبب کی بنا پر دوسری سند کے پہلو بہ پہلو آئی ہو کیونکہ حدیث میں ایک زائد معنی، جس کی ضرورت ہو، ایک مکمل حدیث کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لیے ایسی حدیث کو، جس میں ہمارا بیان کردہ کوئی (معنوی) اضافہ پایا جاتا ہے، دوبارہ لائے بغیر چارہ نہیں یا جب ممکن ہوا تو ہم اس معنی کو اختصار کے ساتھ پوری حدیث سے الگ (کرکے) بیان کر دیں گے لیکن بسا اوقات اسے پوری حدیث سے الگ کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب اس کی گنجائش نہ ہو تو اسے اصل شکل میں دوبارہ بیان کرنا زیادہ محفوظ ہوتا ہے، البتہ جہاں ہمارے لیے اسے مکمل طور پر دہرانے سے بچنا ممکن ہوگا اور (کامل شکل میں) ہمیں اس کی ضرورت نہ ہوگی تو ہم ان شاء اللہ اس سے اجتناب کریں گے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ: فَإِنَّا نَتَوَخّٰى أَنْ نُّقَدِّمَ

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے (اس میں) ہم یہ کوشش کریں

الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقٰى مِنْ أَنْ يَّكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ، وَإِتْقَانٍ لِّمَا نَقَلُوا، لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ، وَّلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ، كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلٰى كَثِيرٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِينَ، وَبَانَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ.

گے کہ انھی احادیث کو ترجیح دیں جو دوسری احادیث کی نسبت (فنی) خامیوں سے زیادہ محفوظ اور زیادہ پاک ہوں، یعنی ان کے ناقلین (راوی) نقلِ حدیث میں صحت اور ثقاہت رکھنے والے ہوں، ان کی روایت میں شدید اختلاف پایا جائے نہ (الفاظ و معانی کو) بہت برے طریقے سے خلط ملط کیا گیا ہو جس طرح کہ بہت سے احادیث بیان کرنے والوں میں پایا گیا ہے اور ان کی روایت میں یہ چیز واضح ہو چکی ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هٰذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ، أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَّقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَّيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ، كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ، عَلٰى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ، فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ[1] وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَّلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَّأَضْرَابِهِمْ مِّنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ.

جب ہم اس قسم کے (ثقہ) لوگوں کی مرویات کا احاطہ کر لیں گے تو بعد ازیں ایسی روایات لائیں گے جن کی سندوں میں کوئی ایسے راوی موجود ہوں گے جو طبقۂ اولیٰ جیسے (راویوں کے) حفظ و اتقان سے متصف نہیں لیکن وہ بھی (انھی میں سے ہیں) چاہے ان صفات میں ان سے ذرا کم ہیں جن کو ان سے مقدم رکھا گیا ہے لیکن عفت، صدق اور علم سے شغف رکھنے جیسی صفات ان میں عام ہوں، جس طرح عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد، لیث بن ابی سلیم اور ان کی طرح کے (دیگر) حاملینِ آثار اور ناقلینِ اخبار ہیں۔

فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا - بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ - عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ، فَغَيْرُهُمْ مِّنْ أَقْرَانِهِمْ مِّمَّنْ عِنْدَهُمْ مَّا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ؛ لِأَنَّ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَّفِيعَةٌ وَّخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ.

یہ حضرات اگرچہ اہل علم کے ہاں علم اور عفت (جیسی صفات) میں معروف ہیں لیکن ان کے ہم عصر لوگوں میں سے (بعض) دیگر حضرات ایسے ہیں جو اتقان[2] اور روایت کی صحت کے معاملے میں اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے ان سے افضل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل علم کے ہاں یہ (حفظ و اتقان) ایک بہت اونچا مرتبہ اور ایک اعلیٰ ترین صفت ہے۔

أَلَا تَرٰى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ: عَطَاءً وَّيَزِيدَ وَلَيْثًا، بِمَنْصُورِ

آپ دیکھتے نہیں کہ ان تینوں حضرات: عطاء، یزید اور لیث، جن کا ہم نے ابھی نام لیا، کا موازنہ حدیث کے حفظ و

---

1 ستر کا معنی پردہ ہے، پردہ گرد و غبار اور ناپسندیدہ نظروں اور چیزوں سے بچاتا ہے۔ اسی مناسبت سے یہاں برائیوں سے تحفظ اور عفت مراد ہے۔

2 اتقان کے معنی مضبوط اور پختہ کرنے کے ہیں۔

ابْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالْاسْتِقَامَةِ فِيهِ، وَجَدْتَّهُمْ مُّبَائِنِينَ لَهُمْ. لَا يُدَانُونَهُمْ - لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذٰلِكَ - لِلَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِّنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ، وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَّيَزِيدَ وَلَيْثٍ.

اتقان میں منصور بن معتمر، سلیمان اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے کریں تو انھیں آپ اُن حضرات سے خاصے فاصلے پر پائیں گے، یہ ان کے قریب بھی نہیں آپاتے۔

ماہرین علم حدیث کو اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ منصور، اعمش اور اسماعیل کے ہاں حفظ کی صحت اور حدیث بیان کرنے میں مہارت کی جو صفاتِ فراواں اہل علم کو نظر آتی ہیں ان کے نزدیک وہ عطاء، یزید اور لیث کے ہاں اس طرح معروف نہیں۔

وَفِي مِثْلِ مَجْرٰى هٰؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ، كَابْنِ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا، إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ، وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَّأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اگر آپ (دیگر) ہمسروں کے درمیان موازنہ کریں تو (بھی) یہی ماجرا (سامنے آتا) ہے، مثلاً: آپ ابن عون اور ایوب سختیانی کا (موازنہ) عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی سے کریں۔ یہ دونوں (بھی اسی طرح) حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں جس طرح ابن عون اور ایوب ان کے شاگرد ہیں لیکن اُن دونوں اور ان دونوں کے درمیان کمالِ فضل اور صحتِ نقل کے اعتبار سے بہت بڑا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ عوف اور اشعث بھی اگرچہ اہل علم کے ہاں صدق وامانت سے ہٹے ہوئے نہیں (مانے جاتے) لیکن جہاں تک مرتبے کا تعلق ہے تو اہل علم کے ہاں حقیقت وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ، لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَّصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ، فَلَا يُقَصِّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ، وَلَا يَرْفَعُ مُتَّضِعَ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطِي كُلَّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ، وَيُنَزِّلُ مَنْزِلَتَهُ.

ہم نے نام ذکر کر کے مثال اس لیے دی ہے تاکہ اس شخص کے لیے، جو اہل علم کے ہاں حاملین حدیث کی درجہ بندی کے طریقے سے ناواقف ہے، یہ مثال ایسا واضح نشان ثابت ہو جس کے ذریعے سے وہ مکمل واقفیت حاصل کر لے اور اونچا درجہ رکھنے والے کو اس کے مرتبے سے گھٹائے اور نہ کم درجے والے کو اس کے مرتبے سے بڑھائے، ہر ایک کو اس کا حق دے اور اس کے مرتبے پر رکھے۔

وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾. [يوسف: ٧٦]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر رکھیں۔[1] اس کے ساتھ ہی اللہ کا حکم ہے جو قرآن نے بیان فرمایا: ''ہر علم والے سے اوپر ایک علم رکھنے والا ہے۔''

فَعَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ، نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ہم احادیثِ رسول ﷺ کو اپنی ذکر کردہ صورتوں کے مطابق تالیف کریں گے۔

فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَّهَمُونَ، أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ، فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ: كَعَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، وَّعَبْدِ الْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ، وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ، وَأَشْبَاهِهِمْ مِّمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ وَتَوْلِيدِ الْأَخْبَارِ.

جو احادیث ان لوگوں سے مروی ہیں جو (تمام) ماہرین علم حدیث یا ان میں سے اکثر کے نزدیک متہم ہیں، ہم ان کی روایات سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے، جیسے: عبداللہ بن مسور ابوجعفر مدائنی، عمرو بن خالد، عبدالقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو نخعی اور ان جیسے دیگر لوگوں کی مرویات سے بھی، جن پر وضعِ احادیث اور روایات سازی کے الزامات ہیں۔

وَكَذٰلِكَ، مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ، أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ.

اسی طرح وہ لوگ جن کی مرویات کی غالب تعداد منکر اور غلط (احادیث) پر مشتمل ہے، ہم ان کی احادیث سے بھی احتراز کریں گے۔

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ، إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ

کسی حدیث بیان کرنے والے کی منکر روایت کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کی روایت کردہ حدیث کا دوسرے اصحابِ

---

[1] یہ حدیث سنن أبو داود (الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، حديث: 4842) اور ابوالشیخ کی ''الأمثال (2410) میں مرفوعاً بیان ہوئی ہے۔ اگرچہ امام بخاری نے اسے (الجواہر والدرر:1/4-9 میں) حسن اور امام حاکم نے (علوم الحدیث: 49 میں) صحیح قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ ضعیف ہے۔ اس کی وجہ، انقطاع اور اس کے ایک راوی حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔ اس نے اسے عن سے روایت کیا ہے۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ اس بات سے آگاہ تھے، اس لیے انھوں نے امام بخاری اور دیگر محدثین کے طریقے پر بصیغہ مجہول ''ذُکِرَ'' کہہ کر اس کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب کے اندر اسے روایت بھی نہیں کیا۔ صرف مقدمے میں اس سے استشہاد کیا ہے کیونکہ مفہوم کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔ قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بخاری کی روایت: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا (حديث: 3383) سے اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا، خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا، فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذٰلِكَ، كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ، غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ.

حفظ اور مقبول (محدثین) کی روایت سے موازنہ کیا جائے تو وہ ان کی روایت کے مخالف ہو یا ان کے ساتھ موافق نہ ہو پائے۔ جب کسی کی اکثر مرویات اس طرح کی ہوں تو وہ متروک الحدیث ہوتا ہے، اس کی روایات غیر مقبول ہوتی ہیں، (اجتہاد و استنباط کے لیے) استعمال نہیں ہوتیں۔

فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ: عَبْدُاللهِ ابْنُ مُحَرَّرٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، وَالْجَرَّاحُ ابْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ، وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ، وَمَنْ نَّحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ، فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلٰى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ.

اس قسم کے راویانِ حدیث میں عبداللہ بن محرَّر، یحییٰ بن ابی اُنیسہ، جراح بن منہال ابوعطوف، عباد بن کثیر، حسین بن عبداللہ بن ضُمیرہ، عمر بن صُہبان اور اس طرح کے دیگر منکر روایات بیان کرنے والے لوگ شامل ہیں، ہم ان کی روایت کا رخ نہیں کرتے نہ ان روایات سے کوئی سروکار رکھتے ہیں۔

لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ - وَالَّذِي يُعْرَفُ مِنْ مَّذْهَبِهِمْ - فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ، أَنْ يَّكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا، وَأَمْعَنَ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ، فَإِذَا وُجِدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ، قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ.

کیونکہ حدیث میں متفرد راوی کی روایت قبول کرنے کے متعلق اہل علم کا معروف مذہب اور ان کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر وہ (راوی) عام طور پر اہل علم و حفظ ثقات کی موافقت کرتا ہے اور اس نے گہرائی میں جا کر ان کی موافقت کی ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ (متفرد) کوئی ایسا اضافہ بیان کرتا ہے جو اس کے دوسرے ہم مکتبوں کے ہاں نہیں ہے تو اس کا یہ اضافہ (محدثین کے ہاں) قبول کیا جائے گا۔ لیکن جس (حدیث بیان کرنے والے) کو آپ دیکھیں کہ وہ امام زہری جیسے جلیل القدر (محدث) سے روایت بیان کرتا ہے جن کے کثیر تعداد میں ایسے شاگرد ہیں جو حفاظ (حدیث) ہیں، ان کی اور دوسرے (محدثین) کی روایت کے ماہر ہیں یا وہ ہشام بن عروہ جیسے (امام التابعین) سے روایت کرتا ہے۔ ان دونوں کی احادیث تو اہل علم کے ہاں خوب پھیلی ہوئی ہیں، وہ سب ان کی روایت میں (ایک دوسرے کے ساتھ) اشتراک رکھتے ہیں اور ان دونوں کی اکثر احادیث میں ان کے شاگرد ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اور یہ شخص ان دونوں

فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ، أَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ - وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُّشْتَرَكٌ، قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ، مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِمَا، وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ

شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ، فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

یا ان میں سے کسی ایک سے متعدد ایسی احادیث روایت کرے جن میں ان کے شاگردوں میں سے اس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں تو اس جیسے لوگوں سے اس قسم کی کوئی حدیث قبول کرنا جائز نہیں۔ اللہ (ہی) زیادہ جاننے والا ہے۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَّذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ، وَوُفِّقَ لَهُ. وَسَنَزِيدُ - إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى - شَرْحًا وَّإِيضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ، عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ، إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيضَاحُ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

ہم نے حدیث اور اصحابِ حدیث (محدثین) کے طریق کار کا کچھ حصہ ہر اس شخص کی توجہ کے لیے جو ان کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اور جسے اس کی توفیق نصیب ہوتی ہے، تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ ہم (اس طریق کار کی) مزید شرح اور وضاحت کتاب کے ان مقامات پر کریں گے جہاں معلول احادیث (جن میں کوئی خفیہ علت پائی جاتی ہے) کا ذکر ہوگا، (یعنی) جب ہم وہاں پہنچیں گے جہاں اس (موضوع) کی شرح اور وضاحت کا مناسب موقع ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَبَعْدُ - يَرْحَمُكَ اللهُ - فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِّمَّنْ نَّصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا، فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِّنْ طَرْحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ، وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ، وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ، مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَنَّ كَثِيرًا مِّمَّا يَقْذِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ، وَمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّينَ، مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ: مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَغَيْرِهِمْ مِّنَ الْأَئِمَّةِ - لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الِانْتِصَابُ لِمَا

اس (وضاحت) کے بعد، اللہ آپ پر رحم فرمائے! (ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ) اگر ہم نے اپنے آپ کو محدث کے منصب پر فائز کرنے والے بہت سے لوگوں کی ضعیف احادیث اور منکر روایات کے بیان کو ترک کرنے جیسے معاملات میں، جن کا التزام ان کے لیے لازم تھا، غلط کارروائیاں نہ دیکھی ہوتیں، اور اگر انھوں نے صحیح روایات کے بیان پر اکتفا کو ترک نہ کیا ہوتا، جنھیں ان ثقہ راویوں نے بیان کیا جو صدق وامانت میں معروف ہیں، وہ بھی ان کے اس اعتراف کے بعد کہ جو کچھ وہ (سیدھے سادھے) کم عقل لوگوں کے سامنے بے پروائی سے بیان کیے جا رہے ہیں، اس کا اکثر حصہ غیر مقبول ہے، ان لوگوں سے نقل کیا گیا ہے جن سے روایت لینے پر اہل علم راضی نہیں اور جن سے روایت کرنے کو (بڑے بڑے) ائمۂ حدیث، مثلاً: مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن

سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيلِ.

مہدی وغیرھم قابلِ مذمت سمجھتے ہیں۔

اگر ہم نے یہ سب نہ دیکھا ہوتا تو آپ نے (صحیح وضعیف میں) امتیاز اور (صرف صحیح کے) حصول کے حوالے سے جو مطالبہ کیا ہے اسے قبول کرنا آسان نہ ہوتا۔

وَلٰكِنْ مِّنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَّشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ، بِالْأَسَانِيدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُولَةِ، وَقَذْفِهِمْ بِهَا إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا، خَفَّ عَلٰى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلٰى مَا سَأَلْتَ.

لیکن جس طرح ہم نے آپ کو قوم کی طرف سے کمزور اور مجہول سندوں سے (بیان کی گئی) منکر حدیثوں کو بیان کرنے اور انھیں ایسے عوام میں، جو ان (احادیث) کے عیوب سے ناواقف ہیں، پھیلانے کے بارے میں بتایا تو (صرف) اسی بنا پر ہمارے دل کے لیے آپ کے مطالبے کو تسلیم کرنا آسان ہوا۔

(المعجم ١) - (بَابُ وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِينَ، وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ١)

باب: 1- ثقہ راویوں سے حدیث بیان کرنا، کذابوں کو ترک کرنا اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے احتراز کرنا واجب ہے

وَاعْلَمْ - وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالٰى - أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا، وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ - أَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ، وَأَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ.

اللہ آپ کو توفیق سے نوازے! آپ جان لیں کہ ہر ایسے انسان پر جو صحیح وضعیف روایات اور ثقہ اور متہم راویوں کے مابین امتیاز کر سکتا ہے، یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان احادیث کے سوا، جن کے صحیح طُرق سے حاصل ہونے کا اور جن کے نقل کرنے والوں کے غیر متہم ہونے کا علم ہے، کوئی اور روایت بیان نہ کرے اور ان روایات (کے بیان) سے بچے جو متہم لوگوں اور بدعت کا ارتکاب کرنے والے معاندین سے مروی ہوں۔

وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ، قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا

اس بارے میں ہم نے جو کہا، اس کے برعکس کو ترک کرتے ہوئے اسی کو اختیار کرنا لازم ہے، اس کی دلیل، اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟

فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ﴾ [الحجرات: ٦]. وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾[البقرة: ٢٨٢]. وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق: ٢]. فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآيِ، أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ.

عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ ﴾ ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (گناہ گار) تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم پر نادانی سے جا پڑو، پھر اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔'' اور اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ ﴾ ''اُن گواہوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں۔'' (اسی طرح) اللہ عزوجل نے (یہ بھی) فرمایا: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ ''اپنے میں سے دو معتبر لوگوں کو گواہ بنالو۔''

ان تمام آیات سے ثابت ہوا کہ فاسق کی (پہنچائی ہوئی) خبر ساقط (الاعتبار) اور نا قابلِ قبول ہے اور جو شخص شاہدِ عدل نہیں اس کی گواہی مردود ہے۔

وَالْخَبَرُ، وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ، فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا، إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ، وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ، كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ، وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ».

خبر اگرچہ بعض وجوہ سے شہادت (گواہی) سے مختلف معنی کی حامل ہے لیکن دونوں اپنے بڑے اور بنیادی مفہوم میں باہم شریک ہیں۔ جہاں اہل علم کے ہاں فاسق کی خبر نا قابلِ قبول ہے وہاں ان تمام کے ہاں اس کی گواہی (بھی) مردود ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کی) سنت نا قابلِ قبول خبر کی روایت کی نفی کو (بعینہ) اسی طرح واضح کرتی ہے جس طرح قرآن فاسق کی خبر کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی مشہور حدیث ہے: ''جس نے مجھ سے (ایسی) حدیث بیان کی جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ (دو) جھوٹوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے۔''

[١] حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - أَيْضًا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ

[1] ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ ہی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ اور سفیان

مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ.

سے، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے میمون بن ابی شبیب سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ٢)

باب: 2- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے بارے میں سختی

[٢] ١-(١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَخْطُبُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ».

[2] ابوبکر بن ابی شیبہ، نیز محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہم سے محمد بن جعفر (غندر) نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ربعی بن حراش سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ خطبہ دے رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ نہ بولو، بلاشبہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

[٣] ٢-(٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[3] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: مجھے تمھارے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٤] ٣-(٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[4] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٥] ٤-(٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ

[5] سعید بن عبید نے کہا: ہمیں علی بن ربیعہ والبی نے حدیث بیان کی، کہا: میں مسجد میں آیا اور (اس وقت) حضرت مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کوفہ کے امیر (گورنر) تھے، مغیرہ نے کہا:

وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ - قَالَ - فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے (میرے علاوہ) کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔''

[٦] وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ».

[6] محمد بن قیس اسدی نے علی بن ربیعہ اسدی سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی لیکن ''بلاشبہ مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے'' (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) (التحفة ٣)

باب:3- ہر سنی سنائی بات بیان کرنے کی ممانعت

[٧] ٥-(٥) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ».

[7] معاذ عنبری اور عبدالرحمان بن مہدی دونوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے خبیب بن عبدالرحمان سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔''

[٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

[8] علی بن حفص نے شعبہ سے، انھوں نے خبیب سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی۔

[٩] وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ -: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ

[9] ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے جھوٹ سے اتنا کافی ہے (جس کی بنا پر وہ جھوٹا قرار دیا جا سکتا ہے) کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[١٠] وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي مَالِكٌ: اِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا، وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[10] ابن وہب نے خبر دی، کہا: مالک (بن انس) نے مجھ سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ ایسا آدمی (صحیح) سالم نہیں ہوتا جو ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دے، وہ کبھی امام نہیں بن سکتا (جبکہ) وہ ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دیتا ہے۔

[١١] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[11] ابواحوص نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: آدمی کے جھوٹ میں یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

[١٢] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ .

[12] محمد بن مثنیٰ نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن مہدی سے سنا، کہہ رہے تھے: آدمی اس وقت تک امام نہیں بن سکتا کہ لوگ اس کی اقتدا کریں یہاں تک کہ وہ سنی سنائی بعض باتوں (کو بیان کرنے) سے باز آ جائے۔

[١٣] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ [1] بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً، وَفَسِّرْ حَتّٰى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ - قَالَ -: فَفَعَلْتُ، فَقَالَ لِي: اِحْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ: إِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيثِ، فَإِنَّهُ قَلَّمَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكُذِّبَ فِي حَدِيثِهِ .

[13] سفیان بن حسین سے روایت ہے، کہا: ایاس بن معاویہ نے مجھ سے مطالبہ کیا اور کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم قرآن کے علم سے شدید رغبت رکھتے ہو، تم میرے سامنے ایک سورۃ پڑھو اور اس کی تفسیر کرو تا کہ جو تمھیں علم ہے میں (بھی) اسے دیکھوں۔ کہا: میں نے ایسا کیا تو انھوں نے مجھ سے فرمایا: جو بات میں تم سے کہنے لگا ہوں اسے میری طرف سے ہمیشہ یاد رکھنا، ناپسندیدہ (منکر) روایات (کو بیان کرنے) سے بچنا! کیونکہ ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی نے یہ کام کیا ہو (منکر روایات بیان کیں) اور وہ اپنی ذات میں ذلیل (نہ) ہوا ہو اور اس کی بیان کردہ حدیث کو جھوٹا (نہ) سمجھا گیا ہو۔

[1] اس کا مادہ کلف ہے، اس کا صلہ ''ب'' ہو تو مطلب ہوتا ہے: کسی چیز کے ساتھ شدید محبت کرنا۔

فوائد و مسائل: ① منکر روایات بیان کرنے والا آدمی متروک الحدیث کہلاتا ہے۔ ② منکر روایات کو بیان کرنے کا رجحان عموماً ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنے علم کی شیخی بگھارنا چاہتے ہیں یا عجیب وغریب باتیں بیان کر کے لوگوں سے داد وصول کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ آخر کار جھوٹوں کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔

[١٤] وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَّا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً.

[14] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جس (کے صحیح مفہوم) تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ سکتیں مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے فتنے (کا موجب) بن جاتی ہیں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا) (التحفة ٤)

باب: 4- ضعیف راویوں سے روایت کی ممانعت اور روایت کی (حفاظت اور بیان کی) ذمہ داری اٹھاتے ہوئے احتیاط

[١٥] ٦-(٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَّا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ».

[15] ابوہانی نے ابوعثمان مسلم بن یسار سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمھارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے، تم اس قماش کے لوگوں سے دور رہنا۔“

[١٦] ٧-(٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[16] شراحیل بن یزید کہتے ہیں: مجھے مسلم بن یسار نے بتایا کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں (ایسے) دجال (فریب کار) کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے۔ تم ان

ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِّنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ».

سے دور رہنا (کہیں) وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔"

فائدہ: عجیب اور انوکھی روایتیں بیان کرنے کے رسیا واعظ اور نام نہاد صوفی بکثرت نمودار ہو چکے ہیں جو من گھڑت باتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والوں کو دجال قرار دیا گیا۔

[١٧] وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ، فَيَتَفَرَّقُونَ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ، يُحَدِّثُ.

[17] عامر بن عبدہ سے روایت ہے، کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ شیطان کسی آدمی کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر لوگوں کے پاس آتا ہے اور انھیں جھوٹ (پر مبنی) کوئی حدیث سناتا ہے، پھر وہ بکھر جاتے ہیں، ان میں سے کوئی آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی سے (حدیث) سنی ہے، میں اس کا چہرہ تو پہچانتا ہوں پر اس کا نام نہیں جانتا، وہ حدیث سنا رہا تھا۔

[١٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.

[18] طاوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: سمندر (کی تہ) میں بہت سے شیطان قید ہیں جنھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھا تھا، وقت آ رہا ہے کہ وہ نکلیں گے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں گے۔

فائدہ: یہ شیاطین انسانی شکلوں میں آ کر قرآن پڑھیں گے اور اس کی آڑ میں من گھڑت اور جھوٹی باتیں پھیلا کر فتنے پیدا کریں گے۔ آج کل بھی بہت سے سادہ لوح لوگ ایسے ہی شیاطین سے قرآن مجید کی غلط تاویلات سنتے اور آگے پھیلاتے ہیں۔ قرآن مجید کے مفہوم کا تعین صحیح احادیث کرتی ہیں۔ جو مفہوم رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرامین سے متضاد ہو، وہ غیر معتبر ہے، اسے مسترد کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے بھی احادیث کی صحت کو جانچنا ضروری ہے۔

[١٩] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ -

[19] ہشام بن حجیر نے طاوس سے روایت کی، کہا: یہ (ان کی مراد بشیر بن کعب سے تھی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیثیں سنانے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: فلاں فلاں حدیث دہراؤ۔ اس نے دہرا دیں،

يَّعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ - فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا، فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ، فَقَالَ لَهُ: عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا. فَعَادَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا أَدْرِي، أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَا؟ أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ، تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ.

پھران کے سامنے احادیث بیان کیں۔ انھوں نے اس سے کہا: فلاں حدیث دوبارہ سناؤ۔ اس نے ان کے سامنے دہرائیں، پھر آپ سے عرض کی: میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری (بیان کی ہوئی) ساری احادیث پہچان لی ہیں اور اس حدیث کو منکر جانا ہے یا سب کو منکر جانا ہے اور اسے پہچان لیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب آپ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا ہم رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے تھے، پھر جب لوگ (ہر) مشکل اور آسان سواری پر سوار ہونے لگے (بلاتمیز صحیح وضعیف روایات بیان کرنے لگے) تو ہم نے (براہِ راست) آپ ﷺ سے حدیث بیان کرنا ترک کر دیا۔

[٢٠] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ، وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَّذَلُولٍ، فَهَيْهَاتَ.

[20] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد (طاوس) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے (مروی) حدیث کی حفاظت کی جاتی تھی مگر جب سے تم لوگوں نے (بغیر تمیز کے) ہر مشکل اور آسان پر سواری شروع کر دی تو یہ (معاملہ) دور ہو گیا (یہ بعید ہو گیا کہ ہماری طرح کے محتاط لوگ اس طرح بیان کردہ احادیث کو قبول کریں، پھر یاد رکھیں۔)

[٢١] وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَّعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ!

[21] مجاہد سے روایت ہے کہ بُشیر بن کعب عدوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے احادیث بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (نے یہ رویہ رکھا کہ) نہ اس کو دھیان سے سنتے تھے نہ اس کی طرف دیکھتے تھے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن عباس! میرے ساتھ کیا (معاملہ) ہے، مجھے نظر نہیں آتا کہ آپ میری (بیان کردہ) حدیث سن رہے ہیں؟ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث

مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي؟ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - اِبْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا، وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُولَ، لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

سنا رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک وقت ایسا تھا کہ جب ہم کسی کو یہ کہتے سنتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نظریں فوراً اس کی طرف اٹھ جاتیں اور ہم کان لگا کر غور سے اس کی بات سنتے، پھر جب لوگوں نے (بلاتمیز) ہر مشکل اور آسان پر سواری (شروع) کر دی تو ہم نے لوگوں سے کوئی حدیث قبول نہ کی سوائے اس (حدیث) کے جسے ہم جانتے تھے۔

[۲۲] وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِي عَنِّي، فَقَالَ: وَلَدٌ نَاصِحٌ، أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ - قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ - فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ، فَيَقُولُ: وَاللهِ! مَا قَضَى بِهٰذَا عَلِيٌّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَلَّ.

[22] ابن ابی مُلیکہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لیے ایک کتاب لکھیں اور (جن باتوں کی صحت میں مقال ہو یا جو نہ لکھنے کی ہوں وہ) باتیں مجھ سے چھپا لیں۔ انھوں نے فرمایا: لڑکا خالص احادیث کا طلبگار ہے، میں اس کے لیے (حدیث سے متعلق) تمام معاملات میں (صحیح کا) انتخاب کروں گا اور (موضوع اور گھڑی ہوئی احادیث کو) ہٹا دوں گا (کہا: انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے منگوائے) اور ان میں سے چیزیں لکھنی شروع کیں اور (یہ ہوا کہ) کوئی چیز گزرتی تو فرماتے: بخدا! یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا، سوائے اس کے کہ (خدانخواستہ) وہ گمراہ ہو گئے ہوں (جب کہ ایسا نہیں ہوا۔)

فوائد ومسائل: ① اگر يُخْفِي عَنِّي اور أُخْفِي عَنْه کے بجائے نقطے کے بغیر يُحْفِي عَنِّي اور أُحْفِي عَنْه پڑھیں، جس طرح کہ متعدد نسخوں میں ہے تو معنی اس طرح ہوگا: وہ خوب بحث و استقصا کریں، کھنگالیں۔ اور میں اس کی طرف سے خوب کھنگالوں گا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد جبکہ ابھی ان کے ساتھی موجود تھے، لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف من گھڑت چیزیں منسوب کرنی شروع کر دی تھیں حتی کہ ان کے فیصلوں کے جو اجزاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قابلِ اعتماد ذرائع سے منگوائے تھے، ان میں بھی یہ من گھڑت باتیں راہ پا چکی تھیں۔

[۲۳] حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ - رَضِيَ

[23] طاوس سے روایت ہے، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے (لکھے ہوئے) تھے تو انھوں نے اس قدر چھوڑ کر باقی

اللهُ عَنْهُ - فَمَحَاهُ إِلَّا قَدَرَ - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ.

(سب کچھ) مٹا دیا اور سفیان بن عیینہ نے ہاتھ (جتنی لمبائی) کا اشارہ کیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق ساری کتاب میں سے اسی قدر تحریر درست تھی، باقی سب الحاقی تھا۔)

[٢٤] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللهُ! أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا.

[24] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: جب (بظاہر حضرت علی کا نام لینے والے) لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (ان کے نام پر) یہ چیزیں ایجاد کر لیں تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ ان (لوگوں) کو قتل کرے! انھوں نے کیسا (عظیم الشان) علم بگاڑ دیا۔

[٢٥] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ يُّصَدِّقُ عَلٰى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ، إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

[25] ابوبکر بن عیاش نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے مغیرہ سے سنا، فرماتے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں کسی چیز کی تصدیق نہ کی جاتی تھی، سوائے اس کے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے روایت کی گئی ہو۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ، بَلْ وَاجِبٌ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ، بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ) (التحفة ٥)

باب: 5- اسناد دین میں سے ہے، (حدیث کی) روایت صرف ثقہ راویوں سے ہو سکتی ہے۔ راویوں میں پائی جانے والی بعض کمزوریوں، کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر جرح جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے، یہ غیبت میں شامل نہیں جو حرام ہے بلکہ یہ تو شریعتِ مکرمہ کا دفاع ہے

[٢٦] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ - قَالَ -: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

[26] ایک سند میں ایوب اور ہشام اور دو سندوں میں ہشام سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: یہ علم، دین ہے، اس لیے (اچھی طرح) دیکھ لو کہ تم کن لوگوں سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔

[٢٧] حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا: سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلٰى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلٰى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

[27] عاصم احول نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: (ابتدائی دور میں عالمانِ حدیث) اسناد کے بارے میں کوئی سوال نہ کرتے تھے، جب فتنہ پڑ گیا تو انھوں نے کہا: ہمارے سامنے اپنے رجالِ (حدیث) کے نام لو تاکہ اہلِ سنت کو دیکھ کر ان سے حدیث لی جائے اور اہلِ بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث قبول نہ کی جائے۔

[٢٨] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ. قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[28] اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں طاوس رحمہ اللہ سے ملا اور ان سے کہا: مجھے فلاں شخص نے اس اس طرح حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب (استاد) پوری طرح قابل اعتماد ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٢٩] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ: إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[29] سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے طاوس رحمہ اللہ سے عرض کی: فلاں نے ان ان الفاظ سے مجھے حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب ثقاہت میں بھرپور ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٣٠] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَصْمَعِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ، مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ. يُقَالُ: لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ.

[30] (عبدالرحمٰن) بن ابی زناد نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ میں سو (اہل علم) سے ملا جو (دین میں تو) محفوظ و مامون تھے (لیکن) ان سے حدیث اخذ نہیں کی جاتی تھی، کہا جاتا تھا یہ اس (علم) کے اہل نہیں۔

[٣١] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

[31] مسعر سے روایت ہے، کہا: میں نے سعد بن ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے سنا، کہہ رہے تھے: ثقہ راویوں کے علاوہ اور کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان نہ کرے۔

إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

[۳۲] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.

قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ، يَعْنِي الْإِسْنَادَ.

[32] محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے (جو مَرْ و کے باشندوں میں سے ہیں) کہا: میں نے عبدان بن عثمان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسناد (سلسلۂ سند سے حدیث روایت کرنا) دین میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتا تو جو کوئی جو کچھ چاہتا، کہہ دیتا۔

(امام مسلم ؒ نے) کہا: اور محمد بن عبداللہ نے کہا: مجھے عباس بن ابی رزمہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مبارک) کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان (فیصلہ کن چیز، بیان کی جانے والی خبروں کے) پاؤں، یعنی سندیں ہیں (جن پر روایات اس طرح کھڑی ہوتی ہیں جس طرح جاندار اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں۔)

فائدہ: خبر کے پایوں یا پاؤں والا یہ محاورہ ہمارے ہاں بھی اسی طرح مستعمل ہے، کہا جاتا ہے: جھوٹ کے پاؤں کہاں؟

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ: «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ، أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ» قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ، تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلٰكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ.

محمد (بن عبداللہ بن قہزاذ) نے کہا: میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی سے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (وہ) حدیث کیسی ہے جو (ان الفاظ میں) آئی ہے: ''نیکی کے بعد (دوسری) نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے والدین کے لیے روزے رکھو؟'' کہا: عبداللہ (بن مبارک) نے کہا: یہ کس (کی سند) سے ہے، کہا: میں نے عرض کی: یہ شہاب بن خراش کی (بیان کردہ) حدیث ہے، انھوں نے کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: حجاج بن دینار سے، کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہنے لگے: ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کٹھن مسافتیں ہیں جن کو عبور کرتے

ہوئے اونٹنیوں کی گردنیں کٹ (کر گر) جاتی ہیں لیکن صدقہ (میت کے لیے فائدہ مند ہے اس) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ: دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

محمد نے کہا: میں نے علی بن شقیق سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سب کے سامنے یہ کہتے سنا: عمرو بن ثابت کی (روایت کی ہوئی) حدیث ترک کر دو کیونکہ وہ سلف (صالحین) کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

[٣٣] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ، عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّينِ، فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ، أَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ: وَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ: أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ، قَالَ: فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

[33] ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بُہَیَّہ کے مولیٰ ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل) نے حدیث بیان کی، کہا: میں قاسم بن عبیداللہ (بن عبداللہ بن عمر جن کی والدہ ام عبداللہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں) اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یحییٰ نے قاسم بن عبیداللہ سے کہا: جناب ابومحمد! آپ جیسی شخصیت کے لیے یہ عیب ہے، بہت بڑی بات ہے کہ آپ سے اس دین کے کسی معاملے کے بارے میں (کچھ) پوچھا جائے اور آپ کے پاس اس کے حوالے سے نہ علم ہو نہ کوئی حل یا (یہ الفاظ کہے) نہ علم ہو نہ نکلنے کی کوئی راہ۔ تو قاسم نے ان سے کہا: کس وجہ سے؟ (یحییٰ نے) کہا: کیونکہ آپ ہدایت کے دو اماموں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ کہا: قاسم اس سے کہنے لگے: جس شخص کو اللہ کی طرف سے عقل ملی ہو، اس کے نزدیک اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہہ دوں یا اس سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ (یہ سن کر یحییٰ) خاموش ہو گئے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔

[٣٤] وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ ابْنًا لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ

[34] بشر بن حکم عبدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے بہت سے لوگوں نے بہیہ کے مولیٰ ابوعقیل سے (سن کر) روایت کی کہ (کچھ) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُكَ، وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدٰى - يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ - تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ، فَقَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللهِ! عِنْدَ اللهِ، وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ - قَالَ - وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَا ذٰلِكَ.

بیٹے سے کوئی بات پوچھی جس کے بارے میں ان کے علم میں کچھ نہ تھا تو یحییٰ بن سعید نے ان سے کہا: میں اس کو بہت بڑی بات سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے انسان سے (جبکہ آپ ہدایت کے دو اماموں، یعنی عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں) کوئی بات پوچھی جائے (اور) اس کے بارے میں آپ کو کچھ علم نہ ہو۔ انھوں نے کہا: بخدا! اللہ کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جسے اللہ نے عقل دی اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہوں یا کسی ایسے شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہیں۔ (سفیان نے) کہا: ابوعقیل یحییٰ بن متوکل (بھی) ان کے پاس موجود تھے جب انھوں نے یہ بات کی۔

[٣٥] وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالُوا: أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[35] یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو حدیث میں پوری طرح قابل اعتماد (ثقہ) نہ ہو، پھر کوئی آدمی آئے اور مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے؟ تو ان سب نے کہا: اس کے بارے میں بتادو کہ وہ پوری طرح قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

فائدہ: ثَبْتٌ وہ راوی ہے جو دل، زبان اور کتابت ہر اعتبار سے مضبوط ہو۔ یہ ثقہ کا ہم پلہ ہے۔ (فتح المغيث: 130/2)

[٣٦] وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِّشَهْرٍ وَّهُوَ قَائِمٌ عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ: إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ. إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ.

[36] نضر کہتے ہیں کہ ابن عون سے شہر (بن حوشب) کی حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا، (اس وقت) وہ (اپنی) دہلیز پر کھڑے تھے، وہ کہنے لگے: انھوں (محدثین) نے یقیناً شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے، انھوں نے شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَحِمَهُ اللهُ: يَقُولُ: أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ، تَكَلَّمُوا فِيهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: لوگوں کی زبانوں نے انھیں نشانہ بنایا، ان کے بارے میں باتیں کیں۔

[٣٧] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ.

[37] ہمیں شبابہ نے بتایا، کہا: شعبہ نے کہا: میں شَہر سے ملا لیکن (روایتِ حدیث کے حوالے سے) میں نے انھیں اہمیت نہ دی۔

فائدہ: امام مسلم کا استشہاد اس بارے میں یہ ہے کہ حدیث کے راوی کے بارے میں اگر کسی کی رائے منفی ہو تو دیانتداری کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا اظہار کیا جائے۔ صرف اسی صورت میں صحتِ حدیث کا کما حقہ اہتمام ہوسکتا ہے۔ آگے کی روایات میں اس کی اور مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

[٣٨] **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ. قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَّنْ تَعْرِفُ حَالَهُ، وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، فَتَرٰى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ؟ قَالَ سُفْيَانُ: بَلٰى. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَكُنْتُ، إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ، أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ، وَأَقُولُ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ.

[38] عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں نے سفیان ثوری سے عرض کی: بلاشبہ عباد بن کثیر ایسا ہے جس کا حال آپ کو معلوم ہے۔ جب وہ حدیث بیان کرتا ہے تو بڑی بات کرتا ہے، کیا آپ کی رائے ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دیا کروں: اس سے (حدیث) نہ لو؟ سفیان کہنے لگے: کیوں نہیں! عبداللہ نے کہا: پھر یہ (میرا معمول) ہوگیا کہ جب میں کسی (علمی) مجلس میں ہوتا جہاں عباد کا ذکر ہوتا تو میں دین کے حوالے سے اس کی تعریف کرتا اور (ساتھ یہ بھی) کہتا: اس سے (حدیث) نہ لو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ، قَالَ أَبِي: قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: اِنْتَهَيْتُ إِلٰى شُعْبَةَ فَقَالَ: هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ.

ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا: ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں شعبہ تک پہنچا تو انھوں نے (بھی) کہا: یہ عباد بن کثیر ہے تم لوگ اس سے (حدیث بیان کرنے میں) احتیاط کرو۔

[٣٩] **وَحَدَّثَنِي** الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، الَّذِي رَوٰى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ: كُنْتُ عَلٰى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ.

[39] فضل بن سہل نے بتایا، کہا: میں نے مُعلّٰی رازی سے محمد بن سعید کے بارے میں، جس سے عباد بن کثیر نے روایت کی، پوچھا تو انھوں نے مجھے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے بیان کیا، کہا: میں اس کے دروازے پر تھا، سفیان اس کے پاس موجود تھے جب وہ باہر نکل گیا تو میں نے ان (سفیان) سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ کذاب ہے۔

[٤٠] **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَفَّانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

[40] محمد بن ابی عتاب نے کہا: مجھ سے عفان نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم نے نیک لوگوں (صوفیا) کو حدیث سے بڑھ کر کسی اور چیز میں جھوٹ بولنے والا نہیں پایا۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ: فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ: لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

ابن ابی عتاب نے کہا: میں محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے ملا تو اس (بات کے) بارے میں پوچھا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: تم اہل خیر (زہد و ورع والوں) کو حدیث سے زیادہ کسی اور چیز میں جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: يَقُولُ: يَجْرِي الْكَذِبُ عَلٰى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ.

امام مسلم نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ان کی زبان پر جھوٹ جاری ہوجاتا ہے، وہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے۔

فائدہ: نیک لوگ نیکی کی تلقین کے جوش میں ہر ایسی بات جو انھیں مفید معلوم ہو، بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی نسبت درست بھی ہے کہ نہیں۔

[٤١] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ، وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ، فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ.

[41] خلیفہ بن موسیٰ نے خبر دی، کہا: میں غالب بن عبیداللہ کے ہاں آیا تو اس نے مجھے لکھوانا شروع کیا: مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی، مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اسی اثنا میں پیشاب نے اسے مجبور کیا تو وہ اٹھ گیا، میں نے (جو) اس کی کاپی دیکھی تو اس میں اس طرح تھا: مجھے ابان نے انس سے یہ حدیث سنائی، ابان نے فلاں سے حدیث روایت کی۔ اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ - حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَفَّانَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، كَانَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ادَّعٰى بَعْدُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(امام مسلم نے کہا:) اور میں نے حسن بن علی حلوانی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عفان کی کتاب میں ابو مقدام ہشام کی (وہ) روایت دیکھی (جو عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ہے) (اس میں تھا:) ہشام نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے، جسے یحییٰ بن فلاں کہا جاتا تھا، محمد بن کعب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عفان سے کہا: (اہل علم) کہتے ہیں: ہشام نے یہ (حدیث) محمد بن کعب سے سنی تھی۔ تو وہ کہنے لگے: وہ (ہشام) اسی حدیث کی وجہ سے فتنے میں پڑے۔ (پہلے) وہ کہا کرتے تھے: مجھے یحییٰ نے محمد (بن کعب) سے روایت کی، بعدازاں یہ دعویٰ کر دیا کہ انھوں نے یہ (حدیث براہِ راست) محمد سے سنی ہے۔

[٤٢] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو «يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ»؟ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ، أُنْظُرْ مَا وَضَعْتُ فِي يَدِكَ مِنْهُ.

قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ: وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ، صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْهَمِ، وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا. فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَّرَوْنِي جَالِسًا مَّعَهُ، كُرْهَ حَدِيثِهِ.

[42] مجھے محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: یہ کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث: ''عیدالفطر کا دن انعامات کا دن ہے'' روایت کی؟ کہا: سلیمان بن حجاج، ان میں سے جو (احادیث) تم نے اپنے پاس (لکھ) رکھی ہیں (یا میں نے تمھیں اس کی جو حدیثیں دی ہیں) ان میں (اچھی طرح) نظر کرنا (غور کر لینا۔) ابن قہزاذ نے کہا: میں نے وہب بن زمعہ سے سنا، وہ سفیان بن عبدالملک سے روایت کر رہے تھے، کہا: عبداللہ، یعنی ابن مبارک نے کہا: میں نے ایک درہم کے برابر خون والی حدیث کے راوی رَوح بن غُطَیف کو دیکھا ہے۔ میں اس کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا تو میں اپنے ساتھیوں سے شرم محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجھے اس سے حدیث بیان کرنے کے ناپسندیدہ ہونے کے باوجود اس کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔

[٤٣] حَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يَّقُولُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: بَقِيَّةُ صَدُوقُ اللِّسَانِ، وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ.

[43] ابن قہزاذ نے کہا، میں نے وہب سے سنا، انھوں نے سفیان سے اور انھوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی، کہا: بقیہ زبان کے سچے ہیں لیکن وہ ہر آنے جانے والے (علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے ہر شخص) سے حدیث لے لیتے ہیں۔

[٤٤] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ، وَكَانَ كَذَّابًا.

[44] جریر نے مغیرہ سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، کہا: مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث سنائی اور وہ کذاب تھا۔

[٤٥] حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُّفَضَّلٍ، عَنْ مُّغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ، وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ

[45] مفضل نے مغیرہ سے روایت کی، کہا: میں نے شعبی کو کہتے ہوئے سنا: مجھ سے حارث اعور نے روایت بیان کی اور (یہ کہ) وہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (حارث) جھوٹوں میں سے ایک تھا۔

الْكَاذِبِينَ .

[٤٦] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ: اَلْقُرْآنُ هَيِّنٌ، اَلْوَحْيُ أَشَدُّ .

[46] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: علقمہ نے کہا: میں نے دو سال میں قرآن پڑھا (تدبر کرتے ہوئے ختم کیا۔) تو حارث نے کہا: قرآن آسان ہے، وحی اس سے زیادہ مشکل ہے۔

[٤٧] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ - أَوْ قَالَ -: اَلْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ .

[47] اعمش نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث (اعور) نے کہا: میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور وحی دو سال میں (یا کہا): وحی تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

فائدہ: لغت میں وحی کے کئی معانی ہیں، مثلاً: اشارہ کرنا، کتابت، الہام اور خفیہ کلام وغیرہ، مگر اسلامی اصطلاح میں وحی اللہ کی طرف سے مقررہ طریقوں میں سے کسی طریقے سے، اپنے رسول کی طرف کلام، پیغام وغیرہ بھجوانا ہے۔ حارث کی اس بات سے اسلامی اصطلاحات کے معاملے میں اس کی جہالت کا پتہ چلتا ہے۔

[٤٨] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ اتُّهِمَ .

[48] منصور اور مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث متہم راوی ہے۔

[٤٩] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ: سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ: اُقْعُدْ بِالْبَابِ - قَالَ -: فَدَخَلَ مُرَّةُ وَأَخَذَ سَيْفَهُ - قَالَ: وَأَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ، فَذَهَبَ .

[49] حمزہ زیات سے روایت ہے، کہا: مُرّہ ہمدانی نے حارث سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا: تم دروازے ہی پر بیٹھو (اندر نہ آؤ۔) پھر وہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اپنی تلوار اٹھالی تو حارث نے برا انجام محسوس کرلیا اور چل دیا۔

[٥٠] وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ قَالَ: قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ:

[50] (عبداللہ) بن عون سے روایت ہے، کہا: ابراہیم (نخعی) نے ہم سے کہا: تم لوگ مغیرہ بن سعید اور ابو عبدالرحیم سے بچ کر رہو، وہ کذاب ہیں۔

إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ، فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ.

[٥١] وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ، فَكَانَ يَقُولُ لَنَا: لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا، قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، وَلَيْسَ بِأَبِي وَائِلٍ.

[51] ہمیں عاصم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم بالکل نو عمر لڑکے تھے جو ابوعبدالرحمٰن سُلَمی کے پاس حاضر ہوتے تھے، وہ ہم سے کہا کرتے تھے: ابواحوص کے سوا دوسرے قصہ گوؤں (واعظوں) کی مجالس میں مت بیٹھو اور شقیق سے بچ کر رہو۔ شقیق خوارج کا نقطۂ نظر رکھتا تھا، یہ ابووائل نہیں (بلکہ شقیق ضبّی ہے۔)

[٥٢] حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَّقُولُ: لَقِيتُ جَابِرَ ابْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ، فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ، كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ.

[52] جریر کہتے ہیں: میں جابر بن یزید جعفی سے ملا تو میں نے اس سے حدیث نہ لکھی، وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

فائدہ: رجعت کا معنی واپس آنا ہے۔ غلو کرنے والے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ مہدی غائب ہیں، آخری زمانے میں واپس آئیں گے۔ یہاں تک تو معاملہ نسبتاً کم سنگین ہے۔ آگے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ آ کر دو مقدس ترین مساجد سمیت اہل سنت کی تعمیر کردہ مسجدوں کو گرا دیں گے اور صحابہ کے دور سے لے کر آخر تک اہلِ سنت کے اماموں کی قبریں کھود کر ان کو درختوں کے ساتھ پھانسیوں پر لٹکائیں گے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الضَّلَالِ.

[٥٣] وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، قَبْلَ أَنْ يُّحْدِثَ مَا أَحْدَثَ.

[53] مِسعَر نے کہا: ہم سے جابر بن یزید (جعفی) نے ان بدعتوں سے پہلے، جو اس نے گھڑیں، حدیث بیان کی۔

[٥٤] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُّظْهِرَ مَا أَظْهَرَ، فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ، وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا أَظْهَرَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

[54] سفیان نے کہا: جابر نے جس (عقیدے) کا اظہار کیا اس کے اظہار سے پہلے لوگ اس سے حدیث لیتے تھے، جب اس نے اس کا اظہار کر دیا تو لوگوں نے اسے اس کی (بیان کردہ) حدیث کے بارے میں مطعون کیا اور بعض نے اسے چھوڑ دیا۔ ان سے پوچھا گیا: اس نے کس چیز کا اظہار کیا تھا؟ کہا: رجعت پر ایمان کا۔

[٥٥] وَحَدَّثَنِي حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا.

[55] جراح بن ملیح کہتے ہیں: میں نے جابر بن یزید (جعفی) کو یہ کہتے سنا: میرے پاس ابوجعفر (محمد باقر بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) کی ستر ہزار حدیثیں ہیں جو سب کی سب رسول اللہ ﷺ سے (روایت کی گئی) ہیں۔

فائدہ: امام محمد باقر رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے شرف زیارت سے مشرف نہیں ہوئے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کیسے حدیث بیان کر سکتے ہیں! یہ سب جابر جعفی کی گھڑی ہوئی حدیثیں تھیں۔

[٥٦] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ. مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ. قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ: هٰذَا مِنَ الْخَمْسِينَ أَلْفًا.

[56] زہیر کہتے ہیں: جابر نے کہا یا میں نے جابر (بن یزید) کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں (ایسی) ہیں جن میں سے میں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی، پھر ایک دن اس نے ایک حدیث بیان کی اور کہا: یہ (ان) پچاس ہزار حدیثوں میں سے (ایک) ہے۔

[٥٧] وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ. قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ: عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[57] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے سنا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ سے (روایت کردہ) پچاس ہزار احادیث ہیں۔

[٥٨] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِيٓ أَبِيٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ﴾ [يوسف: ٨٠] قَالَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لَمْ يَجِيءْ تَأْوِيلُ هٰذِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَذَبَ. فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ: وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ، فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ وَلَدِهِ، حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ

[58] سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے ایک آدمی سے سنا، اس نے جابر سے ارشادِ ربانی: ﴿فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝﴾ ''اب میں اس زمین سے ہرگز نہ ہلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ میرے لیے فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے'' کے بارے میں سوال کیا، تو جابر نے کہا: اس کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا: اور اس نے یہ جھوٹ بولا۔ تو ہم نے سفیان سے کہا: اس کی مراد اس سے

- يُرِيدُ عَلِيًّا - أَنَّهُ يُنَادِي: أُخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ. يَقُولُ جَابِرٌ: فَذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ، وَكَذَبَ، كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ [ﷺ].

کیا تھی؟ انھوں نے کہا: روافض کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں۔ ان کی اولاد میں سے جو کوئی خروج کرے گا ہم اس کے ساتھ خروج نہیں کریں گے حتیٰ کہ آسمان کی طرف سے پکارنے والا (اس کی مراد علی سے ہے) پکارے۔ یقیناً وہی پکارے گا کہ فلاں کے ساتھ (مل کر) خروج کرو۔ جابر کہتا تھا: یہ اس آیت کی تفسیر ہے اور اس نے جھوٹ کہا۔ یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں (نازل ہوئی) تھی۔

[٥٩] وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ: مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.

[59] سفیان سے روایت ہے، کہا: میں نے جابر کو تقریباً تیس ہزار احادیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں ان میں سے ایک حدیث بیان کرنا بھی حلال نہیں سمجھتا، چاہے (اس کے بدلے) میرے لیے اتنا اور اتنا ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، فَقُلْتُ: اَلْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ، يُصِرُّ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے ابوغسان محمد بن عمرو رازی سے سنا، کہا: میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا، میں نے کہا: (یہ جو) حارث بن حصیرہ ہے آپ اس سے ملے ہیں؟ کہا: ہاں، لمبی خاموشی والا بوڑھا ہے۔ ایک بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

فوائد ومسائل: ① یہ ان ستر ہزار حدیثوں میں سے ایسی تھیں جو اس نے بعض اوقات بیان کیں لیکن وہ اسلام کے مسلمہ عقائد اور قرآن مجید سے اس قدر متصادم تھیں کہ سننے والے بھی ان کو نوک زبان پر نہ لا سکتے تھے۔ ② اس سے غالباً عقیدہ رجعت کی بدترین صورت مراد ہے۔ حارث بن حصیرہ شدید اور بھڑکیلا خَشَبِی تھا۔ خَشَبِی، خشبہ کی طرف نسبت ہے۔ یہ لوگ خشبہ سے وہ لکڑی مراد لیتے تھے جس پر حضرت زید بن علی زین العابدین کو پھانسی دی گئی تھی۔ ③ بڑی بات پر اصرار سے مراد تشیع ہے جس سے نہ توبہ کی اور نہ اسے چھوڑا۔

[٦٠] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: وَذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمِ اللِّسَانِ، وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ: هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ.

[60] عبدالرحمان بن مہدی نے حماد بن زید سے روایت کی، کہا: ایوب نے ایک دن ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا: وہ کج زبان (جھوٹا، تہمت تراش اور بدزبان) تھا اور دوسرے کا ذکر کیا تو کہا: وہ رقم (اشیاء پر لکھی ہوئی قیمت) میں اضافہ کر دیتا تھا۔

[٦١] حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَيُّوبُ: إِنَّ لِي جَارًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلٰى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً.

[61] سلیمان بن حرب نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایوب نے کہا: میرا ایک ہمسایہ ہے، پھر (زہد و ورع میں) اس کی فضیلت کا ذکر کیا، اگر وہ میرے سامنے دو کھجوروں کے بارے میں گواہی دے تو میں (اس میں بھی) اس کی شہادت قابل قبول نہ سمجھوں گا۔

[٦٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ، فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ، لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِّعِكْرِمَةَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ.

[62] معمر نے کہا: میں نے ایوب کو کبھی کسی کی پیٹھ پیچھے اسے برا کہتے نہیں سنا، سوائے عبدالکریم، یعنی ابواُمیہ کے۔ انھوں نے اس کا ذکر کیا تو کہا: اللہ اس پر رحم کرے، غیر ثقہ ہے، اس نے مجھ سے عکرمہ سے روایت کی گئی ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا، پھر (لوگوں سے) کہا: میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

[٦٣] حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى فَجَعَلَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَّتَكَفَّفُ النَّاسَ، زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

[63] عفان بن مسلم نے کہا: ہمام نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابوداود اعمٰی ہمارے ہاں آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: ہمیں براء رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور ہمیں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ ہم نے یہ بات قتادہ کو بتائی، انھوں نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ اس نے ان سے نہیں سنا، وہ تو ایک منگتا تھا، انسانوں کی بیخ کنی کرنے والے طاعون (کے دوران) میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا تھا۔

[٦٤] وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ: دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى عَلٰى قَتَادَةَ، فَلَمَّا قَامَ قَالُوا: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا، فَقَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ، لَا يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ، فَوَاللهِ! مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً، وَّلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً،

[64] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہمام نے خبر دی کہ ابوداود اعمٰی قتادہ کے ہاں آیا، جب وہ کھڑا ہوا (اور چلا گیا) تو لوگوں نے کہا: اسے یہ زعم ہے کہ اس نے اٹھارہ بدری صحابہ سے ملاقات کی۔ اس پر قتادہ کہنے لگے: (طاعون کی) وبائے عام سے پہلے یہ ایک منگتا تھا، اس کا (علم حدیث) ایسی کسی چیز سے کوئی سروکار نہ تھا، وہ اس بارے میں بات تک نہ کرتا تھا۔ بخدا نہ حسن (بصری) نے (کبھی) کسی بدری سے بلاواسطہ حدیث ہمیں سنائی نہ سعید بن مسیّب نے ایک سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور بدری سے براہ راست سنی ہوئی

إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ . کوئی حدیث سنائی۔

فوائد و مسائل: ① طاعون جارف: جرف کھودنے، کھرچنے اور صفایا کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ الجارف سیلِ عظیم کو بھی کہتے ہیں اور ایسی موت کو بھی جو جانداروں کا صفایا کر دیتی ہے۔ مجرفہ، جروف اور جرّافہ کا اطلاق بیلچے، کدال اور پھاوڑے سے لے کر کھودنے اور صاف کرنے والے بڑے بڑے آلات تک پر ہوتا ہے۔ طاعون جارف سے مراد ایسا طاعون ہے جو آبادیوں کا صفایا کر دے۔ ② ابتدائی اسلامی دور میں کئی بار طاعون کی وبا پھیلی۔ سب سے پہلا طاعون عمواس تھا۔ عمواس بیت المقدس اور اَیلہ کے درمیان ایک قصبہ تھا جہاں سے یہ طاعون شروع ہوا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں پھیلا۔ اس میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کا انتقال ہوا۔ ③ طاعون جارف میں ہزاروں کی تعداد میں اہم لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ابوداود اعمیٰ جیسے جعلسازوں نے سمجھا کہ اب ہم لوگوں کے سامنے صحابہ کرام سے ملاقات اور ان سے احادیث سننے کے حوالے سے جو بھی دعویٰ کریں گے لوگ اسے قبول کر لیں گے۔ محدثین کرام نے جعلسازی کی ایسی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ④ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابواسحاق تھی۔ والد کا نام مالک اور کنیت ابووقاص تھی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ فاتح عراق ہیں۔ مستجاب الدعوات تھے۔ 55 ہجری میں مدینہ منورہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں وفات پائی۔ وہاں سے ان کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ طیبہ لائی گئی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

[٦٥] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ؛ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ، كَلَامَ حَقٍّ، وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[65] جریر نے رَقَبہ (بن مَسقلہ بن عبداللہ عبدی کوفی رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی) سے روایت کی کہ ابوجعفر (عبداللہ بن مسعود بن عون بن جعفر بن ابی طالب) ہاشمی مدائنی احادیث گھڑا کرتا تھا، سچائی (یا حکمت) پر مبنی کلام (پیش کرتا) وہ کلام رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں سے نہ ہوتا تھا لیکن اسے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا تھا۔

[٦٦] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ؛ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ.

[66] ابوداود طیالسی نے شعبہ سے، انھوں نے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، (یونس نے) کہا: عمرو بن عبید (معروف معتزلی جو پہلے حضرت حسن بصری کی مجلس میں حاضر رہا کرتا تھا) حدیث (کی روایت) میں جھوٹ بولا کرتا تھا۔

[٦٧] حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ

[67] معاذ بن معاذ کہتے ہیں: میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے

قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَوْفِ ابْنِ أَبِي جَمِيلَةَ: إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا» قَالَ: كَذَبَ وَاللهِ! عَمْرٌو، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيثِ.

کہا: عمرو بن عبید نے ہمیں حضرت حسن بصری سے (روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث سنائی: ''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' انھوں نے کہا: بخدا! عمرو نے (اس حدیث کی روایت حسن بصری کی طرف منسوب کرنے میں) جھوٹ بولا لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس (صحیح حدیث) کو اپنی جھوٹی بات سے ملا دے۔

فائدہ: عمرو بن عبید معتزلہ کا امام تھا۔ اس نے ایک حدیث جو اس نے خود حضرت حسن سے نہ سنی تھی ان کی طرف منسوب کر کے سنائی۔ یہ ایک جھوٹ تھا۔ اصل سند اس کے پاس تھی نہیں، فوری فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ اس کے پیش نظر فوری فائدہ یہ تھا کہ حدیث کے لفظ لَيْسَ مِنَّا (ہم میں سے نہیں) سے اپنے نقطہ نظر کے حق میں یہ استدلال کرے کہ مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کے کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے، مسلمانوں میں سے نہیں۔ حالانکہ ''ہم میں سے نہیں'' کا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے طریق پر عمل نہیں کر رہا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے لیکن اس سے ارتداد لازم نہیں آتا۔ اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دو مسلمان گروہوں کے درمیان لڑائی کی صورت میں، جب انھوں نے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہوں، ان دونوں کو مومن قرار دیتے ہوئے ان کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیا ہے۔

[٦٨] وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ، فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا لَهُ: يَاأَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ. قَالَ حَمَّادٌ: فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ. فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، قَالَ حَمَّادٌ: سَمَّاهُ - يَعْنِي - عَمْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ، قَالَ: يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ: إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ.

[68] عبیداللہ بن عمر قواریری نے کہا: ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایک آدمی تھا، وہ ایوب (سختیانی کی علمی مجلس میں حاضری) کا التزام کرتا تھا اور اس نے ان سے (حدیث کا) سماع کیا تھا۔ ایوب نے اسے غیر حاضر پا کر اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا: جناب ابوبکر (ایوب کی کنیت)! وہ عمرو بن عبید سے منسلک ہو گیا ہے۔ حماد نے کہا: ایک دن میں ایوب کے ساتھ تھا، ہم صبح سویرے بازار کی طرف گئے تو اس آدمی نے ایوب کا استقبال کیا۔ ایوب نے اسے سلام کہا اور (حال احوال) پوچھا، پھر ایوب کہنے لگے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس آدمی کے ساتھ منسلک ہو گئے ہو۔ حماد نے کہا: انھوں نے اس کا، یعنی عمرو کا نام لیا۔ وہ کہنے لگا: ہاں، جناب ابوبکر! وہ غرائب (ایسی باتیں جنھیں کوئی نہیں جانتا) ہمارے سامنے لاتا ہے۔ کہا: ایوب اس سے کہنے لگے: ہم انھی (عجیب و) غریب باتوں سے بھاگتے

ہیں یا ڈرتے ہیں (کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت ہوتی ہیں۔)

[٦٩] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي حَمَّادًا، قَالَ، قِيلَ لِأَيُّوبَ: إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ، فَقَالَ: كَذَبَ، أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ.

[69] سلیمان بن حرب نے کہا: ہم سے ابن زید، یعنی حماد نے بیان کیا، کہا: ایوب سے عرض کی گئی: عمرو بن عبید نے حضرت حسن بصری سے روایت بیان کی ہے (کہ انھوں نے) کہا: جسے نبیذ (شراب) سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے نہ مارے جائیں۔ تو انھوں (ایوب سختیانی) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا، میں نے (خود) حسن سے سنا، وہ کہتے تھے: جسے نبیذ سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے مارے جائیں۔

[٧٠] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَّا تَأْمَنُهُ عَلٰى دِينِهِ، كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ؟.

[70] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: جناب ایوب سختیانی کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو (بن عبید) کے ہاں (درس میں) جاتا ہوں تو ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہا: تم نے غور کیا، ایک ایسا آدمی جس کے دین پر تمھیں اعتبار نہ ہو، تم اس کی حدیث پر کیسے اعتماد کرو گے!

[٧١] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَامُوسٰى يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ.

[71] سفیان نے بیان کیا، کہا: میں نے ابوموسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ بصری، نزیل ہند) سے سنا، کہہ رہے تھے: ہمیں عمرو بن عبید نے بدعت کا شکار ہونے سے پہلے حدیث سنائی۔

[٧٢] حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا. وَمَزِّقْ كِتَابِي.

[72] معاذ عنبری نے کہا: میں نے واسط کے قاضی ابوشیبہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے شعبہ کی طرف لکھا تو انھوں نے جواب میں میری طرف لکھ بھیجا: اس سے کوئی چیز روایت نہ کرو اور میرا خط پھاڑ دو۔

فوائد و مسائل: ① واسط کا قاضی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی کوفی نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھا، وہ متروک الحدیث تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے اسی کی اولاد میں ابوبکر بن ابی شیبہ جیسے مشہور اور معروف محدث پیدا ہوئے۔ اللہ کی شان ہے کہ ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ ”وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔“ (الروم 19:30) ② خط پھاڑنے کی بات احتیاط کے لیے لکھی تاکہ اس رائے کے علانیہ اور لکھ کر اظہار کرنے سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ یہ اندیشہ بھی اس چیز کی دلیل ہے کہ واسط کے ان قاضی صاحب سے لوگ خوفزدہ رہتے تھے۔ ③ نقصان یا فساد کے اندیشے کے باوجود علم حدیث کے راوی کی صحیح حیثیت متعین کرنے میں کوئی کوتاہی جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی بات کی غلط نسبت سے بڑا فساد یا نقصان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

[٧٣] وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ: كَذَبَ، وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ: كَذَبَ.

[73] عفان (بن مسلم) نے کہا: میں نے حماد بن سلمہ کو صالح مری کے واسطے سے ایک حدیث سنائی جو اس نے ثابت سے روایت کی تو انھوں (حماد) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ (اسی طرح) میں نے ہمام کو صالح مری سے ایک حدیث سنائی تو انھوں نے بھی کہا: اس نے جھوٹ بولا۔

[٧٤] وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَّهُ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُلْتُ لِشُعْبَةَ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا - قَالَ - قُلْتُ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِّقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ. قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا؟ قَالَ: يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُّرْوٰى؟ قَالَ: يُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

[74] ابوداود نے بیان کیا، کہا: شعبہ نے مجھ سے کہا: جریر بن حازم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم حسن بن عمارہ سے (حدیث) روایت کرو کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابوداود نے کہا: میں نے شعبہ سے عرض کی: وہ کیسے؟ تو انھوں نے کہا: اس نے ہمیں حکَم سے (روایت کردہ) احادیث سنائیں جن کی ہم نے کوئی اصل نہ پائی۔ (کہا) میں نے عرض کی: کیا چیز روایت کی؟ کہا: میں نے حکَم سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی (جبکہ) حسن بن عمارہ نے حکَم ہی سے مِقسم کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی کہ نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انھیں دفن کیا۔ (اسی طرح) میں نے حکَم سے پوچھا: آپ اولاد زنا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہا: ان کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ میں نے پوچھا: یہ روایت کس کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے، کہا: حضرت حسن بصری سے (جبکہ) حسن بن عمارہ نے کہا: ہم سے حکَم نے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[٧٥] وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ، وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَقَالَ: حَلَفْتُ أَلَّا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَّلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ - وَّقَالَ -: لَقِيتُ زِيَادَ

[75] حسن حلوانی نے کہا: میں نے یزید بن ہارون سے سنا، انھوں نے زیاد بن میمون کا ذکر کرتے ہوئے کہا: میں نے حلف اٹھایا ہے کہ میں اس سے اور خالد بن محدوج سے کبھی روایت نہ کروں گا (اور کہا:) میں زیاد بن میمون سے ملا، اس

ابْنَ مَيْمُونٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُوَرِّقٍ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ، وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ.

سے ایک حدیث سنانے کا کہا تو اس نے مجھے وہ حدیث بکر مزنی سے روایت کر کے سنائی، پھر (کچھ عرصے بعد) میں دوبارہ اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث مُوَرِّق سے بیان کی، پھر ایک بار اور اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث حسن (بصری) سے سنائی۔ وہ (یزید بن ہارون) ان دونوں (زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج) کو جھوٹ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

قَالَ الْحُلْوَانِيُّ: سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ، وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ.

حلوانی نے کہا: میں نے عبدالصمد سے حدیث سنی اور ان کے سامنے زیاد بن میمون کا ذکر کیا تو انھوں نے اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی۔

[٧٦] وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوٰى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ؟ فَقَالَ لِي: اُسْكُتْ. فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُّذْنِبُ فَيَتُوبُ، أَلَيْسَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ؟ قَالَ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِّنْ ذَا قَلِيلًا، وَّلَا كَثِيرًا، إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا.

[76] محمود بن غیلان نے کہا: میں نے ابوداود طیالسی سے کہا: آپ نے عباد بن منصور سے بہت زیادہ روایتیں لی ہیں، پھر کیا ہوا کہ آپ نے عطارہ والی روایت جو نضر بن شمیل نے ہمارے سامنے بیان کی، ان سے نہیں سنی؟ انھوں نے مجھ سے کہا: خاموش رہو، میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھتے ہوئے کہا: یہ احادیث جو تم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہو (کیا ہیں؟) تو وہ کہنے لگا: تم دونوں دیکھو کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا! کہا: ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں نے ان (احادیث) میں سے انس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا، نہ کم نہ زیادہ، اگر لوگ نہیں جانتے تو (کیا) تم دونوں بھی نہیں جانتے کہ میں انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا!

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَبَلَغَنَا، بَعْدُ، أَنَّهُ يَرْوِي. فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: أَتُوبُ. ثُمَّ كَانَ، بَعْدُ، يُحَدِّثُ، فَتَرَكْنَاهُ.

ابوداود نے کہا: پھر ہمیں یہ خبر پہنچی کہ وہ (وہی) روایتیں بیان کرتا ہے تو میں اور عبدالرحمٰن اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: میں توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے بعد بھی وہ وہی حدیثیں بیان کرتا تھا تو ہم نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔

فوائد ومسائل: ① یزید بن ہارون کی جرح نقل کرنے کے بعد امام مسلم نے دونوں راویوں کے بارے میں مزید شہادتیں بلکہ اس کا اپنا اعتراف بھی پیش کر دیا۔ ② عطّارہ، یعنی عطر بیچنے والی عورت سے مراد حولاء بنت تُوَیت ہیں۔ اور حدیث یہ ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے خاوند کے بارے میں باتیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے خاوند کی فضیلت سمجھائی۔ یہ طویل حدیث جسے ابن وضاح نے مفصل ذکر کیا ہے، لیکن غیر صحیح ہے۔ ③ عباد بن منصور سے یہ روایت نضر بن شمیل جیسے ثقہ راوی نے بیان کی لیکن محدثین نے تحقیق کر کے حقیقت کا پتہ چلا لیا۔

[٧٧] حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ شَبَابَةَ- قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ: سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ - قَالَ شَبَابَةُ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا - قَالَ - فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا؟ قَالَ: يَعْنِي يُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِّيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ.

[77] حسن حلوانی نے بیان کیا، کہا: میں نے شبابہ سے سنا (کہا: عبدالقدوس ہمارے سامنے حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا: سوید بن عَقَلَہ) شبابہ نے کہا: میں نے عبدالقدوس سے سنا، کہتا تھا: رسول اللہ ﷺ نے ''رَوح کو عَرض'' بنانے سے منع فرمایا ہے (کہا) اس سے کہا گیا: اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا: مطلب یہ ہے کہ دیوار میں سوراخ رکھا جائے تا کہ اس میں ہوا داخل ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَمَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ-: مَا هٰذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے عبیداللہ بن عمر قواریری سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حماد بن زید سے سنا، وہ (مہدی بن ہلال کے علمی مجلس منعقد کرنے سے چند دن بعد) ایک آدمی سے کہہ رہے تھے: یہ نمکین چشمہ کیا ہے جو آپ کی طرف سے پھوٹا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اے ابواسماعیل! (آپ کی بات ٹھیک ہے۔)

فوائد ومسائل: ① عبدالقدوس کا یہ حال تھا کہ اسے سوید بن غفلہ کا نام تک ضبط نہ تھا وہ سوید بن غفلہ کے بجائے سوید بن عقلہ پڑھتا تھا جس نام کا کوئی راوی نہیں۔ لکھے کو غلط پڑھتا تھا، کسی سے سنا نہیں تھا، یا سنا تھا اور بھلا دیا تھا۔ یہ سند کا حال تھا۔ متن کا حال یہ تھا کہ حدیث کے الفاظ: «لَا تَتَّخِذُوا الرُّوحَ غَرَضًا» ''کسی ذی روح کو تیر اندازی وغیرہ کی مشق کا نشانہ نہ بناؤ'' کو اَلرَّوْحُ عَرْضًا (ہوا کو چوڑائی میں نہ لو۔ جو ایک مہمل بات ہے) کہتا تھا۔ یہ انتہا درجے کی نااہلی اور حماقت کی دلیل ہے۔ ② اس حدیث کے ضمن میں ایک اور مثال امام مسلم نے مہدی بن ہلال کی دی۔ وہ بصرہ کا رہنے والا تھا۔ قدریہ کے مبلغین میں سے تھا۔ سند اور متن دونوں میں جھوٹ بولتا اور احادیث گھڑتا تھا۔ حماد بن زید نے بے سروپا روایت بیان کرنے والے کو نمکین چشمے سے تشبیہ دی۔ کیونکہ وہ احادیث تو بیان کرتا ہے لیکن وہ ایسی احادیث نہیں ہوتیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

[٧٨] وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ: مَا

[78] عفان نے کہا: میں نے ابوعوانہ سے سنا، کہا: مجھے حسن (بصری) سے کوئی حدیث نہ پہنچی مگر میں اسے ابان بن ابی

بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ، إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَرَأَهُ عَلَيَّ.

عیاش کے پاس لے گیا تو اس نے اسے میرے سامنے پڑھا۔

[٧٩] وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَّحْوًا مِّنْ أَلْفِ حَدِيثٍ.

[79] علی بن مسہر نے بیان کیا، کہا: میں نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث سنیں۔

قَالَ عَلِيٌّ: فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ، فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَّسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً.

علی نے کہا: پھر (کچھ عرصے بعد) میں حمزہ سے ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ احادیث جو اَبان سے سنی تھیں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے ان میں بہت معمولی حصے، پانچ یا چھ حدیثوں کے سوا کسی چیز کو نہ پہچانا۔

[٨٠] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ، قَالَ لِي أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ: أُكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَّا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ.

[80] زکریا بن عدی نے کہا: مجھ سے ابواسحاق فزاری نے کہا: بقیہ سے وہی احادیث لکھو جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کی ہیں، وہ نہ لکھو جو اس نے غیر معروف لوگوں سے روایت کی ہیں اور اسماعیل بن عیاش سے، جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کیں یا غیر معروف لوگوں سے، کچھ نہ لکھو۔

[٨١] حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنٰى، كَانَ دَهْرًا يُّحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ، فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ.

[81] اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، کہا: میں نے عبداللہ کے اصحاب (شاگردوں) میں سے ایک سے سنا، کہا: ابن مبارک نے فرمایا: بقیہ اچھا آدمی ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ وہ ناموں کو کنیتوں سے بدل دیتا ہے اور کنیتوں کو ناموں سے۔ وہ ایک زمانے تک ہمیں ابوسعید وحاظی سے روایتیں سناتا رہا، ہم نے اچھی طرح غور کیا تو وہ عبدالقدوس نکلا۔

فوائد و مسائل: ① یہ مروجہ تدلیس سے بدتر ہے۔ اس حیلے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ مذکورہ ضعیف راوی کے ضعف سے آگاہ نہ ہوسکیں اور اس سے بیان کردہ احادیث کو قبول کرلیں۔ ② بقیہ بن ولید بن صائد کو محدثین نے صدوق قرار دیا ہے لیکن وہ ضعیف راویوں سے اکثر تدلیس کرتے ہیں۔ معروف کنیتوں کے بجائے نام لینا اور معروف ناموں کے بجائے کنیتوں سے روایت کرنا

تدلیس ہی کا ایک حربہ ہے۔ انھوں نے جس عبدالقدوس نام کو چھپانے کے لیے اس کی کنیت سے سند بیان کی وہ جھوٹا تھا، جیسے اگلی حدیث میں ہے۔ اس لیے جو معروف راوی ہیں ان سے لی ہوئی ان کی احادیث زیادہ محفوظ ہیں، غیر معروف میں خرابی ہے۔

[٨٢] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ: كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ: كَذَّابٌ.

[82] عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے ابن مبارک کو (ایسا کرتے) نہیں دیکھا کہ وہ کھل کر اپنی یہ بات (رائے) کہہ دیں کہ فلاں جھوٹا ہے، سوائے عبدالقدوس کے۔ میں نے انھیں خود یہ کہتے سنا کہ وہ جھوٹا ہے۔

[٨٣] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ - وَذَكَرَ الْمُعَلَّى ابْنَ عُرْفَانَ، فَقَالَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ، فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟.

[83] عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے ابونعیم سے سنا (اور انھوں نے معلیٰ بن عرفان کا ذکر کیا) اور کہا: اس نے کہا: ہم سے ابووائل نے بیان کیا، کہا: صفین میں ابن مسعود ہمارے سامنے نکلے تو ابونعیم نے کہا: ان کے بارے میں تمھاری رائے ہے کہ وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے تھے؟

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے بہت پہلے 32ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں فوت ہو چکے تھے۔ ایسی غلطیوں سے راویوں کا جھوٹ پکڑا جاتا ہے۔ محدث کو ان تمام باتوں پر نظر رکھنی ہوتی ہے۔

[٨٤] حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَّجُلٍ، فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ، قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ: اغْتَبْتَهُ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: مَا اغْتَابَهُ، وَلٰكِنَّهُ حَكَمَ: أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[84] عفان بن مسلم سے روایت ہے، کہا: ہم اسماعیل بن عُلیہ کے ہاں تھے تو ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے روایت (بیان) کی۔ میں نے کہا: وہ مضبوط (ثقہ کا ہم پلہ) نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ اسماعیل کہنے لگے: انھوں نے اس کی غیبت نہیں کی بلکہ حکم (فیصلہ) بیان کیا ہے کہ وہ ثبت نہیں ہے۔

[٨٥] وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحِ

[85] بشر بن عمر نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں پوچھا جو سعید بن مسیّب سے احادیث روایت کرتا ہے تو انھوں نے کہا: وہ ثقہ نہیں۔ میں نے مالک بن انس سے ابوحویرث کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ (پھر) میں نے ان سے اس شعبہ کے بارے میں سوال کیا جس سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں تو فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔

مَوْلَى التَّوْأَمَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَّجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ؟ فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: لَوْ كَانَ ثِقَةً لَّرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي.

میں نے ان سے صالح مولیٰ توأمہ کے بارے میں سوال کیا تو کہا: ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ثقہ نہیں۔ میں نے امام مالک سے ان پانچوں کے بارے میں پوچھا، انھوں نے فرمایا: یہ سب حدیث کے بیان کرنے میں ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جس کا (اب) میں نام بھول گیا ہوں تو انھوں نے کہا: کیا تم نے میری کتابوں میں اس کا نام دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر ثقہ ہوتا تو تم اس کا ذکر میری کتابوں میں دیکھتے۔

[٨٦] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَّكَانَ مُتَّهَمًا.

[86] ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا: ہم سے ابن ابی ذئب نے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حدیث بیان کی اور وہ متہم تھا۔

[٨٧] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَرَّرٍ، لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ، كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ.

[87] ابواسحاق طالقانی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا، کہہ رہے تھے: (ایک وقت تھا) اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ جنت میں داخل ہوں یا عبداللہ بن محرَّر سے ملوں تو میں اس کا انتخاب کرتا کہ پہلے میں اس سے مل لوں پھر جنت میں جاؤں گا، پھر جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اس کے مقابلے میں ایک مینگنی بھی مجھے زیادہ محبوب تھی۔

[٨٨] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ زَيْدٌ يَّعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ: لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي.

[88] ولید بن صالح نے بیان کیا، کہا: عبیداللہ بن عمرو نے کہا: زید، یعنی ابن ابی انیسہ نے کہا: میرے بھائی (یحییٰ بن ابی انیسہ) سے روایت نہ لو۔

[٨٩] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا.

[89] عبداللہ بن جعفر رقی نے عبیداللہ بن عمرو کے حوالے سے بیان کیا، کہا: یحییٰ بن ابی اُنیسہ جھوٹا تھا۔

[٩٠] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ، فَقَالَ: إِنَّ فَرْقَدًا لَّيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ.

[90] حماد بن زید سے روایت ہے، کہا: ایوب سختیانی کے سامنے فرقد کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: فرقد حدیث (کی مہارت رکھنے) والا نہیں۔

فائدہ: فرقد بن یعقوب سبخی، جو بصرہ کے علاقے سبخہ کی طرف منسوب تھے، بہت بڑے مجاہد اور انتہائی زاہد اور صالح تھے لیکن انتہائی سادہ لوح اور فن حدیث سے نابلد تھے۔ نیک لوگ جو فن حدیث سے نابلد ہوں، ان کی وجہ سے لوگوں کو زیادہ دھوکا لگتا ہے۔ وہ ان کی نیکی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی غلط خبر کو قبول کر لیتے ہیں۔ محدثین نے حفظ حدیث کے لیے تحقیق کے انتہائی اعلیٰ معیار اپنائے۔ انھوں نے کسی بھی رو رعایت کے بغیر ضعیف احادیث کے راہ پانے کا ہر راستہ بند کیا۔ اس سلسلے میں سگے بھائی نے بھائی تک کی رعایت نہ کی۔

[٩١] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، فَضَعَّفَهُ جِدًّا، فَقِيلَ لِيَحْيٰى: أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّرْوِي عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

[91] مجھ سے عبدالرحمان بن بشر عبدی نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، جب ان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔ (امام) یحییٰ سے کہا گیا: (کیا) یہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے؟ کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک انسان بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کر سکتا ہے۔

فائدہ: یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے محدثین کی طرف سے راویوں پر نقد کو نقل کرنے کا مقصد یہی دکھانا ہے کہ یہ علم حدیث کی ضرورت ہے۔ اس کا بیان کرنا فرض عین ہے۔ جو صحیح نقد و جرح کو جان بوجھ کر چھپائے گا وہ حدیث میں جھوٹ کی ملاوٹ کو رائج کرنے کا سبب بنے گا اور گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔

[٩٢] حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ الْأَعْلٰى، وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوسَى ابْنَ دِينَارٍ. قَالَ: حَدِيثُهُ رِيحٌ. وَضَعَّفَ مُوسَى ابْنَ دِهْقَانَ وَعِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسٰى يَقُولُ: قَالَ لِيَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: إِذَا قَدِمْتَ عَلٰى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ

[92] بشر بن حکم نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، انھوں نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کو ضعیف قرار دیا اور (اسی طرح) یحییٰ نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا (اور) کہا: اس کی (بیان کردہ) حدیث ہوا (جیسی) ہے اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو (بھی) ضعیف قرار دیا۔ کہا: اور میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا: تم جب جریر کے پاس پہنچو تو تین (راویوں) کی احادیث کے سوا اس کا سارا

عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ، لَّا تَكْتُبْ عَنْهُ: حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ، وَّالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.

علم لکھ لینا۔ عبیدہ بن مُعتّب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم کی احادیث اس سے نہ لکھنا۔

فائدہ: متن میں ہے کہ یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ اور موسیٰ کے درمیان بن کا لفظ غلطی ہے۔ اصل عبارت لفظِ بن کے بغیر ہے، یعنی یحییٰ (بن سعید قطان) نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا - مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ مَّعَايِبِهِمْ - كَثِيرٌ، يَّطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ، فِيمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ وَبَيَّنُوا.

(امام) مسلم کہتے ہیں: ہم نے حدیث کے متہم راویوں کے بارے میں اہل علم کے کلام اور (فنِ حدیث میں) ان کی خامیوں کی خبر دینے کے حوالے سے جو بیان کیا ہے اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان سب کا احاطہ کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا جائے تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔ جو شخص فہم سے کام لیتے ہوئے محدثین کے اقوال اور ان کی طرف سے پیش کردہ توضیحات کی روشنی میں ان کے طریق کو سمجھنے کی کوشش کرے اس کے لیے اتنا (ہی) کافی ہے جتنا ہم نے ذکر کر دیا۔

فائدہ: امام مسلم نے ایسی متنوع مثالیں بیان کر دیں جو نقدِ حدیث کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ جو کوئی ان پر اچھی طرح غور کرے وہ اس معاملے کے ہر پہلو کا احاطہ کر سکے گا۔

وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَّعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ، وَأَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِينَ سُئِلُوا، لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْحَظِّ؛ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ، أَوْ تَحْرِيمٍ، أَوْ أَمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ، أَوْ تَرْغِيبٍ، أَوْ تَرْهِيبٍ، فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِّلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَّا فِيهِ، لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ

ان لوگوں (محدثین) نے اپنے لیے حدیث کے راویوں اور اخبار (و آثار) کے ناقلین کی خامیاں واضح کرنے کو لازم رکھا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس کے حق میں فتوے دیے کیونکہ اس میں حظِ وافر ہے۔[1] چونکہ اخبار (و احادیث) دین کے امور میں حلال کرنے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا حرام کرنے کے لیے، حکم دینے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا روکنے کے لیے، کسی چیز کی رغبت دلانے کے لیے آتی ہیں یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے۔ اس لیے جب

1 حَظٌّ: حصہ یا نصیب، اچھائی میں سے یا برائی میں سے۔ مفہوم یہ ہے کہ علم حدیث میں دین کا بڑا حصہ یا حظ وافر محفوظ ہے یا ان میں وہ کچھ ہے جس پر انسانوں کا نصیب منحصر ہے۔ تفصیل اگلے جملوں میں ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو عظیم الخطر پڑھا ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اس میں بہت سے خطرات ہیں جن سے تحفظ ضروری ہے۔

مَعْرِفَتَهُ، كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ، غَاشًّا لِّعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ، إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلٰى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا، أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا، وَلَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا، مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِّوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُّضْطَرَّ إِلٰى نَقْلِ مَنْ لَّيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مَقْنَعٍ.

ان کا روایت کرنے والا بنیادی اور حقیقی طور پر صدق وامانت کا حامل نہ ہو، پھر اس سے ایسا آدمی روایت کرے جو اس کے بارے میں (خود تو سب کچھ) جانتا ہو لیکن دوسرے کے سامنے، جو اس کی پہچان سے آگاہ نہیں، اسے واضح نہ کرے تو اس عمل کی بنا پر وہ گناہ گار ہوگا اور عام مسلمانوں کو دھوکا دینے والا ٹھہرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان (اخبار و احادیث) کو سننے والے بعض لوگ اس بات سے محفوظ نہ رہیں گے کہ وہ ان (اخبار واحادیث) یا ان کے بعض حصوں پر عمل کر لیں، حالانکہ امکان یہ ہے کہ یہ (روایات) یا ان کا اکثر حصہ اکاذیب (جھوٹی باتوں) پر مشتمل تھا جن کی کوئی بنیاد نہ تھی جبکہ (دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ) ثقہ اور انتہائی قابل اعتماد لوگوں کی روایت کردہ صحیح احادیث اتنی زیادہ تعداد میں موجود ہیں کہ (کسی کو) غیر ثقہ اور ناقابل اعتماد راویوں کی نقل کردہ چیزوں کی طرف رجوع کرنے کی مجبوری لاحق نہیں۔

وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِّمَّنْ يُّعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ، وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضَّعْفِ - إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلٰى رِوَايَتِهَا، وَالِاعْتِدَادِ بِهَا، إِرَادَةُ التَّكْثِيرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ، وَلِأَنْ يُّقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَأَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ.

جن ضعیف حدیثوں اور مجہول سندوں کے بارے میں ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے ان کے انبار لگانے اور ان کی خامی اور کمزوری جاننے کے باوجود ان کی روایت کا اہتمام کرنے والوں کے متعلق میں اس کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا کہ جو چیز انھیں ان (کمزور احادیث) کی روایت اور ان کے بارے میں اہتمام پر آمادہ کرتی ہے وہ عام لوگوں کے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے کی خواہش ہے اور یہ بات کہ کہا جا سکے کہ (دیکھو!) فلاں نے کتنی احادیث جمع کر لی ہیں اور کتنی تعداد میں ان کی تالیف کر لی ہے۔

وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ، وَسَلَكَ هٰذَا الطَّرِيقَ، فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ بِأَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا أَوْلٰى مِنْ أَنْ يُّنْسَبَ إِلَى

جو شخص علم میں اس راہ پر چلتا ہے اور یہ طریق اختیار کرتا ہے تو (اس کا دراصل) اس (علم) میں کوئی حصہ نہیں۔ ایسے شخص کو جاہل کا نام دینا اس کی طرف علم کی نسبت کرنے

الْعِلْمِ.

سے بہتر ہے۔

فوائد و مسائل: امام مسلم رحمہ اللہ نے راویوں پر نقد و جرح کے حوالے سے کثیر تعداد میں مختلف نوع کی مثالیں دینے کے بعد جو نتائج نکالے ہیں وہ انھوں نے اس بحث کے آخر میں اجمالی طور پر پیش کر دیے ہیں۔ یہ وہ اصول ہیں جو محدثین کے طریق کو سمجھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان میں اولیت اس بات کو حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے ذریعے سے حلال و حرام کا تعین ہوتا ہے اور دین کے اوامر و نواہی کی وضاحت ہوتی ہے، صحیح اسلامی شخصیت کی تربیت کے لیے کچھ باتیں ہیں جن کی حکیمانہ انداز میں ترغیب دینا ضروری ہے، کچھ رذائل و خبائث ایسے ہیں جن سے دور رہنے کی مؤثر طور پر تلقین ناگزیر ہے۔ یہ سارا نظامِ تربیت بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ اس بات کے بغیر چارہ نہیں کہ حدیث کے راویوں اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے ناقلین کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے چھان پھٹک کی جائے۔ اگر راوی ساقط الاعتبار ہیں، امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور کی نفی کرتے ہوئے غیر متوازن افکار و نظریات کے متعصب داعی ہیں، مکمل دیانت اور غیر جانب داری کے بجائے اپنی اپنی پسند کے لوگوں، گروہوں اور فرقوں کی حمایت کے لیے باتیں بناتے اور اقوال و آثار گھڑتے ہیں یا قبولِ اخبار میں حزم و احتیاط سے عاری ہیں، فہم و ادراک میں اختلاط کا شکار ہیں، سادہ لوحی کی بنا پر آسانی سے دھوکا کھا جاتے ہیں یا پھر سوئے حفظ میں مبتلا ہیں تو ان کی حقیقت کو آشکار کیا جائے، ان کی مرویات کا بغور جائزہ لیا جائے اور ان کی بیان کردہ باتوں میں جو مصائب پوشیدہ ہیں ان کی نشاندہی کی جائے، اس لیے راویانِ حدیث کی نقد و جرح فرض ہے۔ اس میں کوتاہی بہت بڑے فتنے کا سبب ہے، اس لیے جان بوجھ کر اس میں کوتاہی برتنا بہت بڑا گناہ ہے۔

امام مسلم نے واضح کیا کہ جن لوگوں نے اپنی مصلحتوں کے پیشِ نظر نقدِ رواۃ کے اس عمل کو غیبت سے ملانے کی کوشش کی ہے وہ گمراہی کا شکار ہیں۔ خبر لانے والوں کے بارے میں تحقیق و تفتیش کا حکم خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیا ہے اور ہم اسے ماننے اور عمل کرنے کے مکلّف ہیں، یہ بات غیبت کیسے ہوسکتی ہے!

محدثین کرام چونکہ امت کے محتاط ترین لوگ ہیں، اس لیے انھوں نے نقد و جرحِ رواۃ کو ایک منضبط علم کی حیثیت دی ہے۔ اس میں پہلی شرط یہ ہے کہ نقد و جرح کا موضوع کوئی اور شخص نہیں ہوسکتا، صرف اس کے بارے میں چھان پھٹک کی جائے گی جو حدیث و سنت کا راوی ہے۔

اس کی دوسری شرط یہ ہے کہ جرح کرنے والا خود انتہائی محتاط ہو، تقوے سے متصف ہو، کسی راوی کی طرف کوئی مثبت یا منفی بات منسوب کرتے ہوئے نہ کسی تساہل کا شکار ہو نہ عدم احتیاط کا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا پورا احساس ہو۔ اسے پتہ ہو کہ اس نے مکمل دیانت سے کام نہ لیا یا پوری احتیاط نہ کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی احادیث کو نقصان پہنچانے کا مرتکب ہوگا۔ اس کی بے احتیاطی یا غفلت و تساہل سے کوئی ضعیف حدیث صحیح قرار دے دی جائے گی یا کسی صحیح حدیث کو ضعیف سمجھ لیا جائے گا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اگر جرح کرنے والا غیر محتاط ہے تو ماہرین حدیث کا فرض ہے کہ اس کی جرح کو قبول نہ کریں نہ ہی اسے آگے بیان کریں۔ جرح کرنے والا اگر سچ کہے گا تو قبول ہوگا، اگر جان بوجھ کر غلط بیانی کرے گا تو خود مجروح ہوگا۔ اس کی اصل حیثیت خبر دینے والے کی ہے، اس لیے اگر وہ سچا ہے تو اس اکیلے کی دی ہوئی خبر قابلِ قبول ہوگی۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ جرح کا سبب تفصیل سے ذکر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ضروری ہے۔ قاضی ابوبکر باقلانی اسے شرط قرار نہیں دیتے۔ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اسبابِ ضعف میں جس کی مہارت مسلّم ہے اس کے لیے شرط نہیں، دوسروں کے لیے شرط ہے۔ اسباب بیان کیے بغیر اس مطلق جرح کا یہ فائدہ ہے کہ ایسی روایت سے استدلال اور استنباط روک کر پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے۔ بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا ہے۔

یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ صحیحین کے بعض راویوں پر متقدمین نے جرح کی ہے لیکن بعد ازاں ثابت یہی ہوا ہے کہ عام صحیح علمی پیمانوں کے مطابق پرکھنے کے بعد ان کی جرح صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

اگر جرح و تعدیل میں اختلاف ہو تو ترجیح کا دارومدار مزید تحقیق اور جرح و تعدیل کے زیادہ محتاط ماہرین کی رائے کے ساتھ موافقت پر ہوگا۔ فیصلہ نہ ہو سکے تو احتیاط یہی ہے کہ جرح کو تعدیل پر ترجیح دی جائے۔

امام مسلم نے شعبی رحمہ اللہ اور دوسرے محدثین کی ایسی مثالیں پیش کی ہیں کہ انھوں نے کسی راوی کو کاذب یا متہم کہنے کے بعد بھی اس کی روایت بیان کی۔ اس قسم کی روایات کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایسی روایات کبھی تو اس لیے بیان کی جاتی ہیں کہ ان کی حیثیت اور وجہ ضعف وغیرہ کو ریکارڈ پر لایا جائے اور آئندہ التباس نہ ہو۔ بعض اوقات کم درجے کی ضعیف روایتیں تائید وغیرہ کے طور پر کام آتی ہیں، اکیلی ایسی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ کئی ایسے بھی ضعیف راوی ہوتے ہیں جن کی بعض لوگوں سے یا عمر کے کسی خاص حصے تک روایتیں صحیح بھی ہوتی ہیں، ان کی تمام روایتیں قلمبند کر لی جاتی ہیں، پھر تحقیق کے بعد صحیح اور ضعیف کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ بعض محدثین ترغیب و ترہیب اور فضائل کے حوالے سے نرمی کے قائل ہیں۔ موضوع یا شدید ضعیف روایات کی کوئی اجازت نہیں دیتا۔ کہا جاتا ہے کہ مثلاً: جن اعمال کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے ان کے ایسے فضائل جو ہر طرح کی شناعت سے پاک ہوں، بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس بات پر سب محدثین متفق ہیں کہ ایسی احادیث سے فقہی معاملات پر کسی طرح کا استدلال جائز نہیں۔

امام مسلم نے جو مثالیں دی ہیں ان کے ذریعے سے انھوں نے وضع حدیث، کذب اور دوسری قسم کے ضعف کی نوعیتیں بیان کر دی ہیں۔ کچھ راوی جان بوجھ کر جھوٹ گھڑتے ہیں، ان میں دین کے دشمن زندیق، اپنے نظریات اور اپنے پسندیدہ اعمال کی ترویج کے شائق گمراہ لوگ یا سادہ لوح صالحین، اپنے علم کا رعب گانٹھنے والے دنیا داروں سے منفعت حاصل کرنے والے فاسق شامل ہیں۔

کچھ متن میں جھوٹ بولتے یا جھوٹ شامل کرتے ہیں۔ کچھ سندوں میں اور کچھ دونوں میں وضع، کذب اور افترا سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حدیث قابل قبول نہیں بلکہ محتاط محدثین کے نزدیک توبہ کے بعد بھی ان کی روایات ناقابلِ قبول رہیں گی۔

ضعیف راویوں کی ایک قسم وہ بھی ہے کہ اگرچہ ان سے حدیث کے معاملے میں کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہوا لیکن زندگی کے دوسرے عام معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں، اس لیے ان کی روایات بھی ناقابلِ قبول ہیں، البتہ جن لوگوں سے شاذ و نادر بشری

کمزوری کی بنا پر کبھی جھوٹ کا ارتکاب ثابت ہوا ہو، بعض محدثین کے نزدیک ان کی سچی توبہ کے بعد ان سے حدیث لی جا سکتی ہے۔

امام مسلم نے اس بحث کے آخر میں ضعیف روایات کے انبار لگانے والے جن لوگوں کی تردید کی ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جو محض اپنے علم و فضل کا رعب جمانے کے لیے صحیح وضعیف کا امتیاز ظاہر کیے بغیر رطب و یابس کو بیان کر دیتے ہیں اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ پھیلانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

(المعجم ٦) - (بَابُ صِحَّةِ الِاحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ إِذَا أَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعَنِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مُدَلِّسٌ) (التحفة ٦)

باب: 6- لفظ عن کے ذریعے سے روایت کردہ حدیث حجت ہے بشرطیکہ راویوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں سے کوئی راوی مدلس نہ ہو

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ، لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا، لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا، وَمَذْهَبًا صَحِيحًا؛ إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ، أَحْرٰى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ، وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذٰلِكَ تَنْبِيهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ، غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِينَ، وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ، رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ، أَجْدٰى عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ - إِنْ شَاءَ اللهُ -.

علم حدیث سے انتساب کا دعویٰ کرنے والے ہمارے ایک ہم عصر نے سندوں کو صحیح اور ضعیف ٹھہرانے کے معاملے میں ایسی باتیں کہی ہیں کہ اگر ہم انھیں نقل کرنے اور ان کے غلط ہونے کے ذکر کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیں تو یہ (بذات خود) ایک مضبوط رائے اور صحیح موقف ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ ناقابل قبول بات سے مکمل اعراض کرنا اس رائے کو اس کی موت کے حوالے کر دینے اور اس کے کہنے والے کی گمنامی کے لیے زیادہ مناسب (لائحہ عمل ہے) اور اس (مقصد کے حصول کے) لیے زیادہ مفید ہے کہ (اس کا ذکر کرنا) جاہلوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کا سبب نہ بنے۔ اس کے برعکس جب ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اس کے نتائج برے ہو سکتے ہیں، (حقائق سے) لاعلم لوگ نئی نکالی گئی باتوں کے دھوکے میں آ سکتے ہیں اور وہ جلد بازی میں غلط باتیں کرنے والوں کی غلطیوں اور ایسے اقوال کے معتقد ہو سکتے ہیں جو اہل علم کے ہاں ساقط الاعتبار ہیں تو ہم نے یہ رائے اپنائی کہ ایسے انسان کی بات کی خرابی کو ظاہر کرنا اور اس کی اتنی تردید جتنی کہ ضروری ہے، لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ بخش اور نتائج کے اعتبار سے (زیادہ) قابل تعریف ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ، وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ، أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِّحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، وَّقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّجَائِزٌ أَنْ يَّكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ، قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَّلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ، أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ، أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هٰذَا الْمَجِيءَ، حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا، أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا، أَوْ تَلَاقِيهِمَا، مَرَّةً مِّنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً، وَّسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا - لَّمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ ذٰلِكَ، وَالْأَمْرُ - كَمَا وَصَفْنَا - حُجَّةٌ، وَّكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا، حَتّٰى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِّثْلِ مَا وَرَدَ.

ان صاحبِ قول کا، جن کا قول نقل کر کے اور جن کے غلط نقطۂ نظر کی خبر دے کر ہم نے گفتگو کا آغاز کیا، خیال یہ ہے کہ حدیث کی ہر سند جس میں فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ (فلاں نے فلاں سے) کہہ کر روایت (کی گئی) ہے اور یہ بات (بھی) احاطۂ علم میں آچکی ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے اور اس بات کا (بھی پورا) امکان ہے کہ روایت کرنے والے نے جس سے روایت کی اس سے سنی ہوگی اور اس سے روبرو ملاقات کی ہوگی لیکن ہم (قطعیت کے ساتھ) نہیں جانتے کہ اس نے (واقعتاً اس روایت کو) اس سے سنا تھا اور کسی روایت میں ہمیں یہ بھی نہیں ملا کہ وہ (دونوں واقعتاً) کبھی آپس میں ملے تھے یا ایک دوسرے سے حدیث سنی سنائی تھی تو اس صورت میں پہنچنے والی روایت سے اس کے لیے (جس تک وہ روایت پہنچی) حجت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس کے علم میں آجائے کہ وہ دونوں اپنی پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار آپس میں ملے یا دونوں نے روبرو ایک دوسرے سے حدیث سنی اور سنائی یا (پھر کوئی ایسی) خبر مل جائے جس میں پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار دونوں کے ایک جگہ ہونے یا آپس میں ملنے کا ذکر ہو۔ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو اور کوئی صحیح روایت اس بات کی خبر دینے والی (اس تک) نہ پہنچی ہو کہ یہ راوی اپنے صاحب (استاد) سے (کم از کم) ایک بار ملا تھا اور اس سے کچھ سنا تھا، تو وہ اس شخص سے، جس سے اس نے روایت کی، خبر نقل کرنے میں حجت نہ ہوگا جبکہ معاملہ اسی طرح ہو جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔[1] (یہ) حدیث اس روایت کرنے والے تک موقوف ہوگی یہاں تک کہ اس کے پاس راوی کے (اپنے) استاد سے روایت میں سماع، کم ہو یا زیادہ، کی خبر نہ پہنچ جائے،

1 یعنی ایسا ناقل یا راوی اس قابل نہ ہوگا کہ اس کی اس طرح روایت کردہ حدیث کو حجت تسلیم کیا جا سکے۔

جس طرح بیان ہو چکا۔

فوائد ومسائل: ① یہ قول جس کی امام مسلم تردید کررہے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی کا ہے۔ امام نووی کے مطابق اس کی بنیاد یہ ہے کہ غیر مدلس راوی نے لفظ عن استعمال کرتے ہوئے، جس میں سماع کی تصریح نہیں، اگر کوئی روایت بیان کی ہے اور اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے تو اسے متصل روایت قرار دیا جائے گا کیونکہ جو راوی مدلس نہیں وہ لفظ عن سے جو حدیث روایت کرتے ہیں وہ سماع ہی کے ذریعے سے حاصل کی گئی ہوتی ہے۔ یہی معمول ہے کہ غیر مدلس راوی سماع کی تعبیر لفظِ عن سے کرتے ہیں، البتہ مدلسین لفظِ عن استعمال کرتے ہوئے اپنا سماع مراد نہیں لیتے، اسی لیے محدثین نے شرط لگائی کہ مدلس راوی عن استعمال کرے تو یہ متصل سند نہیں سمجھی جائے گی۔ غیر مدلس کے بارے میں اگر ملاقات کا ثبوت مل جائے تو ظن غالب یہی ہوگا کہ سند متصل ہے۔ اس کے برخلاف اگر ملاقات کا امکان موجود ہے لیکن ملاقات ثابت نہیں تو ظن غالب اتصال کا نہ ہوگا بلکہ یہ ایسی سند ہوگی جس میں اتصال اور عدم اتصال دونوں کا گمان یکساں ہوگا۔ ایسی روایت غلط بیانی یا ضعف کی بنا پر نہیں بلکہ شک کی بنا پر ناقابل قبول ہوگی۔[1]

امام مسلم نے اپنی صحیح کے لیے احادیث منتخب کرتے ہوئے اپنا نقطۂ نظر ملحوظ رکھا ہے جس کے لیے انھوں نے بھرپور طریقے سے دلائل دیے ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ اپنے استاد امام ابن مدینی کی طرح غیر مدلس راویوں کے لیے ملاقات کے ثبوت کو صحت کی شرط قرار نہیں دیا لیکن اپنی صحیح کے لیے معیار مقرر کرتے ہوئے اسے اپنے انتخاب کی شرط ضرور قرار دیا ہے۔ یہ شرط احتیاطِ مزید کے زمرے میں آتی ہے۔ امام بخاری نے چونکہ اسے صحت کی شرط قرار نہیں دیا، اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ امام مسلم نے امام بخاری کے نقطۂ نظر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، غلط ہے۔[2] ② امت نے امام مسلم کے معیار کو بھی قبول کیا، ان کی منتخب کردہ تمام احادیث کو صحیح گردانا اور حضرت امام بخاری کی شرط کو بھی، جنھوں نے اپنے استاد کی شرطِ صحت کو شرطِ احتیاط کے طور پر اپنایا، کما حقہ وقعت دی اور بخاری کے معیارِ صحت کو بلند تر قرار دیا۔

وَهٰذَا الْقَوْلُ - يَرْحَمُكَ اللهُ - فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ، قَوْلٌ مُّخْتَرَعٌ مُّسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا، أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَّوٰى عَنْ مِّثْلِهِ حَدِيثًا، وَّجَائِزٌ مُّمْكِنٌ لَّهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ، لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّإِنْ لَّمْ

اسانید (حدیث) میں طعن (اعتراض) کے بارے میں یہ قول (اللہ آپ پر رحم فرمائے) ایک من گھڑت (اور) نیا قول ہے۔ اس کے قائل سے پہلے یہ بات نہیں کہی گئی، اہل علم میں سے اس کی تائید نہیں کی گئی۔ (اصل) معاملہ یہ ہے کہ اخبار اور روایات کے ماہر قدیم و جدید اہل علم کے درمیان مشہور اور متفق علیہ قول یہی ہے کہ ہر ثقہ انسان جس نے اپنے جیسے ثقہ سے روایت کی جن کا آپس میں ملنا اور ایک دوسرے سے سننا ممکن تھا اور وہ اس وجہ سے کہ دونوں ایک ہی عہد میں تھے، چاہے ہم تک اس بات کی حتمی خبر نہ

(1) شرح صحيح مسلم للنووي: 1/183. 2 الباعث الحثيث: 1/102-106.

يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ، فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ، وَّالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ؛ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ: أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَّوٰى عَنْهُ، أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَمَّا - وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ - عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي فَسَّرْنَا، فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا، حَتّٰى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا.

پہنچی ہو کہ وہ ملے تھے اور رو در رو گفتگو کی تھی تو (ان کی) روایت ثابت شدہ (متصور) ہوگی، حجت مانتے ہوئے اس سے استدلال کرنا لازمی ہوگا، سوائے اس کے کہ ایسی کوئی واضح دلیل موجود ہو کہ روایت کرنے والا اس سے نہیں ملا جس سے اس نے روایت کی ہے یا اس سے کوئی حدیث نہیں سنی لیکن (معاملے میں ابہام کے باوجود) اس امکان کے مطابق جس کی وضاحت ہم نے کی، روایت ہمیشہ سماع پر محمول ہوگی، سوائے اس کے کہ (نہ ملنے کی) ایسی دلیل میسر آجائے جس کی ہم نے وضاحت کی۔

فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ، أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ: قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ، عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَّلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ، ثُمَّ أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ، فَقُلْتَ: حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، وَّ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا، فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَّهُ عَنْ أَحَدٍ يَّلْزَمُ قَوْلُهُ؟ وَإِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيلًا عَلٰى مَا زَعَمْتَ.

جس قول کو ہم نے نقل کیا اس کے ایجاد کرنے والے یا اس کا دفاع کرنے والے سے یہ کہا جائے گا کہ آپ نے بھی مجموعی طور پر اپنی بات میں یہ تسلیم کر لیا کہ اکیلے ثقہ کی (دوسرے) اکیلے ثقہ سے روایت حجت ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہے، اس کے بعد اسی بات میں آپ نے یہ شرط ڈال دی اور کہا کہ یہ اس وقت ہوگا جب معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں ایک یا زیادہ بار ملے تھے اور اس (روایت کرنے والے) نے اس سے کچھ سنا تھا تو کیا یہ شرط، جو آپ نے لگائی ہے، کسی ایسی ہستی کی طرف سے ملتی ہے جس کی بات (ماننا) لازمی ہو؟ اگر نہیں تو اپنے خیال کے بارے میں دلیل لائیے۔

فَإِنِ ادَّعٰى قَوْلَ أَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ، طُولِبَ بِهِ، وَلَنْ يَّجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلٰى إِيجَادِهِ سَبِيلًا، وَّإِنْ هُوَ ادَّعٰى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَّحْتَجُّ بِهِ، قِيلَ لَهُ: وَمَا ذٰلِكَ الدَّلِيلُ؟ فَإِنْ قَالَ: قُلْتُهُ؛ لِأَنِّي وَجَدْتُّ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا يَّرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ، وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ

اگر وہ خبر (حدیث یا اثر) کے ثبوت کے لیے اپنے خیال کے مطابق شرط عائد کرنے کے بارے میں علمائے سلف میں سے کسی کے قول کا دعویٰ کریں تو ان سے یہ قول (پیش کرنے) کا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ یا کوئی دوسرا ایسا قول پیش کرنے کی کوئی سبیل نہیں نکال سکے گا اور اگر وہ اپنے خیال کے حق میں کسی دلیل کا دعویٰ کریں جس سے انھوں نے حجت پکڑی ہے تو (ان سے) کہا جائے گا: وہ دلیل کیا ہے؟ اگر وہ کہیں: میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ اور موجودہ زمانے

اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ هٰكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ، وَّالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ - احْتَجْتُ، لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ، إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَّاوِيهِ، فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلٰى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنٰى شَيْءٍ، ثَبَتَ عَنْهُ عِنْدِي بِذٰلِكَ جَمِيعُ مَا يَرْوِي عَنْهُ بَعْدُ، فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ، أَوْقَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِّإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ.

میں اخبار (واحادیث) روایت کرنے والوں کو دیکھا ہے کہ ان میں کوئی راوی دوسرے سے اسے دیکھے یا کبھی اس سے (براہ راست حدیث) سنے بغیر روایت کرتا ہے، اس لیے جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں نے سماع کے بغیر ارسال کی شکل میں ایک دوسرے سے حدیث روایت کرنے کو جائز قرار دے رکھا ہے اور روایتوں میں سے (ایسی) مرسل روایتیں ہمارے اور اہل علم کے بنیادی قول کے مطابق حجت نہیں، تو اس سے میں نے اس علت کی بنا پر، جو میں نے بیان کی، یہ استدلال کیا ہے کہ ہر روایت کرنے والے کا اس سے سماع تلاش کیا جائے جس سے وہ روایت کرتا ہے۔ اگر میں اس کے اس (استاد) سے کسی کم از کم چیز کے سماع (کے ثبوت) کو پانے میں کامیاب ہو جاؤں تو اس کے بعد میرے نزدیک اس کی اس (اپنے استاد) سے کی گئی تمام روایات ثابت ہو جائیں گی۔ اگر اس (کم از کم سماع) کی معرفت مجھے حاصل نہ ہو سکی تو میں اس خبر (کو قبول کرنے) سے توقف کروں گا اور ارسال کے امکان کی وجہ سے یہ (روایات) میرے لیے قابلِ حجت نہ ہوں گی۔

فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الِاحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَكَ أَنْ لَّا تُثْبِتَ إِسْنَادًا مُّعَنْعَنًا حَتّٰى تَرٰى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِهِ.

تو (اس کے جواب میں) اس سے یہ کہا جائے گا: اگر آپ کی طرف سے (ایسی) روایت کو ضعیف قرار دینے اور اس کو بطور حجت قبول نہ کرنے کی علت (یہ ہے کہ) اس میں ارسال کا امکان ہے تو پھر آپ پر لازم ہے کہ آپ لفظِ عن سے بیان کردہ (کسی بھی) سند کو اول سے آخر تک سماع (کا ثبوت) دیکھے بغیر ثابت شدہ قرار نہ دیں۔

وَذٰلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، فَبِيَقِينٍ نَّعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ، وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ، كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ

اور وہ اس طرح ہے کہ ہمارے سامنے جو حدیث ہشام بن عروہ کی اپنے والد سے (اور ان کی حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئے تو اس کے بارے میں ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ہشام نے اپنے والد سے (احادیث کا) سماع کیا اور یہ کہ ان

سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ يَجُوزُ، إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ - فِي رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ-: «سَمِعْتُ» أَوْ «أَخْبَرَنِي»، أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ، أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ، لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا، وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ. وَكَمَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ، لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث سنیں جس طرح یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے سنا۔ اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے (خصوصاً اس وقت) جب ہشام نے (اپنے والد سے بیان کی گئی روایت میں) ''میں نے سنا'' یا ''انھوں نے مجھے خبر دی'' (کے الفاظ) نہ کہے ہوں کہ اس کے اور اس کے والد کے درمیان کوئی اور انسان (بطور راوی) موجود ہو جس نے اس کے والد سے (سن کر) اسے خبر دی ہو اور اس نے خود وہ روایت اپنے والد سے نہ سنی ہو۔ (ایسا اس وقت ہوا ہو) جب اس (ہشام) نے اسے مرسل (ہی) روایت کرنا پسند کیا ہو اور اس کا اسناد اس شخص کی طرف نہ کیا ہو جس سے (اصل میں) اس نے روایت سنی تھی، اور جیسے یہ ہشام کی اپنے والد سے روایت میں ممکن ہے اسی طرح اس کے والد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں بھی (ایسا) ممکن ہے، اسی طرح ہر ایسی حدیث کی سند میں جہاں ایک کے دوسرے سے سماع کا ذکر نہ ہو (یہ احتمال موجود ہے۔)

وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا، فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ، ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا، وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ، وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ.

جب عمومی طور پر یہ بات معلوم ہو کہ ہر ایک نے اپنے (اپنے) استاد سے بہت (سی احادیث کا) سماع کیا ہے تو ہر راوی یہ کر سکتا ہے کہ بعض روایات اس نے نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے حاصل کی ہوں اور اسی (استاد) کی بعض احادیث اس نے (براہ راست سننے کے بجائے) کسی غیر کے توسط سے سنی ہوں، پھر بعض اوقات ان میں ارسال (کوئی درمیانی واسطہ ذکر نہ کرنا) سے کام لے اور جس سے (اصل میں) روایت سنی اس کا نام نہ لے اور کبھی نشاط (علمی) سے کام لے اور جس سے حدیث سنی اس کا نام ذکر کر دے اور ارسال کو ترک کر دے۔

وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ، مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ، وَأَئِمَّةِ

ہم نے جو کچھ کہا ہے یہ (محض ایک احتمال نہیں، علم) حدیث میں (واقعتاً) موجود ہے۔ بہت سے ثقہ محدثین اور

أَهْلِ الْعِلْمِ.

اہل علم ائمہ کی طرف سے یہ عمل تسلسل سے جاری رہا ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِّوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

اب ہم ان (حضرات) کی مذکورہ اسلوب کی کچھ روایات کا تذکرہ کریں گے جن کے ذریعے سے ان شاءاللہ ان سے زیادہ روایات کے لیے استدلال کیا جا سکے گا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَّابْنَ نُمَيْرٍ وَّجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ.

ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ ایوب سختیانی، (عبداللہ) ابن مبارک، وکیع، ابن نمیر اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے وہ خوشبو لگایا کرتی جو سب سے اچھی مجھے ملا کرتی۔

فَرَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی روایت لیث بن سعد، داود عطار، حُمید بن اسود، وُہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عثمان بن عروہ (ہشام کے بھائی) نے عروہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوٰى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

اور ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے، اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کرتی اور میں (اس وقت) حیض کی حالت میں ہوتی۔

فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی حدیث امام مالک نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عمرہ (بنت عبدالرحمٰن انصاریہ تابعیہ) سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي

اور زہری اور صالح بن ابی حسان نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمٰن بن عوف) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ (اپنی بیویوں کو) بوسہ دیتے جبکہ

هٰذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

آپ روزے میں ہوتے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بوسے کی اس حدیث کے بارے میں کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انھیں عروہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ انھیں بوسہ دیتے جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

ابن عیینہ اور دیگر نے عمرو بن دینار سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (کھانے کی اجازت دی) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ. يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِّذَوِي الْفَهْمِ.

اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے محمد بن علی (بن ابی طالب) سے، انھوں نے جابر سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ اس قسم کی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں، وہ فہم رکھنے والوں کے لیے کافی ہیں۔

فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَّصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ، فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ، إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ شَيْئًا، إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُّعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ، إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ؛ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ، إِنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُّرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا، وَّلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ، وَتَارَاتٌ يَّنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلٰى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا، فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَّزَلُوا، وَبِالصُّعُودِ فِيهِ إِنْ صَعِدُوا، كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ.

جن صاحب کا قول ہم نے پہلے نقل کیا ہے، ان کے ہاں اس حدیث کی خرابی اور کمزوری کا سبب، جب راوی کے بارے میں علم نہ ہو کہ اس نے اپنے استاد سے کچھ سنا، اس (حدیث) میں ارسال کا امکان ہے تو اس کے لیے اپنے ہی قول کی پیروی کرتے ہوئے اس راوی کی بھی، جس کا اپنے استاد سے سماع معلوم ہے، اس روایت کے سوا جس میں سماع کا ذکر موجود ہے، باقی احادیث سے استدلال ترک کر دینا لازمی ہے۔ اس کی وجہ وہی بات ہے جو ہم پہلے (ہی) احادیث کو نقل کرنے والے (بڑے) ائمہ کے (عمل کے) حوالے سے واضح کر چکے ہیں کہ کئی مرتبہ وہ حدیث (کی روایت) میں ارسال کرتے تھے اور ان (راویوں) کا ذکر نہ کرتے جن سے انھوں نے (براہ راست) وہ حدیث سنی تھی اور کئی بار جب وہ نزول پر آمادہ ہوتے تو وہ نشاط علمی سے کام لیتے ہوئے جس طرح انھوں نے حدیث سنی اسی

کے عین مطابق نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے اس کو روایت کر دیتے اور جب صعود (کم واسطوں کی سند اختیار) کرنا چاہتے تو سند میں کم واسطوں سے روایت بیان کرتے، جس طرح ہم ان کے حوالے سے بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِّنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ، مِمَّنْ يَّسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَابْنِ عَوْنٍ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّمَنْ بَعْدَهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، فَتَّشُوا عَنْ مَّوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ، كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ.

ائمۂ سلف میں سے احادیث کے استعمال (ان سے استدلال) اور سندوں کی صحت اور کمزوری کو پرکھنے والوں، مثلاً: ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور بعد کے ائمۂ حدیث میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے (بالجملہ) سندوں میں سماع (براہ راست سننے) کے مقامات ڈھونڈے ہوں (اوران کی بنا پر حدیث کی صحت اور سقم کے حوالے سے حکم لگایا ہو) جس طرح ان (صاحب) نے دعویٰ کیا ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا۔

وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُمْ - إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ، فَحِينَئِذٍ يَّبْحَثُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ. وَيَتَفَقَّدُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ، كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ.

اور حقیقت یہی ہے کہ جن لوگوں نے حدیث کے راویوں کے اپنے اساتذہ سے سماع کی جستجو کی، تب یہ جستجو کرتے تھے جب کوئی راوی ان راویوں میں سے ہوتا جو حدیث کی تدلیس میں معروف ہوتے اور ان کی شہرت اسی حوالے سے ہوتی۔ اس وقت وہ اس کی روایت میں سماع (کی تصریح) ڈھونڈتے اور اس سے اس (سماع) کو تلاش کرتے تاکہ ان (راویوں) سے تدلیس کی علت زائل ہو جائے۔

فَمَا ابْتُغِيَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ، عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ، فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِّمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تدلیس نہ کرنے والے راوی کے حوالے سے اس شکل میں جس طرح ان کا خیال ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا، کسی نے (بھی سماع کی) یہ جستجو نہیں کی، ہم نے جن ائمہ کا نام لیا یا جن کا نام نہیں لیا، ان میں سے کسی کی طرف سے (بھی) ہم نے ایسی بات نہیں سنی۔

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ - وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ - قَدْ رَوٰى عَنْ حُذَيْفَةَ

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہما نے (اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا، وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ، وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا.

کیا ہے) حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں سے ایک ایک حدیث روایت کی ہے جس کی سند انھوں نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی ہے۔ ان دونوں سے ان (عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ان سے سماع کا ذکر نہیں نہ ہی (دوسری) روایات میں سے کسی میں ہم (حدیث کا شغف رکھنے والوں) نے یہ بات محفوظ کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود سے روبرو کبھی کوئی حدیث سنی ہو، نہ ہی کسی خاص روایت میں ہمیں یہ بات ملی ہے کہ انھوں نے ان دونوں کو دیکھا ہے۔

وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَّضٰى، وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا، أَنَّهُ طَعَنَ فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ - اللَّذَيْنِ، رَوَاهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي مَسْعُودٍ - بِضَعْفٍ فِيهِمَا، بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا، عِنْدَ مَنْ لَّاقَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ، مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيِّهَا، يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا، وَالِاحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَّآثَارٍ.

ہم نے نہ اُن اہل علم کے حوالے سے یہ سنا جو گزر گئے نہ ان سے جنھیں ہم نے پایا کہ (ان میں سے) کسی (ایک) نے ان دو حدیثوں کے بارے میں ضعیف ہونے کا طعن (اعتراض) کیا ہو جو عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں اور ان جیسی دیگر حدیثیں ان علمائے حدیث کے نزدیک، جن سے ہم ملے، صحیح اور قوی سند کی روایتوں میں سے ہیں۔ ان (سب) کی ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان سے استدلال کیا جائے اور ان میں جو سنتیں اور (عملی) نمونے موجود ہیں ان کو حجت سمجھا جائے۔

وَهِيَ فِي زُعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ - مِنْ قَبْلُ - وَاهِيَةٌ مُّهْمَلَةٌ، حَتّٰى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَّوٰى.

لیکن یہ (احادیث) ان لوگوں کے خیال کے مطابق، جن کا قول ہم نے پہلے نقل کیا، انتہائی ضعیف اور بے معنی ہوں گی یہاں تک کہ انھیں روایت کرنے والے کا اس سے، جس سے انھوں نے روایت کی، سماع کا علم ہو جائے۔

وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَّهِنُ بِزُعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا، لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا،

اگر ہم وہ احادیث، جو اہل علم کے ہاں صحیح اور اس بات کے قائل کے نزدیک کمزور اور ضعیف (ٹھہرتی) ہیں، شمار کرنے لگ جائیں اور ان کا احاطہ کریں تو ہم ان سب کا احاطہ اور

وَلٰكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَّنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَّكُونُ سِمَةً لِّمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا .

شمار کرنے سے عاجز رہ جائیں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو شمار کریں (جو) ان احادیث کی طرف سے بھی علامت ہوں گی جن کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے۔

وَهٰذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، وَأَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ، وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَرًّا، وَّنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا إِلٰى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيهِمَا، قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا .

یہ ابوعثمان نہدی اور ابورافع صائغ ہیں، ان دونوں نے جاہلیت کا دور (بھی) پایا اور رسول اللہ ﷺ کے بدری اور بعد والے صحابہ کے ساتھ بھی رہے۔ ان سے انھوں نے اخبار و احادیث بھی روایت کیں یہاں تک کہ ان (بدری صحابہ) سے بعد میں آنے والے ابوہریرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ان دونوں کے شاگردوں تک آ کر روایت کی۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک (ایک) حدیث روایت کی۔ اور ہم نے کسی متعین روایت میں نہیں سنا کہ ان دونوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا یا ان سے کوئی چیز سنی تھی۔

وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا، وَّأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، خَبَرَيْنِ .

ابوعمرو شیبانی، وہ (جو) ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے دور جاہلیت دیکھا، نبی ﷺ کے زمانے میں (جوان) مرد تھے اور (اسی طرح) ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ، دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ دو حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُّلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

عبید بن عمیر نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی جبکہ عبید بن عمیر نبی ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ - وَّقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ .

قیس بن ابی حازم نے (اور انھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ دیکھا) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى - وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَصَحِبَ عَلِيًّا - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے (جنھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے احادیث (سن کر) حفظ کیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَيْنِ. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا. وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِّنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَّرَوٰى عَنْهُ.

ربعی بن حراش نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے دو حدیثیں اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد سے روایت کی اور ربعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

نافع بن جبیر بن مطعم نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (عن کے) اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نعمان بن ابی عیاش نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

عطاء بن یزید لیثی نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ.

حمید بن عبدالرحمان حمیری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک روایت بیان کی۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ

یہ تمام تابعین (ہیں، ان) کی ان صحابہ سے (جن کے

عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ، لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقُوهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ.

ہم نے نام لیے) روایات کو ہم نے نمایاں کر کے پیش کیا ہے۔ ان میں سے کسی کا ان (صحابہ) سے سماع کسی متعین روایت کے ذریعے سے ہمارے علم میں آیا ہے نہ یہ بات ہی کہ وہ ان سے ملے، خود ان احادیث میں مذکور ہے۔

وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ، لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ، وَلَا الْتَمَسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ؛ إِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُّمْكِنٌ مِّنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ، لِّكَوْنِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ.

علم احادیث و روایات کے ماہرین کے نزدیک یہ سندیں صحیح ترین سندوں میں سے ہیں، ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے ان میں کسی کو ضعیف قرار دیا ہو (یا) ان کا ایک دوسرے سے سماع تلاش کیا ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا (اپنے استاد سے) سماع ممکن ہے، بعید نہیں کیونکہ یہ اسی ایک زمانے میں تھے جس میں یہ سب یکجا تھے۔

وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي - أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ، فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ - أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُّحْدَثًا وَّكَلَامًا خَلْفًا لَّمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ، وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ، فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا، إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَا. وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ، وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

یہ قول جسے مذکورہ قائل نے احادیث کو اس علت کی بنا پر، جو اسی نے بیان کی، کمزور ٹھہرانے کے بارے میں ایجاد کیا ہے (اہمیت میں) اس سے کم ہے کہ اس پر (لمبے چوڑے غور و خوض کے لیے) زیادہ توقف کیا جائے یا اس کا زیادہ چرچا کیا جائے کیونکہ یہ ایک نیا قول ہے، ایک پسماندہ بات ہے جو اسلاف اہل علم میں سے کسی نے نہیں کی اور جو ان کے بعد آئے انھوں نے اسے رد کیا ہے، اس لیے ہمیں اپنی بیان کردہ تفصیل سے زیادہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ اس کا سبب یہ (بھی) ہے کہ اس بات کی اور اس کے کہنے والے کی قدر اتنی ہی ہے جتنی ہم نے بیان کی۔ علماء کے راستے کی مخالفت کرنے والے کی تردید میں اللہ (ہی) ہے جس کی اعانت طلب کی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے۔ تمام تعریف اکیلے اللہ کے لیے ہے، اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ، آپ کی آل اور صحابہ پر درود اور سلام بھیجے۔

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

”اصل مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔“ (الأنفال 2:8)

کتاب الایمان کا تعارف

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کا آغاز کتاب الایمان سے کیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان، اسلام اور احسان کی تعلیم دی تو اس وقت ان اصطلاحات کے مفہوم کے بارے میں کسی کے دل میں کوئی تشنگی موجود نہ تھی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد کچھ لوگوں نے ایمان اور اسلام کے اسی مفہوم پر اکتفا نہ کیا جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھا اور دوسروں کو سمجھایا تھا، انھوں نے اپنی اغراض یا اپنے اپنے فہم کے مطابق ان دونوں کے نئے نئے مفہوم نکالنے شروع کر دیے۔

سب سے پہلا گروہ جس نے ایمان اور کفر کا مفہوم اپنی مرضی سے نکالا، خوارج تھے۔ یہ گنوار لوگ تھے۔ قرآن اور اسلام کے بنیادی اصولوں کی تعبیر بھی اپنی مرضی سے کرتے تھے۔ قبل از اسلام کے ڈاکوؤں کی طرح لوگوں کو قتل کرتے اور ان کا مال لوٹتے۔ مسلمانوں کے خلاف ان تمام جرائم کے جواز کے لیے انھوں نے یہ عقیدہ نکالا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر مطلق ہے۔ ان کے نزدیک ایمان محض عمل کا نام تھا۔ صحیح مسلم کی حدیث: 473 (191) میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو عراق، فارس، شام اور مصر وغیرہ کے علاقے اسلامی قلمرو میں داخل ہوئے اور یہاں کے باشندے بڑی تعداد میں مسلمان ہوئے۔ یہ علاقے اسلام سے پہلے الٰہیات اور عقلی علوم، خصوصاً فلسفہ، منطق اور مابعد الطبیعیات کے مراکز تھے۔ یہاں کے لوگوں کے دینی افکار پر علومِ عقلیہ کی چھاپ نمایاں تھی۔ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے اپنے افکار کے حوالے سے ان کے متعدد فرقے سامنے آئے۔ ان لوگوں نے ایمان اور اسلام کے حوالے سے فلسفیانہ اور منطقی سوالات علمائے اسلام کے سامنے پیش

کرنے شروع کر دیے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا مقصد تو فہم اور حصول علم تھا جبکہ کچھ لوگ خوارج کی طرح فتنہ انگیزی کے لیے ان سوالوں کو زیر بحث لاتے تھے۔ ان بہت سے سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ تقدیر سے مراد کیا ہے اور کیا اس کو ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے یا نہیں۔ علمائے اسلام کو بہر طور ان سوالوں کے جواب دینے تھے۔ ہر ایک نے اپنے ذخیرۂ علم اور اپنے فہم کے مطابق جواب دینے کی کوشش کی۔

اس دور کے مباحث کے حوالے سے فقہائے محدثین کے سامنے ایمان کے بارے میں جو سوالات پیش ہوئے وہ اس طرح تھے:

- ❁ ایمان کیا ہے؟ محض علم، محض دل کی تصدیق، محض اقرار، محض عمل یا ان میں سے بعض کا یا ان سب کا مجموعہ؟
- ❁ اسی طرح یہ سوال بھی اٹھا کہ ایمان رکھنے والے سب برابر ہیں یا کسی کا ایمان زیادہ اور کسی کا کم ہے؟
- ❁ کیا ایک عام امتی کا ایمان صدیق اکبر یا عمر فاروق یا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ایمان کے برابر ہو سکتا ہے؟
- ❁ کیا ایک امتی کا ایمان انبیاء اور ملائکہ کے ایمان کے برابر ہو سکتا ہے؟ کیا ایمان اور چیز ہے اور عمل چیزے دیگر؟
- ❁ کیا ایمان ہمیشہ ایک جتنا رہتا ہے یا کم و بیش ہو سکتا ہے؟
- ❁ کن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟ ان میں تقدیر بھی شامل ہے یا نہیں؟
- ❁ یہ سوال بھی شدت سے زیر بحث رہا کہ کبائر کا مرتکب مسلمان ہے، یا دائرۂ اسلام سے بالکل خارج ہے، یا پھر کہیں درمیان میں ہے؟

معبد جہنی، جہم بن صفوان اور اس دور کے فرقۂ قدریہ سے تعلق رکھنے والے ابوحسن صالحی کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ ایمان محض دل کی معرفت یا دل میں جان لینے کا نام ہے اور کفر اَلْجَھْلُ بِالرَّبِّ تَعَالٰی ''اللہ تبارک وتعالیٰ کو نہ جاننے کا نام ہے۔'' اس جواب سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ فرعون مومن تھا کیونکہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اسے علم تھا کہ اللہ ہی آسمانوں وزمین کا رب ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ﴾

''تو نے جان لیا ہے کہ ان چیزوں کو نشانیاں بنا کر آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کسی نے نہیں اتارا۔'' (بني اسراءيل 17:102)

اہل کتاب کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ﴾

''وہ رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔'' (البقرة 146:2)

اس نقطۂ نظر کے مطابق یہ سب بھی مومن ہوئے۔ ابلیس بھی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں بے علم نہیں، مومن قرار پایا۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

اس بنیادی سوال کے حوالے سے فرقۂ کرامیہ کا جواب یہ تھا کہ ایمان محض زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے۔ اس صورت میں منافق بھی کامل ایمان رکھنے والے مومن قرار پاتے ہیں۔ کرامیہ ان کو مومن ہی سمجھتے تھے، البتہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جس عذاب کی خبر دی ہے اسے وہ ضرور بھگتیں گے۔

ابومنصور ماتریدی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ ایمان محض دل کی تصدیق کا نام ہے۔ ان کے بالمقابل علمائے احناف میں سے ایک بڑی تعداد کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کو کہتے ہیں۔

زیادہ تر ائمہ کرام، مثلاً: امام مالک، شافعی، احمد بن حنبل، اوزاعی، اسحاق بن راہویہ اور باقی تمام ائمۂ حدیث کے علاوہ ظاہریہ اور متکلمین میں سے اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ اَلْإِيمَانُ تَصْدِيقٌ بِالْجَنَانِ، وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ ''ایمان دل کی تصدیق، زبان کے اقرار اور (اس تصدیق واقرار کے مطابق باقی) اعضاء کے اعمال سے ثابت ہوتا ہے۔'' یاد رہے کہ محدثین دل کی تصدیق کو دل کا عمل اور زبان کے اقرار کو زبان کا عمل سمجھتے ہیں۔ (شرح العقيدة الطحاوية، قوله: والإيمان هو الإقرار باللسان......، ص: 332)

قدریہ، جہمیہ اور کرامیہ تو اہل سنت والجماعت سے خارج تھے۔ ان کا رد یقیناً ضروری تھا اور اچھی طرح کیا بھی گیا۔ لیکن امام ابوحنیفہ اور ان کے مؤیدین کے لیے، جو غیر نہیں، خود اساطین اہل سنت والجماعت میں سے تھے، فرامین رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے اصل حقائق کی وضاحت انتہائی ضروری تھی۔

ایمان کے بارے میں مذکورہ بالا بنیادی سوالات کے جواب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ باتیں منقول ہیں:

(ا) «اَلْعَمَلُ غَيْرُ الْإِيمَانِ وَ الْإِيمَانُ غَيْرُ الْعَمَلِ»

''عمل ایمان سے جدا ہے اور ایمان عمل سے الگ ہے۔''

(ب) «اَلْمُؤْمِنُونَ مُسْتَوُونَ فِي الْإِيمَانِ وَ التَّوْحِيدِ، مُتَفَاضِلُونَ فِي الْأَعْمَالِ»

''مومنین ایمان اور توحید میں برابر ہیں اور اعمال میں کم وبیش۔''

(ج) «اَلْإِيمَانُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ»

''ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔''

(۵) «إِيمَانِي كَإِيمَانِ جِبْرَئِيلَ»

''میرا ایمان جبریل علیہ السلام کے ایمان کے مانند ہے۔''

(۶) «إِيْمَانُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِيمَانُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَ الْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ»

''آسمانوں اور زمین والوں کا ایمان اور اگلوں پچھلوں اور انبیاء کا ایمان ایک (برابر) ہے۔'' (شرح الفقه الأكبر بحواله إيضاح الأدلة، ص:301-308)

امام بخاری، امام مسلم اور دیگر ائمۂ حدیث کے سامنے چونکہ پورا ذخیرۂ حدیث تھا، اس لیے انھیں معلوم تھا کہ یہ باتیں نہ صرف کتاب وسنت سے ٹکراتی ہیں، بلکہ بعض صورتوں میں جن جن الفاظ کے ساتھ قرآن نے یا رسول اللہ ﷺ نے ان امور کو بیان فرمایا ہے بعینہٖ انھی الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے بالکل متضاد باتیں کہہ دی گئی ہیں، اور ایک بڑے حلقے میں ان کو قبول بھی کیا جا رہا ہے۔ اس کا صحیح مداوا یہی تھا کہ جو لوگ بھی قرآن اور حدیثِ رسول ﷺ سے متضاد باتیں کہہ رہے تھے، ان کے سامنے رسالت مآب ﷺ کے تمام متعلقہ فرامین من وعن پیش کر دیے جائیں۔

کتاب الایمان میں امام مسلم سب سے پہلے حدیث جبریل لائے ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل کے پیش کردہ سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ایمان، اسلام اور احسان کا مفہوم واضح کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کے ساتھ ہی اسی مفہوم کی دوسری احادیث بھی بیان کر دی ہیں۔ ان احادیث 93-103 (8-12) سے پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں (ایمان، اسلام اور احسان) میں ابتدائی مرتبہ اسلام کا ہے، اس سے اونچا مقام ایمان کا ہے اور سب سے اونچا احسان کا۔ اور یہ کہ اللہ، اس کے رسول، ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کے ساتھ ساتھ تقدیر الٰہی پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ابدی جہنمی نہیں ہوتا۔

اس کے بعد امام مسلم ایسی احادیث لائے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو جنت میں لے جاتا ہے شرک سے پاک عبادات، زکاۃ کی ادائیگی، صلہ رحمی اور اللہ کے حرام وحلال کے احکامات کی پابندی پر مشتمل ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 104-114 (13-16)

پھر وہ وفد عبدالقیس سے متعلقہ روایات اور ان کے ہم معنی احادیث لائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وفد کے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اکیلے اللہ پر ایمان لائیں، پھر سمجھانے کے لیے خود ہی سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان کیا ہے۔ پھر خود ہی وضاحت فرمائی کہ ایمان اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی، اقامت صلاۃ، زکاۃ کی ادائیگی، روزے رکھنے اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے دور رہنے کا نام ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 115-123 (17-19)

ان احادیث سے تین باتیں واضح ہو جاتی ہیں:

① گواہی (شہادت) دل کی تصدیق کی ہوتی ہے۔

② ایمان محض دل کی تصدیق کا نام نہیں نہ دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار تک معاملہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ باقی اعضاء و جوارح کے اعمال کے ذریعے سے بھی اسی حقیقت کی تصدیق ضروری ہے جس کی زبان سے گواہی دی گئی۔

③ ایمان اور اسلام کے الفاظ جب دونوں ملا کر ایک ساتھ بولے جائیں تو دونوں سے الگ الگ مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے صرف ایک بولا جائے تو اس کے معنی میں بعض اوقات دوسرا بھی شامل ہوتا ہے اور بعض اوقات دونوں ایک دوسرے کے قائم مقام کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ اس سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان محض تصدیق و اقرار کا نام نہیں بلکہ اس میں دیگر اعضاء کے اعمال بھی شامل ہونے ضروری ہیں، ورنہ یہ اسلام کے قائم مقام کے طور پر نہ بولا جا سکتا۔

اس کے بعد امام مسلم مانعین زکاۃ کے حوالے سے وہ احادیث لائے ہیں جن میں حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے الگ الگ موقف کا ذکر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ جس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا وہ مومن ہے اس لیے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان اور مال کے تحفظ کا حق دار ہے، اس سے جنگ نہیں کی جا سکتی۔ لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے سے اقرار اور اغلباً تصدیق کا تو پتہ چل جاتا ہے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف اس سے مختلف تھا۔ انھوں نے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے حصے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا تھا: «اِلاّ بحقّه» ''الّا یہ کہ اسی کا حق ہو'' یعنی لا إلٰه إلا اللّٰه کا حق یہ ہے کہ باقی اعضاء اس کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ جب زکاۃ کا وقت آ جائے تو لا الٰہ کا تقاضا ہے کہ زکاۃ ادا کی جائے۔ اگر کوئی اس سے انکار کرتا ہے تو اس کے لیے جان و مال کا تحفظ باقی نہ رہے گا۔ آپ نے زور دے کر یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی زکاۃ کے مال کی ایک رسی دینے سے بھی انکار کرے گا تو اس کے خلاف جہاد ہوگا۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اتفاق کیا اور تسلیم کیا کہ حق وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں۔ (دیکھیے، أحادیث: 124-131 (20-23)

ان کے بعد وہ احادیث لائی گئیں جن کے الفاظ میں اجمال کے ساتھ اس بات پر زور دیا گیا کہ جس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (دیکھیے، أحادیث: 136-151 (26-34) ان احادیث کے ذریعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجمال کے مواقع پر محض لا إلٰه إلا اللّٰه کہنے کی بات کی گئی لیکن اس میں لا إلٰه إلا اللّٰه کے تقاضوں پر عمل کرنا شامل ہے۔ پھر یہ روایت پیش کی گئی کہ ایمان کا ذائقہ محض وہی شخص چکھتا ہے جو اللہ کے رب ہونے اور

محمد ﷺ کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دین ہونے پر بھی راضی ہو۔ ظاہر ہے جو استطاعت کے باوجود احکامِ اسلام پر عمل نہیں کرتا وہ دل سے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہی نہیں ہے۔ یہ انتہائی لطیف نکات ہیں جو امام مسلم نے محض احادیث مبارکہ کی ترتیب کے ذریعے سے واضح فرمائے ہیں۔

پھر امام مسلم نے بالترتیب ایمان کے شعبوں اور ان میں سے افضل اور ادنیٰ شعبوں کے متعلق احادیث پیش کیں۔ ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ ایمان کی حلاوت سے وہی آشنا ہوتا ہے جو اللہ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے محبت کرتا ہے۔ ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل وعیال، اولاد، مال اور خود اپنی ذات سے بڑھ کر محبت نہ ہو تو ایمان موجود نہیں۔ ظاہر ہے محبت تصدیق اور اقرار کے علاوہ دل کا ایک اور عمل ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 152-169(35-44)) اس کے بغیر بھی ایمان کی نفی ہو جاتی ہے۔ گویا تصدیق بالقلب کے علاوہ قلب ہی کے دوسرے اعمال، مثلاً: محبت اور احترام بھی ضروری ہیں۔

امام مسلم احادیث 177-180(50,49) میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی روایات لائے ہیں۔ تفصیلی روایت میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اس طرح ہیں: ''جس نے ان (منکرات) کے خلاف ہاتھوں سے جہاد کیا وہ مومن ہے۔ جس نے زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل کے ساتھ جہاد کیا وہ مومن ہے۔ اس سے نیچے ایک رائی کے برابر بھی ایمان نہیں۔'' ان الفاظ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح بعض لوگوں نے کہا ہے محض دل کی تصدیق اور زبان کا اقرار ایمان نہیں، بلکہ دیگر اعضاء، زبان اور خود دل کے دیگر اعمال بھی ضروری ہیں۔ تصدیق کے علاوہ دل کے دوسرے اعمال میں منکرات سے نفرت اور یہ عزم کہ جب ہاتھ اور زبان سے ان منکرات کے خلاف جہاد کی استطاعت ملے گی تو یہ جہاد کروں گا، شامل ہیں۔ دل کے مزید اعمال، مثلاً: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے بارے میں بھی احادیث پیش نظر رہنی چاہییں۔ ان احادیث سے جہمیہ کے نقطۂ نظر کی تردید بھی ہوتی ہے کہ دل کی تصدیق کے سوا دل کے دوسرے اعمال ایمان نہیں۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھ سے جہاد کرنے والے کا ایمان زیادہ ہے کیونکہ اس میں باقی اعضاء بھی زیادہ سے زیادہ شریک ہوتے ہیں۔ زبان سے جہاد کرنے والے کا اس سے کم، اس میں زبان کے ساتھ دل شریک ہوتا ہے۔ اور محض دل میں برا سمجھنے والے کا ایمان سب سے کم ہے، کیونکہ باقی اعضا شامل نہیں ہوتے۔ اس کے نیچے سرے سے ایمان ہی موجود نہیں۔

ان کے بعد امام مسلم نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن لوگوں کا ایمان کن کن اعمال کی بنا پر افضل ہے اور کن لوگوں کا ایمان کم مرتبہ ہے، نیز ایمان کو یمن کی طرف نسبت دی گئی ہے اور اس کا سبب ان کے دلوں

کی رقت کو قرار دیا گیا۔ اور کفر کی نسبت ان اونٹ چرانے والوں کی طرف کی گئی جو شدت پسند اور تند خو تھے۔ (دیکھیے، أحادیث: 181-193 (51-53)) ان احادیث سے امر بالمعروف والی احادیث کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ دل کی تصدیق کے علاوہ دل ہی سے متعلق دیگر ایسے اعمال ہیں جو ایمان کا حصہ ہیں۔ اسی طرح عدمِ تصدیق کے ساتھ دل ہی کے بعض دیگر عمل ہیں جو کفر کو سنگین تر بنا دیتے ہیں۔ ایسے اعمال میں سنگ دلی، شدت پسندی وغیرہ شامل ہیں۔

قرآن مجید نے ایمان اور اس میں اضافے کو دل ہی کی کیفیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ﴾

''مومن وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو یہ آیتیں ان کا ایمان زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' (الأنفال 8:2)

احادیث کی ترتیب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ منکرات سے شدید نفرت، دل کی نرمی، اللہ کے ذکر پر دلوں میں خشیت، سب ایمان میں شامل ہیں، یہ محض دل کی تصدیق کا نام نہیں۔ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آیاتِ الٰہی کی سماعت سے ایمان، جو مذکورہ بالا تمام باتوں کا مجموعہ ہے، زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو حضرات نفسِ ایمان میں اضافے کے قائل نہیں بلکہ نزول قرآن کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ آیتوں پر ایمان لانے کو ایمان کا اضافہ قرار دیتے ہیں، ان کو اس آیت کے یہ معنی قرار دینا پڑیں گے کہ جب پہلی دفعہ کوئی آیت ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری یا تیسری بار انھی آیات کو سن کر ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اور آیت مبارکہ میں جس طرح تلاوت آیات سے پہلے ذکر الٰہی کا بیان ہے اسے بھی وہ پہلی بار اللہ کے ذکر پر محمول کریں گے۔ قرآن کے الفاظ ﴿ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ ﴾ اور ﴿ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ ﴾ ''جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے'' اور ''جب اس کی آیتیں ان کے سامنے تلاوت کی جائیں'' سے ایسے مفہوم کی گنجائش بھی نہیں نکلتی۔

اس کے بعد احادیث: 202-209 (57) کے ذریعے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ گناہوں کے ارتکاب سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، نیز گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے وقت ایمان انسان کے دل سے نکل جاتا ہے، بعد میں واپس آ جاتا ہے۔ ان احادیث کو اگر ہر گناہ کے ساتھ دل پر ایک کالا نکتہ آ جانے اور گناہوں کی کثرت سے دل کے مکمل سیاہ ہو جانے والی احادیث کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ برے اعمال کے ارتکاب سے دل کے اندر موجود نور ایمان کم ہوتا ہوتا بالآخر رخصت ہو جاتا ہے، اسی طرح اچھے عمل کرنے سے نور ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ اقوال کہ میرا ایمان

جبریل کے ایمان کی طرح ہے یا اولین، آخرین، اہل دنیا، اہل سماء اور انبیاء سب کا ایمان برابر ہے، مذکورہ احادیث سے بالکل متضاد ہیں۔

ان کے بعد کی احادیث میں بعض ایسے اعمال کا تذکرہ ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ان کے بعد وہ احادیث ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ایمان کو عمل قرار دیا ہے۔آپ ﷺ سے پوچھا گیا: «أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ» افضل ترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: اَلْإِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ...... الخ۔ ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا......'' (دیکھیے، أحادیث: 248-251 (83-85)) یہ قول کہ اَلْإِيمَانُ غَيْرٌ، وَالْعَمَلُ غَيْرٌ اِن فرامین رسول ﷺ سے بالکل متضاد ہے۔

پھر ان احادیث کو لایا گیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی طرح کفر میں بھی کمی اور زیادتی ہوتی ہے، مثلاً: تارک صلاۃ یا باہم قتال کرنے والوں کا کفر، قطعی اور حتمی کفر سے کم تر ہے۔ان احادیث کے بعد کبائر کے درجات کے حوالے سے احادیث مبارکہ کو لایا گیا، پھر وہ احادیث ہیں جن میں کبر اور شرک کو ایمان سے متضاد قرار دیا گیا اور شرک نہ کرنے کو جنت میں داخلے کی شرط اور شرک کرنے کو جہنم میں داخلے کا حتمی سبب قرار دیا گیا۔کبر اور شرک دونوں دل اور اعضاء کے عمل ہی کی صورتیں ہیں محض دل کی عدم تصدیق کی نہیں۔

پھر وہ احادیث بیان ہوئیں جن میں ذکر ہے کہ ایمان میں درجہ بدرجہ اضافہ ہوتا ہے، کم ترین ایمان یہ ہے کہ کوئی شخص اچانک موت کو سامنے دیکھ کر اسلام سے عداوت اور عناد کے فوراً بعد غور وفکر کے بغیر، یکدم لا إِلٰه إِلا اللّٰه کا اقرار کرلے۔یہ سب سے نچلا درجہ ہے۔جب ایسا واقعہ پیش آیا تو موقع پر موجود صحابی کا ظن غالب یہ تھا کہ ایسے شخص کی زبان پر اقرار تھا لیکن اس کے پیچھے جان بچانے کا ارادہ تھا، تصدیق کا کوئی جز موجود نہ تھا۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے زور دے کر فرمایا کہ اس نے جو لا إِلٰه إِلا اللّٰه کہہ دیا تھا تو یہ دلیل ہے کہ ایمان کا یہ جز موجود تھا۔آپ نے فرمایا: قیامت کے دن جب لا إِلٰه إِلا اللّٰه تمھارے سامنے کھڑا ہو جائے گا تو کیا کرو گے؟ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم جو یہ سمجھے کہ اس کے دل میں جان بچانے کے قصد کے علاوہ کچھ نہیں تھا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا؟ (دیکھیے، أحادیث: 274-279 (95-97)) ان کے ساتھ اس حدیث کو ملا کر دیکھیں جس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی بستی سے اذان کی آواز آئے تو اس پر حملہ نہ کرو۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر محض اقرار یا عمل سامنے آجائے تو اسے ایمان سمجھا جائے جب تک ایسی دلیل موجود نہ ہو جو کفر پر دلالت کرے۔

پھر وہ احادیث ہیں جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس نے کافر ہو جانے کی جھوٹی قسم کھائی وہ اسی طرح (کافر) ہے جس طرح اس نے کہا۔ایسے شخص کی یہ قسم کہ وہ کافر ہے، تب جھوٹی ہوگی جب اس کے دل میں کسی نہ کسی درجے کا ایمان

موجود ہو، اور اس قسم کی بنا پر اس کے دل میں کفر کا غصہ بھی موجود ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی انسان کے دل میں اسلام اور کفر دونوں کی متضاد کیفیتیں بھی موجود ہو سکتی ہیں۔ چونکہ مذکورہ بالا کبائر کے مرتکب لوگوں کے ہاں کچھ اعمال صالحہ بھی موجود ہو سکتے ہیں جو کسی حد تک ان کے دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کی تصدیق کرتے ہیں، اس لیے ان کو اسلام سے قطعی طور پر خارج قرار نہیں دیا گیا لیکن ان کے دلوں میں ایمان کی کمی کی وجہ سے ایسی کیفیت بھی موجود ہے جس کے سبب سے وہ کفریہ اعمال کا ارتکاب کرتے جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی باریک نکات ہیں جو امام مسلم نے احادیث کے انتخاب اور ان کی ترتیب سے اجاگر کیے ہیں۔

اسی طرح ایسا شخص جو خودکشی کر لے اس کی سزا ابدی جہنم ہے جو قطعی کفر یا شرک کی سزا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی اعلان کرایا کہ نفس مسلمہ یا مومن انسان کے علاوہ کوئی جنت میں نہ جائے گا لیکن یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نے ہجرت کے بعد مشکلات بھری زندگی سے تنگ آ کر ہاتھوں کی رگیں کاٹ کر خودکشی کر لی، اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کے علاوہ اس کے باقی وجود کو بخش دیا۔ ہاتھ ویسے رہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھوں کے لیے بھی بخشش کی دعا فرما دی۔

اس حدیث سے اور اس سے پہلے والی احادیث سے پتہ چلا کہ بہت سے ایسے گناہ ہیں جن کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب ایمان یا تو بہت کم ہو جاتا ہے یا بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ ختم ہو جانے کی صورت میں ان کی سزا جہنم بلکہ ابدی جہنم ہے لیکن اگر وہی گناہ کسی ایسے شخص سے ہو جائے جس کے دل سے ایمان قطعی طور پر رخصت نہیں ہوا تھا تو ایمان کی یہ کم از کم مقدار بڑے گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ (دیکھیے، أحادیث: 300-308 (109-112))

آگے چل کر وسوسوں کی بات ہے۔ احادیث: 340-342 (132-133) میں دل میں آنے والے ایسے وساوس کی کیفیت کو، جو زبان پر نہیں لائے جا سکتے، صریح ایمان یا محضِ ایمان قرار دیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر انسان کو اللہ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور ان وساوس سے کراہت ہوتی ہے ایسے برے وسوسے دل میں موجود ہوتے ہیں جو زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔ لیکن ان کے ہوتے ہوئے اس وقت دل میں جو ایمان موجود ہے جس کی بنا پر اسے صریح، خالص اور ملاوٹ سے پاک ایمان قرار دیا گیا ہے۔

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان کے ساتھ دل میں ایسی باتیں آ سکتی ہیں جنھیں ایک مومن کے لیے زبان پر لانا ممکن نہیں۔ یہ وساوس ہیں، لیکن جب تک یہ شک بن کر دل میں جاگزیں نہ ہو جائیں ان پر مؤاخذہ نہیں۔ جاگزیں ہو جائیں تو مؤاخذہ ہے کیونکہ اب یہ دل کا عمل بن چکا ہے۔ اسی طرح نیکی کا ارادہ دل کا عمل ہے جس پر جزا ملتی ہے۔ برائی کا ارادہ بھی دل ہی کا عمل ہے لیکن اللہ نے اپنی خصوصی رحمت سے اس کو معاف فرما دیا ہے۔ اگر اس ارادے پر

دوسرے اعضاء عمل کر کے اس کی تصدیق کرتے ہیں تو پھر ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

وسوسوں کی وجہ سے اہل ایمان کے دلوں کے اندر برپا جنگ میں، اہل ایمان کی ایمان پر ثابت قدمی، ان کے ایمان کے خالص ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یہ بھی دل ہی کا عمل ہے۔

احادیث 343-352 (134) میں شیطان کے اٹھائے جانے والے ایسے سوال کا تذکرہ ہے جس کا مقصد شکوک وشبہات پیدا کرنا اور ایمان و یقین کی پوری عمارت کو منہدم کرنا ہے۔ سوالوں کے سلسلے میں جب سوال سامنے آتا ہے کہ اگر ہر چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو پھر خود اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ یہ بدترین وسوسہ ہے۔ اس کا علاج یہ بتایا گیا کہ اس مرحلے پر مومن کو چاہیے کہ فوراً رک جائے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور آمَنْتُ بِاللّٰهِ کہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے یہ تاکید کی گئی کہ وجود باری تعالیٰ کے لیے عقل اور حِس کی واضح دلالت موجود ہے لیکن شیطان دل میں ڈالے گئے اس سوال کے ذریعے سے انسان کو ان اشیاء کے بارے میں محض عقل کو استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مرحلے پر ضروری ہے کہ انسان اپنی فطرت کی طرف رجوع کرے، اس اولین میثاق کو دہرائے جو ہر روح سے لیا گیا اور اس میثاق کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط کرے۔

اس کے بعد امام مسلم نے بڑے لطیف پیرائے میں اپنی ترتیب کو آگے بڑھایا۔ حدیث: 357-362(137-141) تک عہد اور حلف کی اہمیت کی احادیث بیان فرمائیں اور متعلقہ مسائل کی وضاحت کی۔ اس کے بعد 362-366(142) تک بڑی ذمہ داریوں، مثلاً: حکمرانوں کے عہد اور حلف کے بارے میں احادیث ذکر کیں، پھر اس عہد یا میثاق اول کے موضوع پر احادیث لائے جسے قرآن نے ''الأمانة'' کہا ہے۔

حدیث: 367(143) میں پہلے یہ الفاظ ہیں کہ سب سے پہلے ''الأمانة'' انسانی دلوں کے اندرونی حصے میں نازل ہوئی، پھر قرآن نازل ہوا اور اہل ایمان نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا، ان الفاظ میں بہت سے نکات قابل غور ہیں۔ الأمانة وہی ہے جس کے بارے میں قرآن نے کہا:

﴿ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝﴾

''ہم نے دکھائی امانت آسمانوں کو، زمین کو اور پہاڑوں کو تو ان سب نے انکار کر دیا کہ اسے اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا یہ بڑا ہی ظالم اور نادان ہے۔'' (الأحزاب 72:33)

محدثین نے امانت کے معنی ایمان کیے ہیں۔ ایمان کو ایک امانت ہی کے طور پر انسان کے سپرد کیا گیا تھا، اس کی

حفاظت ضروری تھی، قرآن مجید نے یہ بات یوں بیان کی:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ ﴾

''اور جب تمھارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور (یہ پوچھ کر) انھیں خود ان پر گواہ بنایا، کیا میں تمھارا رب نہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم گواہ ہیں، (یہ اس لیے کیا کہ) کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہمیں تو اس بات (اکیلے اللہ کی ربوبیت) کی خبر ہی نہ تھی یا ایسا کہو کہ شرک تو ہمارے آباء واجداد نے کیا، ہم تو بعد میں ان کی اولاد تھے (جو انھوں نے سکھایا سیکھ گئے۔) تو ہمیں کیوں ہلاک کرتے ہو اس کام پر جسے (دوسرے) غلط کاروں نے کیا! اور اس طرح ہم کھولتے ہیں آیتوں کو شاید وہ لوگ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔'' (الأعراف 7:172-174)

یہی عہد وہ فطری ایمان ہے جس پر انسان کی ولادت ہوتی ہے۔ قرآن اسے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾

''پس تو ایک طرف کا ہو کر اپنا چہرہ دین کے لیے سیدھا رکھ، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے، اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (الروم 30:30)

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُّولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ»

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث:1385، وصحيح مسلم، حديث:6755(2658)

مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

«وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَ إِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ»

''میں نے اپنے تمام بندے دین حنیف کے پیروکار پیدا کیے (پھر) ان کے پاس شیاطین آئے اور انھیں ان کے دین سے پھیر دیا۔'' (صحيح مسلم، حديث:7207(2865)

بخاری اور مسلم میں ہے:

«أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَاباً: لَوْأَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَ أَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ»

''اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب والے سے کہے گا: زمین میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ تیری ملکیت ہوتو کیا تو اسے اس (عذاب) کے بدلے فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ وہ (اللہ) کہے گا: میں نے تو، جب تو آدم کی پشت میں تھا، تجھ سے وہ مانگا تھا جو اس سے بہت کم تھا، یہ کہ تو (کسی کو) میرا شریک نہ ٹھہرانا پر تو نے شریک ٹھہرانے کے سوا ہر چیز سے انکار کیا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3334، و صحيح مسلم، حديث: 7083، 2805)

یہی وہ عہد ہے جس پر اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اگر ماں باپ اور دیگر عوامل انسان کو اس سے منحرف نہ کر دیں تو دل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، پھر زبان گواہی دے کر اور باقی اعضاء بھی اپنے عمل سے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اس کے بعد باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات و فرض الصلوات میں امام مسلم حدیث: 412-417 (162-164) تک وہ احادیث لائے ہیں جن میں دوبار رسول اللہ ﷺ کا شق صدر ہونے کا تذکرہ ہے۔

پہلا واقعہ ابتدائے طفولیت کا ہے جب آپ بنو سعد میں تھے۔ اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

«فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ»

''جبریل علیہ السلام نے آپ کے دل کو باہر نکالا، اس میں سے ایک لوتھڑا الگ کیا اور کہا: یہ (دل کے اندر) وہ حصہ تھا جس کے ذریعے سے شیطان اثر انداز ہوسکتا تھا، پھر اسے (دل کو) سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اسے جوڑا اور اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا۔''

اور معراج سے پہلے ہونے والے شق صدر کے بارے میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

«فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَّ إِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ»

''جبریل نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اسے میرے سینے میں خالی کر دیا، پھر سینے کو بند کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور معراج پر لے گئے۔''

پہلے شق صدر کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ میثاق اولین کو برائی کی کوئی قوت چھیڑ ہی نہ سکے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ واضح طور پر ہمیشہ اسی میثاق پر قائم رہے۔ اور دوسرے شق صدر کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے قلب مبارک میں حکمت و ایمان میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ آپ اپنے عظیم ترین سفر اور اس کے مشاہدات کے لیے تیار ہو جائیں۔ یہ حدیث حقیقت ایمان میں زیادتی کے بارے میں نص صریح ہے۔ آپ ﷺ کا قلبِ مطہر پہلے ہی ایمان سے معمور تھا۔ اس مرحلے میں اس میں مزید اضافہ کر دیا گیا۔ ان دونوں حدیثوں سے، کہنے والے کی اس بات کی مکمل تردید ہو جاتی ہے کہ إِيمَانِي كَإِيمَانِ الْأَنْبِيَاءِ ''میرا ایمان انبیاء کے ایمان کی طرح ہے۔'' ان فقروں کے حامی متکلمین نے ان فقروں کی تائید کے لیے جو کچھ کہا ہے اس حدیث کو سامنے رکھیں تو ان میں سے کسی بات میں کوئی وزن باقی نہیں رہتا۔

البتہ محدثین کی بھرپور مہم کے نتیجے میں، بعض اہل علم نے ان باتوں کی از سر نو تعبیر اور وضاحت کرنے کی کوششیں کیں۔ شیخ ملا علی قاری نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بعد ان کے ایسے شارحین کے وضاحتی بیان جمع کر کے کامیابی سے حضرت الامام کے اقوال کی ایسی تعبیر کر دی ہے جو کتاب و سنت پر مبنی ائمۂ محدثین اور جمہور امت کے نقطۂ نظر کے قریب تر ہے۔

ایمان کے حوالے سے امام مسلم نے احادیث کی جمع و ترتیب کے ذریعے سے جو حقائق واضح کیے، یہ ان کا ایک اجمالی جائزہ ہے، اس جائزے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کے سامنے ایمان کے بنیادی حقائق کا ایک مختصر نقشہ موجود رہے اور امام مسلم نے اپنے حسن ترتیب سے جو نکات واضح کرنے کی کوشش کی ان کے سمجھنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد ﷺ رسولا

''اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہوگیا۔'' (صحیح مسلم، حدیث:151(34))

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

١ - كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کے احکام ومسائل

(المعجم١) - (بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَوُجُوبِ الْإِيمَانِ بِإِثْبَاتِ قَدَرِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى. وَبَيَانِ الدَّلِيلِ عَلَى التَّبَرِّي مِمَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ، وَإِغْلَاظِ الْقَوْلِ فِي حَقِّهِ) (التحفة ١)

باب: 1-ایمان، اسلام، احسان کی وضاحت، تقدیر الٰہی کے اثبات پر ایمان واجب ہے، تقدیر پر ایمان نہ لانے والے سے براءت کی دلیل اور اس کے بارے میں سخت موقف

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ - رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ -: بِعَوْنِ اللهِ نَبْتَدِئُ، وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِي، وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللهِ جَلَّ جَلَالُهُ، قَالَ:

امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا:[1] ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے (کتاب کا) آغاز کرتے ہیں، اسی کو کافی سمجھتے ہیں اور ہمیں جو توفیق ملی ہے اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ملی۔

[٩٣] ١-(٨) حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ

[93] کہمس نے ابن بریدہ سے، انھوں نے یحییٰ بن یعمر سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ سب سے پہلا شخص جس نے بصرہ میں تقدیر (سے انکار) کی بات کی، معبد جہنی تھا۔ میں (یحییٰ) اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج یا عمرے کے ارادے سے نکلے، ہم نے (آپس میں) کہا: کاش! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کے ساتھ ہماری ملاقات ہو جائے تو ہم اُن سے تقدیر کے بارے میں اِن (آج کل

1 ایسا فقرہ شاگرد اپنے استاد کی پیش کردہ احادیث قلمبند کرنے سے پہلے خود لکھ لیا کرتے تھے۔ یہ ضبطِ روایت کے لیے ضروری تھا۔

أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدْرِ، فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ، فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي، أَحَدُنَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَّقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ - وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ -، وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَّا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ. قَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِّنْهُمْ، وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ! لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِّثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ، مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ ﷺ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» قَالَ: صَدَقْتَ-قَالَ-: فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ

کے) لوگوں کی کہی ہوئی باتوں کے متعلق دریافت کر لیں۔ توفیقِ الٰہی سے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ میں اور میرے ساتھی نے ان کو درمیان میں لے لیا، ایک ان کی دائیں طرف تھا اور دوسرا ان کی بائیں طرف۔ مجھے اندازہ تھا کہ میرا ساتھی گفتگو (کا معاملہ) میرے ہی سپرد کرے گا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) واقعہ یہ ہے کہ ہماری طرف کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں (اور ان کے حالات بیان کیے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کچھ نہیں، (ہر) کام نئے سرے سے ہو رہا ہے (پہلے اس بارے میں نہ کچھ طے ہے، نہ اللہ کو اس کا علم ہے۔) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمھاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو انھیں بتا دینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس (ذات) کی قسم جس (کے نام) کے ساتھ عبداللہ بن عمر حلف اٹھاتا ہے! اگر ان میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے خرچ (بھی) کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے، پھر کہا: مجھے میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتیٰ کہ وہ آ کر نبیِ اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے، اور کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے

وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟. قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟. قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟. قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرَئِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ».

کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر تک راستہ (طے کرنے) کی استطاعت ہو تو اس کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور (خود ہی) آپ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن (یومِ قیامت) پر ایمان رکھو اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ (پھر) اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: تو مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''جس سے اس (قیامت) کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔'' اس نے کہا: تو مجھے اس کی علامات بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''(علامات یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ سائل چلا گیا، میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''اے عمر! تمھیں معلوم ہے کہ پوچھنے والا کون تھا؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے، تمھارے پاس آئے تھے، تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔''

[٩٤] ٢-(..) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ، أَنْكَرْنَا ذٰلِكَ - قَالَ-: فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً، وَّسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَّإِسْنَادِهِ، وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانُ أَحْرُفٍ.

[94] کہمس کے بجائے مطر وراق نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے یحییٰ بن یعمر سے نقل کیا کہ جب معبد (جہنی) نے تقدیر کے بارے میں وہ (سب) کہا جو کہا، تو ہم نے اسے سخت ناپسند کیا (یحییٰ نے کہا:) میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے حج کیا...... اس کے بعد انھوں نے کہمس کے واسطے سے بیان کردہ حدیث کے مطابق حدیث بیان کی، البتہ الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے۔

[٩٥] ٣-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيهِ شَيْءٌ مِّنْ زِيَادَةٍ، وَّقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا.

[95] (عبداللہ بن بریدہ کے ایک تیسرے شاگرد) عثمان بن غیاث نے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملے اور ہم نے تقدیر کی بات کی اور وہ لوگ (منکرین تقدیر) جو کچھ کہتے ہیں، اس کا ذکر کیا۔ اس کے بعد (عثمان بن غیاث نے) سابقہ راویوں کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ اس روایت میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں اور کچھ انھوں نے کم کیے ہیں۔

[٩٦] ٤-(..) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[96] معتمر کے والد (سلیمان بن طرخان) نے یحییٰ بن یعمر سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح مذکورہ اساتذہ نے روایت کی۔

(المعجم ..) - (اَلْإِيمَانُ مَا هُوَ؟ وَبَيَانُ خِصَالِهِ) (التحفة ٢)

ایمان کیا ہے؟ اور اس کی خصلتوں کا بیان

[٩٧] ٥-(٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

[97] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ابوحیان سے،

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ» قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَّا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» ثُمَّ تَلَا ﷺ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾ [لقمان: ٣٤].

انھوں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن لوگوں کے سامنے (تشریف فرما) تھے، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات (اس کے سامنے حاضری) اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور آخری (بار زندہ ہوکر) اٹھنے پر (بھی) ایمان لے آؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، لکھی (فرض کی) گئی نماز کی پابندی کرو، فرض کی گئی زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب (قائم) ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے، وہ اس کے بارے میں پوچھنے والے سے زیادہ آگاہ نہیں۔ لیکن میں تمھیں قیامت کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنا مالک جنے گی تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب ننگے بدن اور ننگے پاؤں والے لوگوں کے سردار بن جائیں گے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے، اور جب بھیڑ بکریاں چرانے والے، اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے تو یہ اس کی علامات میں سے ہے۔ (قیامت کے وقت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے

پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ اَرحام (ماؤں کے پیٹوں) میں کیا ہے، کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، نہ کسی متنفس کو یہ معلوم ہے کہ وہ زمین کے کس حصے میں فوت ہوگا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم والا خبردار ہے۔"

قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ» فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا جِبْرِيلُ، جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ».

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی کو میرے پاس واپس لاؤ۔" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے واپس لانے کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے تو انھیں کچھ نظر نہ آیا، رسول اللہ نے فرمایا: "یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔"

[٩٨] ٦-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ: «إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا» يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

[98] (ابن علیہ کے بجائے) محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ابوحیان نے سابقہ سند سے وہی حدیث بیان کی، البتہ ان کی روایت میں: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا "جب لونڈی اپنا مالک جنے گی" (ربّ کی جگہ بَعْل، یعنی مالک) کے الفاظ ہیں۔(أَمَةٌ سے مملوکہ) لونڈیاں مراد ہیں۔

(المعجم..) - (اَلْإِسْلَامُ مَا هُوَ وَبَيَانُ خِصَالِهِ) (التحفة ٣)

اسلام کی حقیقت اور اس کی خصلتیں

[٩٩] ٧-(١٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَلُونِي» فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ». قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟

[99] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے (دین کے بارے میں) پوچھ لو۔" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے اتنے مرعوب ہوئے کہ سوال نہ کر سکے، تب ایک آدمی آیا اور آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کے قریب بیٹھ گیا، پھر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔" اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (پھر)

قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَّا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ مِّنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّورَةِ. [لقمان: ٣٤].

پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، (قیامت کے روز) اس سے ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لاؤ اور ہر (امر کی) تقدیر پر ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔ (پھر) کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اسے دیکھ نہیں رہے تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: آپ نے صحیح فرمایا: (پھر) پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے جواب دیا: ''جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں تمھیں اس کی علامات بتائے دیتا ہوں: جب دیکھو کہ عورت اپنے آقا کو جنم دیتی ہے تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے اور جب دیکھو کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے، گونگے اور بہرے زمین کے بادشاہ ہیں تو یہ اس کی علامات میں سے ہے اور جب دیکھو کہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے اونچی سے اونچی عمارات بنانے میں باہم مقابلہ کر رہے ہیں تو یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ (قیامت کا وقوع) غیب کی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ارحام (ماؤں کے پیٹوں) میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ آنے والے کل میں کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ (کہاں) کس زمین میں فوت ہوگا......'' سورت کے آخر تک۔

[قَالَ]: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوهُ عَلَيَّ» فَالْتُمِسَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ آدمی کھڑا ہو گیا (اور چلا گیا) تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا جِبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا، إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا».

واپس لاؤ۔'' اسے تلاش کیا گیا تو وہ انھیں (صحابۂ کرام کو) نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے، انھوں نے چاہا کہ تم نہیں پوچھ رہے تو تم (دین) سیکھ لو (انھوں نے آکر تمھاری طرف سے سوال کیا۔)''

(المعجم ٢) - (بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ٤)

باب:2- نمازوں کا بیان، یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک ہے

[١٠٠] ٨-(١١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ» وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ - قَالَ -: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ».

[100] مالک بن انس نے ابوسہیل سے، اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا، اس کے بال پراگندہ تھے، ہم اس کی ہلکی سی آواز سن رہے تھے لیکن جو کچھ وہ کہہ رہا تھا ہم اس کو سمجھ نہیں رہے تھے حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آ گیا، وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔'' اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ (اور نمازیں) بھی میرے ذمے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اِلّا یہ کہ تم نفلی نماز پڑھو اور ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔'' اس نے پوچھا: کیا میرے ذمے اس کے علاوہ بھی (روزے) ہیں؟ فرمایا: ''نہیں، اِلّا یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے زکاۃ کے بارے میں بتایا تو اس نے سوال کیا: کیا میرے ذمے اس کے سوا بھی کچھ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''نہیں، سوائے اس کے کہ تم اپنی مرضی سے (نفلی صدقہ) دو۔'' (حضرت طلحہ نے) کہا: پھر وہ آدمی واپس ہوا تو کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ اس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاح

پا گیا اگر اس نے سچ کر دکھایا۔‘‘

فائدہ: اس روایت میں اختصار ہے اس لیے یہاں حج کا ذکر نہیں۔ یہی روایت بخاری میں ہے وہاں زکاۃ کے بعد یہ فقرہ ہے: پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسے اسلام کے شرعی احکام بتائے۔ غالباً ان میں حج شامل تھا۔ امام مسلم نے مفصل احادیث بھی روایت کر دی ہیں جن میں تمام ارکان کا ذکر ہے۔

[١٠١] ٩-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ، وَأَبِيهِ! إِنْ صَدَقَ» أَوْ «دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَبِيهِ! إِنْ صَدَقَ».

[101] اسماعیل بن جعفر نے ابوسُہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، مالک کی حدیث کی طرح روایت کی، سوائے اس کے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کامیاب ہوا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کر دکھایا‘‘ یا (فرمایا:) ’’جنت میں داخل ہوگا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کر دکھایا۔‘‘

(المعجم ٣) - (بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ٥)

باب:3- ارکانِ اسلام کے بارے میں سوال

[١٠٢] ١٠-(١٢) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَّسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَّجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: «اللهُ» قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: «اللهُ» قَالَ: فَمَنْ نَّصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ:

[102] ہاشم بن قاسم ابونضر نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت کے حوالے سے یہ حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (غیر ضروری طور پر) کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روک دیا گیا تو ہمیں بہت اچھا لگتا تھا کہ کوئی سمجھ دار بادیہ نشین آپ کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے اور ہم (بھی جواب) سنیں، چنانچہ ایک بدوی آیا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا تھا، اس نے ہم سے کہا کہ آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’اس نے سچ کہا۔‘‘ اس نے پوچھا: آسمان کس نے بنایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ’’اللہ نے۔‘‘ اس نے کہا: زمین کس نے بنائی؟

«اَللّٰهُ». قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا، قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا. قَالَ «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا. قَالَ: «صَدَقَ». قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: «صَدَقَ». - قَالَ - ثُمَّ وَلّٰى، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ».

آپ نے فرمایا: ''اللہ نے۔'' اس نے سوال کیا: یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں اور ان میں جو کچھ رکھا ہے کس نے رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم ہے جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی اور یہ پہاڑ نصب کیے! کیا اللہ ہی نے آپ کو (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے قاصد نے بتایا ہے کہ ہمارے دن اور رات میں ہمارے ذمے پانچ نمازیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے درست کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے ذمے ہمارے مالوں کی زکاۃ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اللہ ہی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اعرابی نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے سال میں ہمارے ذمے ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے صحیح کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' وہ کہنے لگا: آپ کے بھیجے ہوئے (قاصد) کا خیال ہے کہ ہم پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، اس شخص پر جو اس کے راستے (کو طے کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا:) پھر وہ واپس چل پڑا اور (چلتے چلتے) کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا نہ ان میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کر دکھایا تو یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔''

[١٠٣] ١١-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَّسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[103] بہز نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں قرآن مجید میں اس بات سے منع کر دیا گیا کہ (بلاضرورت) کسی چیز کے بارے میں آپ سے سوال کریں ......اس کے بعد (بہز نے) اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - **(بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)** (التحفة ٦)

باب: 4-ایمان جس کے ذریعے سے آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اور جس شخص نے (نبی ﷺ کی طرف سے) دیے گئے حکم کو مضبوطی سے تھام لیا، وہ جنت میں داخل ہوگا

[١٠٤] ١٢-(١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! - أَوْ يَامُحَمَّدُ! - أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ - قَالَ-: فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ وُفِّقَ - أَوْ لَقَدْ هُدِيَ -» قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَّتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. دَعِ النَّاقَةَ».

[104] عمرو بن عثمان نے کہا: ہمیں موسیٰ بن طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے جب ایک اعرابی (دیہاتی) آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا، اس نے آپ کی اونٹنی کی مہار یا نکیل پکڑ لی، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! (یا اے محمد!) مجھے وہ بات بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور آگ سے دور کر دے۔ ابو ایوب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رک گئے، پھر اپنے ساتھیوں پر نظر دوڑائی، پھر فرمایا: ''اس کو توفیق ملی (یا ہدایت ملی)'' پھر بدوی سے پوچھا: ''تم نے کیا بات کی؟'' اس نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (اب) اونٹنی کو چھوڑ دو۔''

[١٠٥] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

[105] محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا وہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کے

عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

مانند بیان کرتے تھے۔

[١٠٦] ١٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ» فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ «إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ».

[106] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابو احوص نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس پر میں عمل کروں تو وہ مجھے جنت کے قریب اور آگ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ کی بندگی کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز کی پابندی کرے، زکاۃ ادا کرے اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔'' جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے ان چیزوں کی پابندی کی جن کا اسے حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: ''اگر اس نے اس کی پابندی کی (تو جنت میں داخل ہوگا۔)''

[١٠٧] ١٥-(١٤) وَحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ» قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ

[107] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو جو تم پر لکھ دی گئی ہے، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نہ کبھی اس پر کسی چیز کا اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جسے اس بات سے خوشی ہو کہ وہ ایک جنتی آدمی دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔''

إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا».

[١٠٨] ١٦-(١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَعَمْ».

[108] ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں کہ جب میں فرض نماز ادا کروں، حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

[١٠٩] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ: وَلَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا.

[109] شیبان نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح اور ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول!...... پھر اس سابقہ روایت کی طرح ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا: اور میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔

[١١٠] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَاللهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا.

[110] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: آپ کیا فرماتے ہیں جب میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کچھ اضافہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس (عمل) پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ) (التحفة ٧)

باب:5-اسلام کے (بنیادی) ارکان اور اس کے عظیم ستونوں کا بیان

[١١١] ١٩-(١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةٍ: عَلٰى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ» فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ؟ قَالَ لَا، صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ، هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[111] ابو خالد سلیمان بن حیان احمر نے ابو مالک اشجعی سے، انھوں نے سعد بن عُبیدہ سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اللہ کو یکتا قرار دینے، نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور حج کرنے پر۔'' ایک شخص نے کہا: حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں! رمضان کے روزے رکھنے اور حج کرنے پر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات اسی طرح (اسی ترتیب سے) سنی تھی۔

[١١٢] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: عَلٰى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ، وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[112] یحییٰ بن زکریا نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعد بن طارق (ابو مالک اشجعی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعد بن عبیدہ سلمی نے حدیث بیان کی۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس پر کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے سوا ہر کسی کی عبادت سے انکار کیا جائے، نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، بیت اللہ کا حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر۔''

[١١٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[113] عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ (رکنوں) پر رکھی گئی ہے: اس حقیقت کی (دل، زبان اور بعد میں ذکر کیے گئے بنیادی اعمال کے ذریعے سے) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اوپر کی دو روایتوں میں کسی راوی نے حج اور روزوں کی ترتیب بدل دی ہے۔

[١١٤] ٢٢-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ».

[114] عکرمہ بن خالد، طاؤس کو حدیث سنا رہے تھے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا: کیا آپ جہاد میں حصہ نہیں لیتے؟ انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (اس حقیقت کی) گواہی دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنے پر۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالٰى وَرَسُولِهِ ﷺ وَشَرَائِعِ الدِّينِ، وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ، وَالسُّؤَالِ عَنْهُ، وَحِفْظِهِ، وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَّمْ يَبْلُغْهُ). (التحفة ٨)

باب:6- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان، دینی احکام پر عمل، اس کی طرف دعوت، اس کے بارے میں سوال کرنے، دین کے تحفظ اور جن لوگوں تک دین نہ پہنچا ہو ان تک پہنچانے کا حکم

[١١٥] ٢٣-(١٧) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا، هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَّعْمَلُ بِهِ، وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانُ بِاللهِ» - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ -: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ

[115] خلف بن ہشام نے بیان کیا (کہا:) ہمیں حماد بن زید نے ابوجمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عباس ؓ سے سنا، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: (الفاظ انھی کے ہیں) ہمیں عباد بن عباد نے ابوجمرہ سے خبر دی کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد آیا۔ وہ (لوگ) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ (یعنی) بنو ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان (قبیلہ) مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینے کے سوا بحفاظت آپ تک نہیں پہنچ سکتے، لہٰذا آپ ہمیں وہ حکم دیجیے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور جو پیچھے ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں: (جن کا حکم دیتا ہوں وہ ہیں:) ''اللہ تعالیٰ پر

الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ. وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُقَيَّرِ» وَزَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ: «شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ» وَعَقَدَ وَاحِدَةً. [انظر: ٥١٧٨]

ایمان لانا'' پھر آپ نے ان کے سامنے ایمان باللہ کی وضاحت کی، فرمایا: ''اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ بالیقین اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت تمھیں حاصل ہو، اس میں سے خُمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا۔ اور میں تمھیں روکتا ہوں کدو کے برتن، سبز گھڑے، لکڑی کے اندر سے کھود کر (بنائے ہوئے) برتن اور ایسے برتنوں کے استعمال سے جن پر تارکول مَلا گیا ہو۔''

خلف نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''اس (سچائی) کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' اسے انھوں نے انگلی کے اشارے سے ایک شمار کیا۔

فائدہ: افریقہ کے بعض علاقوں میں اب بھی بڑے سائز کے کدو کو اندر سے صاف کر کے برتن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اندر کی اسفنجی سطح میں نامیاتی مادے موجود رہتے ہیں، ان سے کھانے پینے کی چیزوں میں تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جلد مکمل ہوتا ہے۔ لکڑی کے برتنوں میں بھی یہی خرابی پائی جاتی ہے۔ سبز گھڑے وغیرہ مٹی میں خون اور بال وغیرہ شامل کر کے بنائے جاتے تھے۔ تارکول کی سطح بھی اصل میں اسفنجی ہوتی ہے اور دھونے کے باوجود کھانا وغیرہ اس کی سطح سے الگ نہیں ہوتا۔ یہ سارا حکم صفائی، پاکیزگی اور تحفظ صحت کے لیے ہے۔

[١١٦] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا - شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ الْوَفْدُ؟- أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟-» قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ. - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى». قَالَ: فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ!

[116] شعبہ نے ابو جمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور (دوسرے) لوگوں کے درمیان ترجمان تھا، ان کے پاس ایک عورت آئی، وہ ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کر رہی تھی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون سا وفد ہے؟ (یا فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟)'' انھوں نے کہا: ربیعہ (قبیلہ سے ہیں۔) فرمایا: ''اس قوم (یا وفد) کو خوش آمدید جو رسوا ہوئے نہ نادم۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ آپ کے پاس بہت دور سے آتے ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان

إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَّإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَّأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: قَالَ: أَمَرَهُم بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، وَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ» وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ -: وَرُبَّمَا قَالَ: النَّقِيرِ - قَالَ شُعْبَةُ -: وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ: «اِحْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَّرَائِكُمْ». وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ وَّرَاءَكُمْ» وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ.

مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ (حائل) ہے، ہم (کسی) حرمت والے مہینے کے سوا آپ کے پاس نہیں آ سکتے، آپ ہمیں فیصلہ کن بات بتائیے جو ہم اپنے (گھروں میں) پیچھے والے لوگوں کو (بھی) بتائیں اور اس کے ذریعے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ ابن عباس ؓ نے بتایا: آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ آپ نے ان کو اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پوچھا: ''جانتے ہو، صرف اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے اس کا پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اور انھیں خشک کدو سے بنائے ہوئے برتن، سبز مٹکے اور تارکول ملے ہوئے برتن (استعمال کرنے) سے منع کیا (شعبہ نے کہا:) ابوجمرہ نے شاید نَقِیر (لکڑی میں کھدائی کر کے بنایا ہوا برتن) کہا یا شاید مُقَیَّر (تارکول ملا ہوا برتن) کہا۔ اور آپ نے فرمایا: ''ان کو خوب یاد رکھو اور اپنے پیچھے (والوں کو) بتا دو۔''

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (مِنْ وَّرَائِکُمْ کے بجائے) مَنْ وَّرَاءَ کُمْ (ان کو (بتاؤ) جو تمھارے پیچھے ہیں) کے الفاظ ہیں اور ان کی روایت میں مُقَیَّر کا ذکر نہیں (بلکہ نَقِیر کا ہے۔)

فائدہ: غَیْرَ خَزَایَا وَلَا النَّدَامٰی کے فرمان کے ذریعے ان لوگوں کی ازخود آمد اور اسلام قبول کرنے پر تحسین کی گئی ہے۔ وہ جنگ اور شکست کی رسوائی اٹھانے کے بعد مسلمان نہیں ہوئے۔ اور جو اقدام ازخود انھوں نے کیا ہے اس پر انھیں کبھی ندامت بھی نہ ہوگی یہ ان کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں شرف وفضیلت کا سبب بنے گا۔

[١١٧] ٢٥-(..) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

[117] قرہ بن خالد نے ابوجمرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَقَالَ أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ» وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ، - أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ - : «إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ».

سے شعبہ کی (سابقہ روایت کی) طرح حدیث بیان کی (اس کے الفاظ ہیں:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو خشک کدو کے برتن، لکڑی سے تراشیدہ برتن، سبز مٹکے اور تارکول ملے برتن میں تیار کی جائے (اس میں زیادہ خمیر اٹھنے کا خدشہ ہے جس سے نبیذ شراب میں بدل جاتی ہے۔)'' ابن معاذ نے اپنے والد کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے پیشانی پر زخم والے شخص (اَشَج) سے کہا: ''تم میں دو خوبیاں ہیں جنھیں اللہ پسند فرماتا ہے: عقل اور تحمل۔''

فائدہ: جن کے چہرے پر زخم تھا ان کا نام منذر بن عائذ بن حارث تھا، باقی لوگ سواریوں سے چھلانگیں لگاتے بھاگتے سامنے آ کھڑے ہوئے اور سلام کیا جبکہ انھوں نے سب سواریوں کو بٹھایا، سامان اکٹھا کیا، سفر کا میلا لباس بدلا اور اس کے بعد آرام سے چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

[١١٨] ٢٦-(١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ - قَالَ سَعِيدٌ: وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا، أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَّبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَّأْمُرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اُعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَّأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا الْخُمُسَ

[118] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے عبدالقیس کے وفد سے ملا تھا (سعید نے کہا: قتادہ نے ابونضرہ کا نام لیا تھا یہ وفد سے ملے تھے، اور تفصیل حضرت ابوسعید سے سن کر بیان کی) انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتے، اس لیے آپ ہمیں وہ حکم دیجیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں اور اگر اس پر عمل کر لیں تو ہم (سب) جنت میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں: (حکم دیتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور

مِنَ الْغَنَائِمِ. وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ». قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ؟ قَالَ: «بَلٰى! جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ، فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ» - قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ: «مِنَ التَّمْرِ - ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ، حَتّٰى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ - لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ». - قَالَ - وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذٰلِكَ، قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَأُهَا حَيَاءً مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلٰى أَفْوَاهِهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ، وَلَا تَبْقٰى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ» قَالَ: وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: «إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ».

اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کی پابندی کرو، زکاۃ دیتے رہو، رمضان کے روزے رکھو اور غنیمتوں کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے میں تمھیں روکتا ہوں: خشک کدو کے برتن سے، سبز مٹکے سے، ایسے برتن سے جس کو روغن زفت (تارکول) لگایا گیا ہو اور نَقِیر (لکڑی کے تراشے ہوئے برتن) سے۔'' ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کو نقیر کے بارے میں کیا علم ہے؟ فرمایا: ''کیوں نہیں! (یہ) تنا ہے، تم اسے اندر سے کھوکھلا کرتے ہو، اس میں ملی جلی چھوٹی کھجوریں ڈالتے ہو (سعید نے کہا: یا آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجوریں ڈالتے ہو) پھر اس میں پانی ڈالتے ہو، پھر جب اس کا جوش (خمیر اٹھنے کے بعد کا جھاگ) ختم ہو جاتا ہے تو اسے پی لیتے ہو یہاں تک کہ تم میں سے ایک (یا ان میں سے ایک) اپنے چچا زاد کو تلوار کا نشانہ بناتا ہے۔''

ابوسعید نے کہا: لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اسی طرح ایک زخم لگا تھا۔ اس نے کہا: میں شرم وحیا کی بنا پر اسے رسول اللہ ﷺ سے چھپا رہا تھا، پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو ہم کس چیز میں پیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''چمڑے کی ان مشکوں میں پیو جن کے منہ (دھاگے وغیرہ سے) باندھ دیے جاتے ہیں۔'' اہل وفد بولے: اے اللہ کے رسول! ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں، وہاں چمڑے کے مشکیزے نہیں بچ پاتے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''چاہے انھیں چوہے کھا جائیں، چاہے انھیں چوہے کھا جائیں، چاہے انھیں چوہے کھا جائیں۔'' کہا: (پھر) رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے اس شخص سے جس کے چہرے پر زخم تھا، فرمایا: ''تمھارے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: عقل اور تحمل۔''

[١١٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ - وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: «وَتُذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ» وَلَمْ يَقُلْ: قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ «مِنَ التَّمْرِ».

[119] ابن ابی عدی نے سعید کے حوالے سے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ مجھے عبدالقیس کے وفد سے ملاقات کرنے والے ایک سے زائد افراد نے بتایا اور ان میں سے ابونضرہ کا نام لیا (ابونضرہ نے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... پھر ابن علیہ کی حدیث کے مانند روایت بیان کی، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اس میں ملی جلی چھوٹی کھجوریں، (عام) کھجوریں اور پانی ڈالتے ہو۔'' (اور ابن ابی عدی نے اپنی روایت میں) یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ سعید نے کہا، یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ کھجوریں ڈالتے ہو۔''

[١٢٠] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ؛ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ، وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَانَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ، مَاذَا يُصْلِحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ؟ فَقَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ» قَالُوا: يَانَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ، أَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَلْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ- وَلَا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكٰى».

[120] ابوقزعہ نے خبر دی کہ ابونضرہ نے انھیں اور حسن دونوں کو خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھیں (ابونضرہ کو) بتایا کہ جب عبدالقیس کا وفد اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اللہ تعالیٰ آپ پر قربان کرے! پینے کی چیزوں میں سے ہمارے لیے کون سی صحیح ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''کھوکھلی کی ہوئی لکڑی کے برتن (نقیر) میں نہ پیو۔'' وہ کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر نثار کرے! کیا آپ (یہ بھی) جانتے ہیں کہ نقیر کیا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! درخت کا تنا جس کو درمیان سے کھوکھلا کر لیا جاتا ہے، اسی طرح خشک کدو کے برتن اور سبز گھڑے میں نہ پیو، (البتہ) منہ بندھے ہوئے مشکیزوں کو اپنا لو۔''

(المعجم ٧) - **(بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ)** (التحفة ...)

باب: 7- توحید ورسالت کی شہادت اور اسلام کے شرعی احکام کی دعوت دینا

[١٢١] ٢٩-(١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَّرُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ - : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ».

[121] ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب اور اسحاق بن ابراہیم سب نے وکیع سے حدیث سنائی۔ ابو بکر نے کہا: وکیع نے ہمیں زکریا بن اسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ابومعبد سے حدیث سنائی، انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی (ابو بکر نے کہا: بعض اوقات وکیع کہا) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور فرمایا: ''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، انھیں اس کی گواہی دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس میں (تمھاری) اطاعت کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے لیا جائے گا اور ان کے محتاجوں کو واپس کیا جائے گا، پھر اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو ان کے بہترین مالوں سے احتراز کرنا (زکاۃ میں سب سے اچھا مال وصول نہ کرنا۔) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (بددعا) کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔''

[١٢٢] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا» بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[122] بشر بن سری اور ابو عاصم نے زکریا بن اسحاق سے خبر دی کہ یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ابومعبد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے جناب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو گے.....'' آگے وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٢٣] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ».

[123] اسماعیل بن اُمیہ نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے، انھوں نے ابومعبد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے (جو) اہل کتاب ہیں۔ تو سب سے پہلی بات جس کی طرف تمھیں ان کو دعوت دینی ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے (مال داروں کے) اموال سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے (زکاۃ) لینا اور ان کے زیادہ قیمتی اموال سے احتراز کرنا۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَيُؤْمِنُوا بِجَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَصَمَ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَوُكِّلَتْ سَرِيرَتُهُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى. وَقِتَالِ مَنْ مَّنَعَ الزَّكَاةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ حُقُوقِ الْإِسْلَامِ، وَاهْتِمَامِ الْإِمَامِ بِشَعَائِرِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ٩)

باب: 8- لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کا حکم حتی کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، نماز کی پابندی کریں، زکاۃ ادا کریں اور نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی تمام باتوں پر ایمان لے آئیں اور جو کوئی اس پر عمل پیرا ہوگا، اگر حقِ اسلام کی بنا پر مطلوب نہیں تو وہ اپنی جان و مال کو بچا لے گا جبکہ اس کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا، زکاۃ اور دوسرے اسلامی حقوق ادا نہ کرنے والے کے خلاف جنگ اور امام (حکمران اعلیٰ) کی طرف سے اسلامی شعائر کی پابندی کا اہتمام

[١٢٤] ٣٢-(٢٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

[124] جناب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے

مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

گئے تو عربوں میں سے کافر ہونے والے کافر ہو گئے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکاۃ سے جنگ کا ارادہ کیا) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار کرلیں، پس جو کوئی لا الہ الا اللّٰہ کا قائل ہوگیا، اس نے میری طرف سے اپنی جان اور اپنا مال محفوظ کرلیا، الّا یہ کہ اس (لا الہ الا اللّٰہ) کا حق ہو، اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے؟'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکاۃ مال (میں اللہ) کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ (اونٹ کا) پاؤں باندھنے کی ایک رسی بھی روکیں گے، جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اللہ کی قسم! اصل بات اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا، تو میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔

[١٢٥] ٣٣-(٢١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

[125] سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، چنانچہ جو لا الہ الا اللّٰہ کا قائل ہو گیا، اس نے میری طرف سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرلی، الّا یہ کہ اس (اقرار) کا حق ہو، اور اس شخص کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

[١٢٦] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[126] عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کی شہادت دیں اور مجھ پر اور جو (دین) میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں، چنانچہ جب وہ ایسا کر لیں تو انھوں نے میری طرف سے اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیا، الّا یہ کہ اس (شہادت) کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کے الفاظ سے صراحت ہو جاتی ہے کہ لا الہ الا اللہ کا قائل وہی ہے جو اللہ پر اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے پورے دین پر ایمان رکھتا ہو۔ جو زکاۃ یا کسی اور رکن اسلام کا انکار کرے وہ دین پر ایمان نہیں رکھتا۔ آگے حدیث:129 میں اس کی مزید وضاحت ہے۔

[١٢٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ - وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح:

[127] اعمش نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، نیز اعمش ہی نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ملا ہے......'' سعید بن مسیّب کی حدیث کی طرح جو انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

[١٢٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ

[128] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں، جب وہ لا الہ الا اللّٰہ کے قائل ہو جائیں گے تو انھوں نے میری طرف سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے، الّا یہ کہ اس (کلمے کے) حق کا (تقاضا) ہو، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' پھر آپ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی:

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ. لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ﴾. [الغاشية: ٢١، ٢٢].

''آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔''

فائدہ: یہ حِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ کی وضاحت ہے کہ جب وہ ظاہراً ایمان کے تقاضے پورے کریں گے تو ان سے وہی سلوک ہوگا جو ایمان رکھنے والوں سے ہوتا ہے۔ اگر کسی کے دل میں کچھ اور ہے تو اس کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ یا آپ کے نائبین پر نہیں ہوگی۔

[١٢٩] ٣٦-(٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[129] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس (حقیقت) کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، جب وہ یہ سب کچھ کرنے لگیں گے تو وہ میری طرف سے اپنا خون (جان) اور مال محفوظ کرلیں گے، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔''

[١٣٠] ٣٧-(٢٣) وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

[130] مروان فزاری نے ابومالک (سعد بن طارق اشجعی) سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (طارق بن اَشیم) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے لا الہ الا اللّٰہ کہا اور اللہ کے سوا جن کی بندگی کی جاتی ہے، ان (سب) کا انکار کیا تو اس کا مال و جان محفوظ ہوگیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

[١٣١] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

[131] ابوخالد احمر اور یزید بن ہارون نے ابومالک سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کو یکتا قرار دیا.....'' پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَحَّدَ اللهَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

(المعجم ٩) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ، مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ - وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ - وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ، وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ) (التحفة ١٠)

باب: 9- اس بات کی دلیل کہ موت کے قریب اس وقت تک اسلام لانا صحیح ہے جب تک حالتِ نزع (جان کنی) طاری نہیں ہوئی اور مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کی اجازت منسوخ ہے، اور اس بات کی دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے اور جہنم سے اسے کوئی ''وسیلہ'' بھی نجات نہیں دلوا سکے گا

[١٣٢] ٣٩-(٢٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ» فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ! لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ

[132] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب ابو طالب کی موت کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو موجود پایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چچا! ایک کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کہہ دیں، میں اللہ کے ہاں آپ کے حق میں اس کا گواہ بن جاؤں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ابو طالب! آپ عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیں گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل ان کو یہی پیش کش کرتے رہے اور یہی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے ان لوگوں سے آخری بات کرتے ہوئے کہا: ''وہ عبدالمطلب کی ملت پر (قائم) ہیں'' اور لا الہ الا اللّٰہ کہنے سے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے آپ (کے حوالے) سے روک نہ دیا جائے۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی اور

﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ﴾ [التوبة: ١١٣]. وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ﴾. [القصص: ٥٦].

ایمان لانے والوں کے لیے جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان کے سامنے واضح ہو چکا کہ وہ (مشرکین) جہنمی ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت بھی نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''(اے نبی!) بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والوں کے بارے میں زیادہ آگاہ ہے۔''

[١٣٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ. وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَّكَانَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ: الْكَلِمَةُ، فَلَمْ يَزَالَا بِهِ.

[133] معمر اور صالح، دونوں نے زہری سے ان کی سابقہ سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، فرق یہ ہے کہ صالح کی روایت: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ ''اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری'' پر ختم ہوگئی، انھوں نے دو آیتیں بیان نہیں کیں۔ انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ وہ دونوں (ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ) یہی بات دہراتے رہے۔ معمر کی روایت میں لفظ اَلْمَقَالَةَ (بات) کے بجائے اَلْكَلِمَة (کلمہ) ہے، وہ دونوں ان کے ساتھ لگے رہے۔

[١٣٤] ٤١-(٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَّزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ، عِنْدَ الْمَوْتِ: «قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَأَبٰى. - قَالَ -: فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ﴾ الْآيَةَ. [القصص: ٥٦].

[134] مروان نے یزید سے، جو کیسان کے بیٹے ہیں، حدیث سنائی، انھوں نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کی موت کے وقت ان سے کہا: ''لا اله الا اللّٰه کہہ دیں، میں قیامت کے دن آپ کے لیے اس کے بارے میں گواہی دوں گا۔'' لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ ......﴾ ''بے شک آپ جسے چاہیں راہِ راست پر نہیں لا سکتے......'' آیت کے آخر تک۔

[١٣٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ: «قُلْ: لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ- يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ الْجَزَعُ- لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾. [القصص: ٥٦].

[135] یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے حدیث سنائی...... (اس کے بعد مذکورہ سند کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا: ”لا الہ الا اللّٰہ کہہ دیجیے، میں قیامت کے دن آپ کے لیے اس کے بارے میں گواہ بن جاؤں گا۔“ انھوں نے (جواب میں) کہا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش مجھے عار دلائیں گے (کہیں گے کہ اسے (موت کی) گھبراہٹ نے اس بات پر آمادہ کیا ہے) تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ جسے چاہتے ہوں اسے راہِ راست پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے راہِ راست پر لے آتا ہے۔“

(المعجم ١٠) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا) (التحفة ١١)

باب: 10- اس بات کی دلیل کہ جو شخص توحید پر فوت ہوا، وہ لازماً جنت میں داخل ہوگا

[١٣٦] ٤٣-(٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[136] اسماعیل بن ابراہیم (ابن عُلَیّہ) نے خالد (حذّاء) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ولید بن مسلم نے حُمران سے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مر گیا اور وہ (یقین کے ساتھ) جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

[١٣٧] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مِثْلَهُ سَوَآءً.

[137] ابن عُلَیّہ کے بجائے بشر بن مفضل نے بھی خالد حذاء سے یہی روایت بیان کی، انھوں نے ولید ابو بشر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حُمران سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... اس کے بعد بالکل سابقہ روایت کی طرح بیان کیا۔

[١٣٨] ٤٤-(٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ ابْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ - قَالَ - فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ، - قَالَ - حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ - قَالَ - فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللهَ عَلَيْهَا - قَالَ - فَفَعَلَ. قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ، وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ - قَالَ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ -: وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ: وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَاةِ؟ قَالَ: كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ - قَالَ - فَدَعَا عَلَيْهَا، حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ - قَالَ - فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[138] طلحہ بن مصرف نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی کچھ سواریوں (اونٹوں) کو ذبح کرنے کا ارادہ فرما لیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! لوگوں کا جو زادِ راہ بچ گیا ہے اگر آپ اسے جمع فرما لیں اور اللہ تعالیٰ سے اس پر برکت کی دعا فرمائیں (تو بہتر ہوگا)، کہا: آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ گندم والا اپنی گندم لایا اور کھجور والا اپنی کھجور لایا۔ طلحہ بن مصرف نے کہا: مجاہد نے کہا: جس کے پاس گٹھلیاں تھیں، وہ گٹھلیاں ہی لے آیا۔ میں نے (مجاہد سے) پوچھا: گٹھلیوں کا لوگ کیا کرتے تھے؟ کہا: ان کو چوس کر پانی پی لیتے تھے ـــ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ـــ اس (تھوڑے سے زادِ راہ) پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو پھر یہاں تک ہوا کہ لوگوں نے زادِ راہ کے اپنے اپنے برتن بھر لیے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بندہ بھی ان دونوں (شہادتوں) کے ساتھ، ان میں شک کیے بغیر، اللہ سے ملے گا، وہ (ضرور) جنت میں داخل ہوگا۔''

[١٣٩] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ - قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[139] اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے (اعمش کو شک ہے) حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے دن (سفر میں) لوگوں کو (زادِ راہ ختم ہو جانے کی بنا پر) فاقے لاحق ہو گئے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی ڈھونے والے اونٹ ذبح کر لیں، (ان کا گوشت) کھائیں اور (ان کی چربی کا) تیل بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کر لو۔'' (کہا:) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی: اللہ کے

ﷺ: «اِفْعَلُوا»- قَالَ - فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِي ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ» - قَالَ - فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ - قَالَ - فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ - قَالَ - وَجَعَلَ يَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ - قَالَ - وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيرٌ - قَالَ - فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ» قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ، حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُهُ، قَالَ: فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ».

رسول! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، اس کے بجائے آپ سب لوگوں کو ان کے بچے ہوئے زادِ راہ سمیت بلوا لیجیے، پھر اس پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کیجیے، امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) آپ نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوا کر بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا زادراہ منگوایا (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:)، کوئی مٹھی بھر مکئی، کوئی مٹھی بھر کھجور اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لانے لگا یہاں تک کہ ان چیزوں سے دسترخوان پر تھوڑی سی مقدار جمع ہو گئی (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی، پھر لوگوں سے فرمایا: ''اپنے اپنے برتنوں میں (ڈال کر) لے جاؤ۔'' سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ انھوں نے لشکر کے برتنوں میں کوئی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا (حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کہا:) اس کے بعد سب نے مل کر (اس دسترخوان سے) سیر ہو کر کھایا لیکن کھانا پھر بھی بچا رہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ ان دونوں میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا اسے جنت (میں داخل ہونے) سے نہیں روکا جائے گا۔''

[١٤٠] ٤٦-(٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ [لَا شَرِيكَ لَهُ]، وَأَنَّ

[140] (عبدالرحمٰن بن یزید) ابن جابر نے کہا: مجھے عمیر بن ہانی نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے (اس کا کوئی شریک نہیں۔) اور یقیناً

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَّأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ».

محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف القا کیا تھا، اور اس کی طرف سے (عطا کی گئی) روح ہیں، اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، جنت میں داخل کردے گا۔''

[١٤١] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ» وَّلَمْ يَذْكُرْ «مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ».

[141] عمیر بن ہانی سے (عبدالرحمٰن بن یزید) ابن جابر کے بجائے اوزاعی کے واسطے سے یہی حدیث بیان کی گئی ہے، البتہ انھوں نے اس طرح کہا: ''اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اس کے عمل جیسے بھی ہوں۔'' اور ''اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا (داخل کردے گا)'' کا ذکر نہیں کیا۔

[١٤٢] ٤٧-(٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَبَكَيْتُ. فَقَالَ: مَهْلًا، لِّمَ تَبْكِي؟ فَوَاللهِ! لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُّ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا، وَّسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ».

[142] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جنادہ بن ابی امیہ کے بجائے (ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن عُسَیلہ) صنابحی نے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں رونے لگا تو انھوں نے فرمایا: ٹھہرو! روتے کیوں ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں ضرور تمھارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے سفارش کا موقع دیا گیا تو میں ضرور تمھاری سفارش کروں گا اور اگر میرے بس میں ہوا تو میں ضرور تمھیں نفع پہنچاؤں گا، پھر کہا: اللہ کی قسم! کوئی ایسی حدیث نہیں جو میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سنی، اور اس میں تمھاری بھلائی کی کوئی بات تھی اور وہ میں نے تمھیں نہ سنادی ہو، سوائے ایک حدیث کے۔ آج جب میری جان قبض کی جانے لگی ہے تو وہ حدیث بھی تمھیں سنائے دیتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اس حقیقت کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول

ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی۔“

[١٤٣] ٤٨-(٣٠) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤَخِّرَةُ الرَّحْلِ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟» قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا» ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟» قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ».

[143] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی، کہا: میں (سواری کے ایک جانور پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصے کی لکڑی (جتنی جگہ) کے سوا کچھ نہ تھا، چنانچہ (اس موقع پر) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ کچھ دیر چلتے رہے، پھر فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ (اس کے بعد) آپ پھر گھڑی بھر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ نے فرمایا: ”کیا جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ عزوجل کا کیا حق ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔“ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔ آپ نے فرمایا: ”کیا جانتے ہو کہ جب بندے اللہ کا حق ادا کریں تو پھر اللہ پر ان کا حق کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔“

[١٤٤] ٤٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ - يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ - قَالَ فَقَالَ:

[144] عمرو بن میمون نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گدھے پر سوار تھا جسے عُفیر کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے معاذ! جانتے ہو، بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ

يَامُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ [عَزَّ وَجَلَّ] أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ [شَيْئًا]» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا».

جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ (کسی چیز کو) شریک نہ ٹھہرائے، اللہ اس کو عذاب نہ دے۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوش خبری نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ان کو خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔''

[١٤٥] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَّالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُّحَدِّثُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَامُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟» قَالَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ «أَنْ يُّعْبَدَ اللهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا» قَالَ: «أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟» فَقَالَ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ».

[145] شعبہ نے ابوحصین اور اشعث بن سُلَیم سے حدیث سنائی، ان دونوں نے اسود بن ہلال سے سنا، وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟'' معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ اللہ کی بندگی کی جائے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا جانتے ہو اگر وہ (بندے) ایسا کریں تو اللہ پر ان کا کیا حق ہے؟'' میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

[١٤٦] ٥١-(...) وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا يَّقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى النَّاسِ» نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[146] زائدہ (بن قدامہ) نے ابوحصین سے، انھوں نے اسود بن ہلال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، میں نے آپ کو جواب دیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا جانتے ہو لوگوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟......'' پھر ان (سابقہ راویوں) کی حدیث کی طرح (حدیث سنائی۔)

[١٤٧] ٥٢-(٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[147] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے چاروں طرف ایک جماعت (کی صورت) میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ - فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُّقْتَطَعَ دُونَنَا، وَفَزِعْنَا وَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا، فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيعٌ يَّدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ: اَلْجَدْوَلُ- فَاحْتَفَزْتُ [كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ]. فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَبُوهُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي، فَقَالَ: «يَا أَبَاهُرَيْرَةَ!» وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ: «اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَّقِيتُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟! فَقُلْتُ: هَاتَيْنِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَّقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً. فَخَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً، وَّرَكِبَنِي

بھی موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھے (اور کسی طرف چلے گئے)، پھر آپ نے ہماری طرف (واپسی میں) بہت تاخیر کر دی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں ہمارے بغیر آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائی جائے۔ اس پر ہم بہت گھبرائے اور (آپ کی تلاش میں نکل) کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں ہی گھبرایا اور رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے خاندان بنونجار کے چار دیواری (فصیل) سے گھرے ہوئے ایک باغ تک پہنچا اور میں نے اس کے اردگرد چکر لگایا کہ کہیں پر دروازہ مل جائے لیکن مجھے نہ ملا۔ اچانک پانی کی ایک گزرگاہ دکھائی دی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر جاتی تھی (ربیع آب پاشی کی چھوٹی سی نہر کو کہتے ہیں) میں لومڑی کی طرح سمٹ کر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے پوچھا: ''ابو ہریرہ ہو؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معاملہ درپیش ہے؟'' میں نے عرض کی: آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، پھر وہاں سے اٹھ گئے، پھر آپ نے ہماری طرف (واپس) آنے میں دیر کر دی تو ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ آپ ہم سے کاٹ نہ دیے جائیں۔ اس پر ہم گھبرا گئے، سب سے پہلے میں گھبرا کر نکلا تو اس باغ تک پہنچا اور اس طرح سمٹ کر (اندر گھس) آیا ہوں جس طرح لومڑی سمٹ کر گھستی ہے اور یہ دوسرے لوگ میرے پیچھے (آرہے) ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ!'' اور مجھے اپنے نعلین (جوتے) عطا کیے اور ارشاد فرمایا: ''میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس چار دیواری کی دوسری طرف تمھیں جو بھی ایسا آدمی ملے جو دل کے پورے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دیتا ہو، اسے جنت کی خوش خبری سنا دو۔'' سب سے پہلے میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

عُمَرُ، فَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي، فَقَالَ [لِي] رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَالَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً، خَرَرْتُ لِاسْتِي، قَالَ: اِرْجِعْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ﷺ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَّقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ؛ فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَخَلِّهِمْ».

ہوئی، انھوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! (تمھارے ہاتھ میں) یہ جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین (مبارک) ہیں۔ آپ نے مجھے یہ نعلین (جوتے) دے کر بھیجا ہے کہ جس کسی کو ملوں جو دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دیتا ہو، اسے جنت کی بشارت دے دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر اپنے ہاتھ سے ایک ضرب لگائی جس سے میں اپنی سرینوں کے بل گر پڑا اور انھوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! پیچھے لوٹو۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس عالم میں واپس آیا کہ مجھے رونا آرہا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے لگ کر چلتے آئے تو اچانک میرے عقب سے نمودار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) کہا: ''اے ابو ہریرہ! تمھیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: میں عمر سے ملا اور آپ نے مجھے جو پیغام دے کر بھیجا تھا، میں نے انھیں بتایا تو انھوں نے میرے سینے پر ایک ضرب لگائی جس سے میں اپنی سرینوں کے بل گر پڑا، اور مجھ سے کہا کہ پیچھے لوٹو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! تم نے جو کیا اس کا سبب کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اس لیے اپنے نعلین دے کر بھیجا تھا کہ دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دینے والے جس کسی کو ملے، اسے جنت کی بشارت دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو ایسا نہ کیجیے، مجھے ڈر ہے کہ لوگ بس اسی (شہادت) پر بھروسا کر بیٹھیں گے، انھیں چھوڑ دیں کہ وہ عمل کرتے رہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو ان کو چھوڑ دو۔''

[١٤٨] ٥٣-(٣٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ

[148] قتادہ نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے، جب وہ پالان پر آپ کے پیچھے سوار تھے، فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں

نَبِيَّ اللهِ ﷺ - وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَّدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - فَقَالَ «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ! وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا [النَّاسَ] فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَّتَّكِلُوا» فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

نے عرض کی: ''میں بار بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! میرے نصیب روشن ہو گئے۔'' نبی ﷺ نے پھر فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے عرض کی: ''میں بار بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! زہے نصیب۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے عرض کی: ''میں ہر بار حاضر ہوں اللہ کے رسول! میری خوش بختی۔'' (اس پر) آپ نے فرمایا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں جو (سچے دل سے) شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں مگر اللہ ایسے شخص کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔'' حضرت معاذ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تا کہ وہ سب خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ اسی پر بھروسا کر کے بیٹھ جائیں گے۔'' چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (کتمانِ علم کے) گناہ کے خوف سے اپنی موت کے وقت یہ بات بتائی۔

[١٤٩] ٥٤-(٣٣) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ. قَالَ: أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ، فَبَعَثْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي تُصَلِّي فِي مَنْزِلِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى -قَالَ- : فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي، وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذٰلِكَ وَكِبْرَهُ إِلٰى مَالِكِ ابْنِ دُخْشُمٍ قَالَ: وَدُّوا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ، وَوَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ، فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ

[149] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی۔ (محمود رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ میں مدینہ آیا تو عتبان رضی اللہ عنہ کو ملا اور میں نے کہا: ایک حدیث مجھے آپ کے حوالے سے پہنچی ہے۔ حضرت عتبان نے کہا: میری آنکھوں کو کوئی بیماری لاحق ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اے اللہ کے رسول! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اسی (جگہ) کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں میں سے جن کو اللہ نے چاہا، تشریف لائے، آپ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے، آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے ساتھی آپس میں باتیں

الصَّلَاةَ وَقَالَ: «أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» قَالُوا: إِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ، وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ، أَوْ تَطْعَمَهُ». قَالَ أَنَسٌ: فَأَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِابْنِي: اُكْتُبْهُ، فَكَتَبَهُ. [انظر: ١٤٩٦]

کر رہے تھے۔ انھوں نے زیادہ اور بڑی بڑی باتیں مالک بن دخشم کے ساتھ جوڑ دیں، وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے حق میں بددعا فرمائیں اور وہ ہلاک ہو جائے اور ان کی خواہش تھی کہ اس پر کوئی آفت آئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور پوچھا: ''کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟'' صحابۂ کرام نے جواب دیا: وہ (زبان سے) یہ کہتا ہے لیکن اس کے دل میں یہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا شخص نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو پھر وہ آگ میں داخل ہو یا آگ اسے اپنی خوراک بنالے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث مجھے بہت اچھی لگی (پسند آئی) تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا: اسے لکھ لو، اس نے یہ حدیث لکھ لی۔

[١٥٠] ٥٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَاءَ قَوْمُهُ، وَتَغَيَّبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِمِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

[150] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عتبان بن مالک نے بتایا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے، اس وجہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے لیے مسجد کی ایک جگہ متعین کر دیں (تاکہ میں اس میں نماز پڑھ سکوں) تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان (عتبان) کی قوم کے لوگ بھی آ گئے، ان میں سے ایک آدمی، جسے مالک بن دُخَیشم کہا جاتا تھا، غائب رہا...... اس کے بعد حماد نے بھی (ثابت کے دوسرے شاگرد) سلیمان بن مغیرہ کی طرح روایت بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّإِنِ ارْتَكَبَ

باب: 11- اس بات کی دلیل کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا وہ مومن ہے، چاہے کبیرہ گناہوں

الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ) (التحفة ١٢)

[١٥١] ٥٦-(٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُولًا».

کا مرتکب ہو

[151] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہو گیا۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا، وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ، وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ) (التحفة ١٣)

[١٥٢] ٥٧-(٣٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شُعْبَةً، وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

باب: 12-ایمان کی شاخوں کا بیان، اعلیٰ کون سی ہے اور ادنیٰ کون سی؟ حیا کی فضیلت اور وہ ایمان کا حصہ ہے

[152] سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

[١٥٣] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ، - أَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ - شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ،

[153] سُہیل نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اُوپر) شعبے (اجزاء) ہیں۔ سب سے افضل جز لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

شاخوں میں سے ایک ہے۔''

[١٥٤] ٥٩-(٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ».

[154] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''(حیا سے مت روکو) حیا ایمان میں سے ہے۔''

[١٥٥] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ.

[155] سفیان بن عیینہ کے بجائے معمر نے زہری سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ خبر دی اور کہا کہ آپ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا۔

[١٥٦] ٦٠-(٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ» فَقَالَ بُشَيْرُ ابْنُ كَعْبٍ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَّمِنْهُ سَكِينَةً. فَقَالَ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ؟.

[156] ابوسوار بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا سے خیر اور بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔'' اس پر بُشَیر بن کعب نے کہا: حکمت (دانائی کی کتابوں) میں لکھا ہوا ہے کہ اس (حیا) سے وقار ملتا ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس پر عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تو مجھے اپنے صحیفوں کی باتیں سناتا ہے!

[١٥٧] ٦١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِّنَّا، وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ، فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ» - قَالَ أَوْ قَالَ -: «اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ»، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ

[157] حماد بن زید نے اسحاق بن سوید سے روایت کی کہ ابوقتادہ (تمیم بن نُذَیر) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم اپنے ساتھیوں سمیت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، ہم میں بُشَیر بن کعب بھی موجود تھے، اس روز حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک حدیث سنائی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا بھلائی ہے پوری کی پوری۔'' (انھوں نے کہا: یا یہ الفاظ فرمائے): ''حیا پوری کی پوری بھلائی ہے۔'' تو بشیر بن کعب نے کہا: ہمیں کتابوں یا حکمت (کے مجموعوں)

أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَّوَقَارًا لِّلّٰهِ،- قَالَ - وَمِنْهُ ضُعْفٌ،- قَالَ -: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ، وَقَالَ: أَلَا أَرٰى أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتُعَارِضُ فِيهِ؟ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ،- قَالَ - فَأَعَادَ بُشَيْرٌ، فَغَضِبَ عِمْرَانُ - قَالَ -: فَمَا زِلْنَا نَقُولُ [فِيهِ]: إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ، إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

میں یہ بات ملتی ہے کہ حیا سے اطمینان اور اللہ کے لیے وقار (کا اظہار) ہوتا ہے اور اس کی ایک قسم ضعیفی (کمزوری) ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آ گئے حتی کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے: کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تم اس میں مقابلہ کر رہے ہو؟ ابوقتادہ نے کہا: عمران نے دوبارہ حدیث سنائی اور بشیر نے پھر وہی کہا: اس پر عمران (سخت) غصے میں آ گئے۔ (ابوقتادہ نے) کہا: تو ہم نے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا: اے ابو نجید! (حضرت عمران کی کنیت) یہ ہم میں سے (مسلمان اور حدیث کا طالب علم) ہے۔ اس (کے عقیدے) میں کوئی عیب یا نقص نہیں ہے۔

[١٥٨] حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[158] نضر (بن شمیل) نے کہا: ہمیں ابونعامہ عدوی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حجیر بن ربیع عدوی سے سنا، وہ کہتے تھے: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ (جس طرح) حماد بن زید کی حدیث ہے۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ١٤)

باب: 13- اسلام کے جامع اوصاف

[١٥٩] ٦٢-(٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قُلْ لِّي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَّا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ - وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَكَ - قَالَ:

[159] عبداللہ بن نمیر، جریر اور ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی پکی بات بتائیے کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے (ابواسامہ کی روایت میں ''آپ کے بعد'' کے بجائے ''آپ کے سوا'' کے الفاظ

«قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ».

ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: ''کہو: آمَنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا)، پھر اس پر پکے ہو جاؤ۔''

(المعجم ١٤) – (بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ، وَأَيِّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ) (التحفة ١٥)

باب: 14- اسلام میں افضلیت کے مدارج کی وضاحت اور اسلام کا سب سے افضل کام کون سا ہے؟

[١٦٠] ٦٣-(٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ».

[160] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوخیر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر کسی کو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔''

[١٦١] ٦٤-(٤٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[161] عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابو خیر سے روایت کی اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مسلمانوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان امن میں ہوں۔''

[١٦٢] ٦٥-(٤١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

[162] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[١٦٣] ٦٦-(٤٢) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[163] یحیٰ بن سعید اموی نے کہا: ہمیں ابو بُردہ (برید) بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اس کا اسلام) جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

[١٦٤] وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[164] ابواسامہ نے کہا: ہمیں برید بن عبداللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ (اس کے بعد) سابقہ حدیث کے مانند ذکر کیا۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ بَيَانِ خِصَالِ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ) (التحفة ١٦)

باب:15- وہ عادتیں جن سے متصف ہونے والا ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے

[١٦٥] ٦٧-(٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ».

[165] ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں گی وہ ان کے ذریعے سے ایمان کی حلاوت پالے گا: جسے اللہ اور اس کا رسول باقی ہر کسی سے بڑھ کر محبوب ہوں، (دوسری) یہ کہ جس کسی سے بھی محبت کرے، اللہ ہی کے لیے کرے اور (تیسری) یہ کہ اللہ نے جب اسے کفر سے بچالیا ہے تو دوبارہ کفر کی طرف پلٹنے سے وہ اس طرح نفرت کرے جیسی اس بات سے نفرت کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔''

[١٦٦] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

[166] قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ».

ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین باتیں جس میں بھی ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا: ① جو شخص کسی انسان سے محبت کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی اور کی خاطر اس سے محبت نہیں کرتا۔ ② جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ باقی ہر کسی سے زیادہ پیارے ہیں ③ اور جب اللہ نے اسے کفر سے بچا لیا ہے تو آگ میں ڈالا جانا، اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے زیادہ پسند ہے۔“

[١٦٧] (..) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ أَنْ يَّرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا».

[167] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (پھر اسی طرح بیان کیا) جیسے سابقہ راویوں نے بیان کیا ہے، البتہ انھوں نے یہ (الفاظ) کہے: ”اس کو پھر سے یہودی یا عیسائی ہو جانے سے (آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو۔)“

(المعجم ١٦) - **(بَابُ وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُحِبَّهُ هٰذِهِ الْمَحَبَّةَ)** (التحفة ١٧)

باب: 16- اہل خانہ، اولاد، والدین بلکہ تمام انسانوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت ضروری ہے اور جس کا دل ایسی محبت سے خالی ہے، وہ مومن نہیں

[١٦٨] ٦٩-(٤٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ - حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

[168] اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث دونوں نے عبدالعزیز سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بندہ (اور عبدالوارث کی حدیث میں ہے کوئی آدمی) اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے اہل وعیال، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔“

[١٦٩] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

[169] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے لیے اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں۔''

(المعجم ١٧) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ) (التحفة ١٨)

باب: 17- ایمان کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ مسلمان جو بھلائی اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے

[١٧٠] ٧١-(٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ - أَوْ قَالَ لِجَارِهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[170] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے (یا فرمایا: اپنے پڑوسی کے لیے بھی) وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[١٧١] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[171] حسین مُعَلِّم نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لیے (یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے) وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

فائدہ: ان تین ابواب کی احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دل کی تصدیق کے علاوہ دل کے دوسرے اعمال خصوصاً محبت اور کراہت بھی ایمان کا جز ہیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ) (التحفة ١٩)

باب: 18- پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت

[١٧٢] ٧٣-(٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ».

[172] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

(المعجم ١٩) - **(بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ، وَكَوْنِ ذٰلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ)** (التحفة ٢٠)

باب:19- ہمسائے اور مہمان کی تکریم اور خیر کی بات کہنے یا خاموش رہنے کی ترغیب، یہ سب امور ایمان کا حصہ ہیں

[١٧٣] ٧٤-(٤٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ».

[173] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

[١٧٤] ٧٥-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ».

[174] ابوحصین نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے، اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، اور جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے، وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''

[١٧٥] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ».

[175] اعمش نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے ابو حصین کی روایت کے مانند ہے، البتہ اعمش نے (وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے کے بجائے) یہ الفاظ کہے ہیں: ''وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

[١٧٦] ٧٧-(٤٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ». [انظر: ٤٥١٣]

[176] ابو شریح (خویلد بن عمرو) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ) (التحفة ٢١)

باب: 20- برائی سے روکنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، نیز نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے

[١٧٧] ٧٨-(٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، مَرْوَانُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ قَبْلَ

[177] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث سنائی، نیز محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے اور انھیں شعبہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (سفیان اور شعبہ) نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، الفاظ ابوبکر بن ابی شیبہ کے ہیں۔ طارق بن شہاب نے کہا کہ پہلا شخص جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبے کا آغاز کیا، مروان تھا۔ ایک آدمی اس کے سامنے

الْخُطْبَةِ؟. فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَّأَى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

کھڑا ہو گیا اور کہا: ''نماز خطبے سے پہلے ہے؟'' مروان نے جواب دیا: جو طریقہ (یہاں پہلے) تھا، وہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس انسان نے (جس نے صحیح بات کہی تھی) اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے جو شخص منکر (ناقابل قبول کام) دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اس کو بدلے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

[١٧٨] ٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ، وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

[178] اعمش نے اسماعیل بن رجاء سے، انھوں نے اپنے والد (رجاء بن ربیعہ) سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، نیز اعمش نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروان کا مذکورہ بالا واقعہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث جو انھوں نے نبی ﷺ سے سنی، اسی طرح بیان کی جس طرح شعبہ اور سفیان نے بیان کی۔

[١٧٩] ٨٠-(٥٠) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَّأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ

[179] صالح بن کیسان نے حارث (بن فضیل) سے، انھوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن مِسوَر سے، انھوں نے (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) ابو رافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی امت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشیں بن جاتے تھے۔ وہ (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے

خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَايُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ».

اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہ دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست و بازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے (لیکن) اس سے پیچھے رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔“

قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ.

ابو رافع نے کہا: میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی تو وہ اس کو نہ مانے۔ اتفاق سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی (مدینہ) آ گئے اور وادیِ قناۃ (مدینہ کی ایک وادی ہے) میں ٹھہرے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بھی ان کی عیادت کے لیے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ ہم جب جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی تھی۔

قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

صالح بن کیسان نے کہا: یہ حدیث ابو رافع سے (براہِ راست بھی) اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

[١٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ ابْنِ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ ابْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَ[قَدْ] كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ» مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ.

[180] حارث بن فضیل خطمی سے (صالح بن کیسان کے بجائے) عبدالعزیز بن محمد کی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابو رافع سے روایت ہے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی نبی گزرا ہے، اس کے ساتھ کچھ حواری تھے جو اس (نبی) کے نمونۂ زندگی کو اپناتے اور اس کی سنت کی پیروی کرتے تھے......“ صالح کی روایت کی طرح۔ لیکن (عبدالعزیز نے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آمد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی ملاقات کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ) (التحفة ٢٢)

باب:21-ایمان میں اہل ایمان کا کم یا زیادہ ہونا اور اس میں اہل یمن کی ترجیح

[١٨١] ٨١-(٥١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هٰهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ؛ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ، فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ».

[181] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''دیکھو! ایمان ادھر ہے۔ اور شقاوت اور سنگ دلی اونٹوں کی دموں کی جڑوں کے پاس چیخنے والوں ربیعہ اور مضر میں ہے، جس کی طرف سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں۔''

[١٨٢] ٨٢-(٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[182] ایوب نے کہا: ہمیں محمد (ابن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن آئے ہیں۔ یہ لوگ بہت زیادہ نرم دل ہیں۔ ایمان یمنی ہے، فقہ یمنی ہے اور دانائی (بھی) یمنی ہے۔''

[١٨٣] ٨٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[183] (عبد اللہ) ابن عون نے محمد (ابن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی پچھلی (حدیث) کے مانند۔

[١٨٤] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَّأَرَقُّ أَفْئِدَةً، اَلْفِقْهُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[184] صالح نے اعرج سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس یمنی لوگ آئے ہیں، وہ زیادہ کمزور دل اور سینوں میں زیادہ رقت رکھنے والے ہیں۔ فقہ یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔''

[١٨٥] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ - اَلْفَدَّادِينَ، أَهْلِ الْوَبَرِ - وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

[185] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفر کی ریاست مشرق کی طرف ہے۔ فخر وتکبر گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں ہے (جو اونچی آواز میں چلانے والے اور اون کے خیموں میں رہنے والے ہیں) اور اطمینان وسکون بکریاں پالنے والوں میں ہے۔''

[١٨٦] ٨٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ».

[186] علاء (بن عبدالرحمان الجہنی) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یمن سے ہے، کفر مشرق کی طرف ہے، سکون واطمینان بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں اور فخر وریا شور شرابے کے عادی گھوڑے پالنے والوں اور اونی خیموں کے باسی، چلاّنے والوں میں ہے۔''

[١٨٧] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

[187] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فخر وتکبر چلاّ کر بولنے والے، خیموں کے باسیوں میں ہے اور اطمینان وسکون بھیڑ بکری والوں میں ہے۔''

[١٨٨] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ «اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[188] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت کی اور (آخر میں یہ) اضافہ کیا: ''ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔''

[١٨٩] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَّأَضْعَفُ قُلُوبًا، اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَّالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ».

[189] سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل (دوسروں سے) زیادہ نرم ہیں اور مزاجوں میں زیادہ رقت ہے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ سکون، بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہے اور فخر وتکبر اُونی خیموں کے باسی، چیخنے چلانے والے لوگوں میں، جو سورج طلوع ہونے کی سمت میں (رہتے ہیں۔)''

[١٩٠] ٩٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَّأَرَقُّ أَفْئِدَةً. اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ».

[190] ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ وہ دلوں کے زیادہ نرم اور مزاجوں میں زیادہ رقت رکھنے والے ہیں۔ ایمان یمنی ہے، حکمت یمن سے ہے اور کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے۔''

[١٩١] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: «رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ».

[191] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن اس نے ''کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[١٩٢] ٩١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[192] شعبہ نے اعمش سے سابقہ سند کے ساتھ جریر کی طرح حدیث سنائی اور یہ الفاظ زائد بیان کیے کہ ''غرور اور گھمنڈ اونٹ والوں میں اور سکون و وقار بھیڑ بکری (پالنے) والوں میں ہے۔''

مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّزَادَ: «وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ».

[١٩٣] ٩٢-(٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ».

[193] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دلوں کی سختی اور جفا (اکھڑپن) مشرق میں ہے اور ایمان اہلِ حجاز میں ہے۔''

فائدہ: اس باب کی تمام احادیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ یمن کو ایمان میں دوسروں سے بڑھ کر اور ربیعہ اور مُضر کے قبائل کو کفر میں دوسرے کافروں سے بڑھ کر قرار دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سب کا ایمان برابر نہیں ہوتا، کسی کا کم کسی کا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سب کافروں کا کفر بھی برابر نہیں، کسی کا کم ہوتا ہے کسی کا زیادہ۔ یہی حال دل کی دوسری کیفیتوں کا ہے۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا دل نرم ہوتا ہے ان کا ایمان زیادہ ہوتا ہے۔

(المعجم ٢٢) - **(بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِّحُصُولِهَا)** (التحفة ٢٣)

باب:22- جنت میں مومنوں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا مومنوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور سلام کو عام کرنا اس محبت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے

[١٩٤] ٩٣-(٥٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».

[194] ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔''

[١٩٥] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ.

[195] (ابومعاویہ اور وکیع کے بجائے) جریر نے اعمش سے ان کی اسی سند سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جب تک ایمان نہیں لاؤ گے، جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے.....'' جس طرح ابومعاویہ اور وکیع کی حدیث ہے۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ) (التحفة ...)

باب:23-دین خیر خواہی (اور خلوص) کا نام ہے

[١٩٦] ٩٥-(٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيكَ - قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا - قَالَ - فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي، كَانَ صَدِيقًا لَّهُ بِالشَّامِ. ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ» قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ».

[196] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے سہیل سے کہا کہ عمرو نے ہمیں قعقاع کے واسطے سے آپ کے والد سے حدیث سنائی (سفیان نے کہا:) مجھے امید تھی کہ وہ (مجھے خود روایت سنا کر) ایک راوی کم کر دے گا (چنانچہ سہیل نے کہا) میں نے اسی سے یہ روایت سنی جس سے میرے والد نے سنی، وہ شام میں ان کا دوست تھا۔ (محمد بن عباد نے کہا:) پھر سفیان نے ہمیں سہیل کے واسطے سے عطاء بن یزید کی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت سنائی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: کس کی (خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی (خیر خواہی۔)''

[١٩٧] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[197] سفیان ثوری نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[١٩٨] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ

[198] ہمیں روح بن قاسم نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں سہیل نے عطاء سے اس وقت سن کر روایت کی جب وہ

ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوصالح کو حدیث بیان کر رہے تھے، (کہا:) تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (کہا:) رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[١٩٩] ٩٧-(٥٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

[199] قیس (بن ابی حازم) نے حضرت جریر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

[٢٠٠] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

[200] زیاد بن علاقہ (کوفی) سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

[٢٠١] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي «فِيمَا اسْتَطَعْتَ» وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. قَالَ يَعْقُوبُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ.

[201] سُرَیج بن یونس اور یعقوب دَورَقی نے کہا: ہُشَیم نے ہمیں سَیّار کے واسطے سے شعبی سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام) سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ساتھ یہ کہلوایا: ''جہاں تک تمھارے بس میں ہوگا۔'' اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر۔

یعقوب نے اپنی روایت میں کہا: ہمیں سَیّار نے حدیث سنائی۔ (یعقوب نے براہ راست سَیّار سے بھی یہ روایت سنی اور ہشیم کے واسطے سے بھی، لفظ وہی تھے۔)

(المعجم ٢٤) - **(بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ، عَلٰى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ)** (التحفة ...)

باب:24- گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ایمان میں کمی کا بیان اور یہ کہ گناہوں میں ملوث ہونے والے سے ایمان کی نفی کا مطلب، کمالِ ایمان کی نفی ہے

[٢٠٢] ١٠٠-(٥٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[202] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن میبب سے سنا، دونوں کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب شراب پی رہا ہو تو وہ مومن ہو۔“

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَّرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن نے مجھے خبر دی کہ (اس کے والد) ابوبکر ان کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سب باتیں روایت کرتے، پھر کہتے: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں یہ بات بھی شامل کرتے تھے کہ ”کسی بڑی قدر و قیمت والی چیز کو، جس کی وجہ سے لوگ لُوٹنے والے کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہوں، وہ نہیں لُوٹتا کہ جب لُوٹ رہا ہو تو وہ مومن ہو۔“

[٢٠٣] ١٠١-(...) وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ.

[203] عُقَیل بن خالد نے حدیث سنائی کہ ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زانی زنا نہیں کرتا......“ پھر گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا جس میں لُوٹ کا ذکر تو ہے، لیکن ”قدر و منزلت والی چیز“ کے الفاظ نہیں۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا إِلَّا

ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے سعید بن میبّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح ابوبکر کی

النُّهْبَةَ.

روایت ہے لیکن اس میں ''لوٹ'' کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٠٤] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ: «النُّهْبَةَ». وَلَمْ يَقُلْ: «ذَاتَ شَرَفٍ».

[204] اوزاعی نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن میسّب، ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح عُقَیل نے زہری سے حدیث بیان کی اور اس میں ''لُوٹ'' کا تذکرہ کیا لیکن ''قدر و قیمت والی چیز'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٢٠٥] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[205] صفوان بن سُلَیم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عطاء بن یسار سے اور حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

[٢٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[206] علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. كُلُّ هٰؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: «يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ» وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ «يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا، وَهُوَ - حِينَ يَنْتَهِبُهَا - مُؤْمِنٌ» وَزَادَ: «وَلَا يَغُلُّ

[207] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ان سب (صفوان، علاء اور معمر) کی روایات (205-207) امام زہری کی روایت (204) کے مانند ہیں، البتہ علاء اور صفوان کی بیان کردہ روایت (206,205) میں ''جس کی طرف لوگ نظر اٹھاتے ہیں'' کے الفاظ موجود نہیں۔ اور ہمام کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''مومن لوگ (اس چیز کی قدر و قیمت کی بنا پر) اس کی طرف اپنی نظریں اٹھاتے ہیں اور وہ (لُوٹتے

أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ».

وقت) مومن نہیں ہوتا۔" اور معمر نے یہ اضافہ بھی کیا ہے: "اور تم میں سے کوئی خیانت نہیں کرتا کہ جب خیانت کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، لہٰذا تم (ان تمام کاموں سے) بچو، تم بچو۔"

[٢٠٨] ١٠٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ».

[208] شعبہ نے سلیمان سے، انھوں نے ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب وہ پی رہا ہو تو مومن ہو۔ اور (ان کو) بعد میں توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔"

[٢٠٩] ١٠٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَفَعَهُ - قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[209] سفیان نے (سلیمان) اعمش کے حوالے سے خبر دی کہ ذکوان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا، فرمایا: "زانی زنا نہیں کرتا کہ جب وہ زنا کر رہا ہو......" آگے (سفیان نے) شعبہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: ان تمام احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل ہے کہ جس وقت زانی یا چور، یا لٹیرا، یا خائن اپنے جرم کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس سے مراد ہے کہ وہ مکمل مومن نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایمان سے بالکل خارج ہوتا تو اسے پھر سے اسلام لانا پڑتا، اسے توبہ کا موقع نہ دیا جاتا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ خِصَالِ الْمُنَافِقِ)

(التحفة ٢٤)

باب:25-منافق کی خصلتیں

[٢١٠] ١٠٦-(٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[210] عبداللہ بن نمیر اور سفیان نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چار عادتیں ہیں جس میں وہ (چاروں) ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور جس کسی میں ان

مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَّمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ، حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ «وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ».

میں سے ایک عادت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے۔ (وہ چار یہ ہیں:) جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔“

البتہ سفیان کی روایت میں خَلَّة کے بجائے خَصْلَة کا لفظ ہے (معنی وہی ہیں۔)

[٢١١] ١٠٧-(٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَّافِعُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

[211] نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو (اس کی) خلاف ورزی کرے اور جب اسے (کسی چیز کا) امین بنایا جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔“

[٢١٢] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ - مَوْلَى الْحُرَقَةِ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

[212] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں حرقہ کے آزاد کردہ غلام علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اپنے والد سے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔“

[٢١٣] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، وَّإِنْ

[213] یحییٰ بن محمد بن قیس ابو زکیر نے کہا: میں نے علاء بن عبدالرحمٰن کو اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: ”منافق کی علامات تین ہیں، چاہے وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ

صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ».

کو مسلمان سمجھے۔''

[٢١٤] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُونَصْرٍ التَّمَّارُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ. وَ ذَكَرَ فِيهِ «وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ».

[214] حماد بن سلمہ نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو یحییٰ بن محمد کی علاء سے بیان کردہ روایت کے مطابق ہے اور اس میں بھی یہ الفاظ ہیں: ''خواہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔''

فائدہ: نفاق کی جتنی علامتیں کسی میں پائی جائیں گی ان کے مطابق اس میں نفاق موجود ہوگا۔ جس میں ساری علامتیں موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، یعنی ایمان اور کفر کی طرح نفاق کے بھی مدارج ہیں، کسی کا نفاق زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ!) (التحفة ٢٥)

باب:26-اس شخص کے ایمان کی حالت جو اپنے مسلمان بھائی کو ''اے کافر!'' کہہ کر پکارے

[٢١٥] ١١١-(٦٠) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكْفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا».

[215] نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کو کافر قرار دے تو دونوں میں سے ایک (ضرور) کفر کے ساتھ واپس لوٹے گا۔''

[٢١٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ- قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: [يَا] كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا

[216] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی سے کہا: اے کافر! تو دونوں میں سے ایک (کفر کی) اس (نسبت) کے ساتھ لوٹے گا۔ اگر وہ ایسا ہی ہے جس طرح اس نے کہا (تو ٹھیک) ورنہ یہ بات اسی (کہنے والے) پر لوٹ آئے گی۔''

أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ».

[٢١٧] ١١٢-(٦١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ! وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ».

[217] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''جس شخص نے دانستہ اپنے والد کے بجائے کسی اور (کا بیٹا ہونے) کا دعویٰ کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے، وہ ہم میں سے نہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا اللہ کا دشمن کہا، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ (الزام) اسی (کہنے والے) کی طرف لوٹ جائے گا۔''

فائدہ: جس نے کسی مسلمان کو غلط طور پر کافر کہہ دیا اس کا کفر ادنیٰ درجے کا کفر ہے۔ وہ خارج از اسلام نہیں۔ اپنے بھائی سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے سے اس کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَّغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ) (التحفة ٢٦)

باب: 27- اپنے باپ سے دانستہ نسبت توڑنے والے کے ایمان کی حالت

[٢١٨] ١١٣-(٦٢) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ».

[218] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آباء سے بے رغبتی نہ کرو، چنانچہ جس شخص نے اپنے والد سے انحراف کیا تو یہ (عمل) کفر ہے۔''

[٢١٩] ١١٤-(٦٣) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ، لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ

[219] خالد نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ جب زیاد کی نسبت (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف ہونے) کا دعویٰ کیا گیا تو میں جناب ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: یہ تم لوگوں نے کیا کیا؟ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ

يَقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ، يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اسلام کی حالت میں اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کو باپ بنانے کا دعویٰ کیا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔'' اس پر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خود میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوبکرہ سمیہ کے بطن سے اس کے مالک حارث بن کلدہ کے بیٹے تھے۔ وہ زیاد کے نسب کی تبدیلی میں ملوث نہ تھے۔ چونکہ ماں کی طرف سے وہ زیاد کے بھائی تھے اس لیے ابوعثمان نے خاندان کے حوالے سے ان کے ساتھ بات کی۔ وہ خود اس کام کو غلط سمجھتے تھے۔ وہ انتہائی جلیل القدر صحابی اور متعدد احادیث نبوی کے راوی ہیں۔

[٢٢٠] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ وَّأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولُ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ - وَوَعَاهُ قَلْبِي - مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ».

[220] عاصم نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے: یہ بات میرے دونوں کانوں نے محمد ﷺ سے سنی (اور میرے دل نے یاد رکھی) کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنے والد کے سوا کسی اور کو والد بنانے کا دعویٰ کیا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے، تو اس پر جنت حرام ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ») (التحفة ٢٧)

باب:28- نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے''

[٢٢١] ١١٦-(٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ

[221] محمد بن طلحہ، سفیان اور شعبہ تینوں نے زُبید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''

زبید نے کہا: میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا آپ نے

أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». قَالَ زُبَيْدٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ.

شعبہ کی روایت میں زبید کے ابو وائل سے پوچھنے کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٢٢] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[222] منصور اور اعمش دونوں نے ابو وائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: مسلمان کی جنگ صرف کفر کے خلاف ہوتی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بعض غلط فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی جنگیں ہوئیں۔ یہ سب غلط تھا۔ یہ سنگین غلطی تھی۔ یہاں کفر سے مراد خروج از اسلام نہیں۔ ایسا کام ہے جو کفر سے مشابہت رکھتا ہے۔ جنگ کے ترک اور استغفار پر اللہ کی طرف سے معافی مل جاتی ہے۔ صحابہ نے بالآخر باہمی جنگیں ترک کر دیں اور سب نے زندگی بھر ان پر استغفار کیا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ») (التحفة ٢٨)

باب: 29- نبی اکرم ﷺ کے فرمان: "میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو" کا مفہوم

[٢٢٣] ١١٨-(٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ،

[223] ابو زرعہ (ہرم بن عمرو بن جریر بن عبداللہ البجلی) نے اپنے دادا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا: "لوگوں کو چپ کراؤ۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

[٢٢٤] ١١٩-(٦٦) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[224] معاذ بن معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے واقد بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٢٢٥] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «وَيْحَكُمْ! - أَوْ قَالَ: وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

[225] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے واقد بن محمد بن زید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''تم پر افسوس ہوتا ہے (یا فرمایا: تمھارے لیے تباہی ہوگی) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

[٢٢٦] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ.

[226] عبداللہ بن وہب نے کہا: ہمیں عمر بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے انھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح شعبہ نے واقد سے بیان کی ہے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ) (التحفة ٢٩)

باب:30- کسی کے نسب پر طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق

[٢٢٧] ١٢١-(٦٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[227] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں دو باتیں ہیں، وہ دونوں ان

ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ».

میں کفر (کی بقیہ عادتیں) ہیں: (کسی کے) نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا) (التحفة ٣٠)

باب:31- بھگوڑے غلام کو کافر کہنا

[٢٢٨] ١٢٢-(٦٨) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَّوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ، حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ».

قَالَ مَنْصُورٌ: قَدْ وَاللهِ، رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُّرْوٰى عَنِّي هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ.

[228] منصور بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: "جو غلام اپنے مالکوں سے بھاگ گیا، اس نے کفر کا ارتکاب کیا یہاں تک کہ ان کی طرف لوٹ آئے۔" (نہ یہ کہ دوبارہ مسلمان ہو۔)

منصور نے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے لیکن میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہاں (بصرہ میں) مجھ سے یہ (اس طرح مرفوعاً) روایت کی جائے۔ (کیونکہ بصرہ کے خارجی اس سے مطلق کفر کا استدلال کریں گے۔)

[٢٢٩] ١٢٣-(٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ».

[229] داود نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو غلام بھگوڑا ہو گیا تو اس (کے تحفظ) سے (اسلامی معاشرے اور حکومت کی) ذمہ داری ختم ہوگئی۔"

فائدہ: یہ وہی کیفیت ہے جو کافر کی ہوتی ہے کہ اس کے تحفظ کی ذمہ داری مسلمان حکومت پر نہیں ہوتی۔ اسی مشابہت سے اسے کافر کہا گیا۔ ورنہ وہ خارج از اسلام نہیں۔

[٢٣٠] ١٢٤-(٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

[230] مغیرہ نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے:

كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ».

"جب غلام بھاگ جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔" (جس طرح حرام کھانے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ) (التحفة ٣١)

باب:32-اس شخص کا کفر جو یہ کہے کہ ہمیں ستاروں کے طلوع ہونے سے بارش ملی

[٢٣١] ١٢٥-(٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ».

[231] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رات کو ہونے والی بارش کے بعد، ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "کیا تم جانتے ہو تمھارے رب نے کیا فرمایا؟" انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آج) میرے بندوں میں سے کوئی مجھ پر ایمان لانے والا اور (کوئی میرے ساتھ) کفر کرنے والا ہو گیا۔ جس نے یہ کہا ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستارے کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے (کے غروب وطلوع ہونے) کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔"

[٢٣٢] ١٢٦-(٧٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ - قَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ

[232] عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے رب عز وجل نے کیا فرمایا؟ اس نے فرمایا: جو نعمت بھی میں بندوں کو دیتا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ (سے تعلق رکھنے والے لوگ) اس (نعمت) کے سبب سے کفر کرنے والے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: فلاں ستارے (نے یہ نعمت دی ہے) یا فلاں فلاں ستاروں کے سبب سے (ملی ہے۔)"

عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِّعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ [مِّنْهُمْ] بِهَا كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: اَلْكَوْكَبُ وَبِالْكَوَاكِبِ».

[٢٣٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ؛ يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ: اَلْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا»، وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ: «بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا».

[233] محمد بن سلمہ مرادی نے اپنی سند سے اور عمرو بن سواد نے اپنی سند سے عمرو بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آسمان سے برکت (بارش) نازل نہیں کرتا مگر لوگوں کا ایک گروہ، اس کے سبب سے کافر ہو جاتا ہے، بارش اللہ تعالیٰ اتارتا ہے (لیکن) یہ لوگ کہتے ہیں: فلاں فلاں ستارے نے (اتاری ہے۔)''

اور مرادی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''فلاں فلاں ستارے کے باعث (اتری ہے۔)''

[٢٣٤] ١٢٧-(٧٣) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَّمِنْهُمْ كَافِرٌ، قَالُوا: هٰذِهِ رَحْمَةُ اللهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ﴾، حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ [الواقعة: ٧٥-٨٢].

[234] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں لوگوں کو بارش سے نوازا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ شکر گزار ہو گئے ہیں اور کچھ کافر (ناشکرے)، (بعض) لوگوں نے کہا: یہ اللہ کی رحمت ہے اور بعض نے کہا: فلاں فلاں نوء (ایک ستارے کا غروب اور اس کے سبب سے دوسرے کی بلندی) سچی نکلی۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''میں ستاروں کے گرنے کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں۔'' (سے لے کر) اس آیت تک: ''اور تم اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔''

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضُهُمْ مِّنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ) (التحفة ٣٢)

باب: 33- اس بات کی دلیل کہ انصار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان اور اس کی علامات میں سے ہے اور ان سے بغض و نفرت نفاق کی علامات میں سے ہے

[٢٣٥] ١٢٨-(٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ: بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ: حُبُّ الْأَنْصَارِ».

[235] عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے اور مومن کی نشانی انصار سے محبت کرنا ہے۔''

[٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ. حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ».

[236] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔''

[٢٣٧] ١٢٩-(٧٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: «لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ».

[237] شعبہ نے عدی بن ثابت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے انصار کے بارے میں فرمایا: ''ان سے محبت نہیں کرتا مگر وہی جو مومن ہے اور ان سے بغض نہیں رکھتا مگر وہی جو منافق ہے۔ جس نے ان سے محبت کی، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس نے ان سے بغض رکھا، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔''

قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعَدِيٍّ. سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ؟ قَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ!.

شعبہ نے کہا: میں نے عدی سے پوچھا: کیا تم نے یہ روایت براء رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: انھوں نے یہ حدیث مجھی کو سنائی تھی۔

[٢٣٨] ١٣٠-(٧٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ

[238] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا آدمی انصار سے بغض نہیں رکھے گا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔''

يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

[٢٣٩] (...) (٧٧) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

[239] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔''

[٢٤٠] ١٣١-(٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَّالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ [الْأُمِّيُّ] ﷺ إِلَيَّ: «أَنْ لَّا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَّلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ».

[240] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو تخلیق کیا! نبی اُمّی ﷺ نے مجھے بتا دیا تھا کہ ''میرے ساتھ مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی بغض نہیں رکھے گا۔''

فائدہ: پچھلے متعدد ابواب میں دل اور دیگر اعضاء کے بہت سے اعمال کا ذکر ہے جو کافروں کے اعمال جیسے ہیں۔ ان پر لفظِ کفر کا اطلاق کیا گیا لیکن یہ سب ایسے اعمال ہیں جن سے توبہ کرنے پر مغفرت مل جاتی ہے۔ ان کا ارتکاب ایسا کفر نہیں جس پر ارتداد کی سزا دی جا سکے، نہ ان کے ارتکاب کے بعد از سرِ نو مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا ہی ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے ارتکاب سے ایمان میں نقص یا کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان بالکل رخصت نہیں ہوتا۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ، وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللهِ، كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ) (التحفة ٣٣)

باب:34- اللہ کی اطاعت میں کمی کی وجہ سے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ صریح کفر کے علاوہ دوسرے امور، مثلاً: اس کی نعمتوں اور حقوق کے کفران (ناشکری) کو بھی کفر سے تعبیر کیا گیا ہے

[۲٤۱] ۱۳۲-(۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ، جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِّنْكُنَّ» قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّينِ».

[241] لیث نے ابن ہاد لیثی سے خبر دی کہ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو، اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو، کیونکہ میں نے دوزخیوں میں اکثریت تمھاری دیکھی ہے۔'' ان میں سے ایک دلیر اور سمجھ دار عورت نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں کیا ہے، دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت ہماری (کیوں) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت بھیجتی ہو اور خاوند کا کفرانِ (نعمت) کرتی ہو، میں نے عقل و دین میں کم ہونے کے باوجود، عقل مند شخص پر غالب آنے میں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔'' اس نے پوچھا؟ اے اللہ کے رسول! عقل و دین میں کمی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عقل میں کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے، یہ تو ہوئی عقل کی کمی اور وہ (حیض کے دوران میں) کئی راتیں (اور دن) گزارتی ہے کہ نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں بے روزہ رہتی ہے تو یہ دین میں کمی ہے۔''

فائدہ: عقل سے مراد صرف سوچنا سمجھنا ہی نہیں، حافظہ، ہر قسم کے امور کی طرف یکساں توجہ، جذبات پر قابو اور بہت سے امور عقل میں شامل ہیں۔ عورت فطری طور پر ان میں سے بعض امور میں مرد سے نسبتاً پیچھے ہے۔ لین دین، حساب کتاب وغیرہ کے معاملات میں گواہی کے لیے جزئیات کی طرف توجہ کے ارتکاز اور یادداشت کی جتنی ضرورت ہوتی ہے عام عورتوں سے اس کی توقع نہیں رکھی جا سکتی، اس لیے عورتوں کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ گواہی میں عورت دوسری سے مدد لے سکے۔ جو معاملات فطری طور پر عورتوں سے متعلق ہیں ان میں وہی کمال رکھتی ہیں، ان میں مرد ان سے پیچھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو خود احتسابی اور استغفار کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس پہلو کا ذکر فرمایا جس میں وہ کم ہیں۔

[۲٤۲] وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[242] (لیث کے بجائے) بکر بن مضر نے ابن ہاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[۲٤۳] (۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ

[243] عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اور (سعید) مقبری نے

أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ) (التحفة ٣٤)

باب:35-نماز چھوڑنے والے پر لفظ کفر کا اطلاق کرنا

نماز اسلام کا رکن ہے۔اس کا ترک پچھلی احادیث میں ذکر کیے گئے متعدد گناہوں سے زیادہ سنگین ہے۔اس پر جس کفر کا اطلاق کیا گیا وہ ان کے کفر سے بڑا کفر ہے، پھر بھی اس سے توبہ اور آیندہ نماز کی پابندی سے انسان اچھا مسلمان بن جاتا ہے، اسے دوبارہ اسلام لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جو نماز کا منکر ہے اسے از سر نو اسلام لانے کی ضرورت ہے۔

[٢٤٤] ١٣٣-(٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي! - أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ».

[244] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدے کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا ہے، وہ کہتا ہے: ہائے اس کی ہلاکت! (اور ابو کریب کی روایت میں ہے، ہائے میری ہلاکت!) ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کیا، اس پر اسے جنت مل گئی اور مجھے سجدے کا حکم ملا تو میں نے انکار کیا، سو میرے لیے آگ ہے۔''

[٢٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ».

[245] وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔فرق یہ ہے کہ وکیع نے (فَأَبَيْتُ...... ''میں نے انکار کیا'' کے بجائے) فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ ''میں نے نافرمانی کی تو میرے لیے جہنم (مقدر) ہوئی'' کہا۔

[٢٤٦] ١٣٤-(٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ- قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ».

[246] ابوسفیان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والاعمل) نماز کا ترک ہے۔''

[٢٤٧] (..) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ».

[247] ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والاعمل) نماز چھوڑنا ہے۔'' (اس روایت میں إنَّ ''بے شک'' کا لفظ نہیں، باقی وہی ہے۔)

فائدہ: ایمان اور عمل کو الگ الگ قرار دینا درست نہیں۔ ایمان لانا خود ایک عمل ہے جس میں دل، زبان اور دوسرے اعضاء اپنے اپنے اعمال کے ذریعے سے شریک ہوتے ہیں۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالَى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ) (التحفة ٣٥)

باب:36-اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے

[٢٤٨] ١٣٥-(٨٣) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُورٌ». وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ».

[248] منصور بن ابی مزاحم اور محمد بن جعفر بن زیاد نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' پوچھا گیا: پھر اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''حج مبرور (ایسا حج جو سراسر نیکی اور تقوے پر مبنی اور مکمل ہو۔)''

محمد بن جعفر کی روایت میں ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان'' کے الفاظ ہیں۔

[٢٤٩] وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[249] (ابراہیم بن سعد کے بجائے) معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[٢٥٠] ١٣٦-(٨٤) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ» قَالَ قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا» قَالَ قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: «تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ».

[250] ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے ابومُراوِح لیثی سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' کہا: میں نے (پھر) پوچھا: کون سی گردن (آزاد کرنا) افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اس کے مالکوں کی نظر میں زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔'' کہا: میں نے پوچھا: اگر میں یہ کام نہ کر سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی اناڑی کا کام (خود) کر دو۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ غور فرمائیں اگر میں ایسے کسی کام کی طاقت نہ رکھتا ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں سے اپنا شر روک لو (انھیں تکلیف نہ پہنچاؤ) یہ تمھاری طرف سے خود تمھارے لیے صدقہ ہے۔''

[٢٥١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ».

[251] (ہشام کے بجائے) عروہ بن زبیر کے آزاد کردہ غلام حبیب نے سابقہ سند سے یہی روایت بیان کی، فرق صرف یہ ہے کہ انھوں نے (تُعِينُ صَانِعًا کسی کاریگر کے بجائے) فَتُعِينُ الصَّانِعَ (الف لام کے ساتھ) کہا ہے۔

[٢٥٢] ١٣٧-(٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا» قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ.

[252] (ابواسحاق سلیمان بن فیروز کوفی) شیبانی نے ولید بن عیزار سے، انھوں نے سعد بن ایاس ابوعمرو شیبانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے مزید پوچھنا صرف اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ پر گراں نہ گزرے۔

[٢٥٣] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا» قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[253] ابویعفور (عبدالرحمان بن عبید بن نسطاس) نے ولید بن عیزار کے حوالے سے ابوعمرو شیبانی سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کون سا عمل جنت سے زیادہ قریب (کر دیتا) ہے؟ فرمایا: ''نمازیں اپنے اپنے اوقات پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! اور کیا؟ فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! اور کیا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

[٢٥٤] ١٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ - وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

[254] عبیداللہ کے والد معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ولید بن عیزار سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعمرو شیبانی کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اس گھر کے مالک نے حدیث سنائی (اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے) کہا: آپ نے مجھے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مجھے مزید بتاتے۔

[٢٥٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَأَشَارَ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللهِ، وَمَا سَمَّاهُ لَنَا.

[255] شعبہ سے ان کے ایک اور شاگرد محمد بن جعفر نے اسی سند سے یہی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: ابوعمرو شیبانی نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا لیکن ہمارے سامنے ان کا نام نہ لیا۔

[٢٥٦] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ - أَوِ الْعَمَلِ - اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ».

[256] ابوعمرو شیبانی سے ان کے ایک اور شاگرد حسن بن عبیداللہ نے یہی روایت بیان کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سب سے افضل اعمال (یا عمل) وقت پر نماز پڑھنا اور والدین سے حسن سلوک کرنا ہیں۔''

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سوال کرنے والے کے سوال کے قرینے سے اس کی علمی وعملی ضرورت کا اندازہ فرماتے ہوئے اسے جواب دیا۔ آپ نے مختلف سائلین کو جو اعمال بتائے ہیں، سارے افضل اعمال ہیں، کسی کے لیے کچھ خاص عمل زیادہ اہم ہیں کسی اور کے لیے دوسرے۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحَ الذُّنُوبِ وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ) (التحفة ٣٦)

باب: 37- شرک تمام گناہوں سے بدتر ہے، اس کے بعد بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟

[٢٥٧] ١٤١-(٨٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قَالَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» - قَالَ - قُلْتُ:

[257] منصور نے ابو وائل سے، انھوں نے عمرو بن شرحبیل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جبکہ تمھیں اسی (اللہ) نے پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کی: واقعی یہ بہت بڑا (گناہ) ہے، کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''یہ کہ تم اس ڈر سے اپنے بچے کو قتل کرو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گا۔'' کہا: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی

ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ».

بیوی کے ساتھ زنا کرو۔"

[٢٥٨] ١٤٢-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ [الفرقان: ٦٨].

[258] (منصور کے بجائے) اعمش نے ابو وائل سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کوئی شریک (بنا کر) پکارو، حالانکہ اسی (اللہ) نے تمھیں پیدا کیا ہے۔" اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: "یہ کہ تم اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گا۔" اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔" اللہ تعالیٰ نے اس (بات) کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: "جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود (بنا کر) نہیں پکارتے اور کسی جان کو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، حق کے بغیر قتل نہیں کرتے اور جو زنا نہیں کرتے (وہی رحمٰن کے مومن بندے ہیں۔) اور جو ان (کاموں) کا ارتکاب کرے گا، وہ سخت گناہ (کی سزا) سے دوچار ہوگا۔"

فائدہ: ان احادیث میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ بڑے بڑے گناہ ہیں، ان میں سے کوئی زیادہ بڑا ہے کوئی اس سے کم، یعنی اعمال حسنہ کی طرح برے اعمال کے بھی درجات ہیں۔ انھیں بھی آپ نے ہر پوچھنے والے کی ضرورت کے مطابق شمار کیا ہے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا) (التحفة ٣٧)

باب:38- کبیرہ گناہوں اور ان میں سے بھی سب سے بڑے گناہوں کا بیان

[٢٥٩] ١٤٣-(٨٧) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ

[259] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟" (آپ نے یہ تین بار کہا) پھر فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور

الْكَبَائِرِ؟- ثَلَاثًا -: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ-» وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ!

جھوٹی گواہی دینا (یا فرمایا: جھوٹ بولنا)'' رسول اللہ ﷺ (پہلے) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے رہے حتی کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش! آپ مزید نہ دہرائیں۔

[٢٦٠] ١٤٤-(٨٨) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ».

[260] خالد بن حارث نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن ابی بکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں خبر دی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔''

[٢٦١] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ - فَقَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» وَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالَ: «قَوْلُ الزُّورِ - أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ -» قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ.

[261] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بڑے گناہوں کا تذکرہ فرمایا (یا آپ سے بڑے گناہوں کے بارے میں سوال کیا گیا) تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' فرمایا: ''جھوٹ بولنا (یا فرمایا: جھوٹی گواہی دینا)''

شعبہ کا قول ہے: میرا ظنِ غالب یہ ہے کہ وہ ''جھوٹی گواہی'' ہے۔

فائدہ: کیونکہ جھوٹ دوسرے گناہوں کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔ جھوٹی گواہی بھی جھوٹ ہے اور دوسروں کے بڑے جرائم پر پردہ پوشی کا ذریعہ ہے یا کسی کو ناحق نقصان پہنچانے کا۔

[٢٦٢] ١٤٥-(٨٩) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[262] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک، جادو، جس جان کا قتل اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے ناحق

«اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ» قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ».

قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، لڑائی کے دن دشمن کو پشت دکھانا (بھاگ جانا) اور پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر الزام تراشی کرنا۔''

[٢٦٣] ١٤٦-(٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ».

[263] (یزید بن عبداللہ) ابن ہاد نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔'' (صحابہ) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! انسان کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ جب یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

[٢٦٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[264] شعبہ اور سفیان نے بھی سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ)

(التحفة ٣٨)

باب:39- تکبر کی حرمت کا بیان

[٢٦٥] ١٤٧-(٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ حَمَّادٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[265] یحییٰ بن حماد نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابان بن تغلب سے حدیث سنائی، انھوں نے فضیل بن عمرو فُقیمی سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ

أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ» قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَّنَعْلُهُ حَسَنَةً. قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ ایک آدمی نے کہا: انسان چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ خود جمیل ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر، حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔“

[٢٦٦] ١٤٨-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ - قَالَ مِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرِيَاءَ».

[266] اعمش نے ابراہیم نخعی سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے، آگ میں داخل نہ ہوگا اور کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

[٢٦٧] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ ابْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ».

[267] (یحییٰ کے بجائے) شعبہ کے ایک اور شاگرد ابوداود نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔“

(المعجم ٤٠) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ) (التحفة ٣٩)

باب: 40- جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر شرک کی حالت میں مر گیا تو آگ میں داخل ہوگا

[٢٦٨] ١٥٠-(٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ وَكِيعٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَقُولُ: «مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا: وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

[268] عبداللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (وکیع نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: عبداللہ بن مسعود نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا) آپ فرمارہے تھے: ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ آگ میں داخل ہوگا۔'' اور میں (عبداللہ) نے کہا: جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[٢٦٩] ١٥١-(٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ».

[269] ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو باتیں کون سی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''جو کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہوا مرا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' یعنی توحید جنت کو واجب کردیتی ہے اور شرک دوزخ کو۔

[٢٧٠] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَّقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَّقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ».

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ.

[270] ابوایوب غیلانی سلیمان بن عبیداللہ اور حجاج بن شاعر نے کہا: ہمیں عبدالملک بن عمرو نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں قُرّہ نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی اس حالت میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ سے اس حالت میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

ابوایوب کی حدیث کے الفاظ میں: ابوزبیر نے (حَدَّثَنَا جَابِرٌ ''جابر نے ہمیں حدیث سنائی'' کے بجائے) عَنْ جَابِرٍ

"جابر سے روایت ہے" کے الفاظ سے حدیث بیان کی۔

[٢٧١] (..) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[271] (قرہ کے بجائے) ہشام نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی: بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کے مانند ہے۔

[٢٧٢] ١٥٣-(٩٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [انظر: ٢٣٠٤].

[272] معرور بن سوید نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خوش خبری دی کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حالت میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔" میں (ابوذر) نے کہا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔"

[٢٧٣] ١٥٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ؛ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ

[273] ابواسود دِیلی نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ میں پھر حاضر خدمت ہوا تو (ابھی) آپ سوئے ہوئے تھے، میں پھر (تیسری دفعہ) آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: "کوئی بندہ نہیں جس نے لا إله إلا الله کہا اور پھر اسی پر مرا مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔" میں نے پوچھا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے جواب دیا: "اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔" میں نے پھر کہا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: "اگر چہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو۔" آپ نے تین دفعہ یہی جواب دیا، پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: "چاہے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔"

سَرَقَ» ، ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ : «عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ» قَالَ، فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ، وَّهُوَ يَقُولُ : وَإِنْ رَّغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ .

ابو اسود نے کہا: ابوذر (آپ کی مجلس سے) نکلے تو کہتے جاتے تھے: چاہے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهِ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) (التحفة ٤٠)

باب:41- کافر کے لا إِلٰہ إلا اللّٰہ کہہ دینے کے بعد اسے قتل کرنا حرام ہے

[٢٧٤] ١٥٥ -(٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ] بْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ - : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي ، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ : أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ، أَفَأَقْتُلُهُ يَارَسُولَ اللهِ ! بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا تَقْتُلْهُ» قَالَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، أَفَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا تَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ» .

[274] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کو خبر دی کہ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اگر کافروں میں سے کسی شخص سے میرا سامنا ہو، وہ مجھ سے جنگ کرے اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار کی ضرب لگائے اور اسے کاٹ ڈالے، پھر مجھ سے بچاؤ کے لیے کسی درخت کی آڑ لے اور کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کر لیا تو اے اللہ کے رسول! کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہوا اور اسے کاٹ ڈالنے کے بعد یہ کلمہ کہے تو کیا میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمھارے اس مقام پر ہوگا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس جگہ ہو گے جہاں وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔''

[٢٧٥] ١٥٦ -(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ :

[275] امام مسلم رحمہ اللہ نے معمر، اوزاعی اور ابن جریج کی الگ الگ سندوں کے ساتھ زہری سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، اوزاعی اور ابن جریج کی روایت میں (لیث کی سابقہ حدیث کی طرح أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ''میں اللہ کے لیے اسلام لے آیا'' کے الفاظ ہیں جبکہ معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ - كَمَا قَالَ اللَّيْثُ [فِي حَدِيثِهِ] - وَأَمَّا مَعْمَرٌ - فَفِي حَدِيثِهِ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

"جب میں نے چاہا کہ اسے قتل کردوں تو اس نے لا إله إلا الله کہہ دیا۔" (دونوں کا حاصل ایک ہے۔)

[٢٧٦] ١٥٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو-ابْنَ الْأَسْوَدِ - الْكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[276] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء بن یزید لیثی جندعی نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اسے خبر دی کہ حضرت مقداد بن عمرو (ابن اسود) کندی رضی اللہ عنہ نے، جو بنوزہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ) بدر میں شرکت کی تھی، عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتایئے اگر کافروں میں سے ایک آدمی سے میرا سامنا ہو جائے...... آگے ایسے ہی ہے جیسے لیث کی (روایت کردہ) سابقہ حدیث ہے۔

[٢٧٧] ١٥٨-(٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ. قَالَ: «أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ: أَقَالَهَا أَمْ لَا»، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي

[277] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے حدیث سنائی اور ابوکریب اور اسحاق بن ابراہیم نے ابومعاویہ سے اور ان دونوں (ابومعاویہ اور ابوخالد) نے اعمش سے، انھوں نے ابوظبیان سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی (حدیث کے الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر میں (جنگ کے لیے) بھیجا، ہم نے صبح صبح قبیلہ جہینہ کی شاخ حُرقات پر حملہ کیا، میں نے ایک آدمی پر قابو پالیا تو اس نے لا إله إلا الله کہہ دیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار دیا، اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا اس نے لا إله إلا الله کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا، آپ نے فرمایا:

أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ: وَأَنَا وَاللهِ! لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ -قَالَ-: قَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ﴾ [الأنفال: ٣٩] فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ.

"تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تا کہ تمھیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔" پھر آپ میرے سامنے مسلسل یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش!) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا (اور اسلام لانے کی وجہ سے اس کلمہ گو کے قتل کے عظیم گناہ سے بری ہو جاتا۔) ابوظبیان نے کہا: (اس پر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اور میں اللہ کی قسم! کسی اسلام لانے والے کو قتل نہیں کروں گا جب تک ذوالبُطَین، یعنی اسامہ اسے قتل کرنے پر تیار نہ ہوں۔ ابوظبیان نے کہا: اس پر ایک آدمی کہنے لگا: کیا اللہ کا یہ فرمان نہیں: "اور ان سے جنگ لڑو حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کا ہو جائے۔" تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم فتنہ ختم کرنے کی خاطر جنگ لڑتے تھے جبکہ تم اور تمھارے ساتھی فتنہ برپا کرنے کی خاطر لڑنا چاہتے ہو۔

فائدہ: یہ اس دور کی گفتگو ہے جب حضرت معاویہ حضرت علی کے خلاف برسرپیکار تھے اور اس کی وجہ سے مسلمانوں میں خانہ جنگی ہو رہی تھی، کچھ صحابہ اس دور میں گوشہ نشیں رہے۔ وہ کسی بھی مسلمان کے قتل میں خود کو ملوث نہ کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی اور سمجھی تھی، اس لیے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہی موقف اختیار کیا کہ اس سلسلے میں وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں گے۔

[٢٧٨] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظِبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ. قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا

[278] حصین نے کہا: ہمیں ابوظبیان نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جُہینہ کی شاخ (یا آبادی) حرقہ کی طرف بھیجا، ہم نے ان لوگوں پر صبح کے وقت حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی، جنگ کے دوران میں ایک انصاری اور میں ان میں سے ایک آدمی تک پہنچ گئے جب ہم نے اسے گھیر لیا (اور وہ حملے کی زد میں آ گیا) تو اس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا۔ انھوں نے کہا: انصاری اس پر حملہ کرنے سے رک گیا اور میں نے اپنا نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم واپس آئے تو یہ بات رسول

قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا. قَالَ، فَقَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو نے اس کے لا إلٰه إلا الله کہنے کے بعد اسے قتل کر دیا؟'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ تو (اس کلمے کے ذریعے سے) محض پناہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے لا إلٰه إلا الله کہنے کے بعد قتل کر دیا؟'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ بار بار یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی (کاش!) میں آج کے دن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

فائدہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حوالے سے تسلی کرنا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس واقعے کی خبر پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا، انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ اسی بات کے لیے آپ نے بلوایا ہے۔ وہ گئے تو یہی موضوع شروع ہو گیا۔ جو بات ہوئی حضرت اسامہ نے اسی کی تفصیلات مختلف مواقع پر مختلف سامعین کے سامنے دہرائیں۔

[٢٧٩] ١٦٠-(٩٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلٰى عَسْعَسِ ابْنِ سُلَامَةَ، زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِّنْ إِخْوَانِكَ حَتّٰى أُحَدِّثَهُمْ، فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَّعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ: تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ، حَتّٰى دَارَ الْحَدِيثُ، فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَّأْسِهِ، فَقَالَ: إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَّبِيِّكُمْ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِنَّهُمْ

[279] صفوان بن محرز نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے فتنے کے زمانے میں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے عَسْعَس بن سُلامہ کو پیغام بھیجا اور کہا: میرے لیے اپنے ساتھیوں میں سے ایک نفری (نفر: تین سے دس تک کی جماعت) جمع کرو تاکہ میں ان سے بات کروں، چنانچہ عسعس نے اپنے ان ساتھیوں کی جانب ایک قاصد بھیجا جب وہ جمع ہو گئے تو جندب ایک زرد رنگ کی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے آئے اور کہا: جو باتیں تم کر رہے تھے، وہ کرتے رہو۔ یہاں تک کہ بات چیت کا دور چل پڑا۔ جب بات ان تک پہنچی (ان کے بولنے کی باری آئی) تو انھوں نے اپنے سر سے لمبی ٹوپی اتار دی اور کہا: میں تمھارے پاس آیا تھا اور میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ تمھیں تمھارے نبی سے کوئی حدیث سناؤں (لیکن اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکین کی ایک قوم کی طرف بھیجا اور ان کا آمنا سامنا ہوا۔ مشرکوں کا ایک آدمی تھا، وہ جب مسلمانوں کے کسی آدمی پر حملہ کرنا چاہتا تو اس پر حملہ کرتا اور اسے قتل کر دیتا۔ اور مسلمانوں کا ایک

الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ، وَإِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ: وَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ، حَتّٰى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «لِمَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّسَمّٰى لَهُ نَفَرًا، وَّإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اِسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» فَقَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلٰى أَنْ يَقُولَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

آدمی تھا جو اس (مشرک) کی بے دھیانی کا متلاشی تھا، (جندب بن عبداللہ نے) کہا: ہم ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہیں۔ جب ان کی تلوار مارنے کی باری آئی تو اس نے لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا۔لیکن انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ فتح کی خوش خبری دینے والا نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے اس سے (حالات کے متعلق) پوچھا، اس نے آپ کو حالات بتائے حتی کہ اس آدمی (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) کی خبر بھی دے دی کہ انھوں نے کیا کیا۔ آپ نے انھیں بلا کر پوچھا اور فرمایا: ''تم نے اسے کیوں قتل کیا؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے مسلمانوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی اور فلاں فلاں کو قتل کیا تھا، انھوں نے کچھ لوگوں کے نام گنوائے، (پھر کہا:) میں نے اس پر حملہ کیا، اس نے جب تلوار دیکھی تو لا إلٰه إلا اللّٰه کہہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟'' (اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جی ہاں! فرمایا: ''قیامت کے دن جب لا إلٰه إلا اللّٰه (تمھارے سامنے) آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟'' (اسامہ رضی اللہ عنہ نے) عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش طلب کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب (تمھارے سامنے کلمہ) لا إلٰه إلا اللّٰه آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟'' (جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ ان سے مزید کوئی بات نہیں کر رہے تھے، یہی کہہ رہے تھے: ''جب قیامت کے دن لا إلٰه الا اللّٰه (تمھارے سامنے) آئے گا تو اس کا کیا کرو گے؟''

(المعجم ٤٢) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا») (التحفة ٤١)

باب:42- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں''

[٢٨٠] ١٦١-(٩٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[280] عبیداللہ اور امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے

وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

[٢٨١] ١٦٢-(٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[281] ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر تلوار سونتی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

[٢٨٢] ١٦٣-(١٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[282] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

فائدہ: ہم سے مراد امت ہے، اس میں گناہ گاروں کی ایک تعداد ہر دور میں موجود ہوتی ہے۔ گناہ ہونے کے باوجود ان پر اسلحہ نہیں اٹھایا جا سکتا الا یہ کہ عدالت کی طرف سے اسے سزا ملے۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا») (التحفة ٤٢)

باب:43- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں''

[٢٨٣] ١٦٤-(١٠١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[283] سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

الْقَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

[٢٨٤] -(١٠٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا. فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي».

[284] علاء نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ غلے کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا، آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی تو آپ نے فرمایا: ''غلے کے مالک! یہ کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم نے اس (بھیگے ہوئے غلے) کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ جس نے دھوکا کیا، وہ مجھ سے نہیں۔'' (ان لوگوں میں سے نہیں جنھیں میرے ساتھ وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔)

(المعجم ٤٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ) (التحفة ٤٣)

باب:44- رخسار پیٹنے، گریبان چاک کرنے اور جاہلیت کا بلاوا دینے کی حرمت

[٢٨٥] ١٦٥-(١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ، أَوْ دَعَا بِدَعْوٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ».

[285] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابومعاویہ اور وکیع نے حدیث بیان کی، نیز (محمد بن عبداللہ) ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سب (ابومعاویہ، وکیع اور ابن نمیر) نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رخسار پیٹے یا گریبان چاک کیا یا اہل جاہلیت کی طرح پکارا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى، وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا «وَشَقَّ وَدَعَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ.

یہ یحییٰ کی حدیث ہے (جوانھوں نے ابومعاویہ کے واسطے سے بیان کی۔) البتہ (محمد) ابن نمیر اور ابوبکر بن ابی شیبہ (جنھوں نے ابو معاویہ اور وکیع دونوں سے روایت کی) نے ''او'' کے بجائے الف کے بغیر وْ (''یا'' کے بجائے ''اور'') کہا ہے۔

فائدہ: ہم میں سے نہیں کا مطلب ہے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ جس طرح کہا جاتا ہے: ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ قریبی تعلق کی نفی ہے، ملت اسلامیہ سے خارج ہو جانا مراد نہیں۔

[٢٨٦] ١٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «وَشَقَّ وَدَعَا».

[286] جریر اور عیسیٰ نے اعمش سے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ''اور گریبان چاک کیا اور پکارا۔''

[٢٨٧] ١٦٧-(١٠٤) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِيءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

[287] قاسم بن مُخَیمِرَہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو بردہ بن ابی موسیٰ (اشعری) نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایسے شدید بیمار ہوئے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی، اُن کا سر اُن کے اہل خانہ میں سے ایک عورت کی گود میں تھا، (اس موقع پر) ان کے اہل میں سے ایک عورت چیخنے لگی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (شدید کمزوری کی وجہ سے) اسے کوئی جواب نہ دے سکے۔ جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے: میں اس بات سے بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے چلّا کر ماتم کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی (عورتوں) سے لاتعلقی کا اظہار فرمایا تھا۔

[٢٨٨] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، قَالَا أُغْمِيَ عَلٰى

[288] ابوصخرہ نے عبدالرحمٰن بن یزید اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) ذکر کیا، ان دونوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی اور ان کی بیوی ام عبداللہ چیختے ہوئے رونے کی آواز نکالتی آئیں، کہا: پھر انھیں افاقہ ہوا تو اسے حدیث سناتے ہوئے بولے: کیا تو

أَبِي مُوسٰى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا: ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي - وَكَانَ يُحَدِّثُهَا - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَنَا بَرِيءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ».

نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں اس سے بری ہوں جو (غم کے اظہار کے لیے) سر مونڈے، چیخے چلّائے اور کپڑے پھاڑے۔''

فائدہ: بری ہونے سے یہ مراد ہے کہ ہم اس کی حمایت نہیں کرتے۔ اپنے کام کی وہ خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے دوبارہ اسلام لانے کا مطالبہ نہیں کیا۔

[٢٨٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ -: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا» وَلَمْ يَقُلْ: «بَرِيءٌ».

[289] امام مسلم رحمہ اللہ نے تین دیگر سندوں سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کی جن میں عیاض اشعری نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے، انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور باقی دو سندوں میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے صفوان بن محرز اور ربعی بن حراش ہیں جبکہ عیاض اشعری کی حدیث میں: ''بری ہوں'' کے بجائے: ''ہم میں سے نہیں'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ) (التحفة ٤٤)

باب:45- چغل خوری کی شدید حرمت

[٢٩٠] ١٦٨-(١٠٥) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ

[290] ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ ان کو پتہ چلا کہ ایک آدمی (لوگوں کی باہمی) بات چیت کی چغلی کھاتا ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ''چغل خور جنت میں

بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ».

داخل نہ ہوگا۔"

[٢٩١] ١٦٩-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ: هٰذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، قَالَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلَيْنَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

[291] منصور نے ابراہیم سے اور انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی (لوگوں کی) باتیں حاکم تک پہنچاتا تھا، ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا: یہ ان میں سے ہے جو باتیں حاکم تک پہنچاتے ہیں۔ (ہمام نے) کہا: وہ شخص آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

[٢٩٢] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ -: وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَيْنَا، فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ: إِنَّ هٰذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ - إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

[292] اعمش نے ابراہیم سے اور انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آ کر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ شخص (لوگوں کی) باتیں حکمران تک پہنچاتا ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے سنانے کی غرض سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

فائدہ: چغلی بڑا گناہ ہے۔ چغل خور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اپنے گناہ کی سزا نہ بھگت لے۔ جو شخص سچے دل سے کسی بھی گناہ کبیرہ سے توبہ کر لیتا ہے وہ سزا سے بچ سکتا ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ، وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ

باب: 46- تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے، احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے کی شدید حرمت

بِالْحَلْفِ، وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التحفة ٤٥)

اور ان تین (گروہوں) کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا

[٢٩٣] ١٧١-(١٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ ﴿وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلْمُسْبِلُ [إِزَارَهُ] وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ».

[293] ابوزرعہ نے خرشہ بن حُر سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں اللہ ان سے گفتگو نہیں کرے گا، نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسے تین دفعہ پڑھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ناکام ہو گئے اور نقصان سے دوچار ہوئے، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ فرمایا: ''اپنا کپڑا (ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کی مانگ بڑھانے والا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ''ثلاثۃ'' کہہ کر آگے سورۂ آل عمران کی آیت (77) کا آخری حصہ پڑھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے الفاظ: ''آپ نے اسے تین دفعہ پڑھا'' سے واضح ہوجاتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی۔ مسلم شریف کے تمام دستیاب نسخوں میں ''يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' کے الفاظ ''لَا يُكَلِّمُهُمُ الله کے بعد لکھے ہوئے ہیں۔ قرآن میں یہ الفاظ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ کے بعد ہیں۔ متن میں قرآن مجید کے مطابق تصحیح کردی گئی ہے۔ امام احمد نے، مسند میں یہی روایت اسی سند سے بیان کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کی آیت صحیح دی گئی ہے۔ (مسند أحمد: 148/5) اسی طرح سنن ابی داود میں بھی اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ (سنن أبي داود، اللباس، باب ماجاء في إسبال الإزار، حديث: 4087) اس سے ظاہر ہوتا کہ غلطی مسلم کے کسی کاتب سے ہوئی ہے جو اب تک جاری رہی۔ یہ تین لوگ بھی ان میں شامل ہیں جو اس آیت کا مصداق ہیں۔ یہ سب کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں جن کی سزا بہت سخت ہے لیکن ان کا مرتکب مرتد نہیں۔

[٢٩٤] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ

[294] سفیان نے کہا: ہمیں سلیمان اعمش نے سلیمان بن مسہر سے حدیث سنائی، انھوں نے خرشہ بن حُر سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

ابْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ».

سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں، قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا: منّان، یعنی جو احسان جتلانے کے لیے کسی کو کوئی چیز دیتا ہے۔ وہ جو جھوٹی قسم کے ذریعے سے اپنے سامان کی مانگ بڑھاتا ہے اور وہ جو اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکاتا ہے۔''

[٢٩٥] وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

[295] (سفیان کے بجائے) شعبہ نے سلیمان اعمش سے یہی روایت انھی کی سند سے بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین (لوگوں) سے اللہ گفتگو نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔''

[٢٩٦] ١٧٢-(١٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ» - قَالَ أَبُومُعَاوِيَةَ: «وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ - وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ».

[296] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک فرمائے گا (ابومعاویہ نے کہا: نہ ان کی طرف دیکھے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور تکبر کرنے والا عیال دار محتاج۔''

فائدہ: یہ تین اور کبائر کے مرتکب ہیں جو قرآن کی وعید کے مستحق ہیں۔ اگلی حدیث میں دو مزید کبائر کے مرتکب ان میں شامل کیے گئے ہیں۔

[٢٩٧] ١٧٣-(١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَّجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ

[297] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا کہ ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (اور یہ الفاظ ابوبکر کی حدیث کے ہیں) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک صاف کرے گا اور ان کے لیے

ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى، وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ».

دردناک عذاب ہے۔(ایک) وہ آدمی جو بیابان میں ضرورت سے زائد پانی رکھتا ہے لیکن وہ مسافر کو اس سے روکتا ہے، (دوسرا) وہ جس نے کسی آدمی کے ساتھ عصر کے بعد (عین انسانوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جانے کے وقت) سامان کا سودا کیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے جبکہ اس نے اتنے کا نہیں لیا۔ اور خریدار اس کی بات مان لیتا ہے۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جس نے کسی حکمران کی بیعت کی اور صرف دنیا کے لیے کی (دین کی سربلندی مقصود نہ تھی۔) اگر اس نے اسے اس (دنیا) میں سے کچھ دے دیا تو (اس نے) وفا کی اور اگر نہیں دیا تو وفادار نہ رہا۔"

[٢٩٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ «وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ».

[298] جریر اور عبثر دونوں نے اپنی اپنی سند سے، اعمش سے مذکورہ بالا روایت بیان کی، البتہ جریر کی روایت میں (''سودا کیا'' کے بجائے) یہ الفاظ ہیں: ''ایک آدمی جس نے دوسرے آدمی کے ساتھ سامان کا بھاؤ کیا۔''

[٢٩٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ أُرَاهُ مَرْفُوعًا - قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَّجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ» وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

[299] عمرو نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھوں (ابو صالح) نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کی) آپ نے فرمایا: ''تین (قسم کے لوگ) ہیں جن سے اللہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک آدمی جس نے عصر کے بعد مسلمان کے مال کے لیے قسم اٹھائی اور اس کا حق مار لیا۔'' حدیث کا باقی حصہ اعمش کی حدیث جیسا ہے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

باب: 47- خودکشی کی شدید حرمت، خودکشی کرنے والا جس چیز سے اپنے آپ کو قتل کرے گا جہنم میں اسی کے ذریعے سے اس کو عذاب دیا جائے گا اور جنت

إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ (التحفة ٤٦)

میں (عطا کیے گئے جسم سمیت) صرف مسلمان روح ہی داخل ہوگی

[٣٠٠] ١٧٥-(١٠٩) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَّمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَّمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ وَّقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

[300] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے آپ کو لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں رہے گا، اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں اسے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں پہاڑ سے گرتا رہے گا۔“

[٣٠١] (...) **وَحَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ - عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ.

[301] جریر، عبثر بن قاسم اور شعبہ سے بھی، سابقہ سند کے ساتھ، مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔ شعبہ کی روایت میں ہے: سلیمان (اعمش) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ذکوان سے سنا، (انھوں نے ابوصالح ذکوان سے اپنے سماع کی وضاحت کی ہے۔)

[٣٠٢] ١٧٦-(١١٠) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

[302] معاویہ بن سلّام دمشقی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی کہ ابوقلابہ نے انھیں خبر دی کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے (حدیبیہ کے مقام پر) درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونے کی پختہ قسم کھائی اور (جس بات پر اس نے قسم کھائی اس میں) وہ جھوٹا تھا تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا

بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَّذْرٌ فِي شَيْءٍ لَّا يَمْلِكُهُ».

(اس کا عمل ویسا ہی ہے۔) اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، قیامت کے دن اس کو اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور کسی شخص پر اس چیز کی نذر پوری کرنا لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔''

[٣٠٣] (..)حَدَّثَنِي أَبُوغَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَّذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِّيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا قِلَّةً، وَّمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ».

[303] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سابقہ سند کے ساتھ حدیث سنائی کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے، اس کے بارے میں (مانی ہوئی) نذر اس کے ذمے نہیں ہے۔ مومن پر لعنت بھیجنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کے قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا، قیامت کے دن اسی چیز سے اس کو عذاب دیا جائے گا، اور جس نے (مال میں) اضافے کے لیے جھوٹا دعویٰ کیا، اللہ تعالیٰ اس (کے مال) کی قلت ہی میں اضافہ کرے گا اور جس نے ایسی قسم جو فیصلے کے لیے ناگزیر ہو، جھوٹی کھائی (اس کا بھی یہی حال ہوگا۔)''

فوائد: ① مسلمان پر لعنت کرنا گناہ میں اس کے قتل کے برابر ہے لیکن دنیا میں اس کو وہ سزا نہیں دی جاسکتی جو قتل کی ہے۔ ② یمین صبر اس شخص کی قسم ہوتی ہے جس کی گواہی کے بغیر کسی قضیے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا اس لیے عدالت اسے گواہی دینے تک کسی کی تحویل میں دے کر پابند کر دیتی ہے یا محبوس کر دیتی ہے۔ صبر کے لفظی معنی روکنے کے ہیں۔

[٣٠٤] ١٧٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا

[304] شعبہ نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز سفیان ثوری نے بھی خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر اسلام کے سوا کسی اور ملت میں ہونے کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے قول کے مطابق (اسی مذہب سے) ہوگا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، اللہ اس کو جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔'' یہ سفیان کی بیان کردہ حدیث

قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ» - هٰذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ، وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ہے۔اور شعبہ کی روایت یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت میں ہونے کی جھوٹی قسم کھائی (اس روایت میں ''جان بوجھ کر'' کے الفاظ نہیں) تو وہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا ہے اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ذبح کر ڈالا، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا۔''

[٣٠٥] ١٧٨-(١١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ -: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يُدْعٰى بِالْإِسْلَامِ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! اَلرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى النَّارِ» فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَّرْتَابَ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ! أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ: «إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، وَّإِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ».

[305] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ حنین میں شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں، جسے مسلمان کہا جاتا تھا، فرمایا: ''یہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' جب ہم لڑائی میں گئے تو اس آدمی نے بڑی زوردار جنگ لڑی جس کی وجہ سے اسے زخم لگ گئے، اس پر آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! وہ آدمی جس کے بارے میں آپ نے ابھی فرمایا تھا: ''وہ جہنمیوں میں سے ہے'' اس نے تو آج بڑی شدید جنگ لڑی ہے اور وہ مر چکا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کی طرف (جائے گا۔)'' بعض مسلمان آپ کے اس فرمان کے بارے میں شک وشبہہ میں مبتلا ہونے لگے، (کہ ایسا جاں نثار کیسے دوزخی ہوسکتا ہے۔) لوگ اسی حالت میں تھے کہ بتایا گیا: وہ مرا نہیں ہے لیکن اسے شدید زخم لگے ہیں۔ جب رات پڑی تو وہ (اپنے) زخموں پر صبر نہ کر سکا، اس نے خودکشی کر لی۔ آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے لوگوں میں اعلان کیا: ''یقیناً اس جان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جو اسلام پر ہے اور بلاشبہ اللہ برے لوگوں سے بھی اس دین کی تائید کراتا ہے۔''

فائدہ: نفس مسلمہ سے مراد اسلام پر قائم روح ہے۔ ایسی روح رکھنے والا انسان گناہ بھی کرے تو استغفار کرتا ہے اور اللہ اسے اپنی رحمت سے پاک کر دیتا ہے۔ جس کی روح ہی اسلام پر قائم نہیں، یعنی اسے اللہ کے ساتھ کیے گئے اپنے عہد اولین کا پاس نہیں وہ اچھے کام بھی کرے، ان کے ذریعے سے دین کو فائدہ بھی پہنچائے تو بھی انجام کار وہ دوسری طرف چلا جاتا ہے۔

[٣٠٦] ١٧٩-(١١٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ - حَيٌّ مِّنَ الْعَرَبِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالُوا: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا - قَالَ - فَخَرَجَ مَعَهُ، كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ،- قَالَ - فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ [نَصْلَ] سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ [عَلٰى سَيْفِهِ] فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: اَلرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتّٰى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ

[306] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا اور جنگ شروع ہوگئی، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی لشکر گاہ کی طرف پلٹے اور فریق ثانی اپنی لشکر گاہ کی طرف مڑا۔ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے والوں میں سے ایک آدمی تھا جو دشمنوں (کی صفوں) سے الگ رہ جانے والوں کو نہ چھوڑتا، ان کا تعاقب کرتا اور انھیں اپنی تلوار کا نشانہ بنا دیتا، لوگوں نے کہا: آج ہم میں سے فلاں نے جو کر دکھایا کسی اور نے نہیں کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔'' لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: میں مستقل طور پر اس کے ساتھ رہوں گا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ آدمی اس کے ہمراہ نکلا۔ جہاں وہ ٹھہرتا وہیں یہ ٹھہر جاتا اور جب وہ اپنی رفتار تیز کرتا تو اس کے ساتھ یہ بھی تیز چل پڑتا۔ (آخر کار) وہ آدمی شدید زخمی ہوگیا، اس نے جلد مر جانا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا اوپر کا حصہ (تلوار کا دستہ) زمین پر رکھا اور اس کی دھار اپنی چھاتی کے درمیان رکھی، پھر اپنی تلوار پر اپنا پورا وزن ڈال کر خودکشی کر لی۔ وہ (پیچھا کرنے والا) آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو اس نے کہا: وہ آدمی جس کے بارے میں آپ نے ابھی بتایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں نے اسے غیر معمولی بات سمجھا تھا۔ اس پر میں نے (لوگوں سے) کہا: میں تمھارے لیے اس کا پتہ لگاؤں گا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے نکلا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہوگیا اور اس نے جلدی مر جانا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کا اوپر کا حصہ (دستہ) زمین پر اور اس کی

فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [أَهْلِ] الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [أَهْلِ] النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [انظر: ٦٧٤١]

دھار چھاتی کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا پورا بوجھ ڈال دیا اور خود کو مار ڈالا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو نظر آتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور لوگوں کو نظر آتا ہے کہ کوئی آدمی دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ (انجامِ کار) وہ جنتی ہوتا ہے۔''

[٣٠٧] ١٨٠-(١١٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قَرْحَةٌ، فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهِ، فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَإِ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: إِي وَاللهِ! لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ - عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[307] شیبان نے بیان کیا کہ میں نے حسن (بصری) کو کہتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا، اسے پھوڑا نکلا، جب اس نے اسے اذیت دی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس پھوڑے کو چیر دیا، خون بند نہ ہوا، حتی کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔'' (کیونکہ اس نے خودکشی کے لیے ایسا کیا تھا۔) پھر حسن نے مسجد کی طرف اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہا: ہاں، اللہ کی قسم! یہ حدیث مجھے جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (روایت کرتے ہوئے) اسی مسجد میں سنائی تھی۔

[٣٠٨] ١٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا، وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَّكُونَ [جُنْدَبٌ] كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[308] (شیبان کے بجائے) جریر نے بیان کیا کہ میں نے حسن کو کہتے ہوئے سنا: ہمیں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں یہ حدیث سنائی، نہ ہم بھولے ہیں اور نہ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ جندب نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے۔ جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو پھوڑا نکلا......'' پھر اسی (سابقہ حدیث) جیسی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ) (التحفة ٤٧)

باب:48- مالِ غنیمت میں خیانت کی شدید حرمت اور یہ کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے

[٣٠٩] ١٨٢-(١١٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ وَّفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا، أَوْ عَبَاءَةٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ» قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: «أَلَا! إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ».

[309] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: خیبر (کی جنگ) کا دن تھا، نبی ﷺ کے کچھ صحابہ آئے اور کہنے لگے: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ ایک آدمی کا تذکرہ ہوا تو کہنے لگے: وہ شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں نے اسے ایک دھاری دار چادر یا عبا (چوری کرنے) کی بنا پر آگ میں دیکھا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! جا کر لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومنوں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔'' انھوں نے کہا: میں باہر نکلا اور (لوگوں میں) اعلان کیا: متنبہ رہو! جنت میں مومنوں کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا۔

[٣١٠] ١٨٣-(١١٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا، فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا وَرِقًا؛ غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي، وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَبْدٌ لَّهُ، وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ جُذَامٍ، يُدْعٰى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ،

[310] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی معیت میں خیبر کی طرف نکلے، اللہ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی، غنیمت میں ہمیں سونا یا چاندی نہ ملا، غنیمت میں سامان، غلہ اور کپڑے ملے، پھر ہم وادی (القریٰ) کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک غلام تھا جو جذام قبیلے کے ایک آدمی نے، جسے رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا اور (جذام کی شاخ) بنوضُبیب سے اس کا تعلق تھا، آپ کو ہبہ کیا تھا۔ جب ہم نے اس وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ ﷺ کا (یہ) غلام آپ کا پالان کھولنے کے لیے اٹھا، اسے (دور سے) تیر کا نشانہ بنایا گیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسے شہادت مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اوڑھنے کی وہ چادر اس پر

فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ، فَقُلْنَا: هَنِيئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ» قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ».

آگ کے شعلے برسا رہی ہے جو اس نے خیبر کے دن اس کے تقسیم ہونے سے پہلے اٹھائی تھی۔'' یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے، ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خیبر کے دن میں نے لیے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا ایک تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں۔''

فائدہ: اس شخص کی شہادت مبارک ہے، جو فوری طور پر جنت میں داخل ہو جائے۔ جو مالی حقوق کی ادائیگی یا ان کے بدلے میں سزا پانے کے لیے پھنسا رہے اسے کس طرح مبارکباد دی جا سکتی ہے!

(المعجم ٤٩) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ) (التحفة ٤٨)

باب: 49- اس امر کی دلیل کہ (ہر) خودکشی کرنے والا کافر نہیں بن جاتا

[٣١١] ١٨٤-(١١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ الطُّفَيْلَ ابْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لَّكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَّمَنْعَةٍ؟ - قَالَ: حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - فَأَبَى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، لِلَّذِي ذَخَرَ اللهُ لِلْأَنْصَارِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَّهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ،

[311] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ایک مضبوط قلعے اور تحفظ کی ضرورت ہے؟ (روایت کرنے والے نے کہا: یہ ایک قلعہ تھا جو جاہلیت کے دور میں بنو دوس کی ملکیت تھا) آپ نے اس (کو قبول کرنے) سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ سعادت اللہ نے انصار کے حصے میں رکھی تھی، پھر جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو طفیل بن عمرو بھی ہجرت کر کے آپ کے پاس آ گئے، ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی، انھوں نے مدینہ کی آب و ہوا ناموافق پائی تو وہ آدمی بیمار ہوا اور گھبرا گیا، اس نے اپنے چوڑے پھل والے تیر لیے اور ان سے اپنی انگلیوں کے اندرونی طرف کے جوڑ کاٹ ڈالے، اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہا حتی کہ وہ مر گیا۔

فَمَرِضَ، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ، فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ، وَّرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَلِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ قِيلَ لِي: لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ».

طفیل بن عمرو نے اسے خواب میں دیکھا، انھوں نے دیکھا کہ اس کی حالت اچھی تھی اور (یہ بھی) دیکھا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے تھے۔ طفیل نے (عالم خواب میں) اس سے کہا: تمھارے رب نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا: اس نے اپنے نبی کی طرف میری ہجرت کے سبب مجھے بخش دیا۔ انھوں نے پوچھا: میں تمھیں دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھ سے کہا گیا: (اپنا) جو کچھ تم نے خود ہی خراب کیا ہے، ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔''

فائدہ: بیماری اور گھبراہٹ کی بنا پر یہ انتہائی قدم اٹھانے کے باوجود اس کے دل میں ایمان موجود تھا۔ ہجرت جیسے عظیم الشان عمل کے ذریعے سے اس نے شہادتین کی تصدیق کی تھی۔ یہی ہجرت اس کی بیماری اور گھبراہٹ کا سبب بنی تھی اس لیے اللہ نے اسے بخش دیا۔ جو کمی رہ گئی تھی اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرما دی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابٌ: فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ فِي قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْإِيمَانِ) (التحفة ٤٩)

باب: 50- وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی، ہر اس شخص کی روح قبض کرلے گی جس کے دل میں کچھ نہ کچھ ایمان ہوگا

[٣١٢] ١٨٥-(١١٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّأَبُوعَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ رِيحًا مِّنَ الْيَمَنِ، أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ: مِثْقَالُ حَبَّةٍ، وَّقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِّنْ إِيمَانٍ

[312] عبدالعزیز بن محمد اور ابوعلقمہ فروی نے کہا: ہمیں صفوان بن سلیم نے عبداللہ بن سلمان کے واسطے سے ان کے والد (سلمان) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی اور کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں (ابوعلقمہ نے کہا: ایک دانے کے برابر اور عبدالعزیز نے کہا: ایک ذرے کے برابر بھی) ایمان ہوگا، مگر اس کی روح قبض کرلے گی۔'' (ایک ذرہ بھی ہو لیکن ایمان ہو تو نفع بخش ہے۔)

إِلَّا قَبَضَتْهُ».

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ) (التحفة ٥٠)

[٣١٣] ١٨٦-(١١٨) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا».

باب:51-فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرنے کی ترغیب

[313] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔''

(المعجم ٥٢) - (بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُّحْبَطَ عَمَلُهُ) (التحفة ٥١)

[٣١٤] ١٨٧-(١١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ﴾ [الحجرات: ٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. جَلَسَ ثَابِتُ [ابْنُ قَيْسٍ] فِي بَيْتِهِ وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاحْتَبَسَ [ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: «يَا أَبَا عَمْرٍو! مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَشْتَكٰى؟» قَالَ سَعْدٌ: إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوٰى، قَالَ

باب:52-مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ اس کے عمل ضائع نہ ہو جائیں

[314] حماد بن سلمہ نے ثابت بُنانی سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت اتری: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ﴾ ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اونچی مت کرو۔'' آیت کے آخر تک۔ تو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے: میں تو جہنمی ہوں۔ انھوں نے (خود کو) نبی ﷺ (کی خدمت میں حاضر ہونے) سے بھی روک لیا، رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''ابو عمرو! ثابت کو کیا ہوا؟ کیا وہ بیمار ہیں؟'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے ان کی کسی بیماری کا پتہ نہیں چلا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّـةِ».

کہا: اس کے بعد سعد، ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی تو ثابت کہنے لگے: یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو کہ تم سب میں میری آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے زیادہ بلند ہے، اس بنا پر میں جہنمی ہوں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اس (جواب) کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ وہ تو اہلِ جنت میں سے ہے۔''

[٣١٥] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

[315] جعفر بن سلیمان نے کہا: ہمیں ثابت (بنانی) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت اتری...... آگے حماد کی (سابقہ) حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

[٣١٦] وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِيِّ﴾ [الحجرات:٢] وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ.

[316] (جعفر بن سلیمان کے بجائے) سلیمان بن مغیرہ نے ثابت (بنانی) سے نقل کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ﴿لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ ...... انھوں نے بھی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

[٣١٧] (...) وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ - وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ - وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَّزَادَ: قَالَ: فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

[317] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے ثابت کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی کہ جب یہ آیت اتری (آگے گزشتہ حدیث بیان کی) لیکن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا: ہم انھیں (اس طرح) دیکھتے کہ ہمارے درمیان اہل جنت میں سے ایک فرد چل پھر رہا ہے۔

(المعجم ٥٣) - (بَابٌ: هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ؟) (التحفة ٥٢)

باب:53- کیا جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ ہوگا؟

[٣١٨] ١٨٩-(١٢٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ».

[318] منصور نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا جاہلیت کے اعمال پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے اسلام لانے کے بعد اچھے عمل کیے، اس کا جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے برے اعمال کیے، اس کا جاہلیت اور اسلام دونوں کے اعمال پر مؤاخذہ ہوگا۔“

فائدہ: اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔لیکن شہادتین کے بعد جس کے عمل شہادتین کی تصدیق نہیں بلکہ تکذیب کرتے ہیں اسے یہ درجہ نصیب نہیں ہوگا۔

[٣١٩] ١٩٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ».

[319] وکیع نے اعمش کے واسطے سے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے جاہلیت میں جو عمل کیے، کیا ان کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ”جس نے اسلام لانے کے بعد اچھے عمل کیے، اس کا ان اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا جو اس نے جاہلیت میں کیے اور جس نے اسلام میں برے کام کیے، وہ اگلے اور پچھلے دونوں طرح کے عملوں پر پکڑا جائے گا۔“

[٣٢٠] ١٩١-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا [عَلِيُّ] بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[320] اعمش کے ایک اور شاگرد علی بن مسہر نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا

باب:54- اسلام ایسا ہے کہ پہلے گناہوں کو مٹا دیتا

قَبْلَهُ وَكَذَا الْهِجْرَةُ وَالْحَجُّ) (التحفة ٥٣)

ہے، اسی طرح ہجرت اور حج بھی (سابقہ گناہوں کو مٹادیتے ہیں)

[٣٢١] ١٩٢-(١٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى-حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَّحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلٰى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَّقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: «تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟» قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَ لِي، قَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ

[321] ابن شماسہ مہری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، وہ موت کے سفر پر روانہ تھے، روتے جاتے تھے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا تھا۔ ان کا بیٹا کہنے لگا: ابا جان! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں چیز کی بشارت نہ دی تھی؟ کیا فلاں بات کی بشارت نہ دی تھی؟ انھوں نے ہماری طرف رخ کیا اور کہا: جو کچھ ہم (آیندہ کے لیے) تیار کرتے ہیں، یقیناً اس میں سے بہترین یہ گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین درجوں (مرحلوں) میں رہا۔ (پہلا یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ سے زیادہ بغض کسی کو نہ تھا اور نہ اس کی نسبت کوئی اور بات زیادہ پسند تھی کہ میں آپ پر قابو پا کر آپ کو قتل کر دوں۔ اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ (دوسرے مرحلے میں) جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا، کہا: تو میں نے اپنا ہاتھ (پیچھے) کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''عمرو! تمھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ''کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: یہ (شرط) کہ مجھے معافی مل جائے۔ آپ نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے؟ اور ہجرت ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے جو اس (ہجرت) سے پہلے کیے

قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟» وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَّهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا. ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

گئے تھے اور حج ان سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے۔" اس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور نہ آپ سے بڑھ کر میری نظر میں کسی کی عظمت تھی، میں آپ کی عظمت کی بنا پر آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھا جائے تو میں بتا نہ سکوں گا کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھتا ہی نہ تھا اور اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر (تیسرا مرحلہ یہ آیا کہ) ہم نے کچھ چیزوں کی ذمہ داری لے لی، میں نہیں جانتا ان میں میرا حال کیسا رہا؟ جب میں مر جاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی میرے ساتھ نہ جائے، نہ ہی آگ ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا، پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر (دعا کرتے ہوئے) ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تا کہ میں تمھاری وجہ سے (اپنی نئی منزل کے ساتھ) مانوس ہو جاؤں اور دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرستادوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

[٣٢٢] ١٩٣-(١٢٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ - وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا، ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ، وَّلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً؟ فَنَزَلَ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ [الفرقان:

[322] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (جاہلی دور میں) مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے قتل کیے تھے تو بہت کیے تھے اور زنا کیا تھا تو بہت کیا تھا، پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس (راستے) کی دعوت دیتے ہیں، یقیناً وہ بہت اچھا ہے۔ اگر آپ ہمیں بتا دیں کہ جو کام ہم کر چکے ہیں، ان کا کفارہ ہو سکتا ہے (تو ہم ایمان لے آئیں گے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کی اللہ نے حرمت قائم کی ہے، اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کی بنا پر، اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا، وہ سزا پائے گا۔" (ہر مسلمان پر ان ابدی احکام کی

٦٨] وَنَزَلَ : ﴿يَـٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ﴾ [الزمر : ٥٣].

پابندی ضروری ہے) اور یہ آیت نازل ہوئی: ''اے میرے بندو! جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (جو اسلام سے پہلے یہ کام کر چکے ان کے بارے میں وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔)''

(المعجم ٥٥) - (بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ) (التحفة ٥٤)

باب:55- کافر کے اعمال کا حکم جب وہ ان کے بعد اسلام لے آئے

[٣٢٣] ١٩٤- (١٢٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، هَلْ لِّي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ».

وَالتَّحَنُّثُ : اَلتَّعَبُّدُ.

[323] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ان کاموں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو میں جاہلیت کے دور میں اللہ کی عبادت کی خاطر کرتا تھا؟ مجھے ان کا کچھ اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نیک کام پہلے کر چکے ہو تم نے ان سمیت اسلام قبول کیا ہے۔''

تحنث کا مطلب: عبادت گزاری ہے۔

[٣٢٤] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ الْحُلْوَانِيُّ : حَدَّثَنَا ، وَقَالَ عَبْدٌ : حَدَّثَنِي - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ :أَيْ رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ : مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ».

[324] (یونس کے بجائے) صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ان اعمال کے بارے کیا فرماتے ہیں جو میں جاہلیت کے دور میں اللہ کی عبادت کے طور پر کیا کرتا تھا، یعنی صدقہ و خیرات، غلاموں کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی، کیا ان کا اجر ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھلائی کے کام تم پہلے کر چکے ہو تم ان سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو۔'' (تمھارے اسلام کے ساتھ وہ بھی شرفِ قبولیت حاصل کر چکے ہیں کیونکہ وہ بھی شہادتین کی تصدیق کرتے ہیں۔)

[٣٢٥] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ» قُلْتُ: فَوَاللهِ! لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

[325] ابن شہاب زہری کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، نیز (ایک دوسری سند کے ساتھ) ابو معاویہ نے ہمیں خبر دی: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: وہ (بھلائی کی) چیزیں (کام) جو میں جاہلیت کے دور میں کیا کرتا تھا؟ (ہشام نے کہا: ان کی مراد تھی کہ میں نیکی کے لیے کرتا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بھلائی سمیت اسلام میں داخل ہوئے جو تم نے پہلے کی۔'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے جو (نیک) کام جاہلیت میں کیے تھے، ان میں سے کوئی عمل نہیں چھوڑوں گا مگر اس جیسے کام اسلام میں بھی کروں گا۔

[٣٢٦] ١٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[326] عبداللہ بن نمیر نے ہشام سے سابقہ سند سے روایت کی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے (مستحقین کو) دیے تھے، پھر اسلام لانے کے بعد (دوبارہ) سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... آگے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق بیان کیا۔

فائدہ: حکیم بن حزام نے نیکی کی غرض سے کیے گئے بڑے کاموں جیسے بہت سے کام اسلام لانے کے بعد پھر سے کیے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے جاہلی دور کی نیکیوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ کا جواب سن کر انھوں نے شکر کے جذبے کے تحت باقی ماندہ کاموں جیسے نیکی کے کام بھی اسلام لانے کے بعد دوبارہ کرنے کا عہد کیا۔

(المعجم ٥٦) - (بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ) (التحفة ٥٥)

باب: 56- سچا ایمان اور اخلاص

[٣٢٧] ١٩٧-(١٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

[327] عبداللہ بن ادریس، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ

وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَـٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣].

سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔'' تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر یہ آیت گراں گزری اور انھوں نے گزارش کی: ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہ کرتا ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو۔ ظلم وہ ہے جس طرح لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: ''اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔''

[٣٢٨] ١٩٨-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[328] اسحٰق بن ابراہیم اور علی بن خشرم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، نیز منجاب بن حارث تمیمی نے کہا: ہمیں ابن مسہر نے خبر دی، نیز ابوکریب نے کہا: ہمیں ابن ادریس نے خبر دی، پھر ان تینوں (عیسیٰ، ابن مسہر اور ابن ادریس) نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ ابوکریب نے کہا: ابن ادریس نے کہا: پہلے مجھے میرے والد نے ابان بن تغلب سے اور انھوں نے اعمش سے روایت کی، پھر میں نے یہ روایت خود انھی (اعمش) سے سنی۔

(المعجم ٥٧) - (بَابُ بَيَانِ تَجَاوُزِ اللهِ تَعَالٰى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ) (التحفة ٥٦)

باب: 57- اللہ تعالیٰ نے دل کی باتوں اور دل میں آنے والے خیالات سے اگر وہ دل میں مستقل طور پر جاگزیں نہ ہو جائیں تو ان سے درگزر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی پر اسے دی گئی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالی، نیز نیکی اور برائی کے ارادے کا حکم

[٣٢٩] ١٩٩-(١٢٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

[329] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتری: ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کا ہے اور تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس پر تمھارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٨٤] قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا: أَيْ رَسُولَ اللهِ! كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ: اَلصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ» قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ. أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِثْرِهَا: ﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ﴾ [البقرة: ٢٨٥] فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ]: ﴿لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ﴾ قَالَ:

چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر یہ بات انتہائی گراں گزری۔ کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! (پہلے) ہمیں ایسے اعمال کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت میں ہیں: نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت اتری ہے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم وہی بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے پہلے دونوں اہلِ کتاب نے کہی: ہم نے سنا اور نافرمانی کی! بلکہ تم کہو: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔" صحابۂ کرام نے کہا: "ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔" جب صحابہ یہ الفاظ دہرانے لگے اور ان کی زبانیں ان الفاظ پر رواں ہوگئیں، تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: "رسول اللہ ﷺ اس (ہدایت) پر ایمان لائے جو اُن کے رب کی طرف سے اُن پر نازل کی گئی اور سارے مومن بھی۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، (اور کہا:) ہم (ایمان لانے میں) اس کے رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔" چنانچہ جب انھوں نے یہ (مان کر اس پر عمل) کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت (کے ابتدائی معنی) کو منسوخ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: "اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس نے جو (نیکی) کمائی اور جو (برائی) کمائی (اس کا وبال) اسی پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔"

نَعَمْ ﴿وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ﴾ قَالَ: نَعَمْ. [البقرة: ٢٨٦].

(اللہ نے) فرمایا: ہاں۔ (انھوں نے کہا:) ''اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اے ہمارے رب! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں! (پھر کہا:) ''اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (اللہ نے) فرمایا: ہاں۔

فائدہ: اللہ پر ایمان کا اصل تقاضا تو یہی تھا کہ سوچ، فکر اور دل کے خیالات بھی ایمان کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ مسلمانوں کو اسی کا مکلّف بنایا گیا۔ یہ ناممکن نہ سہی انتہائی مشکل کام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو اطاعت اور اس کے ساتھ دعا کا راستہ دکھایا۔ وہ ان تمام مرحلوں سے گزرے تو اللہ نے اپنی خصوصی رحمت سے یہ تخفیف فرمائی اور مزید دعا سکھائی۔ صحابہ اس دعا کو مانگتے رہے اور اللہ کی رحمت وسیع تر ہوتی گئی۔ اب بھی اہل ایمان کو اسی راستے پر چلنا ہے۔ دل کے خیالات کو درست رکھنے کی سعی کرنی ہے اور استغفار کرنا ہے۔

[٣٣٠] ٢٠٠-(١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ﴾ [البقرة: ٢٨٤] قَالَ، دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَّمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِّنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا» قَالَ، فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ﴿رَبَّنَا وَلَا

[330] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے، اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اس پر تمھارا مؤاخذہ کرے گا۔'' (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اس سے صحابہ کے دلوں میں ایک چیز (شدید خوف کی کیفیت کہ احکام الٰہی کے اس تقاضے پر عمل نہ ہو سکے گا) در آئی جو کسی اور بات سے نہیں آئی تھی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہو: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت اتاری: ''اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اسی کے لیے ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر (وبال) پڑتا ہے (اس برائی کا) جس کا اس نے ارتکاب کیا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔'' اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ ''اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ﴿وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلَىٰنَا﴾ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ [البقرة: ٢٨٦].

نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔'' فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ ''ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔'' اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔

(المعجم ٥٨) - (بَابُ تَجَاوُزِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ) (التحفة ٥٧)

باب:58-اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے جو دل ہی دل میں خود سے کی جاتی ہیں اور دل میں آنے والے خیالات سے اگر وہ دل میں جاگزیں نہ ہو جائیں تو درگزر فرمایا ہے

[٣٣١] ٢٠١-(١٢٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا - أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ -».

[331] ابوعوانہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے زُرارہ بن اَوفیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو وہ (دل میں) اپنے آپ سے کریں، جب تک وہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

فائدہ: یہ معافی اسی بنا پر ہے کہ مومن اپنی بساط کے مطابق غلط خیالات سے بچنے اور استغفار کرنے میں لگا رہتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا یہ خیالات اس کی زبان پر بھی آتے ہیں اور عمل میں بھی ڈھل جاتے ہیں۔

[٣٣٢] ٢٠٢-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ

[332] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اَوفیٰ سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر فرمایا ہے جو وہ دل میں اپنے آپ سے کریں، جب تک اس پر عمل یا کلام نہ کریں۔''

لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ».

[٣٣٣] وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَّهِشَامٌ، ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[333] مِسعر، ہشام اور شیبان سب نے قتادہ سے سابقہ سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَّمْ تُكْتَبْ) (التحفة ٥٨)

باب:59-بندہ جب نیکی کا قصد کرتا ہے تو وہ لکھ لی جاتی ہے اور جب برائی کا قصد کرتا ہے تو وہ نہیں لکھی جاتی

[٣٣٤] ٢٠٣-(١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً، وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا».

[334] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی برائی کا قصد کرے تو اس کو (اس کے نامۂ اعمال میں) نہ لکھو۔ اگر وہ اس کو کر گزرے تو اسے ایک برائی لکھو۔ اور جب کسی نیکی کا قصد کرے تو اس کو ایک نیکی لکھ لو، پھر اگر اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھو۔''

[٣٣٥] ٢٠٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى

[335] علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیکی کا قصد کرے اور اس کو عمل میں نہ لائے تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھوں گا، پھر اگر وہ اسے کر لے تو میں اس کو دس سے سات سو گنا تک لکھوں گا اور جب میرا بندہ کسی برائی کا قصد کرے اور

سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَّاحِدَةً».

اس کو عمل میں نہ لائے تو میں اسے اس بندے کے خلاف نہیں لکھوں گا، پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو میں ایک برائی لکھوں گا۔"

فائدہ: اجر اخلاص کے مطابق ہے کم سے کم دس گنا اور زیادہ سات سو گنا تک۔

[٣٣٦] ٢٠٥-(١٢٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ [فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَّا لَمْ يَعْمَلْ، فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا».

[336] ہمام بن منبہ نے روایت کرتے ہوئے کہا: یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے بتایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ (دل میں) یہ بات کرتا ہے کہ وہ نیکی کرے گا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، جب تک عمل نہ کرے، پھر اگر اس کو عمل میں لے آئے تو میں اسے دس گنا لکھ لیتا ہوں اور جب (دل میں) برائی کرنے کی بات کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں جب تک اس پر عمل نہ کرے۔ جب وہ اس کو عمل میں لے آئے تو میں اسے اس کے برابر (ایک ہی برائی) لکھتا ہوں۔"

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ! ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً وَّهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ: اُرْقُبُوهُ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّآيَ».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں نے کہا: اے رب! یہ تیرا بندہ ہے، برائی کرنا چاہتا ہے اور اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہوتا ہے، اللہ فرماتا ہے: اس پر نظر رکھو، پس اگر وہ برائی کرے تو اس کے برابر (ایک برائی) لکھ لو اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کے لیے اسے ایک نیکی لکھو (کیونکہ) اس نے میری خاطر اسے چھوڑا ہے۔"

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے ایک انسان اپنے اسلام کو خالص کر لیتا ہے تو ہر نیکی جو وہ کرتا ہے، دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے، اسے اس کے لیے ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملتا ہے۔"

فائدہ: یہ اس کی رحمت کی انتہا ہے کہ محض ارادے پر برائی تو نہیں لکھی جاتی اور ارادہ ترک کر دینے پر نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

[۳۳۷] ۲۰۶-(۱۳۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَّمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ [عَشْرٌ] إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ تُكْتَبْ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ».

[337]ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، پھر اس پر عمل نہیں کیا، اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس نے کسی نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کیا، اس کے لیے دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا لیکن اس کا ارتکاب نہیں کیا تو وہ نہیں لکھی جاتی اور اگر اس کا ارتکاب کیا تو وہ لکھی جاتی ہے۔''

[۳۳۸] ۲۰۷-(۱۳۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَّبِّهِ عَزَّوَجَلَّ -، قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَّإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَّإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً».

[338]عبدالوارث نے جعد ابو عثمان سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو رجاء عطاردی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی (ان احادیث میں سے جنھیں وہ رسول اللہ ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں، پھر ان کی تفصیل بتائی ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، پھر وہ نیکی نہیں کی تو اللہ نے اسے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ دی۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کیا، پھر وہ نیکی کر ڈالی تو اللہ عزوجل نے اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا (یا) اس سے زیادہ گنا تک لکھ لیا۔ اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا، پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ نے اسے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھی۔ اور اگر اس نے (برائی کا) ارادہ کیا اور اس کو کر ڈالا تو اللہ نے ایک برائی لکھی۔''

[۳۳۹] ۲۰۸-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ، وَزَادَ: «أَوْ مَحَاهَا اللهُ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ».

[339]جعفر بن سلیمان نے جعد ابو عثمان سے عبدالوارث کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''یا اللہ نے اسے مٹا دیا اور اللہ کے ہاں صرف وہی ہلاک ہوتا ہے جو (خود) ہلاک ہونے والا ہے (کہ اللہ کے اس قدر فضل و کرم کے باوجود تباہی سے نہ بچ سکا۔)''

(المعجم ٦٠) - (بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَّجَدَهَا) (التحفة ٥٩)

[٣٤٠] ٢٠٩-(١٣٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: «أَوَ قَدْ وَجَدْتُّمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ».

[٣٤١] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[٣٤٢] ٢١١-(١٣٣) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ، قَالَ: «تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ».

باب:60-ایمان میں وسوسے کا بیان اور جو اسے محسوس کرے وہ کیا کہے

[340] سہیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا: ہم اپنے دلوں میں ایسی چیزیں محسوس کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانا بہت سنگین سمجھتا ہے، آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے واقعی اپنے دلوں میں ایسا محسوس کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہی صریح ایمان ہے۔''

[341] اعمش نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

[342] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے وسوسے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہی تو خالص ایمان ہے۔''

فائدہ: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ یقین کے علاوہ دل کے اور متعدد عمل ہیں، جن پر اجر ملتا ہے۔ یہ سب عمل بھی دل کے یقین ہی کی تصدیق کرتے ہیں۔

[٣٤٣] ٢١٢-(١٣٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لِهَارُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا، خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ».

[343] سفیان نے ہشام سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے (فضول) سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ سوال بھی ہوگا کہ اللہ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جو شخص ایسی کوئی چیز دل میں پائے تو کہے: میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔''

[٣٤٤] ٢١٣-(...) وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُوالنَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُوسَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللهُ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ «وَرُسُلِهِ».

[344] ابوسعید مؤدِّب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ (جواب میں) کہتا ہے: اللہ نے...'' پھر اوپر والی روایت کی طرح بیان کیا'' اور اس کے رسولوں پر (ایمان لایا)'' کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

[٣٤٥] ٢١٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّعْقُوبَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ».

[345] ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری) سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ اس سے کہتا ہے: تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو وہ اللہ سے پناہ مانگے اور (مزید سوچنے سے) رک جائے۔''

[٣٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتّٰى

[346] عقیل بن خالد نے کہا کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتی کہ اس سے کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ سو جب بات یہاں تک پہنچے تو وہ اللہ کی پناہ مانگے اور رک جائے۔'' (یہ حدیث) ابن

يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ.

شہاب کے بھتیجے کی بیان کردہ حدیث کے مانند ہے۔

فائدہ: ایسے سوالات اصلاً شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لیے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے، سوچ کو جاری رہنے سے روکنے اور اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد کی طرف رجوع کرتے ہوئے آمنت باللّٰہ کہنے سے اطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔

[٣٤٧] ٢١٥-(١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ، حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا، اللهُ خَلَقَنَا، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟».

[347] عبدالوارث بن عبدالصمد کے دادا عبدالوارث بن سعید نے ایوب سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''لوگ تم سے ہمیشہ علم کے بارے میں سوال کریں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے: اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

قَالَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ - أَوْ قَالَ -: سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهٰذَا الثَّانِي.

ابن سیرین نے کہا: اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ مجھ سے دو (آدمیوں) نے (یہی) سوال کیا تھا اور یہ تیسرا ہے (یا کہا:) مجھ سے ایک (آدمی) نے (پہلے یہ) سوال کیا تھا اور یہ دوسرا ہے۔

[٣٤٨] وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ» بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْإِسْنَادِ، وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ.

[348] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے محمد سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے......'' باقی حدیث عبدالوارث کی حدیث کے مانند ہے۔ تاہم انھوں نے سند میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا، لیکن آخر میں یہ کہا ہے: ''اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔''

[٣٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ

[349] ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! لوگ ہمیشہ تم سے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہیں گے: یہ (ہر چیز کا خالق) اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ﷺ: «لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا اللهُ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟» قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا اللهُ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ قَالَ: فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ بِهِ. ثُمَّ قَالَ: قُومُوا قُومُوا، صَدَقَ خَلِيلِي ﷺ.

نے کہا: پھر (ایک دفعہ) جب میں مسجد میں تھا تو میرے پاس کچھ بدو آئے اور کہنے لگے: اے ابو ہریرہ! یہ اللہ ہے، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ (ابوسلمہ نے) کہا: تب انھوں نے مٹھی میں کنکر پکڑے اور ان پر پھینکے اور کہا: اٹھو اٹھو! (یہاں سے جاؤ) میرے خلیل (نبیِ اکرم ﷺ) نے بالکل سچ فرمایا تھا۔

[٣٥٠] ٢١٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى يَقُولُوا: اَللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ؟».

[350] یزید بن اصم نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً لوگ تم سے ہر چیز کے بارے میں سوال کریں گے یہاں تک کہ کہیں گے: اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کو کس نے پیدا کیا؟''

[٣٥١] ٢١٧-(١٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتّٰى يَقُولُوا: هٰذَا، اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ تَعَالٰى؟».

[351] محمد بن فضیل نے مختار بن فُلفُل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے کہا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''آپ کی امت کے لوگ کہتے رہیں گے: یہ کیسے ہے؟ وہ کیسے ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے: یہ اللہ ہے، اس نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟''

[٣٥٢] وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ».

[352] اسحق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے خبر دی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حسین بن علی نے زائدہ سے حدیث سنائی اور ان دونوں (جریر اور زائدہ) نے مختار سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، تاہم اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: بے شک آپ کی امت ......''

(المعجم ٦١) - (بَابُ وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ) (التحفة ٦٠)

باب:61- جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا اس کے لیے آگ کی وعید

[٣٥٣] ٢١٨-(١٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ مَّعْبَدِ ابْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَّإِنْ كَانَ شَيْئًا يَّسِيرًا يَّارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَضِيبٌ مِّنْ أَرَاكٍ».

[353] معبد بن کعب سلمی نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے، انھوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس کے لیے آگ واجب کر دی اور اس پر جنت حرام ٹھہرائی۔'' ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کی: اگرچہ وہ معمولی سی چیز ہو، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔''

[٣٥٤] ٢١٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[354] محمد بن کعب سے روایت ہے، انھوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث سنی۔

[٣٥٥] ٢٢٠-(١٣٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ

[355] اعمش نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے مسلمان کا مال دبانے کے لیے ایسی قسم کھائی جس کے لیے عدالت نے اسے پابند کیا اور وہ اس میں جھوٹا ہے، وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔'' انھوں (ابووائل)

عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالُوا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فِيَّ نَزَلَتْ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَيَمِينُهُ» قُلْتُ: إِذَنْ يَّحْلِفَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ، يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

نے کہا: اس موقع پر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ (مجلس میں) داخل ہوئے اور کہا: ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمھیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس اس طرح (بیان کر رہے ہیں۔) انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا، یہ آیت میرے ہی معاملے میں نازل ہوئی۔ میرے اور ایک آدمی کے درمیان یمن کی ایک زمین کا معاملہ تھا۔ میں اس کے ساتھ اپنا جھگڑا نبی ﷺ کے ہاں لے گیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی دلیل (یا ثبوت) ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر اس کی قسم (پر فیصلہ ہوگا۔)'' میں نے کہا: تب وہ قسم کھا لے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال دبانے کے لیے ایسی قسم کھائی جس کا فیصلہ کرنے والے نے اس سے مطالبہ کیا تھا اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے، تو وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔'' اس پر یہ آیت اتری: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے اور اپنی قسموں کا سودا تھوڑی قیمت پر کرتے ہیں......'' آیت کے آخر تک۔

[٣٥٦] ٢٢١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ».

[356] (اعمش کے بجائے) منصور نے ابووائل سے اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص ایسی قسم اٹھاتا ہے جس کی بنا پر وہ مال کا حق دار ٹھہرتا ہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا، پھر اعمش کی طرح روایت بیان کی البتہ (اس میں) انھوں نے کہا: میرے اور ایک آدمی کے درمیان کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا۔ ہم یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے دو گواہ ہوں یا اس کی قسم (کے ساتھ فیصلہ ہوگا)۔''

[٣٥٧] ٢٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَّعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[357] جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین نے (ابو وائل) شقیق بن سلمہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی مسلمان شخص کے مال پر، حق نہ ہوتے ہوئے، قسم کھائی، وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔'' عبداللہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے کتاب اللہ سے اس کا مصداق (جس سے بات کی تصدیق ہو جائے) پڑھا: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد (میثاق) اور اپنی قسموں کا سودا تھوڑی سی قیمت پر کرتے ہیں......'' آخر آیت تک۔

[٣٥٨] ٢٢٣-(١٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي كَانَتْ لِأَبِي. فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَلَكَ يَمِينُهُ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ» فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: «أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ».

[358] سماک نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی حضر موت سے اور ایک کندہ سے نبی ﷺ کے پاس آیا۔ حضرمی (حضر موت کے باشندے) نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین پر قبضہ کیے بیٹھا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: یہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے، میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس (زمین) میں کوئی حق نہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرمی سے کہا: ''کیا تمھاری کوئی دلیل (گواہی وغیرہ) ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھارے لیے اس کی قسم ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہ آدمی بدکردار ہے، اسے کوئی پروا نہیں کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے اور یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس سے اس (قسم) کے سوا کچھ نہیں مل سکتا۔'' وہ قسم کھانے چلا اور جب اس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اگر اس نے ظلم اور زیادتی سے اس شخص کا مال کھانے کے لیے قسم کھائی

تو بلاشبہ یہ شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ نے اس سے اپنا رخ پھیر لیا ہوگا۔"

[٣٥٩] ٢٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى أَرْضِي - يَا رَسُولَ اللهِ!- فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ، وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ. قَالَ: «بَيِّنَتُكَ» قَالَ: لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ. قَالَ: «يَمِينُهُ» قَالَ: إِذَنْ يَّذْهَبُ بِهَا. قَالَ: «لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ»- قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»: قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ: رَبِيعَةُ ابْنُ عَيْدَانَ.

[359] زُہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے ابو ولید سے حدیث سنائی (زہیر نے عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ کے بجائے حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ہمیں ہشام بن عبدالملک نے حدیث سنائی، کہا) ہشام بن عبدالملک نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن وائل سے اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، آپ کے پاس دو آدمی (ایک قطعۂ) زمین پر جھگڑتے آئے، دونوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے دور جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کر لیا تھا، وہ امرؤ القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا حریف ربیعہ بن عبدان تھا۔ آپ نے فرمایا: "(سب سے پہلے) تمھارا ثبوت (شہادت۔)" اس نے کہا: میرے پاس ثبوت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: "(تب فیصلہ) اس کی قسم (پر ہوگا۔)" اس نے کہا: تب تو وہ میری زمین لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا: "تمھارے لیے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔" حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ قسم کھانے کے لیے اٹھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ظلم کرتے ہوئے کوئی زمین چھینی، وہ اس حالت میں اللہ سے ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔" اسحاق نے اپنی روایت میں (دوسرے فریق کا نام) ربیعہ بن عیدان (باء کے بجائے یاء کے ساتھ) بتایا ہے۔

فائدہ: کسی کے حق کے بارے میں جھوٹی قسم گناہِ کبیرہ ہے۔ اس پر وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جھوٹی قسم دل اور زبان کا عمل ہے جو ایمان کے اعمال سے متضاد ہے۔

(المعجم ٦٢) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخْذَ مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ، وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ) (التحفة ٦١)

باب:62-اس بات کی دلیل کہ کوئی شخص دوسرے کا مال ناحق چھیننا چاہے تو اس کے خون کا قصاص نہ ہوگا اور اگر (ایسا کرتے ہوئے) وہ مارا گیا تو جہنم میں جائے گا اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے

[٣٦٠] ٢٢٥-(١٤٠) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ».

[360] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی آدمی آ کر میرا مال چھیننا چاہے (تو میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا: ''اسے اپنا مال نہ دو۔'' اس نے کہا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ میرے ساتھ لڑائی کرے تو؟ فرمایا: ''تم اس سے لڑائی کرو۔'' اس نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپ نے فرمایا: ''تم شہید ہو گے۔'' اس نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ''وہ دوزخی ہوگا۔''

[٣٦١] ٢٢٦-(١٤١) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ؛ أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَّبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ، تَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ، فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ خَالِدٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَمَا

[361] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے سلیمان احول نے خبر دی کہ عمر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام ثابت نے انھیں بتایا کہ جب عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما اور عنبسہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے درمیان وہ (جھگڑا) ہوا جو ہوا تو وہ لڑائی کے لیے تیار ہو گئے، اس وقت (ان کے چچا) خالد بن عاص رضی اللہ عنہ سوار ہو کر عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور انھیں نصیحت کی۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا گیا، وہ شہید ہے۔''

عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[٣٦٢] وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[362] (ابن جریج کے دوسرے شاگردوں) محمد بن بکر اور ابو عاصم نے اسی مذکورہ سند کے ساتھ (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: کسی کا مال چھیننے کے لیے حملہ آور ہونے والے کا خون ضائع ہے اور اللہ کی طرف سے دیے گئے حق کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ یہ دو افراد کے الگ الگ عمل ہیں جن میں دل اور دیگر اعضاء شریک ہیں۔ ایک کا عمل عدم ایمان کی تائید وتصدیق کرتا ہے دوسرے کا عمل ایمان کی تصدیق کرتا ہے، دونوں کی سزا اور جزا کفر وایمان کی سزا اور جزا کے بہت قریب ہے۔ لیکن صرف ان عملوں کی بنا پر کفر وایمان کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

(المعجم ٦٣) - (بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ) (التحفة ٦٢)

باب:63-اپنی رعایا سے دھوکا کرنے والا حکمران آگ کا مستحق ہے

[٣٦٣] ٢٢٧-(١٤٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَّا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِّرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [انظر: ٤٧٢٩]

[363] ابواشہب نے حسن (بصری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ اگر میں جانتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی ایسا بندہ جسے اللہ کسی رعایا کا نگران بناتا ہے اور مرنے کے دن وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت سے دھوکا کرنے والا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔“

[٣٦٤] ٢٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ

[364] (ابو اشہب کے بجائے) یونس نے حسن سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ اس وقت بیمار تھے اور ان کا حال

ابْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ وَجِعٌ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَّمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَهُ؛ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْدًا رَّعِيَّةً، يَّمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي بِهٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ.

پوچھا، تو وہ کہنے لگے: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے پہلے تمھیں نہیں سنائی تھی، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور موت کے دن وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ رعیت کے حقوق میں دھوکے بازی کرنے والا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔'' عبیداللہ نے کہا: کیا آپ نے پہلے مجھے یہ حدیث نہیں سنائی؟ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمھیں نہیں سنائی یا میں تمھیں نہیں سنا سکتا تھا۔

[٣٦٥] ٢٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَّعْنِي الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَّعُودُهُ، فَجَاءَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا.

[365] (ایک اور سند سے) ہشام سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حسن نے کہا: ہم معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ہاں اُن کی عیادت کر رہے تھے کہ عبیداللہ بن زیاد آ گیا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی...... پھر ہشام نے باقی حدیث ان دونوں (ابوالاشہب اور یونس) کی حدیث کے مفہوم کے مطابق بیان کی۔

[٣٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَّوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ يَّلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ».

[366] ابوملیح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں موت (کی راہ) میں نہ ہوتا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی امیر جو مسلمانوں کے معاملات کی ذمہ داری اٹھاتا ہے، پھر وہ ان (کی بہبود) کے لیے کوشش اور خیر خواہی نہیں کرتا، وہ ان کے ہمراہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

فائدہ: یہ ایک بڑی امانت میں خیانت ہے۔ اس کی سزا اتنی بڑی ہے کہ اس کے لیے جنت حرام کر دی جاتی ہے لیکن اس پر مکمل طور پر اسلام سے خروج کا اطلاق نہیں کیا گیا۔

(المعجم ٦٤) - (بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ) (التحفة ٦٣)

باب:64- بعض دلوں سے امانت اور ایمان کا اٹھالیا جانا اور فتنوں کا دلوں پر ڈالا جانا

[٣٦٧] ٢٣٠-(١٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ! مَا أَظْرَفَهُ! مَا أَعْقَلَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ».

[367] ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائیں، ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں، آپ نے ہمیں بتایا: ''امانت لوگوں کے دلوں کے نہاں خانے میں اتری، پھر قرآن اترا، انھوں نے قرآن سے سیکھا اور سنت سے جانا۔'' پھر آپ ﷺ نے ہمیں امانت اٹھا لیے جانے کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو اس کے دل سے امانت سمیٹ لی جائے گی اور اس کا نشان پھیکے رنگ کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ ایک نیند لے گا تو (بقیہ) امانت اس کے دل سے سمیٹ لی جائے گی اور اس کا نشان ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے تم انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ تو (وہ حصہ) پھول جاتا ہے اور تم اسے ابھرا ہوا دیکھتے ہو، حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔'' پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ ''پھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی پوری طرح امانت کی ادائیگی نہ کرے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں خاندان میں ایک آدمی امانت دار ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کس قدر مضبوط ہے، کتنا لائق ہے، کیسا عقل مند ہے! جبکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان نہ ہوگا۔''

وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَإِنْ

(پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) مجھ پر ایک دور گزرا، مجھے پروا نہیں تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ لین دین کروں، اگر

كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا.

وہ مسلمان ہے تو اس کا دین اس کو میرے پاس واپس لے آئے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو اس کا حاکم اس کو میرے پاس لے آئے گا لیکن آج میں فلاں اور فلاں کے سوا تم میں سے کسی کے ساتھ لین دین نہیں کر سکتا۔

فائدہ: جو لوگ دنیوی معاملات میں امانت کا تحفظ نہیں کر سکتے وہ اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ سب سے بڑی امانت، یعنی اس کے ساتھ کیے گئے عہد کا تحفظ کیسے کر سکتے ہیں۔

[٣٦٨] وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[368] (اعمش کے دوسرے شاگردوں) عبداللہ بن نمیر، وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے بھی اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٣٦٩] ٢٣١-(١٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي سُلَيْمَانَ ابْنَ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِّبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَّحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ. قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَنْتَ، لِلّٰهِ أَبُوكَ!

[369] ابو خالد سلیمان بن حیان نے سعد بن طارق سے حدیث سنائی، انھوں نے ربعی سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا ذکر کرتے سنا؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا: ہم نے یہ ذکر سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم وہ آزمائش مراد لے رہے ہو جو آدمی کو اس کے اہل، مال اور پڑوسی (کے بارے) میں پیش آتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس فتنے (اہل، مال اور پڑوسی سے متعلق امور میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں) کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں۔ لیکن تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ سے اُس فتنے کا ذکر سنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہو گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا: میں نے (سنا ہے۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے، تیرا باپ اللہ ہی کا (بندہ) ہے (کہ اسے تم سا بیٹا عطا ہوا۔)

قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''فتنے دلوں پر ڈالیں جائیں گے، چٹائی

عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ، عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ. وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَّا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ».

(کی بنتی) کی طرح تنکا تنکا (ایک ایک) کر کے اور جو دل ان سے سیراب کر دیا گیا (اس نے ان کو قبول کر لیا اور اپنے اندر بسا لیا)، اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جس دل نے ان کو رد کر دیا اس میں سفید نقطہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے: (ایک دل) سفید، چکنے پتھر کے مانند ہو جائے گا، جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے، کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ دوسرا کالا مٹیالے رنگ کا اوندھے لوٹے کے مانند (جس پر پانی کی بوند بھی نہیں ٹکتی) جو نہ کسی نیکی کو پہچانے گا اور نہ کسی برائی سے انکار کرے گا، سوائے اس بات کے جس کی خواہش سے وہ (دل) لبریز ہو گا۔‘‘

قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا يُّوشِكُ أَنْ يُّكْسَرَ، قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لَّا أَبَا لَكَ! فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. وَحَدَّثْتُهُ: أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُّقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ، حَدِيثًا لَّيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان بند دروازہ ہے، قریب ہے کہ اسے توڑ دیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا باپ نہ رہے! کیا توڑ دیا جائے گا؟ اگر اسے کھول دیا گیا تو ممکن ہے کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ میں نے کہا: نہیں! بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ اور میں نے انھیں بتا دیا: وہ دروازہ ایک آدمی ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا فوت ہو جائے گا۔ (حذیفہ نے کہا: میں نے انھیں) حدیث (سنائی کوئی)، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں۔

قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَّا أَبَا مَالِكٍ! مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ. قَالَ، قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا. [انظر: ٧٢٦٨]

ابو خالد نے کہا: میں نے سعد سے پوچھا: ابو مالک! أَسْوَدُ مُرْبَادًّا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: کالے رنگ میں شدید سفیدی (مٹیالا رنگ۔) کہا: میں نے پوچھا: اَلْكُوزُ مُجَخِّيًا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: الٹا کیا ہوا کوزہ۔

[٣٧٠] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُومَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِّبْعِيٍّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ، جَلَسَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

[370] مروان فزاری نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے حضرت ربعی سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: جب حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے آئے تو بیٹھ کر ہمیں باتیں سنانے لگے اور کہا: کل جب میں امیر المومنین کی مجلس میں بیٹھا تو انھوں

أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ، أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ: «مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا».

نے اپنے رفقاء سے پوچھا: تم میں سے کس نے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد رکھا ہوا ہے؟...... پھر (مروان فزاری نے) ابو خالد کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی لیکن مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا سے متعلق ابو مالک کی تفسیر ذکر نہیں کی۔

[٣٧١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يُحَدِّثُنَا، أَوْ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا - وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ- مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ حُذَيْفَةُ: حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ - قَالَ: يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[371] نُعیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون، یا فرمایا: تم میں سے کون ہمیں بتائے گا (اور ان میں حذیفہ رضی اللہ عنہ موجود تھے) جو رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے بارے میں فرمایا تھا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آگے ابو مالک کی وہی روایت بیان کی ہے جو انھوں نے ربعی سے بیان کی اور اس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی بیان کیا کہ میں نے انھیں حدیث سنائی تھی، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں، یعنی وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی جانب سے تھی۔

فائدہ: بڑی آزمائشوں میں جب دل امانت کو ضائع کرنے لگتے ہیں اور باقی اعضا بھی دل کے پیچھے لگ کر برے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں تو ہر عمل کے نتیجے میں دل پر سیاہ نقطے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ دل اور دیگر اعضاء کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور جو دل آزمائش میں امانت کی حفاظت کرتے ہیں ان پر سفید نقطے پڑتے ہیں اور بالآخر دل سفید اور منور ہو جاتے ہیں یہ نور ایمان میں اضافے کی واضح دلیل ہے جو اعمال کے سبب سے حاصل ہوتا ہے۔

(المعجم ٦٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا، وَإِنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ) (التحفة ٦٤)

باب: 65- اسلام کی ابتدا اس حالت میں ہوئی کہ وہ اجنبی تھا اور عنقریب پھر اپنے ابتدائی دور کے مانند اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا

[٣٧٢] ٢٣٢-(١٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ -

[372] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کا آغاز اجنبی کی

قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَّسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ».

حیثیت سے ہوا اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا، خوش بختی ہے اجنبیوں کے لیے۔''

[٣٧٣] (١٤٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَّسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا».

[373] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''بے شک اسلام کا آغاز اجنبی کی حیثیت سے ہوا تھا اور عنقریب یہ پھر سے اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا اور وہ دو مسجدوں کے درمیان یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔''

[٣٧٤] ٢٣٣-(١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا».

[374] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ایمان مدینہ کی جانب یوں سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل کی جانب سمٹ آتا ہے۔''

فائدہ: ایمان کے معنوی وجود کو حسی وجود کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کے آغاز، اضافے اور سمٹنے کی صورت میں اس کی کمی کو واضح کیا گیا۔ آغاز میں جب لوگ ایمان لانے لگے تو وہ اس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے معاشرے میں اجنبی بن گئے۔ آخر میں جب ایمان سمٹ کر کم لوگوں کے دلوں میں رہ جائے گا تو وہ آغاز کی طرح اپنے ہی معاشرے میں اجنبی بن جائیں گے۔

(المعجم ٦٦) - (بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ) (التحفة ٦٥)

باب:66- آخری زمانے میں ایمان کا رخصت ہو جانا

[٣٧٥] ٢٣٤-(١٤٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[375] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ».

سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ (وہ وقت آجائے گا جب) زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جا رہا ہوگا۔''

[٣٧٦] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُولُ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ».

[376] معمر نے ثابت سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔''

فائدہ: اللہ کے لیے اس کا نام لے کر سوچنا، بات کرنا اور عمل کرنا ایمان ہے۔ جب کسی کی طرف سے بھی ایمان کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہوگا تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

(المعجم ٦٧) - (بَابُ جَوَازِ الِاسْتِسْرَارِ بِالْإِيمَانِ لِلْخَائِفِ) (التحفة ٦٦)

باب: 67- خوف زدہ انسان کے لیے ایمان کا چھپانا درست ہے

[٣٧٧] ٢٣٥-(١٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ» قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ قَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا» قَالَ، فَابْتُلِينَا، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا.

[377] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ''میرے لیے شمار کرو کہ کتنے (لوگ) اسلام کے الفاظ بولتے ہیں (اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں؟)'' حذیفہ نے کہا: تب ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہم پر (کوئی مصیبت نازل ہو جانے کا) خوف ہے جبکہ ہم چھ سات سو کے درمیان ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے تم کسی آزمائش میں ڈال دیے جاؤ۔'' پھر ہم آزمائش میں ڈال دیے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص پوشیدہ رہے بغیر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا تھا۔

فائدہ: آزمائش میں ایمان کو چھپانا ناگزیر ہو جائے تو بھی چھپ کر سہی، نماز کی ادائیگی ضروری ہے۔

(المعجم ٦٨) - (بَابُ تَأَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَّخَافُ عَلٰى إِيمَانِهِ لِضُعْفِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ

باب: 68- ایسے شخص کی تالیفِ قلب کرنا جس کے ایمان کے بارے میں اس کی کمزوری کی وجہ سے خوف

بِالْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ قَاطِعٍ) (التحفة ٦٧)

ہواور قطعی دلیل کے بغیر کسی کے ایمان کے بارے میں حتمی بات کہنے کی ممانعت

[٣٧٨] ٢٣٦-(١٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمٌ» أَقُولُهَا ثَلَاثًا، وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا «أَوْ مُسْلِمٌ» ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ». [انظر: ٢٤٣٣].

[378] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد (بن ابی وقاص) سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کا کچھ مال بانٹا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! فلاں کو بھی دیجیے کیونکہ وہ مومن ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان ہے۔'' میں تین بار یہ بات کہتا ہوں اور آپ ﷺ تین بار میرے سامنے یہی الفاظ دہراتے ہیں ''یا مسلمان ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میں ایک آدمی کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اُس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس ڈر سے کہ کہیں اللہ اس کو اوندھے منہ آگ میں (نہ) ڈال دے۔''

[٣٧٩] ٢٣٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا - وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ - قَالَ سَعْدٌ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا»، قَالَ، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» قَالَ، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا

[379] ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے نے اپنے چچا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ عطا فرمایا، سعد رضی اللہ عنہ بھی ان میں بیٹھے تھے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک کو چھوڑ دیا، اسے کچھ عطا نہ فرمایا، حالانکہ ان سب سے وہی مجھے زیادہ اچھا لگتا تھا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں سے اعراض کیوں فرمایا؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' سعد نے کہا: پھر میں تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گیا، پھر مجھ پر اس بات کا غلبہ ہوا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔''

لَكَ عَنْ فُلَانٍ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا، إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

تو میں تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گیا، پھر مجھ پر اس بات کا غلبہ ہوا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا، چنانچہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟ کیونکہ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔ بلاشبہ میں ایک آدمی کو (عطیہ) دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اسے منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

[٣٨٠] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، وَزَادَ: فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ. فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟

[380] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (حضرت) سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (عطیہ) دیا اور میں ان میں بیٹھا تھا...... آگے ابن شہاب کے بھتیجے کی اپنے چچا سے روایت کی طرح ہے اور اتنا اضافہ ہے: ''میں اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور سرگوشی کرتے ہوئے آپ سے عرض کی: فلاں سے آپ نے اعراض کیوں فرمایا؟''

[٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: «أَقِتَالًا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ».

[381] (عامر بن سعد کے بھائی) محمد بن سعد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی) گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ''کیا لڑائی کر رہے ہو سعد؟ کہ میں ایک آدمی کو دیتا ہوں......''

(المعجم ٦٩) - (بَابُ زِيَادَةِ طَمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ) (التحفة ٦٨)

باب: 69- دلائل کا سامنے آنا اطمینانِ قلب میں (جو ایمان کا بلند ترین مرتبہ ہے) اضافے کا باعث ہے

[٣٨٢] ٢٣٨-(١٥١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ﷺ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ .[البقرة: ٢٦٠] [قَالَ]: «وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

[انظر: ٦١٤٢]

[382] یونس نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ابراہیم ﷺ سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں، جب انھوں نے کہا تھا: ''اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تمھیں یقین نہیں؟ کہا: کیوں نہیں! لیکن (میں اس لیے جاننا چاہتا ہوں) تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔'' آپ نے فرمایا: ''اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، (وہ کسی سہارے کی تمنا کر رہے تھے) حالانکہ انھوں نے ایک مضبوط سہارے کی پناہ لی ہوئی تھی۔ اور اگر میں قید خانے میں یوسف علیہ السلام جتنا طویل عرصہ ٹھہرتا تو (ہو سکتا ہے) بلانے والے کی بات مان لیتا۔'' (عملاً آپ نے دوسرے انبیاء سے بڑھ کر ہی صبر و تحمل سے کام لیا۔)

[٣٨٣] (...) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ: «وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي». قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى جَازَهَا.

[383] مالک نے زہری سے روایت کی کہ سعید بن مسیّب اور ابو عبید نے انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی جو زہری سے یونس کی (روایت کردہ) حدیث کے مانند ہے اور مالک کی حدیث میں (یوں) ہے: ''تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔'' کہا: پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی حتی کہ اس سے آگے نکل گئے۔

[٣٨٤] حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ. وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى أَنْجَزَهَا.

[384] ابو اویس نے بھی زہری سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح مالک نے کی ہے، البتہ اس نے (حَتّٰى جَازَهَا حتی کہ اس سے آگے نکل گئے کے بجائے) حَتّٰى أَنْجَزَهَا (حتی کہ اس کو مکمل کیا) کہا ہے۔

(المعجم ٧٠) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ) (التحفة ٦٩)

باب:70-اس بات پر ایمان واجب ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی شریعت کے ذریعے سے باقی سب شریعتیں منسوخ کر دی گئیں

[٣٨٥] ٢٣٩-(١٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[385] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ہر نبی کو ایسی نشانیاں (معجزے) دی گئیں جن (کو دیکھ کر) لوگ ایمان لائے، اور وحی مجھی کو دی گئی، جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمائی، (وہ معجزہ بھی ہے، اور نور بھی ''وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوراً'') اس لیے میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن ان سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔''

[٣٨٦] ٢٤٠-(١٥٣) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

[386] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس اُمت (امّتِ دعوت) کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے، پھر وہ مر جائے اور اُس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا تو وہ اہل جہنم ہی سے ہوگا۔''

فائدہ: اب ایمان میں اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان ساری دنیا سے بڑھ کر آپ سے محبت اور آپ کی اطاعت شامل ہے۔

[٣٨٧] ٢٤١-(١٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: يَاأَبَا عَمْرٍو! إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ - فِي الرَّجُلِ - إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: فَهُوَ

[387] ہشیم نے صالح بن صالح ہمدانی سے خبر دی، انھوں نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اہلِ خراسان میں سے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا اور کہا: اے ابو عمرو! ہماری طرف اہلِ خراسان اُس آدمی کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے، پھر اس سے شادی کر لے (یہ) کہتے ہیں کہ وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار

كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ يُّؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ مَّمْلُوكٌ أَدّٰى حَقَّ اللهِ [تَعَالٰى] عَلَيْهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا، ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ»،

ہونے والے کے مانند ہے۔ شعبی ؒ نے کہا: مجھے ابوبُردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ہیں جنھیں اُن کا اجر دو بار دیا جائے گا: اہلِ کتاب کا آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ (کے دور) کو پایا تو آپ پر بھی ایمان لایا، آپ کی پیروی کی اور آپ کی تصدیق کی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے، اس نے اللہ کا جو حق اُس پر ہے، ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور ایک آدمی جس کی کوئی لونڈی تھی، اُس نے اسے خوراک دی تو بہترین خوراک مہیا کی، پھر اُسے تربیت دی تو بہت اچھی تربیت دی، پھر اس کو آزاد کر کے اُس سے شادی کر لی تو اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔

ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هٰذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ، فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هٰذَا إِلَى الْمَدِينَةِ. [انظر: ٣٤٩٩]

پھر شعبی نے خراسانی سے کہا: یہ حدیث بلا مشقت لے لو۔ پہلے ایک آدمی اس سے بھی چھوٹی حدیث کے لیے مدینہ کا سفر کرتا تھا۔

[٣٨٨] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[388] عبدہ بن سلیمان، سفیان اور شعبہ نے صالح بن صالح کے واسطے سے سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٧١) - (بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ) (التحفة ٧٠)

باب: 71- حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا ہمارے نبی محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق حاکم (فیصلے کرنے والے) بن کر نازل ہونا

[٣٨٩] ٢٤٢-(١٥٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ

[389] لیث نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ حَكَمًا مُّقْسِطًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ﷺ تم میں اتریں گے، انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی فراوانی ہو جائے گی حتی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔''

فائدہ: ان اقدامات کے ذریعے سے وہ اپنی امت کو محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں شامل کر دیں گے۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی فزوں تر ایمان ہی شرف قبولیت پانے کا مستحق ہے۔

[٣٩٠] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: «إِمَامًا مُّقْسِطًا وَّحَكَمًا عَدْلًا». وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ: «حَكَمًا عَادِلًا» وَّلَمْ يَذْكُرْ: «إِمَامًا مُّقْسِطًا»، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: «حَكَمًا مُّقْسِطًا». كَمَا قَالَ اللَّيْثُ، وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ: «وَحَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[390] سفیان بن عیینہ، یونس اور صالح نے (ابن شہاب) زہری سے (ان کی) اسی سند سے روایت نقل کی۔ ابن عیینہ کی روایت میں ہے: ''انصاف کرنے والے پیشوا، عادل حاکم'' اور یونس کی روایت میں: ''عادل حاکم'' ہے، انھوں نے ''انصاف کرنے والے پیشوا'' کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور صالح کی روایت میں لیث کی طرح ہے: ''انصاف کرنے والے حاکم'' اور یہ اضافہ بھی ہے: ''حتی کہ ایک سجدہ دنیا اور اُس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔'' (کیونکہ باقی انبیاء کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل ایمان ہوگا، ایک اولوالعزم نبی جو صاحب کتاب و شریعت تھا۔ آپ کی امت میں شامل ہوگا اور اسی کے مطابق فیصلے فرما رہا ہوگا۔)

ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ﴾ [النساء: ١٥٩] اَلْآيَةَ.

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (آخر میں) کہتے ہیں: چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اہل کتاب میں سے کوئی نہ ہوگا مگر عیسیٰ کی وفات سے پہلے ان پر ضرور ایمان لائے گا (اور انھی کے ساتھ امت محمدیہ میں شامل ہوگا۔)''

[٣٩١] ٢٤٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ:

[391] عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! یقیناً عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام عادل حاکم (فیصلہ کرنے والے) بن کر اتریں گے، ہر

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ».

صورت میں صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا اور ان سے محنت ومشقت نہیں لی جائے گی (دوسرے وسائل میسر آنے کی وجہ سے ان کی محنت کی ضرورت نہ ہوگی) لوگوں کے دلوں سے عداوت، باہمی بغض وحسد ختم ہو جائے گا، لوگ مال (لے جانے) کے لیے بلائے جائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔''

[٣٩٢] ٢٤٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ؟».

[392] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تم کیسے (عمدہ حال میں) ہوگے جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا؟'' (اترنے کے بعد پہلی نماز مقتدی کی حیثیت سے پڑھ کر اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں شامل ہو جائیں گے۔)

[٣٩٣] ٢٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ؟».

[393] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیسے ہوگے جب مریم کے بیٹے تمھارے درمیان اتریں گے اور تمھاری پیشوائی کریں گے؟'' (جب امامت کرائیں گے تو بھی امت کے ایک فرد کی حیثیت سے کرائیں گے۔)

[٣٩٤] ٢٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِّنْكُمْ؟» فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

[394] ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیسے ہوگے جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تم میں سے (ہوکر) تمھاری امامت کرائیں گے!'' میں (ولید بن مسلم) نے ابن ابی ذئب سے پوچھا: اوزاعی نے ہمیں زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا: ''اور تمھارا امام تمھی

«وَإِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ» قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِّنْكُمْ؟ قُلْتُ: تُخْبِرُنِي قَالَ: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

میں سے ہوگا'' (اور آپ کہہ رہے ہیں، ابن مریم امامت کرائیں گے۔) ابن ابی ذئب نے (جواب میں) کہا: جانتے ہو''تم میں سے تمھاری امامت کرائیں گے'' کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے بتا دیجیے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے رب عزوجل کی کتاب اور تمھارے نبی ﷺ کی سنت کے ساتھ (تم میں سے ایک فرد کی حیثیت سے یا تمھاری امت کا فرد بن کر) تمھاری قیادت یا امامت کریں گے۔

[٣٩٥] ٢٤٧-(١٥٦) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ».

[395] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ ﷺ جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔''

(المعجم ٧٢) - (بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ) (التحفة ٧١)

باب: 72-وہ دور جس میں ایمان قبول نہیں کیا جائے گا

[٣٩٦] ٢٤٨-(١٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ

[396] علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی۔ جب وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو سب کے سب لوگ ایمان لے آئیں گے، اس دن ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان

مَّغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، فَيَوْمَئِذٍ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾» [الأنعام: ١٥٨]. [انظر ٢٣٣٩، ٦٧٩٢، ٧٢٥٦، ٧٣٠١، ٧٣٤٢]

نہ لایا تھا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔'' (عمل سے تصدیق نہ کی تھی۔)

[٣٩٧] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[397] ابوزرعہ، عبدالرحمٰن اعرج اور ہمام بن منبہ سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی روایت مذکور ہے جو علاء نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

[٣٩٨] ٢٤٩-(١٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا،

[398] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الأرض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔)''

وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ».

[٣٩٩] ٢٥٠-(١٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ -: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ - سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا: «أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: اِرْتَفِعِي، اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: اِرْتَفِعِي، اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَايَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا ذٰلِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا: اِرْتَفِعِي، أَصْبِحِي طَالِعَةً مِّنْ مَّغْرِبِكِ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَّغْرِبِهَا». فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَتٰى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾» [الأنعام: ١٥٨].

[399] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں یونس نے ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے حدیث سنائی، میرے علم کے مطابق، انھوں نے یہ حدیث اپنے والد (یزید) سے سنی اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن پوچھا: ”جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟“ صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ آگاہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدے میں چلا جاتا ہے، وہ مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے حتی کہ اسے کہا جاتا ہے: اٹھو! جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس لوٹتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنی جائے قرار پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: بلند ہو جاؤ اور جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر (ایک دن سورج) چلے گا، لوگ اس میں معمول سے ہٹی ہوئی کوئی چیز نہیں پائیں گے حتی کہ (جب) یہ عرش کے نیچے اپنے اسی مستقر پر پہنچے گا تو اسے کہا جائے گا: بلند ہو اور اپنے مغرب (جس طرف غروب ہوتا تھا، اسی سمت) سے طلوع ہو تو وہ اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا جانتے ہو یہ کب ہو گا؟ یہ اس وقت ہو گا جب ”کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں نیکی نہیں کمائی تھی۔“

فائدہ: عرش کے نیچے یہ سجدہ کس صورت میں ہے، چلتے ہوئے ہے یا رک کر، کتنا لمبا ہے ہم اسے نہیں سمجھ سکتے۔ البتہ موجودہ سائنس یہ کہتی ہے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک بار اس کی رفتار میں ایک خفیف سا وقفہ آتا ہے۔ واللّٰہ أعلم بحقیقۃ الحال.

[٤٠٠] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ

[400] خالد بن عبداللہ نے یونس سے سابقہ سند کے

بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُّونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا: «أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟» بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟''...... اس کے بعد ابن علیہ والی حدیث کے ہم معنی (روایت) ہے۔

[٤٠١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟» قَالَ، قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا».

[401] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، جب سورج غائب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا: ''یہ جاتا ہے، پھر سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے سجدے کی اجازت دی جاتی ہے، (پھر یوں ہو گا کہ) جیسے اس سے کہہ دیا گیا ہو (اس میں اشارہ ہے کہ ہم حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے، ہمیں تمثیلاً اس کی خبر دی جا رہی ہے) کہ جس طرف سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو یہ اپنی غروب ہونے والی سمت سے طلوع ہو جائے گا۔''

قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا.

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ نے (﴿تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّہَا﴾ کے بجائے) عبداللہ بن مسعود کی روایت کردہ قراءت کے مطابق پڑھا: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا ''یہ اس کا مستقر ہے۔''

[٤٠٢] ٢٥١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّہَا﴾؟ [يسٓ: ٣٨] قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ».

[402] وکیع نے اعمش سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ''سورج اپنے مستقر کی طرف چل رہا ہے۔'' آپ نے جواب دیا: ''اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔''

(المعجم ٧٣) - (بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ٧٢)

[٤٠٣] ٢٥٢-(١٦٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ، - وَهُوَ التَّعَبُّدُ- اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ قَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» قَالَ «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ- قَالَ - قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾» [العلق: ١-٥] فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي

باب:73-رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا

[403] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث سنائی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کا آغاز سب سے پہلے نیند میں سچے خواب آنے سے ہوا۔ رسول اللہ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے اس کی تعبیر صبح کے روشن ہونے کی طرح سامنے آجاتی، پھر خلوت نشینی آپ کو محبوب ہوگئی، آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے اور گھر واپس جا کر (دوبارہ) اسی غرض کے لیے زادِراہ لانے سے پہلے (مقررہ) تعداد میں راتیں تحنث میں مصروف رہتے، تحنث عبادت گزاری کو کہتے ہیں، (اس کے بعد) آپ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ کر، اتنی ہی راتوں کے لیے زاد (سامان خور ونوش) لے جاتے، (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ اچانک آپ کے پاس حق (کا پیغام) آ گیا، اس وقت آپ غار حراء ہی میں تھے، چنانچہ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا: پڑھیے! آپ نے جواب دیا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا: تو اس (فرشتے) نے مجھے پکڑ کر زور سے بھینچا یہاں تک کہ (اس کا دباؤ) میری برداشت کی آخری حد کو پہنچ گیا، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے! تو میں نے کہا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، پھر اس نے مجھے پکڑا اور دوبارہ بھینچا یہاں تک کہ میری برداشت کی آخری حد آ گئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھ سکنے والا نہیں ہوں، پھر اس نے تیسری دفعہ مجھے پکڑ کر پوری قوت سے بھینچا یہاں تک کہ میری برداشت کی آخری حد آ گئی، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: ''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے

زَمِّلُونِي» فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ: «أَيْ خَدِيجَةُ! مَا لِي» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَ: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي» قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللهِ! لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَاللهِ! إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ، أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيْ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى ﷺ، يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا! يَالَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

پیدا کیا، اس نے انسان کو گوشت کے جونک جیسے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ ان آیات کے ساتھ واپس لوٹے، (اس وقت) آپ کے کندھوں اور گردن کے درمیان کے گوشت کے حصے لرز رہے تھے یہاں تک کہ آپ خدیجہ ؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا: ''مجھے کپڑا اوڑھاؤ، مجھے کپڑا اوڑھاؤ۔'' انھوں (گھر والوں) نے کپڑا اوڑھا دیا یہاں تک کہ آپ کا خوف زائل ہو گیا تو آپ نے حضرت خدیجہ ؓ سے کہا: ''خدیجہ! یہ مجھے کیا ہوا ہے؟'' اور انھیں (پوری) خبر سنائی اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔'' خدیجہ ؓ نے آپ کو جواب دیا: ہرگز نہیں! (بلکہ) آپ کو خوش خبری ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا، اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کہتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اسے کما کر دیتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو، مہمان نوازی کرتے ہیں، حق کے لیے پیش آنے والی مشکلات میں اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ ؓ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس پہنچیں، وہ حضرت خدیجہ کے چچا زاد، ان کے والد کے بھائی کے بیٹے تھے، وہ ایسے آدمی تھے جو جاہلیت کے دور میں عیسائی ہو گئے تھے، عربی خط میں لکھتے تھے اور جس قدر اللہ کو منظور تھا، انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے، بہت بوڑھے تھے اور بینائی جاتی رہی تھی۔ خدیجہ ؓ نے ان سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنیے، ورقہ بن نوفل نے پوچھا: برادرزادے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا، اس کا حال بتایا تو ورقہ نے آپ سے کہا: یہ وہی ناموس (رازوں کا محافظ) ہے جسے موسیٰ ﷺ کی طرف بھیجا گیا تھا، کاش! اس وقت میں جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت

زندہ (موجود) ہوں جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا؟ "تو کیا یہی لوگ مجھے نکالنے والے ہوں گے؟" ورقہ نے کہا: ہاں، کبھی کوئی آدمی آپ جیسا پیغام لے کر نہیں آیا مگر اس سے دشمنی کی گئی اور اگر آپ کا (وہ) دن میری زندگی میں آ گیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

[٤٠٤] ٢٥٣-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيءَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَوَاللهِ! لَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا. وَقَالَ: قَالَتْ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

[404] ہمیں معمر نے خبر دی کہ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا...... آگے یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا، سوائے اس کے کہ معمر نے لَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ أَبَدًا، "آپ کو اللہ کبھی غمگین نہ کرے گا" کہا۔ انھوں نے (یہ بھی) کہا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ کہے: "چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔"

[٤٠٥] ٢٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ. فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ: فَوَاللهِ! لَايُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

[405] عقیل بن خالد نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، آپ کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا...... پھر (عقیل نے) یونس اور معمر کی طرح حدیث بیان کی۔ اور ان دونوں کی روایت کا ابتدائی حصہ، یعنی ان کا یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہوا، بیان نہیں کیا۔ نیز عقیل بن خالد نے یونس کے ان الفاظ فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا "اللہ کی قسم! اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا" میں متابعت کرنے کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے: "چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔"

[٤٠٦] ٢٥٥-(١٦١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ. [قَالَ]: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

[406] یونس نے (اپنی سند کے ساتھ) ابن شہاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما جو اللہ کے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ [تَبَارَكَ وَ] تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾» [المدثر: ١-٥] وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ.

رسول ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، یہ حدیث سنایا کرتے تھے، کہا: وقفۂ وحی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دوران میں جب میں چل رہا تھا، میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، اس پر میں نے اپنا سر اٹھایا تو اچانک (دیکھا) وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غارِ حراء میں آیا تھا، آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا۔'' آپ نے فرمایا: ''اس کے خوف کی وجہ سے مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور میں گھر واپس آ گیا اور کہا: مجھے کپڑا اوڑھاؤ، مجھے کپڑا اوڑھاؤ تو انھوں (گھر والوں) نے مجھے کمبل اوڑھا دیا۔'' اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھیے (اور لوگوں کو) ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیے اور گندگی سے الگ رہیے۔'' اور اس (اَلرُّجْز یعنی گندگی) سے مراد بت ہیں۔ فرمایا: پھر وحی مسلسل نازل ہونے لگی۔

[٤٠٧] ٢٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ» - قَالَ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجْزُ: اَلْأَوْثَانُ - قَالَ: ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ - بَعْدُ - وَتَتَابَعَ.

[407] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''پھر وحی ایک وقفے کے لیے مجھ سے منقطع ہوگئی، اسی دوران میں جب میں چل رہا تھا.....'' پھر (عقیل نے) یونس کی طرح روایت بیان کی، البتہ انھوں نے (مزید یہ) کہا: ''تو خوف سے مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی حتی کہ میں زمین پر گر پڑا'' (ابن شہاب نے کہا: ابوسلمہ نے بتایا: اَلرُّجْز سے بت مراد ہیں) کہا: پھر نزولِ وحی (کی رفتار) میں گرمی آ گئی اور مسلسل نازل ہونے لگی۔

[٤٠٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[408] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی طرح حدیث بیان کی (اس میں یہ) کہا: تو اللہ تبارک وتعالیٰ

الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَقَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ إِلَى [قَوْلِهِ]: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ - قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ - وَهِيَ الْأَوْثَانُ وَقَالَ: «فَجُئِثْتُ مِنْهُ» كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ.

نے: ﴿يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ سے لے کر ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ تک (کی آیتیں) نازل فرمائیں (نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے) اور اس (الرجز) سے بت مراد ہیں، نیز معمر نے عقیل کی طرح ''مجھ پر خوف طاری ہو گیا'' کہا۔

[٤٠٩] ٢٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أَوِ ﴿ٱقْرَأْ﴾ فَقَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾. فَقُلْتُ: أَوِ ﴿ٱقْرَأْ﴾؟ قَالَ جَابِرٌ: أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ، فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ - يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَتْنِي مِنْهُ رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾» [المدثر ١-٤].

[409] اوزاعی نے کہا: میں نے یحییٰ سے سنا، کہتے تھے: میں نے ابوسلمہ سے سوال کیا: ''قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا؟ کہا: ﴿يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾۔ میں نے کہا: یا ﴿اِقْرَاْ﴾؟ ابوسلمہ نے کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ پہلے اتارا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: ﴿يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾۔ میں نے کہا: یا ﴿اِقْرَاْ﴾؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں وہی بات بتاتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حراء میں ایک ماہ اعتکاف کیا۔ جب میں نے اپنا اعتکاف ختم کیا تو میں اترا، پھر میں وادی کے درمیان پہنچا تو مجھے آواز دی گئی، اس پر میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں نظر دوڑائی تو مجھے کوئی نظر نہ آیا، مجھے پھر آواز دی گئی تو میں نے دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا، پھر (تیسری بار) مجھے آواز دی گئی تو میں نے سر اوپر اٹھایا تو وہی (فرشتہ) فضا میں تخت (کرسی) پر بیٹھا ہوا تھا (یعنی جبریل علیہ السلام) اس کی وجہ سے مجھ پر سخت لرزہ طاری ہو گیا۔ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا اور کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، انھوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اور مجھ پر پانی ڈالا۔ تو اس (موقع) پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔''

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے وقفے کے بعد سب سے پہلے اترنے والی آیات بتائی ہیں۔

[٤١٠] ٢٥٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

[410] علی بن مبارک نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''تو وہ آسمان و زمین کے

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ».

درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔"

(المعجم ٧٤) - (بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ) (التحفة ٧٣)

باب:74-رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت آسمانوں پر لے جانا اور نمازوں کی فرضیت

[٤١١] ٢٥٩-(١٦٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ - وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ - قَالَ: - فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ - قَالَ: - فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ - قَالَ: - ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ، فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ، وَّ إِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ﷺ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ- عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ

[411] شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس براق لایا گیا۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا چوپایہ ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اپنا سُم وہاں رکھتا ہے جہاں اس کی نظر کی آخری حد ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہوا حتی کہ بیت المقدس آیا۔ فرمایا: میں نے اس کو اسی حلقے (کنڈے) سے باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر (وہاں سے) نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا لے آئے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر وہ ہمیں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ جبریل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: اور (کیا) انھیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے (دروازہ) کھول دیا گیا تو میں اچانک آدم ﷺ کے سامنے تھا، انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر وہ ہمیں اوپر دوسرے آسمان کی طرف لے گئے، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے

بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ: عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ - فَرَحَّبَا، وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ﷺ، وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، قَالَ: فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَرَفَعْنَٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ [مريم: ٥٧] ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ. فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِهٰرُونَ ﷺ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ]. قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ [ﷺ]. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ

ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا انھیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، اب میں دو خالہ زاد بھائیوں، عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے سامنے تھا (اللہ ان دونوں پر رحمت اور سلامتی بھیجے) دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر کی، پھر جبریل علیہ السلام ہمیں اوپر تیسرے آسمان تک لے گئے، جبریل نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہا: (ہاں) بھیجا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے یوسف ﷺ کو دیکھا، وہ ایسے تھے کہ (انسانوں کا) آدھا حسن انھیں عطا کیا گیا تھا، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، بھیجا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تب میرے سامنے ادریس ﷺ تھے۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ہم نے اسے (ادریس ﷺ کو) بلند مقام تک رفعت عطا کی۔'' پھر ہمیں اوپر پانچویں آسمان پر لے جایا گیا تو جبریل نے دروازہ کھلوایا، کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: ان کے لیے پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تب میری ملاقات ہارون ﷺ سے ہوئی، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر ہمیں چھٹے آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: یہ کون

بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ [ﷺ]. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ﷺ، مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَّا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ - قَالَ: - فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى [اللهُ] إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ - قَالَ: - فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِي - فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ - قَالَ: - فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] وَبَيْنَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ

ہیں؟ کہا: جبریل۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، بھیجا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تب میری ملاقات موسیٰ ﷺ سے ہوئی، انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل نے دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: (ہاں) بھیجا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں حضرت ابراہیم ﷺ کے سامنے تھا۔ انھوں نے بیت معمور سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اس (بیت معمور) میں ہر روز ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لیے) داخل ہوتے ہیں، پھر کبھی دوبارہ اس میں واپس (آکر داخل) نہیں ہو سکتے، پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ (آخری سرحد پر واقع بیری کے درخت) کے پاس لے گئے، اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح ہیں، جب اللہ کے حکم سے جس چیز نے اسے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو وہ بدل گئی، اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی مخلوق نہیں جو اس کے حسن کا وصف بیان کر سکے، پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو کی، اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں، میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت (کے لوگوں) کے پاس اس کی طاقت نہ ہوگی، میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور پرکھ چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں واپس اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ

حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً، قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ».

سے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں واپس موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں گھٹا دیں۔ انھوں نے کہا: آپ کی امت کے پاس (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہ ہوگی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ نے فرمایا: تو میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور (اجر میں) ہر نماز کے لیے دس ہیں، (اس طرح) یہ پچاس نمازیں ہیں اور جو کوئی ایک نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن عمل نہ کرے گا، اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ (اس ارادے پر) عمل کرے گا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی ایک برائی کا ارادہ کرے گا اور (وہ برائی) کرے گا نہیں تو کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر اسے کر لے گا تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: میں اترا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کی درخواست کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: میں اپنے رب کے پاس (بار بار) واپس گیا ہوں حتی کہ میں اس سے شرمندہ ہو گیا ہوں۔''

[٤١٢] ٢٦٠-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ [بْنُ أَسَدٍ]: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلٰى زَمْزَمَ، فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ».

[412] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس (فرشتے) آئے اور مجھے زمزم کے پاس لے گئے، میرا سینہ چاک کیا گیا، پھر زمزم کے پانی سے دھویا گیا، پھر مجھے (واپس اپنی جگہ) اتار دیا گیا۔'' (یہ معراج سے فوراً پہلے کا واقعہ ہے۔)

[٤١٣] ٢٦١-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[413] (سلیمان بن مغیرہ کے بجائے) حماد بن سلمہ نے ثابت کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جبکہ آپ

أَتَاهُ جِبْرِيلُ ﷺ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ - يَعْنِي ظِئْرَهُ - فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ. قَالَ أَنَسٌ: وَقَدْ كُنْتُ أَرٰى أَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ.

بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انھوں نے آپ کو پکڑا، نیچے لٹایا، آپ کا سینہ چاک کیا اور دل نکال لیا، پھر اس سے ایک لوتھڑا نکالا اور کہا: یہ آپ (کے دل میں) سے شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اس کو جوڑا اور اس کی جگہ پر لوٹا دیا، بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ، یعنی آپ کی رضاعی ماں کے پاس آئے اور کہا: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (یہ سن کر لوگ دوڑے) تو آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا، آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سلائی کا نشان آپ کے سینے پر دیکھا کرتا تھا۔ (یہ بچپن کا شق صدر ہے۔)

[٤١٤] ٢٦٢-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَّأَخَّرَ، وَزَادَ وَنَقَصَ.

[414] شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث سنائی (کہا): میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ہمیں اس رات کے بارے میں حدیث سنا رہے تھے جس میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے رات کے سفر پر لے جایا گیا کہ آپ کی طرف وحی کیے جانے سے پہلے آپ کے پاس تین نفر (فرشتے) آئے، اس وقت آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ شریک نے ''واقعہ اسراء'' ثابت بنانی کی حدیث کی طرح سنایا اور اس میں کچھ چیزوں کو آگے پیچھے کر دیا اور (کچھ میں) کمی بیشی کی۔ (امام مسلم نے یہ تفصیل بتا کر پوری روایت نقل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔)

فائدہ: بعض دیگر احادیث میں بھی یہ ذکر ہوا ہے کہ بچپن کے شق صدر اور معراج سے پہلے کے شق صدر کے درمیان نزول وحی سے پہلے بھی شق صدر ہوا۔ اس روایت کے راوی شریک بن عبداللہ نے غالباً تفصیل بتانے کے لیے اس کو بھی ذکر کیا۔ شریک کی روایت پر بحث مفصل شرح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (439) کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[٤١٥] ٢٦٣-(١٦٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[415] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا: ''میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھولی گئی، جبریل علیہ السلام اترے، میرا سینہ چاک کیا، پھر

ﷺ قَالَ: «فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِىءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. قَالَ: فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَافْتَحْ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَسْوِدَةٌ - قَالَ: - فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، قَالَ: فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ ﷺ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ. فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عِنْدَ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى - قَالَ: - ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَتَحَ.

اسے زم زم کے پانی سے دھویا، پھر سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا، پھر اس کو جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے، جب ہم سب سے نچلے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے (اس) نچلے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ جبریل ہے۔ پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ کہا: ہاں، میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا: کیا ان کی طرف (کسی کو) بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ جب ہم پہلے آسمان کے اوپر گئے تو دیکھا ایک شخص ہے، اس کی دائیں طرف بھی (انسانی) ہیولے ہیں اور بائیں طرف بھی ہیولے ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا ہے۔ اس نے کہا: خوش آمدید! صالح نبی کو اور صالح بیٹے کو۔ میں نے جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ آدم ﷺ ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں طرف کے ہیولے ان کی اولاد کی روحیں ہیں، دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے ہیولے دوزخیوں کے ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے اوپر کی طرف لے کر چلے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان تک پہنچ گئے تو اس کے خازن (پہرے دار) سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس کے خازن نے بھی پہلے آسمان والے کی طرح بات کی اور دروازہ کھول دیا۔

فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ - عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ مجھے آسمانوں پر آدم، ادریس، عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام ملے (اختصار سے بتاتے ہوئے) انھوں (ابوذر) نے یہ تعین نہیں کی کہ ان کی منزلیں کیسے تھیں؟ البتہ یہ بتایا کہ آدم علیہ السلام آپ

السَّلَامُ-فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوسٰى. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - قَالَ: - ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ - قَالَ: - قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيمُ».

کو پہلے آسمان پر ملے اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر (یہ کسی راوی کا وہم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ساتویں آسمان پر ہوئی)، فرمایا: جب جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، پھر وہ آگے گزرے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو (جبریل نے) کہا: یہ ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا: عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے، مرحبا! میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ [كَانَا] يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ».

ابن شہاب نے کہا: مجھے ابن حزم نے بتایا کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر (جبریل) مجھے (اور) اوپر لے گئے حتی کہ میں ایک اونچی جگہ کے سامنے نمودار ہوا، میں اس کے اندر سے قلموں کی آواز سن رہا تھا۔''

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَفَرَضَ اللهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسٰى: مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ لِي مُوسٰى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ - قَالَ: - فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ [عَنِّي] شَطْرَهَا - قَالَ: - فَرَجَعْتُ إِلٰى

ابن حزم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جواب دیا: ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ فرمایا: اس پر میں نے اپنے رب

مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ - قَالَ:- رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ - قَالَ: - فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّي. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَّا أَدْرِي مَا هِيَ - قَالَ: - ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ».

سے رجوع کیا تو اس نے اس کا ایک حصہ مجھ سے کم کر دیا۔ آپ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا اور انھیں بتایا۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے گی۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں، میرے ہاں حکم بدلا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ تو میں نے کہا: (بار بار سوال کرنے پر) میں اپنے رب سے شرمندہ ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ گئے تو اس کو (ایسے ایسے) رنگوں نے ڈھانپ لیا کہ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے؟ پھر مجھے جنت کے اندر لے جایا گیا، اس میں گنبد موتیوں کے تھے اور اس کی مٹی کستوری تھی۔''

فائدہ: اگلی حدیث میں جو حضرت انس نے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی۔ اس کے ابتدائی جملوں اور متعدد دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اصل جسمانی سفرِ معراج کے علاوہ، خواب میں بھی آپ کو معراج کرایا گیا اس کا مقصد یہ نظر آتا ہے کہ آپ کو اصل سفرِ معراج کے لیے تیار کیا جائے۔ خواب کے سفر اور حقیقی سفر کی تفصیلات میں فرق فطری ہے۔

[٤١٦] ٢٦٤-(١٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - لَعَلَّهُ قَالَ - عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ - رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ - قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، فَشُرِحَ صَدْرِي إِلٰى كَذَا وَكَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِيَ: مَا يَعْنِي؟ قَالَ: إِلٰى أَسْفَلِ بَطْنِهِ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ

[416] سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھوں نے غالباً یہ کہا) کہ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جو ان کی قوم کے فرد تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بیت اللہ کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، اس اثنا میں ایک کہنے والے کو میں نے یہ کہتے سنا: ''تین آدمیوں میں سے ایک، دو کے درمیان والا'' پھر میرے پاس آئے اور مجھے لے جایا گیا، اس کے بعد میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں زم زم کا پانی تھا، پھر میرا سینہ کھول دیا گیا، فلاں سے فلاں جگہ تک (قتادہ نے کہا: میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: اس سے کیا مراد لے رہے ہیں؟ اس نے کہا، پیٹ کے نیچے کے حصے

أُعِيدَ مَكَانَهُ، ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَّحِكْمَةً، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ - فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ-فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَفَتَحَ لَنَا. وَقَالَ: مَرْحَبًا [بِهِ]، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلٰى آدَمَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسٰى وَيَحْيٰى - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - وَفِي الثَّالِثَةِ يُوسُفَ، وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ. وَفِي الْخَامِسَةِ هٰرُونَ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكٰى، فَنُودِيَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: رَبِّ! هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي، يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ رَأٰى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَّخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا: نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ «فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَا هٰذِهِ الْأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ

تک) پھر میرا دل نکالا گیا اور اسے زم زم کے پانی سے دھویا گیا، پھر اسے دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا، پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا، جسے براق کہا جاتا ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نظر کی آخری حد تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم سب سے نچلے (پہلے) آسمان تک پہنچے۔ جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: تو پوچھا گیا: یہ (دروازہ کھلوانے والا) کون ہے؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا، کیا (آسمانوں پر لانے کی لیے) ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں۔ تو اس نے ہمارے لیے دروازہ کھول دیا اور کہا: مرحبا! آپ بہترین طریقے سے آئے! فرمایا: پھر ہم آدم علیہ السلام کے سامنے پہنچ گئے۔ آگے پورے قصے سمیت حدیث سنائی اور بتایا کہ دوسرے آسمان پر آپ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے، تیسرے پر یوسف علیہ السلام سے اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے، پانچویں پر ہارون علیہ السلام سے ملے، کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے، میں موسیٰ ﷺ کے پاس پہنچا اور ان کو سلام کیا، انھوں نے کہا: صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا، جب میں ان سے آگے چلا گیا تو وہ رونے لگے، انھیں آواز دی گئی آپ کو کس بات نے رلا دیا؟ کہا: اے میرے رب! یہ نوجوان ہیں جن کو تو نے میرے بعد بھیجا ہے ان کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچ گئے تو میں ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آیا۔'' اور انھوں نے حدیث میں کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ انھوں نے چار نہریں دیکھیں، ان کے منبع سے دو ظاہری نہریں نکلتی ہیں اور دو

وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. فَقُلْتُ: يَاجِبْرِيلُ! مَا هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَّالْآخَرُ لَبَنٌ، فَعُرِضَا عَلَيَّ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ. فَقِيلَ: أَصَبْتَ، أَصَابَ اللهُ بِكَ، أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً». ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

پوشیدہ نہریں۔" میں نے کہا: اے جبریل! یہ نہریں کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: جو دو پوشیدہ ہیں تو وہ جنت کی نہریں ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں، پھر بیتِ معمور میرے سامنے بلند کیا گیا تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا: یہ بیت معمور ہے، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، جب اس سے نکل جاتے ہیں، تو اس (زمانے) کے آخر تک جوان کے لیے ہے دوبارہ اس میں نہیں آ سکتے، پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، دونوں میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے دودھ کو پسند کیا، اس پر کہا گیا، آپ نے ٹھیک (فیصلہ) کیا، اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے (سب کو) صحیح (فیصلے) تک پہنچائے، آپ کی امت (بھی) فطرت پر ہے، پھر مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں......" پھر (سابقہ) حدیث کے آخر تک کا سارا واقعہ بیان کیا۔

فائدہ: صرف دو دریا ہی نہیں تمام دریا، بلکہ اللہ کی ہر نعمت اس کے غیب کے خزانے سے آتی ہے۔ ہماری نظر میں اس وقت آتی ہے جب ہم اسے دیکھ سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اس کا آغاز یہیں سے ہوا ہے۔ ہم تو خود اپنا آغاز بھی جسمانی آغاز سے سمجھتے ہیں۔ روح، اس کی حقیقت اور اس کا آغاز ہم سے پوشیدہ ہے۔

[٤١٧] ٢٦٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِىءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِىءَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا».

[417] ہشام نے قتادہ سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں اضافہ کیا: "تو میرے پاس حکمت اور ایمان سے بھرا سونے کا طشت لایا گیا اور (میری) گردن کے قریب سے پیٹ کے پتلے حصے تک چیرا گیا، پھر زم زم کے پانی سے دھویا گیا، پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔" (وضاحت کتاب الایمان کے تعارف میں دیکھیے۔)

[٤١٨] ٢٦٦-(١٦٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ: «مُوسٰى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ». وَقَالَ: «عِيسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوعٌ» وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

[418] شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعالیہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے تمھارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسراء کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے اونچے لمبے تھے جیسے وہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں اور فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام گٹھے ہوئے جسم کے میانہ قامت تھے۔'' اور آپ نے دوزخ کے داروغے مالک اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

[٤١٩] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ - ابْنُ عَبَّاسٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ - [عَلَيْهِ السَّلَامُ] - رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ، إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ». وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ، فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ ﴿فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ﴾ [السجدة: ٢٣].

قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

[419] شیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ کے حوالے سے سابقہ سند کے ساتھ حدیث سنائی کہ ہمیں تمھارے نبی ﷺ کے چچازاد (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اسراء کی رات موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ گندم گوں، طویل قامت کے گٹھے ہوئے جسم کے انسان تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں۔ اور میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخ وسفید اور سر کے بال سیدھے تھے۔'' (سفر معراج کے دوران میں) ان بہت سی نشانیوں میں سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دکھائیں آپ کو دوزخ کا داروغہ مالک اور دجال بھی دکھایا گیا۔ ''آپ ان (موسیٰ) سے ملاقات کے بارے میں شک میں نہ رہیں۔''

شیبان نے کہا: قتادہ اس آیت کی تفسیر بتایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یقیناً موسیٰ علیہ السلام سے ملے تھے۔ (یہ ملاقات حقیقی تھی، معراج محض خواب نہ تھا۔)

[٤٢٠] ٢٦٨-(١٦٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ:

[420] احمد بن حنبل اور سریج بن یونس نے کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں داود بن ابی ہند نے ابوعالیہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ وادیِ ازرق سے گزرے تو آپ نے

«أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟» فَقَالُوا: هٰذَا وَادِي الْأَزْرَقِ - قَالَ: - «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ» ثُمَّ أَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟» قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشٰى. قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ ابْنِ مَتّٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ، وَّهُوَ يُلَبِّي».

پوچھا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ وادیِ ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو وادی کے موڑ سے اترتے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ کہتے ہوئے اللہ کے سامنے زاری کر رہے ہیں۔'' پھر آپ ہرشیٰ کی گھاٹی پر پہنچے تو پوچھا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ ہرشیٰ کی گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جیسے میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ رنگ کی مضبوط بدن اونٹنی پر سوار ہیں، ان کے جسم پر اونی جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا.

ابن حنبل نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ ہشیم نے کہا: خُلْبَة سے لیف، یعنی کھجور کی چھال مراد ہے۔

فائدہ: جس طرح معراج کے دوران آپ کو ماضی، حال اور مستقبل کے احوال دکھائے گئے اسی طرح بعض دوسرے مواقع پر بھی اوقات کی حدود ضم کر کے ماضی اور مستقبل کے واقعات آپ کی نظروں کے سامنے لائے گئے۔

[٤٢١] ٢٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟» فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوسٰى ﷺ - فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَّمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ - وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي» قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟» قَالُوا: هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا».

[421] ابن ابی عدی نے داود سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو عالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان رات کے وقت سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' لوگوں نے کہا: وادیِ ازرق ہے، آپ نے فرمایا: ''جیسے میں موسیٰ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں (آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے رنگ اور بالوں کے بارے میں کچھ بتایا جو داود کو یاد نہیں رہا) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دو انگلیاں اپنے (دونوں) کانوں میں ڈالی ہوئی ہیں، اس وادی سے گزرتے ہوئے، تلبیہ کے ساتھ، بلند آواز سے اللہ کے سامنے زاری کرتے جا رہے ہیں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک (اور) گھاٹی پر پہنچے تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ہرشیٰ یا لفت ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جیسے میں یونس علیہ السلام کو سرخ

اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان کے بدن پر اونی جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے، وہ تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

[٤٢٢] ٢٧٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ، فَانْظُرُوا إِلٰى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسٰى، فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي».

[422] مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا تذکرہ چھیڑ دیا، (اس پر کسی نے) کہا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے یہ کہا ہو لیکن آپ نے یہ فرمایا: ''جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق ہے تو اپنے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لو اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ، گٹھے ہوئے جسم کے مرد ہیں، سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے جیسے میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ جب وادی میں اترے ہیں تو تلبیہ کہہ رہے ہیں۔''

فائدہ: یہ الفاظ کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھے ہوئے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنے، یہ الفاظ دوسرے صحابہ سے روایت کیے ہیں۔

[٤٢٣] ٢٧١-(١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ، فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ - [عَلَيْهِ السَّلَامُ] - فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ [صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ] فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: «دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ».

[423] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث سے، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیائے کرام میرے سامنے لائے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام پھرتیلے بدن کے آدمی تھے، جیسے وہ قبیلۂ شنوءہ کے مردوں میں سے ایک ہوں اور میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا، مجھے ان کے ساتھ سب سے قریبی مشابہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نظر آتی ہے، میں نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا، مجھے ان کے ساتھ سب سے قریبی مشابہت تمھارے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نظر آئی، یعنی آپ خود۔ اور میں نے جبریل علیہ السلام کو (انسانی شکل میں) دیکھا، میں نے ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت دحیہ رضی اللہ عنہ میں دیکھی۔''

ابن رمح کی روایت میں ''دحیہ بن خلیفہ'' ہے۔

[٤٢٤] ٢٧٢-(١٦٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ: عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ، رَّجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ - قَالَ:- وَلَقِيتُ عِيسٰى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ»-يَعْنِي حَمَّامًا-قَالَ: «وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَا أَشْبَهُ وُلْدِهِ بِهِ - قَالَ:- فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَّفِي الْآخَرِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ- أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ-أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». [انظر: ٥٢٤٠]

[424] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مجھے اسراء کروایا گیا تو میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا (آپ نے ان کا حلیہ بیان کیا: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا:) وہ ایک مضطرب (کچھ لمبے اور پھرتیلے) مرد ہیں، لٹکتے بالوں والے، جیسے وہ قبیلۂ شنوءہ کے مردوں میں سے ہوں (اور آپ نے فرمایا:) میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی (آپ ﷺ نے ان کا حلیہ بیان فرمایا:) وہ میانہ قامت، سرخ رنگ کے تھے گویا ابھی دیماس (یعنی حمام) سے نکلے ہوں۔ اور فرمایا: میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا، ان کی اولاد میں سے میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہوں (آپ ﷺ نے فرمایا) میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، مجھ سے کہا گیا: ان میں سے جو چاہیں لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا، (جبریل علیہ السلام نے) کہا کہ آپ کو فطرت کی راہ پر چلایا گیا ہے (یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے) اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت راستے سے ہٹ جاتی۔''

(المعجم ٧٥) - (بَابُ ذِكْرِ الْمَسِيحِ ابْنِ مَرْيَمَ وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ) (التحفة ٧٤)

باب:75- مسیح ابن مریم علیہما السلام اور مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کا تذکرہ

[٤٢٥] ٢٧٣-(١٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُّتَّكِئًا

[425] مالک (بن انس) نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا تو میں نے ایک گندم گوں شخص دیکھا، گندم گوں لوگوں میں سے سب سے خوبصورت تھا جنھیں تم دیکھتے ہو، ان کی لمبی لمبی لٹیں تھیں جوان لٹوں میں سے سب سے خوبصورت تھیں

عَلٰى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [انظر: ٧٣٥٦، ٧٣٦١]

جنھیں تم دیکھتے ہو، ان کو کنگھی کی ہوئی تھی اور ان میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، دو آدمیوں کا (یا دو آدمیوں کے کندھوں کا) سہارا لیا ہوا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا گیا: یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا، الجھے ہوئے گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ کانی تھی، جیسے انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہو، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو کہا گیا: یہ مسیح دجال (جھوٹا یا مصنوعی مسیح) ہے۔''

[٤٢٦] ٢٧٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسٰى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ: الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا [وَ] إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: [هٰذَا] الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَّأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ، وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

[426] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے، خبردار رہنا! مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے جیسے انگور کا بے نور دانہ ہو۔'' کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے رات اپنے آپ کو نیند کے عالم میں کعبہ کے پاس دیکھا تو میں نے ایک گندم گوں شخص دیکھا، گندم گوں لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا جنھیں تم دیکھتے ہو۔ اس کے سر کی لٹیں کندھوں کے درمیان تک لٹک رہی ہیں، بال کنگھی کیے ہوئے ہیں، سر سے پانی ٹپک رہا ہے، اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اور ان دونوں کے درمیان بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں (جواب دینے والوں) نے کہا: یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی دیکھا، اس کے بال الجھے ہوئے گھنگریالے تھے، دائیں آنکھ سے کانا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں وہ سب سے زیادہ (عبدالعزیٰ) ابن قطن کے مشابہ تھا، وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: یہ جعلی مسیح ہے۔''

فائدہ: وہ جعلی مسیح لوگوں کو دھوکا دینے میں ماہر ہوگا۔ آپ کو وہ دکھایا بھی اسی کیفیت میں گیا کہ جعلسازی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ کی طرح دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر طواف کر رہا ہے۔

[٤٢٧] ٢٧٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى رَجُلَيْنِ، يَسْكُبُ رَأْسُهُ-أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ- فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوِ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ - لَا يَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ - قَالَ: وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ، جَعْدَ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَلْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

[427] حنظلہ نے سالم کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے کعبہ کے پاس ایک گندم گوں، سر کے سیدھے کھلے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھا، اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا (یا اس کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے) میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں (جواب دینے والوں) نے کہا: عیسیٰ ابن مریم یا مسیح ابن مریم (راوی کو یاد نہ تھا کہ (دونوں میں سے) کون سا لفظ کہا تھا) اور ان کے پیچھے میں نے ایک آدمی دیکھا: سرخ رنگ کا، سر کے بال گھنگریالے اور دائیں آنکھ سے کانا، میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سب سے زیادہ ابن قطن اس کے مشابہ ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: مسیح دجال ہے۔''

[٤٢٨] ٢٧٦-(١٧٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».

[428] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قریش نے مجھے جھٹلایا، تو میں حِجر (حطیم) میں کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے اچھی طرح نمایاں کر دیا اور میں نے اسے دیکھ کر اس کی نشانیاں ان کو بتانی شروع کر دیں۔''

فائدہ: یعنی خواب کے ان مشاہدات کی طرح سفر معراج خواب نہ تھا، حقیقی سفر تھا، اگر خواب ہوتا تو مشرکین نہ اسے چیلنج کر سکتے نہ نشانیاں ہی پوچھتے۔ پھر مشرکوں کے سوالات پر اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی وقت، وہیں کھڑے کھڑے بیت المقدس کا مشاہدہ کروا دیا۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

[٤٢٩] ٢٧٧-(١٧١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

[429] ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ، بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً - أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً - فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ، جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

سنا: ''جب میں نیند میں تھا، میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کا رنگ گندمی ہے، بال سیدھے ہیں، دو آدمیوں کے درمیان ہے، اس کا سر پانی ٹپکا رہا ہے (یا اس کا سر پانی گرا رہا ہے) میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ (جواب دینے والوں نے) کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں دیکھتا گیا تو اچانک ایک سرخ رنگ کا آدمی (سامنے) تھا، جسم کا بھاری، سر کے بال گھنگریالے، آنکھ کانی، جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہو، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: دجال ہے، لوگوں میں اس کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے۔''

[٤٣٠] ٢٧٨-(١٧٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ - قَالَ: - فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَائِمٌ يُّصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَائِمٌ يُّصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ ﷺ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ

[430] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں دیکھا، قریش مجھ سے میرے رات کے سفر کے بارے میں سوال کر رہے تھے، انھوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا جو میں نے غور سے نہ دیکھی تھیں، میں اس قدر شدید پریشانی میں مبتلا ہوا کہ کبھی اتنا پریشان نہ ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ''اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (بیت المقدس) کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھتے، میں انھیں بتا دیتا۔ اور میں نے خود کو انبیاء کی ایک جماعت میں دیکھا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، وہ گٹھے ہوئے پھرتیلے بدن کے گھنے بالوں والے شخص تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے آدمیوں میں سے ایک ہوں۔ اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو دیکھا، وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور (وہاں) ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمھارے صاحب ہیں، آپ نے اپنی ذات مراد لی، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان

فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَامُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ».

سب کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے کہا: اے محمد! یہ مالک ہیں، جہنم کے داروغے، انھیں سلام کہیے: میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انھوں نے پہل کر کے مجھے سلام کیا۔''

(المعجم ٧٦ - (بَابٌ: فِي ذِكْرِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى) (التحفة ٧٥)

باب:76- سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

[٤٣١] ٢٧٩-(١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا، فَيُقْبَضُ مِنْهَا - قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ﴾ [النجم:١٦]. قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ - لِمَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا - الْمُقْحِمَاتُ.

[431] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو ''اسراء'' کروایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، (جبکہ اس کی شاخیں ساتویں آسمان کے اوپر ہیں) وہ سب چیزیں جنھیں زمین سے اوپر لے جایا جاتا ہے، اس تک پہنچتی ہیں اور وہاں سے انھیں لے لیا جاتا ہے اور وہ چیزیں جنھیں اوپر سے نیچے لایا جاتا ہے، وہاں پہنچتی ہیں اور وہیں سے انھیں وصول کر لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب ڈھانپ لیا، سدرہ (بیری کے درخت) کو جس چیز نے ڈھانپا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سونے کے پتنگوں نے۔ اور کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں: پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ کی امت کے (ایسے) لوگوں کے (جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا) جہنم میں پہنچانے والے (بڑے بڑے) گناہ معاف کر دیے گئے۔

(المعجم ٧٧) - (بَابُ مَعْنٰى قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ

باب: 77- فرمانِ الٰہی: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ کے معنی اور کیا اسراء کی رات رسول اللہ ﷺ

رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ (التحفة ٧٦)

نے رب تعالیٰ کو دیکھا؟

[٤٣٢] ٢٨٠-(١٧٤) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ [النجم: ٩] قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[432] عباد بن عوام نے کہا: ہمیں شیبانی نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے زر بن حُبیش سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ''وہ دو کمان کے برابر فاصلے پر تھے یا اس سے بھی زیادہ قریب تھے۔'' زر نے کہا: مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٣] ٢٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ﴾ [النجم: ١١] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[433] حفص بن غیاث نے شیبانی سے حدیث سنائی، انھوں نے زر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے آیت: ''جھوٹ نہ دیکھا دل نے، جو دیکھا'' پڑھی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٤] ٢٨٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ﴾ [النجم: ١٨] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

[434] شعبہ نے سلیمان شیبانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے زر بن حُبیش سے سنا، کہا کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے آیت ''آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں'' پڑھی، کہا: کہ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی (اصل) صورت میں دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

[٤٣٥] ٢٨٣-(١٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم: ١٣] قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

[435] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اللہ کے فرمان:) ''آپ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا'' (کے بارے میں) کہا: آپ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔

[٤٣٦] ٢٨٤-(١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ

[436] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے اسے (رب تعالیٰ کو) دل

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ.

سے دیکھا۔

فائدہ: جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے اللہ کی آیات کی رؤیت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق خود اللہ کی رؤیت آپ کے قلبِ اطہر کے اعمال میں سے ہے۔ اس سے ایمان میں جو بے پناہ اضافہ ہوا، ہمارے لیے اس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔

[٤٣٧] ٢٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ -: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ﴾ ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم: ١١ و١٣] قَالَ: رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ.

[437] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے زیاد بن حصین ابوجہمہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو عالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے آیت: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ ”جھوٹ نہ دیکھا دل نے، جو دیکھا“ اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ ”اور آپ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا“ (کے بارے میں) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے (رب تعالیٰ کو) اپنے دل سے دو بار دیکھا۔

[٤٣٨] ٢٨٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[438] (وکیع کے بجائے) حفص بن غیاث نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوجہمہ (زیاد بن حصین) نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث سنائی۔

[٤٣٩] ٢٨٧-(١٧٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي، أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ بِٱلْأُفُقِ ٱلْمُبِينِ﴾ [التكوير: ٢٣] ﴿وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ [النجم: ١٣] فَقَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ

[439] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابو عائشہ! (یہ مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ہیں جس نے ان میں سے کوئی بات کہی، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، میں نے پوچھا: وہ باتیں کون سی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: جس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ انھوں نے کہا: میں ٹیک لگائے ہوئے تھا تو (یہ بات سنتے ہی) سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہا: ام المومنین! مجھے (بات کرنے کا) موقع دیجیے اور جلدی نہ کیجیے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا: ”بے شک انھوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا“ (اسی طرح) ”اور آپ ﷺ نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس امت

عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَاءِ، سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ» فَقَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ [الشورى: ٥١]

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ﴾ [المائدة: ٦٧]

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ. وَاللهُ يَقُولُ: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [النمل: ٦٥].

[٤٤٠] ٢٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَزَادَ،

میں سب سے پہلی ہوں جس نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ یقیناً جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انھیں اس شکل میں، جس میں پیدا کیے گئے، دو دفعہ کے علاوہ کبھی نہیں دیکھا: ایک دفعہ میں نے انھیں آسمان سے اترتے دیکھا، ان کے وجود کی بڑائی نے آسمان و زمین کے درمیان کی وسعت کو بھر دیا تھا'' پھر ام المومنین نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک بین ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے'' اور کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور کسی بشر میں طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے ذریعے سے یا پردے کی اوٹ سے یا وہ کسی پیغام لانے والے (فرشتے) کو بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے، بلاشبہ وہ بہت بلند اور دانا ہے۔''

(ام المومنین نے) فرمایا: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے رسول! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا اور اگر (بالفرض) آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہ پہنچایا (فریضۂ رسالت ادا نہ کیا۔)''

(اور) انھوں نے فرمایا: اور جو شخص یہ کہے کہ آپ اس بات کی خبر دے دیتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''(اے نبی!) فرما دیجیے! کوئی ایک بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب نہیں جانتا، سوائے اللہ کے۔''

[440] (اسماعیل کے بجائے) عبدالوہاب نے کہا: ہمیں داود نے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح (اسماعیل بن ابراہیم) ابن علیہ نے بیان کی اور اس میں اضافہ کیا کہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

قَالَتْ: وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ [ﷺ] كَاتِمًا شَيْئًا مِّمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ﴾ [الأحزاب: ٣٧].

نے) فرمایا: اگر محمد ﷺ کسی ایک چیز کو جو آپ پر نازل کی گئی، چھپانے والے ہوتے، تو آپ یہ آیت چھپا لیتے: ''اور جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور آپ نے (بھی) انعام فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس روک کے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور آپ اپنے جی میں وہ چیز چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا، آپ لوگوں (کے طعن و تشنیع) سے ڈر رہے تھے، حالانکہ اللہ ہی سب سے زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔''

فائدہ: اللہ نے آپ ﷺ کو بتا دیا تھا کہ اگر زید رضی اللہ عنہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں گے تو آپ کو ان سے شادی کرنی ہوگی۔ آپ کے دل میں یہ تھا کہ کسی طرح زید طلاق نہ دے کہیں آپ کو متبنّٰی کی مطلقہ سے شادی نہ کرنی پڑے۔ اسی بات کی آپ تلقین کر رہے تھے لیکن اللہ نے اس بات کو آپ ہی کے ذریعے سے واضح کرنا تھا کہ متبنّٰی بیٹا نہیں ہوتا، تا کہ یہ اور اس طرح کے دوسرے مصنوعی رشتے ختم ہو جائیں اور آیندہ قائم نہ کیے جائیں۔

[٤٤١] ٢٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي لِمَا قُلْتَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

[441] اسماعیل (بن ابی خالد) نے (عامر بن شراحیل) شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جو تم نے کہا اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پھر (اسماعیل نے) پورے قصے سمیت حدیث بیان کی لیکن داود کی روایت زیادہ کامل اور طویل ہے۔

[٤٤٢] ٢٩٠-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ [النجم: ٨-١٠] قَالَتْ: إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ ﷺ. كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ.

[442] (سعید بن عمرو) ابن اشوع نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہوگا: ''پھر وہ قریب ہوا اور اتر آیا اور دو کمانوں کے برابر یا اس سے کم فاصلے پر تھا، پھر اس نے اس کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ تو جبریل تھے، وہ ہمیشہ آپ کے پاس انسانوں کی شکل میں آتے تھے اور اس دفعہ وہ آپ کے پاس اپنی اصل شکل میں آئے اور

انھوں نے آسمان کے افق کو بھر دیا۔

(المعجم ٧٨ - (بَابٌ : فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ، وَفِي قَوْلِهِ : «رَأَيْتُ نُورًا») (التحفة ٧٧)

باب:78- آپ ﷺ کا قول ہے: ''وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں!'' ایک اور قول ہے: ''میں نے نور دیکھا''

[٤٤٣] ٢٩١-(١٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ : هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ : «نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ؟».

[443] یزید بن ابراہیم نے قتادہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ آپ نے جواب دیا: ''وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں!''

[٤٤٤] ٢٩٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح : وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ : لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ : كُنْتُ أَسْأَلُهُ : هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ : قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ : «رَأَيْتُ نُورًا».

[444] ہشام اور ہمام دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے سوال کرتا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے؟ عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں آپ ﷺ سے سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے (یہی) سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''میں نے نور دیکھا۔''

(المعجم ٧٩) - (بَابٌ : فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ»، وَفِي قَوْلِهِ : «حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ») (التحفة ٧٨)

باب:79- آپ ﷺ کا فرمان: ''اللہ نہیں سوتا اور یہ کہ اس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اس (حجاب) کو ہٹا دے تو اس کے رخ انور کی تجلیات اس کے منتہائے نظر تک ساری مخلوقات کو راکھ کر دیں''

[٤٤٥] ٢٩٣-(١٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[445] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَّنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ - لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ».

ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعبیدہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ دیا، فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے، وہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اوپر اٹھاتا ہے، رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اس کا پردہ نور ہے (ابوبکر کی روایت میں نور کی جگہ نار ہے) اگر وہ اس (پردے) کو کھول دے تو اس کے چہرے کے انوار جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اس کی مخلوق کو جلا ڈالیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: عَنِ الْأَعْمَشِ، وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا.

ابوبکر کی روایت میں ہے: ''اعمش سے روایت ہے،'' یہ نہیں کہا: ''اعمش نے ہمیں حدیث سنائی۔''

[٤٤٦] ٢٩٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ - قَالَ:- قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ «مِنْ خَلْقِهِ» وَقَالَ: حِجَابُهُ النُّورُ.

[446] اعمش کے ایک اور شاگرد جریر نے اسی (مذکورہ) سند سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر چار باتوں پر مشتمل خطبہ دیا...... پھر جریر نے ابومعاویہ کی حدیث کی طرح بیان کیا اور ''مخلوقات کو جلا ڈالے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور کہا: ''اس کا پردہ نور ہے۔''

[٤٤٧] ٢٩٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَرْبَعٍ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَّنَامَ، وَيَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ، وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ».

[447] شعبہ نے عمرو بن مُرہ کے حوالے سے ابوعبیدہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر چار باتوں پر مشتمل خطبہ دیا: ''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے، سونا اس کے لائق نہیں، میزان کو اوپر اٹھاتا اور نیچے کرتا ہے۔ دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو اس کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٨٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى) (التحفة ٧٩)

باب:80- آخرت میں مومن اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار کریں گے

[٤٤٨] ٢٩٦-(١٨٠) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ».

[448] عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن بھی اور جو کچھ ان میں ہے (وہ بھی۔) اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن بھی اور جو کچھ ان میں ہے۔ جنت عدن میں لوگوں کے اور ان کے رب کی رؤیت کے درمیان اس کے چہرے پر عظمت و کبریائی کی جو چادر ہے اس چادر کے سوا کوئی چیز نہیں ہوگی۔“

فائدہ: غیب کی جن باتوں پر وہ دنیا میں ایمان لائے ان کا اور اللہ کی عظیم نعمتوں کا مشاہدہ کر کے وہ ایمان کے اس درجے پر پہنچ جائیں گے کہ اپنے رب کی رؤیت سے شادکام ہو سکیں۔

[٤٤٩] ٢٩٧-(١٨١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ [عَزَّوَجَلَّ]».

[449] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تمھیں کوئی چیز چاہیے جو تمھیں مزید عطا کروں؟ وہ جواب دیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا تو انھیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوئی ہوگی جو انھیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔“

[٤٥٠] ٢٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس:٢٦].

[450] (عبدالرحمٰن بن مہدی کے بجائے) یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے: پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ ”جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے خوبصورت (جزا) اور مزید (دیدارِ الٰہی) ہے۔“

(المعجم ٨١) - (بَابُ مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الرُّؤْيَةِ) (التحفة ٨٠)

باب:81- رؤیتِ الٰہی کس کس طریقے سے ہوگی؟

[٤٥١] ٢٩٩-(١٨٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي [رُؤْيَةِ] الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا. [يَا رَسُولَ اللهِ!] قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ [تَبَارَكَ وَتَعَالَى] فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ

[451] یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد نے ہمیں ابن شہاب زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمھیں پورے چاند کی رات کو چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”جب بادل حائل نہ ہوں تو کیا سورج دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟“ صحابہ نے عرض کی: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تم اسے (اللہ کو) اسی طرح دیکھو گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا، پھر فرمائے گا: جو شخص جس چیز کی عبادت کیا کرتا تھا اسی کے پیچھے چلا جائے، چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے چلا جائے گا، جو چاند کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے گا اور جو طاغوتوں (شیطانوں، بتوں وغیرہ) کی پوجا کرتا تھا وہ طاغوتوں کے پیچھے چلا جائے گا اور صرف یہ امت، اپنے منافقوں سمیت، باقی رہ جائے گی۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت سے مختلف صورت میں آئے گا جس کو وہ

[تَعَالٰى] فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ. وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ. وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ، سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَايَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ - يَعْنِي بِعَمَلِهِ - وَمِنْهُمُ الْمُجَازٰى حَتّٰى يُنَجّٰى، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا - مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى أَنْ يَرْحَمَهُ - مِمَّنْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ - تَأْكُلُ النَّارُ مِنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ - حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ [وَ] قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ [تَعَالٰى] مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ

پہچان سکتے ہوں گے، پھر فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آ جائے، جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنی اس صورت میں آئے گا جس میں وہ اس کو پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمھارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے: تو (ہی) ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے، پھر (پل) صراط جہنم کے درمیانی حصے پر رکھ دیا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے ہوں گے جو اس سے گزریں گے۔ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بول نہ سکے گا۔ اور رسولوں کی پکار (بھی) اس دن یہی ہو گی: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ اور دوزخ میں سَعدان کے کانٹوں کی طرح مڑے ہوئے سروں والے آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ (آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح کے ہوں گے لیکن وہ کتنے بڑے ہوں گے اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر اچک لیں گے۔ ان میں سے بعض ہلاک کیے جانے والے ہوں گے، یعنی اپنے عمل کی وجہ سے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جنھیں نجات دیے جانے تک اعمال کا بدلہ چکانا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ فرمائے گا کہ اپنی رحمت سے، جن دوزخیوں کو چاہتا ہے، آگ سے نکالے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان لوگوں میں سے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ رحمت کرنا چاہے گا انھیں آگ سے نکال لیں۔ فرشتے ان کو آگ میں پہچان لیں گے۔ وہ انھیں سجدوں کے

يَدْعُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ! فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عُهُودٍ وَّمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللهُ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ، وَيْلَكَ يَاابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! - يَدْعُو اللهَ - حَتّٰى يَقُولَ لَهُ: فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ! فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَّمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأٰى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! لَا أَكُونَنَّ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ: تَمَنَّهْ، فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى، حَتّٰى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ [تَعَالٰى]: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

نشان سے پہچانیں گے۔ آگ سجدے کے نشانات کے سوا، آدم کے بیٹے (کی ہر چیز) کو کھا جائے گی۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کے نشانات کو کھانا حرام کر دیا ہے، چنانچہ وہ اس حال میں آگ سے نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ بن گئے ہوں گے، ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے سے اس طرح اُگ آئیں گے، جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں گھاس کا بیج پھوٹ کر اُگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا۔ بس ایک شخص باقی ہوگا، جس نے آگ کی طرف منہ کیا ہوا ہوگا، یہی آدمی، تمام اہل جنت میں سے، جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرا چہرہ آگ سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے میری سانسوں میں زہر بھر دیا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلا ڈالا ہے، چنانچہ جب تک اللہ کو منظور ہوگا، وہ اللہ کو پکارتا رہے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا ہوگا کہ اگر میں تمھارے ساتھ یہ (حسن سلوک) کر دوں تو تم کچھ اور مانگنا شروع کر دو گے؟ وہ عرض کرے گا: میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ وہ اپنے رب عزوجل کو جو عہد و پیمان وہ (لینا) چاہے گا، دے گا، تو اللہ اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ چاہے گا کہ وہ چپ رہے (اتنی دیر) چپ رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک آگے کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں دیے تھے کہ جو کچھ میں نے تمھیں عطا کر دیا ہے اس کے سوا مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ تجھ پر افسوس ہے! آدم کے بیٹے! تم کس قدر عہد شکن ہو! وہ کہے گا: اے میرے رب! اور اللہ سے دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس سے کہے گا: کیا ایسا ہوگا کہ اگر میں نے تمھیں یہ عطا کر دیا تو اس

کے بعد تو اور کچھ مانگنا شروع کر دے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! (اور کچھ) نہیں (مانگوں گا۔) وہ اپنے رب کو، جو اللہ چاہے گا، عہد و پیمان دے گا، اس پر اللہ اسے جنت کے دروازے تک آگے کر دے گا، پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو جنت اس کے سامنے کھل جائے گی۔ اس میں جو خیر اور سرور ہے وہ اس کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھے گا۔ تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا، پھر کہے گا: میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے کہے گا: کیا تو نے پختہ عہد و پیمان نہ کیے تھے کہ جو کچھ تجھے دے دیا گیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ ابن آدم تجھ پر افسوس! تو کتنا بڑا وعدہ شکن ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ بنوں، وہ اللہ عزوجل کو پکارتا رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل اس پر ہنسے گا اور جب اللہ تعالیٰ ہنسے گا (تو) فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ اس میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! تو وہ اپنے رب سے مانگے گا اور تمنا کرے گا یہاں تک کہ اللہ اسے یاد دلائے گا، فلاں چیز (مانگ) فلاں چیز (مانگ) حتی کہ جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔''

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا. حَتّٰى إِذَا حَدَّثَ أَبُوهُرَيْرَةَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!، قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ-ﷺ-قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ

عطاء بن یزید نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، انھوں نے ان کی کسی بات کی تردید نہ کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائے گا: ''یہ سب کچھ تیرا ہوا اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی'' تو ابوسعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابو ہریرہ! اس کے ساتھ اس سے دس گنا (اور بھی)، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو آپ کا یہی فرمان یاد ہے: ''یہ سب کچھ تیرا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے

أَمْثَالِهِ».

رسول اللہ ﷺ سے سن کر آپ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: "یہ سب تیرا ہوا اور اس سے دس گنا اور بھی۔"

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص ہوگا۔

[٤٥٢] ٣٠٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُوالْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا؛ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

[452] شعیب نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے کہا: عطاء اور سعید بن مسیّب نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خبر دی کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟...... آگے ابراہیم بن سعد کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٣] ٣٠١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَّقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ».

[453] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) بیان کیں، پھر (ہمام نے) بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں یہ حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کی جنت میں کم از کم جگہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمنا کر۔ تو وہ تمنا کرے گا، پھر تمنا کرے گا، اللہ اس سے پوچھے گا: کیا تم تمنا کر چکے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ سب کچھ تیرا ہوا جس کی تو نے تمنا کی اور اس کے ساتھ اتنا ہی (اور بھی۔)"

[٤٥٤] ٣٠٢-(١٨٣) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ

[454] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں (آپ سے) عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" (پھر) فرمایا: "کیا دوپہر کے وقت صاف مطلع میں،

فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَّيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَّيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ: لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ [سُبْحَانَهُ] مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ، إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ قَالُوا: عَطِشْنَا يَارَبَّ فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: أَلَا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَّا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ، فَيُقَالَ لَهُمْ: مَّاذَا تَبْغُونَ؟ فَيَقُولُونَ: عَطِشْنَا، يَا رَبَّنَا! فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: أَلَّا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالٰى مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ [سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى] فِي أَدْنٰى صُورَةٍ مِّنَ

جب ابر نہ ہوں، سورج کو دیکھتے ہوئے تمھیں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ اور کیا پورے چاند کی رات کو جب مطلع صاف ہو اور ابر نہ ہوں تم چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول نہیں! فرمایا: ''قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے میں اس سے زیادہ دقت نہ ہوگی جتنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: ہر امت اس کے پیچھے چلے جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی۔ کوئی آدمی ایسا نہ بچے گا جو اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کو پوجتا تھا مگر وہ آگ میں جا گرے گا حتی کہ جب ان کے سوا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے، وہ نیک ہوں یا بد، اور اہل کتاب کے بقیہ (بعد کے دور کے) لوگوں کے سوا کوئی نہ بچے گا تو یہود کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا، تو (اب) کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے: پروردگار! ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی پلا۔ تو ان کو اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی (کے گھاٹ) پر کیوں نہیں جاتے؟ پھر انھیں اکٹھا کرکے آگ کی طرف ہانک دیا جائے گا، وہ سراب کی طرح ہوگی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ رہا ہوگا اور وہ سب (ایک دوسرے کے پیچھے) آگ میں گرتے چلے جائیں گے، پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کو پوجتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ نے نہ کوئی بیوی بنائی نہ کوئی بیٹا، پھر ان سے کہا جائے گا: (اب) تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم پیاسے ہیں ہمارے پروردگار! ہمیں پانی پلا، آپ نے فرمایا: ان کو اشارہ کیا جائے گا، تم پانی (کے گھاٹ) پر کیوں

الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، قَالَ: فَمَاذَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: يَارَبَّنَا! فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَّاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ، وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ. فَقَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ». قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: «دَحْضٌ مَّزِلَّةٌ، فِيهَا خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُّقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ، وَّمَخْدُوشٌ مُّرْسَلٌ، وَّمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِّلّٰهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ، مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ

نہیں جاتے؟ پھر انھیں اکٹھا کر کے جہنم کی طرف ہانکا جائے گا، وہ سراب کی طرح ہوگی (اور) اس کا ایک حصہ (شدتِ اشتعال سے) دوسرے کو توڑ رہا ہوگا، وہ (ایک دوسرے کے پیچھے) آگ میں گرتے چلے جائیں گے، حتی کہ جب ان کے سوا کوئی نہ بچے گا جو اللہ تعالیٰ (ہی) کی عبادت کرتے تھے، نیک ہوں یا بد، (تو) سب جہانوں کا رب سبحانہ وتعالیٰ ان کی دیکھی ہوئی صورت سے کم تر (یا مختلف) صورت میں آئے گا (اور) فرمائے گا: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اس کے پیچھے جا رہی ہے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، وہ (سامنے ظاہر ہونے والی صورت کے بجائے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو کر) التجا کریں گے: اے ہمارے رب! ہم دنیا میں سب لوگوں سے، جتنی شدید بھی ہمیں ان کی ضرورت تھی، الگ ہو گئے، ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں، وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے (دو یا تین دفعہ یہی کہیں گے) یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ بدلنے کے قریب ہوں گے تو وہ فرمائے گا: کیا تمھارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی (طے) ہے جس سے تم اس کو پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے: ہاں! تو پنڈلی ظاہر کر دی جائے گی پھر کوئی ایسا شخص نہ بچے گا جو اپنے دل سے اللہ کو سجدہ کرتا تھا مگر اللہ اسے سجدے کی اجازت دے گا اور کوئی ایسا نہ بچے گا جو جان بچانے کے لیے یا دکھاوے کے لیے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اس کی پشت کو ایک ہی مہرہ بنا دے گا، جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا اپنی گدی کے بل گر پڑے گا، پھر وہ (سجدے سے) اپنے سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی اس صورت میں آ چکا ہوگا جس میں انھوں نے اس کو (سب سے) پہلی مرتبہ دیکھا تھا اور وہ فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: (ہاں) تو ہی ہمارا رب ہے،

يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ - فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ - فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلٰى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! مَابَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِّمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ. فَيَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِّمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ. ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَّجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا».

پھر جہنم پر پل لگا دیا جائے گا اور سفارش کا دروازہ کھل جائے گا، اور (سب رسول) کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! جسر (پل) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بہت پھسلنی، ڈگمگا دینے والی جگہ ہے، اس میں اچک لینے والے آنکڑے اور کئی کئی نوکوں والے کُنڈے ہیں اور اس میں کانٹے دار پودے ہیں جو نجد میں ہوتے ہیں جنھیں سعدان کہا جاتا ہے۔ تو مومن آنکھ کی جھپک کی طرح اور بجلی کی طرح اور ہوا کی طرح اور پرندوں کی طرح اور تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے، کوئی صحیح سالم نجات پانے والا ہوگا اور کوئی زخمی ہو کر چھوڑ دیا جانے والا اور کچھ جہنم کی آگ میں تہ بہ تہ لگا دیے جانے والے، یہاں تک کہ جب مومن آگ سے خلاصی پا لیں گے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی پورا پورا حق وصول کرنے (کے معاملے) میں اس قدر اللہ سے منت اور آہ وزاری نہیں کرتا جس قدر قیامت کے دن مومن اپنے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کریں گے جو آگ میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا: تم جن کو پہچانتے ہو انھیں نکال لو، ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی۔ تو وہ بہت سے لوگوں کو نکال لائیں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک آگ پکڑ چکی ہوگی، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں رہا۔ تو وہ فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں دینار بھر خیر (ایمان) پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا اُن میں سے کسی کو ہم نے دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ

پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ (پھر سے) بڑی خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! جنھیں نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا ہم نے اُن میں سے کسی کو دوزخ میں نہیں چھوڑا۔ وہ پھر فرمائے گا: واپس جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر خیر پاؤ اس کو نکال لاؤ تو وہ کثیر خلقت کو نکال لائیں گے، پھر وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم نے اس میں کسی صاحب خیر کو نہیں چھوڑا۔'' (ایمان ایک ذرے کے برابر بھی ہوسکتا ہے۔)

وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ: إِنْ لَّمْ تُصَدِّقُونِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ٤٠] «فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ، قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ، وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ؟» فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعٰى بِالْبَادِيَةِ -قَالَ-: «فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، ثُمَّ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اگر تم اس حدیث میں میری تصدیق نہیں کرتے تو چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''بے شک اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی ایک نیکی ہو تو اس کو بڑھاتا ہے اور اپنی طرف سے اجر عظیم دیتا ہے۔'''' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیاء نے سفارش کی اور مومنین نے سفارش کی، اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تو وہ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو اس میں سے نکال لے گا جنھوں نے کبھی بھلائی کا کوئی کام نہیں کیا تھا اور وہ (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر وہ انھیں جنت کے دہانوں پر (بہنے والی) ایک نہر میں ڈال دے گا جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے، وہ اس طرح (اُگ کر) نکل آئیں گے جس طرح (گھاس کا) چھوٹا سا بیج سیلاب کے خس و خاشاک میں پھوٹتا ہے، کیا تم اسے دیکھتے نہیں ہو کہ کبھی وہ پتھر کے ساتھ لگا ہوتا ہے اور کبھی درخت کے ساتھ، جو سورج کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! ایسا لگتا ہے کہ آپ جنگل میں جانور چرایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''تو وہ لوگ (نہر سے) موتیوں کے مانند نکلیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں ہوں گی، اہل جنت (بعدازاں) ان کو (اس طرح)

يَقُولُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا! أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَائِي. فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

پہچانیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل کے جو انھوں نے کیا ہو اور بغیر کسی نیکی کے جو انھوں نے آگے بھیجی ہو، جنت میں داخل کیا ہے۔ پھر وہ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو تمھیں نظر آئے وہ تمھارا ہے، اس پر وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ تو وہ فرمائے گا: تمھارے لیے میرے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے بڑھ کر کون سی چیز (ہوسکتی) ہے؟ تو وہ فرمائے گا: میری رضا کہ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔''

[٤٥٥] قَالَ مُسْلِمٌ: قَرَأْتُ عَلٰى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ: أُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ: أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ؟» قُلْنَا: لَا، وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتّٰى انْقَضٰى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ «فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

[455] امام مسلم نے کہا: میں نے شفاعت کے بارے میں یہ حدیث عیسیٰ بن حماد زُغبہ مصری کے سامنے پڑھی اور ان سے کہا: (کیا) یہ حدیث میں آپ کے حوالے سے بیان کروں کہ آپ نے اسے لیث بن سعد سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! (امام مسلم نے کہا:) میں نے عیسیٰ بن حماد سے کہا: آپ کو لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے خبر دی، انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انھوں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب چمکتا ہوا بے ابر دن ہو تو کیا تمھیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں۔

(امام مسلم نے کہا:) میں حدیث پڑھتا گیا یہاں تک کہ وہ ختم ہوگئی اور (سعید بن ابی ہلال کی) یہ حدیث حفص بن میسرہ کی (مذکورہ) حدیث کی طرح ہے۔ اُنھوں (سعید) نے (حدیث کے الفاظ) ''بغیر کسی عمل کے جو انھوں نے کیا اور بغیر کسی قدم کے جو انھوں نے آگے بڑھایا'' کے بعد یہ اضافہ کیا:

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعَرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ.

''چنانچہ اُن سے کہا جائے گا: تمھارے لیے وہ سب کچھ ہے جو تم نے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔''

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پل بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا۔

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ: «فَيَقُولُونَ رَبَّنَا! أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ». فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ.

لیث کی روایت میں یہ الفاظ: ''تو وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا'' اور اس کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں۔
چنانچہ عیسیٰ بن حماد نے اس کا اقرار کیا (کہ انھوں نے اوپر بیان کی گئی سند کے ساتھ لیث سے یہ حدیث سنی۔)

[٤٥٦] ٣٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا، نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا.

[456] زید بن اسلم کے ایک اور شاگرد ہشام بن سعد نے بھی ان دونوں (حفص اور سعید) کی مذکورہ سندوں کے ساتھ حفص بن میسرہ جیسی حدیث (:454) آخر تک بیان کی اور کچھ کمی و زیادتی بھی کی۔

(المعجم ٨٢) - (بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ) (التحفة ٨١)

باب:82-شفاعت کا اثبات اور اہل توحید کا آگ سے نکالا جانا

[٤٥٧] ٣٠٤-(١٨٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ. يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهِ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ: انْظُرُوا مَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي

[457] مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت میں سے جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا، اور دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالے گا، پھر فرمائے گا: دیکھو (اور) جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ اس کو نکال لو، (ایسے) لوگ اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انھیں زندگی یا شادابی کی نہر میں ڈالا جائے گا تو

نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟».

اس میں سے وہ اس طرح اُگیں گے جس طرح گھاس پھونس کا چھوٹا سا بیج سیلاب کے کنارے میں اُگتا ہے۔تم نے اسے دیکھا نہیں کس طرح زرد، لپٹا ہوا، اگتا ہے؟''

فائدہ: ان احادیث میں اہل ایمان کی طرف سے شفاعت کا ثبوت بھی ہے جس کے خوارج منکر تھے۔ یہ ثبوت بھی کہ ایمان ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہوسکتا ہے۔اور آخر کار وہ بھی نجات کا سبب بن جائے گا۔رائی کے دانے کے برابر ایمان کی وجہ سے انسان بھی اس طرح دوبارہ شاداب ہوجائے گا۔جس طرح دانہ سیلاب کے کنارے پر ہوتا ہے۔

[٤٥٨] ٣٠٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ»، وَلَمْ يَشُكَّا.

[458] وُہیب اور خالد دونوں نے عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔اس میں ہے:''انھیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جسے الحیاۃ کہا جاتا ہے۔''اور دونوں نے (پچھلی روایت کی طرح اس لفظ میں) کوئی شک نہیں کیا۔

وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ.

خالد کی روایت میں (آگے) یہ ہے:''جس طرح کوڑا کرکٹ (سیلاب میں بہ کر آنے والے مختلف قسم کے بیج) سیلاب کے کنارے اگتے ہیں۔'' اور وہیب کی روایت میں ہے:''جس طرح چھوٹا سا بیج سیاہ گارے میں یا سیلاب کے خس وخاشاک میں اگتا ہے۔''

[٤٥٩] ٣٠٦-(١٨٥) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلٰكِنْ نَّاسٌ مِّنْكُمْ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ - أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ - فَأَمَاتَهُمُ اللهُ تَعَالٰى إِمَاتَةً، حَتّٰى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ، فَبُثُّوا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ!

[459] بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جہاں تک دوزخ والوں کی بات ہے تو وہ لوگ جو (ہمیشہ کے لیے) اس کے باشندے ہیں نہ تو اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے۔لیکن تم (اہل ایمان) میں سے جن لوگوں کو گناہوں کی پاداش میں (یا آپ نے فرمایا: خطاؤں کی بنا پر) آگ کی مصیبت لاحق ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک طرح کی موت طاری کر دے گا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو سفارش کی اجازت دے دی جائے گی، پھر انھیں گروہ در گروہ

أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ.

لایا جائے گا اور انھیں جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! ان پر پانی ڈالو تو وہ اس بیج کی طرح اگ آئیں گے جو سیلاب کے خس و خاشاک میں ہوتا ہے۔'' لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ایسا لگتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ صحرائی آبادی میں رہے ہیں۔

[٤٦٠] ٣٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ-إِلٰى قَوْلِهِ-: فِي حَمِيلِ السَّيْلِ. وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[460] (بشر کے بجائے) شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، (انھوں نے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی جیسی روایت فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ''سیلاب کے خس و خاشاک میں'' (کے جملے) تک بیان کی اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨٣) - (بَابُ آخِرِ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا) (التحفة ٨٢)

باب:83-سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا

[٤٦١] ٣٠٨-(١٨٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَيْهِمَا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ: رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْأٰى. فَيَقُولُ اللهُ [تَبَارَكَ وَ]تَعَالٰى لَهُ: اِذْهَبْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى،

[461] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے عبیدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں اسے جانتا ہوں جو دوزخ والوں میں سے سب سے آخر میں اس سے نکلے گا اور جنت والوں میں سے سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ وہ ایسا آدمی ہے جو ہاتھوں اور پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا آگ سے نکلے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں آئے گا تو اُسے یہ خیال دلایا جائے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تو وہ بھری ہوئی ملی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ آپ نے فرمایا: وہ (دوبارہ) جائے گا تو اسے یہی لگے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر (پھر) کہے گا:

فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْأَى. فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا-قَالَ فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي - أَوْ تَضْحَكُ بِي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

اے میرے رب! میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ تیرے لیے (وہاں) پوری دنیا کے برابر اور اس سے دس گنا زیادہ جگہ ہے (یا تیرے لیے دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ ہے) آپ نے فرمایا: وہ شخص کہے گا: کیا تو میرے ساتھ مزاح کرتا ہے (یا میری ہنسی اڑاتا ہے) حالانکہ تو ہی بادشاہ ہے؟''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

قَالَ فَكَانَ يُقَالُ: ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چنانچہ یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم مرتبہ جنتی ہو گا۔

[٤٦٢] ٣٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنَ النَّارِ، رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ: اِنْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

[462] (منصور کے بجائے) اعمش نے ابراہیم سے، سابقہ سند کے ساتھ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یقیناً دوزخ والوں میں سے سب سے آخر میں نکلنے والے کو جانتا ہوں۔ وہ پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا اس میں سے نکلے گا۔ اس سے کہا جائے گا: چل جنت میں داخل ہو جا۔ آپ نے فرمایا: وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہو گا تو وہ دیکھے گا کہ سب منزلیں لوگ سنبھال چکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا: تم نے جو تمنا کی وہ تمھاری ہے اور پوری دنیا سے دس گنا مزید بھی (تمھارا ہے۔) وہ کہے گا: تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مزاح کرتا ہے؟''

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

[٤٦٣] ٣١٠-(١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَّيَكْبُو مَرَّةً، وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ شَيْئًا مَّا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَّا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولٰى، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَّا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ

[463] انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سب سے آخر میں وہ آدمی داخل ہوگا جو کبھی چلے گا، کبھی چہرے کے بل گرے گا اور کبھی آگ اسے جھلسا دے گی۔ جب وہ آگ سے نکل آئے گا تو پلٹ کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا: بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دے دی۔ اللہ نے مجھے ایسی چیز عطا فرما دی جو اس نے اگلوں پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ اسے بلندی پر ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں دھوپ سے نجات حاصل کروں اور اس کے پانی سے پیاس بجھاؤں۔

اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا: اے ابن آدم! ہوسکتا ہے کہ میں تمھیں یہ درخت دے دوں تو تم مجھ سے اس کے سوا کچھ اور مانگو۔ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اور اللہ کے ساتھ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اور کچھ نہ مانگے گا۔ اس کا پروردگار اس کا عذر قبول کر لے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر وہ صبر کر ہی نہیں سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس (درخت) کے قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے میں دھوپ سے محفوظ ہو جائے گا اور اس کا پانی پیے گا، پھر اسے اوپر ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے پانی سے سیراب ہوں اور اس کے سائے میں آرام کروں، میں تجھ سے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تم نے مجھ سے وعدہ نہ کیا تھا کہ تم مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ اور فرمائے گا: مجھے لگتا ہے اگر میں تمھیں اس کے قریب کر دوں تو تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے گا کہ وہ اس کے

مَّائِهَا ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ : بَلٰى ، يَا رَبِّ هٰذِهِ ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ تَعَالٰى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا . فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِيهَا ، فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِينِي مِنْكَ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ فَيَقُولُ : يَارَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ» .

علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا، اس کا رب تعالیٰ اُس کا عذر قبول کر لے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس کے سامنے اس سے صبر نہیں ہوسکتا۔ اس پر اللہ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے کے نیچے آجائے گا اور اس کے پانی سے پیاس بجھائے گا۔ اور پھر اسے ایک درخت جنت کے دروازے کے پاس دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے سے فائدہ اٹھاؤں اور اس کے پانی سے پیاس بجھاؤں، میں تم سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تم نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اور کچھ نہیں مانگو گے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں میرے رب! (وعدہ کیا تھا) بس یہی، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کا رب اس کا عذر قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر وہ صبر کر ہی نہیں سکتا۔ تو وہ اس شخص کو اس (درخت) کے قریب کر دے گا (اور) جب وہ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا تو وہ اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! وہ کیا چیز ہے جو تجھے راضی کر کے ہمارے درمیان سوالات کا سلسلہ ختم کر دے؟ کیا تم اس سے راضی ہو جاؤ گے کہ میں تمھیں ساری دنیا اور اس کے برابر اور دے دوں؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو میری ہنسی اڑاتا ہے جبکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَلَا تَسْأَلُونِّي مِمَّ أَضْحَكُ؟ قَالُوا : مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ : هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالُوا : مِمَّ تَضْحَكُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : «مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کہا: کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں ہنسا؟ سامعین نے پوچھا: آپ کیوں ہنسے؟ کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہنسے تھے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس

حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ، وَلٰكِنِّي عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ».

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''رب العالمین کے ہنس پڑنے پر، جب اس نے کہا کہ تو جو سارے جہانوں کا رب ہے، میری ہنسی اڑاتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: میں تیری ہنسی نہیں اڑاتا بلکہ میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔''

(المعجم ٨٤) - (بَابُ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا) (التحفة ٨٣)

باب:84-اہل جنت میں سے جو شخص سب سے نچلے درجے پر ہوگا

[٤٦٤] ٣١١-(١٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَّجُلٌ صَرَفَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا». وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِينِي مِنْكَ» إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: «وَيُذَكِّرُهُ اللهُ تَعَالٰى سَلْ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: هُوَلَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». قَالَ: «ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَتَقُولَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَانَا لَكَ، قَالَ فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُعْطِيتُ».

[464] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سب سے کم درجے پر وہ آدمی ہوگا جس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی طرف سے ہٹا کر جنت کی طرف کر دے گا اور اس کو ایک سایہ دار درخت کی صورت دکھائی جائے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں ہو جاؤں......'' آگے انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح روایت بیان کی لیکن یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا چیز ہے جو تجھے راضی کر کے ہمارے درمیان سوالات کا سلسلہ ختم کر دے......'' البتہ انھوں نے اس میں یہ اضافہ کیا: ''اور اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا: فلاں چیز مانگ، فلاں چیز طلب کر۔ اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تمھارا ہے اور اس سے دس گنا اور بھی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اور خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: اللہ کی حمد جس نے تمھیں ہمارے لیے زندہ کیا اور ہمیں تمھارے لیے زندگی دی۔ آپ نے فرمایا: تو وہ کہے گا: جو کچھ مجھے عنایت کیا گیا ہے ایسا کسی کو نہیں دیا گیا۔''

[٤٦٥] ٣١٢-(١٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَّابْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ - رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَّابْنُ أَبْجَرَ؛ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ: رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا - أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ - قَالَ: «سَأَلَ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- رَبَّهُ تَعَالٰى: مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَّجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰى أَنْ يَّكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُّلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ، رَبِّ! فَيَقُولُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ. فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ، رَبِّ! فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ، رَبِّ! قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُّ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي. وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ

[465] ہمیں سعید بن عمرو اشعثی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے مطرف اور (عبدالملک) ابن ابجر سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، کہا: میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، ان شاء اللہ (رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ) روایت کے طور پر سنا، نیز ابن ابی عمر نے سفیان سے، انھوں نے مُطَرِّف اور عبدالملک بن سعید سے اور ان دونوں نے شعبی سے سن کر حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی، کہا: میں نے ان سے منبر پر سنا، وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر رہے تھے، نیز بشر بن حکم نے مجھ سے بیان کیا (روایت کے الفاظ انھی کے ہیں) سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں مطرف اور ابن ابجر نے حدیث بیان کی، ان دونوں نے شعبی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا، وہ منبر پر لوگوں کو (یہ) حدیث سنا رہے تھے۔ سفیان نے کہا: ان دونوں (استادوں) میں سے ایک (میرا خیال ہے ابن ابجر) نے اس روایت کو مرفوعاً (جسے صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو) بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: جنت میں سب سے کم درجے کا (جنتی) کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ (ایسا) آدمی ہوگا جو تمام اہل جنت کو جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا، وہ کہے گا: میرے رب! کیسے؟ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں قیام پذیر ہو چکے ہیں اور جو لینا تھا سب کچھ لے چکے ہیں۔ تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمھیں دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر مل جائے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوں، اللہ فرمائے گا: وہ (ملک) تمھارا ہوا، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا

عَيْنٌ وَّلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَّلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ» قَالَ: وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ اَلْآيَةَ [السجدة: ١٧].

اور، پھر اتنا اور، پانچویں بار وہ آدمی (بے اختیار) کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوگیا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: یہ (سب بھی) تیرا اور اس سے دس گنا مزید بھی تیرا، اور وہ سب کچھ بھی تیرا جو تیرا دل چاہے اور جو تیری آنکھوں کو بھائے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پروردگار! تو وہ جو سب سے اونچے درجے کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہی لوگ ہیں جو میری مراد ہیں، ان کی عزت و کرامت کو میں نے اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا اور اس پر مہر لگا دی (جس کے لیے چاہا محفوظ کر لیا۔) (عزت کا) وہ (مقام) نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا۔ فرمایا: اس کا مصداق اللہ عزوجل کی کتاب میں موجود ہے: ''کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی کیسی ٹھنڈک چھپا کے رکھی گئی ہے۔''

[٤٦٦] ٣١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- سَأَلَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا. وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

[466] (سفیان کے بجائے) عبید اللہ اشجعی نے عبدالملک بن ابجر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے شعبی سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ منبر پر کہہ رہے تھے: بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے اہل جنت میں سے سب سے کم حصہ پانے والے کے بارے میں پوچھا...... اور سابقہ حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٤٦٧] ٣١٤-(١٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ

[467] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اہل جنت میں سے سب کے بعد جنت میں جانے والے اور اہل دوزخ میں سے سب سے آخر میں اس سے نکلنے والے کو جانتا ہوں، وہ ایک آدمی ہے جسے قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ

كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ: رَبِّ! قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا».

اٹھا رکھو (ایک طرف ہٹا دو۔) تو اس کے چھوٹے گناہ اس کے سامنے لائے جائیں گے اور کہا جائے گا: فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیے اور فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیے۔ وہ کہے گا: ہاں، وہ انکار نہیں کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے خوفزدہ ہوگا، (اس وقت) اسے کہا جائے گا: تمھارے لیے ہر برائی کے عوض ایک نیکی ہے۔ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے بہت سے ایسے (برے) کام کیے جنھیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔''

فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

میں (ابوذر) نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نمایاں ہو گئے۔

فائدہ: یہ اس آخری آدمی کا حال ہے جو حساب کتاب کے مرحلے میں سب سے آخر میں اہل جہنم کے زمرے میں سے نکال کر سب سے آخر میں جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا۔ سابقہ احادیث میں اس آخری آدمی کا تذکرہ ہے جو جہنم میں ڈال دیے جانے والوں میں آخری ہوگا جسے جہنم میں سے نکالا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[٤٦٨] ٣١٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[468] اعمش کے دو شاگردوں ابو معاویہ اور وکیع نے اپنی اپنی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[٤٦٩] ٣١٦-(١٩١) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّوْحٍ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ؟ فَقَالَ: نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا - أُنْظُرْ - أَيْ: ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ. قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ:

[469] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے (جنت اور جہنم میں) وارد ہونے کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا تو انھوں نے کہا: ہم قیامت کے دن فلاں فلاں (سمت) سے آئیں گے (دیکھو)، یعنی اس سمت سے جو لوگوں کے اوپر ہے۔ کہا: سب امتیں اپنے اپنے بتوں اور جن (معبودوں) کی بندگی کرتی تھیں اُن کے ساتھ بلائی جائیں گی، ایک کے بعد ایک، پھر اس کے بعد ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ وہ فرمائے گا: میں

مَنْ تَنْظُرُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَنْظُرُ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: حَتّٰى نَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُعْطٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ - مُّنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ - نُورًا، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ، وَعَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُّجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، سَبْعُونَ أَلْفًا لَّا يُحَاسَبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَشْفَعُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتّٰى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ، وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ، ثُمَّ يُسْأَلُ حَتّٰى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا.

تمھارا رب ہوں۔ تو سب کہیں گے: (اس وقت) جب ہم تمھیں دیکھ لیں۔ تو وہ ہنستا ہوا ان کے سامنے جلوہ افروز ہوگا۔ انھوں نے کہا: وہ انھیں لے کر جائے گا اور وہ اس کے پیچھے ہوں گے، ان میں سے ہر انسان کو، منافق ہو یا مومن، ایک نور دیا جائے گا، وہ اس نور کے پیچھے چلیں گے۔ اور جہنم کے پل پر کئی نوکوں والے کُنڈے اور لوہے کے سخت کانٹے ہوں گے اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، پھر منافقوں کا نور بجھا دیا جائے گا اور مومن نجات پائیں گے تو سب سے پہلا گروہ (جو) نجات پائے گا، ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے (وہ) ستر ہزار ہوں گے، ان کا حساب نہیں کیا جائے گا، پھر جو لوگ ان کے بعد ہوں گے، ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اسی طرح (درجہ بدرجہ۔) اس کے بعد پھر شفاعت کا مرحلہ آئے گا اور (شفاعت کرنے والے) شفاعت کریں گے حتی کہ ہر وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں جَو کے وزن کے برابر بھی نیکی (ایمان) ہوگی۔ ان کو جنت کے آگے کے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکنا شروع کر دیں گے حتی کہ وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے کوئی چیز سیلاب میں اگ آتی ہے اور اس (کے جسم) کا جلا ہوا حصہ ختم ہو جائے گا، پھر اُس سے پوچھا جائے گا حتی کہ اس کو دنیا اور اس کے ساتھ اس سے دس گنا مزید عطا کر دیا جائے گا۔

[٤٧٠] ٣١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَّقُولُ: سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِأُذُنَيْهِ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِّنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ».

[470] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا، وہ کہہ رہے تھے: انھوں نے اپنے دونوں کانوں سے یہ بات نبی ﷺ سے سنی، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔''

[٤٧١] ٣١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ:

[471] حماد بن زید نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُخْرِجُ قَوْمًا مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ؟» قَالَ: نَعَمْ.

پوچھا: کیا آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کے ذریعے سے آگ میں سے نکالے گا؟ تو انھوں نے کہا: ہاں۔

[٤٧٢] ٣١٩-(...) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا، إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ، حَتّٰى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ».

[472] قیس بن سلیم عنبری نے کہا: یزید الفقیر نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ کچھ لوگ آگ میں سے نکالے جائیں گے، وہ اپنے چہروں کے علاوہ (پورے کے پورے) اس میں جل چکے ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

[٤٧٣] ٣٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ يَّعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِّنْ رَّأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُّرِيدُ أَنْ نَّحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - جَالِسٌ إِلٰى سَارِيَةٍ - عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، - قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ! مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ؟ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ﴾ [آل عمران: ١٩٢] وَ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَآ أُعِيدُوا۟ فِيهَا﴾ [السجدة: ٢٠] فَمَا هٰذَا الَّذِي تَقُولُونَ؟ قَالَ، فَقَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ - يَعْنِي الَّذِي

[473] ابوعاصم، یعنی محمد بن ابی ایوب نے کہا: مجھے یزید الفقیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ خارجیوں کے نظریات میں سے ایک بات میرے دل میں گھر کر گئی تھی۔ ہم ایک جماعت میں نکلے جس کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ ہمارا ارادہ تھا کہ حج کریں اور پھر لوگوں کے خلاف خروج کریں (جنگ کریں۔) ہم مدینہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (ایک ستون کے پاس بیٹھے) لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنا رہے ہیں، انھوں نے اچانک «اَلْجَهَنَّمِيِّين» (جہنم سے نکل کر جنت میں پہنچنے والے لوگوں) کا تذکرہ کیا تو میں نے ان سے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! یہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ فرماتا ہے: ''بے شک جس کو تو نے آگ میں داخل کر دیا اس کو رسوا کر دیا۔'' اور: ''وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے، اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔'' تو یہ کیا بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں؟ (یزید نے) کہا: انھوں نے (جواب میں) کہا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں!

يَبْعَثُهُ اللهُ فِيهِ-؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَّخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَّكُونُوا فِيهَا قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ نَهْرًا مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ. فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: وَيْحَكُمْ! أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا، فَلَا وَاللهِ! مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ - أَوْ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ.

انھوں نے کہا: کیا تم نے محمد ﷺ کے مقام کے بارے میں سنا ہے، یعنی وہ مقام جس پر قیامت کے دن آپ کو مبعوث کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! انھوں نے کہا: بے شک وہ محمد ﷺ کا مقامِ محمود ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنھیں (جہنم سے) نکالنا ہوگا نکالے گا، پھر انھوں نے (جہنم پر) پل رکھے جانے اور اس پر سے لوگوں کے گزرنے کا منظر بیان کیا۔ (یزید نے) کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس کو پوری طرح یاد نہیں رکھ سکا ہوں، سوائے اس کے کہ انھوں نے بتایا: کچھ لوگ جہنم میں چلے جانے کے بعد اس سے نکلیں گے، یعنی انھوں نے کہا: وہ اس طرح نکلیں گے جیسے وہ ''تلوں'' (کے پودوں) کی لکڑیاں ہوں، وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں داخل ہوں گے اور اس میں نہائیں گے، پھر اس میں سے (کورے) کاغذوں کی طرح (ہو کر) نکلیں گے، پھر (یہ حدیث سن کر) ہم واپس آئے اور ہم نے کہا: تم پر افسوس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ بوڑھا (صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھ رہا ہے؟ اور ہم نے (سابقہ رائے سے) رجوع کر لیا۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے ایک آدمی کے سوا کسی نے خروج نہ کیا، یا جس طرح (کے الفاظ میں) ابونعیم نے کہا۔

[٤٧٤] ٣٢١-(١٩٢) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ تَعَالَى. فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا، فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا».

[474] ابوعمران اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ سے چار آدمی نکلیں گے، انھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ ان میں سے ایک متوجہ ہوگا اور کہے گا: اے میرے رب! جب تو نے مجھے اس سے نکال ہی دیا ہے تو اب دوبارہ اس میں نہ ڈالنا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے دے گا۔''

[٤٧٥] ٣٢٢-(١٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ

[475] ابو کامل فضیل بن حسین جحدری اور محمد بن عبید

ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذٰلِكَ - وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ : فَيُلْهَمُونَ لِذٰلِكَ - فَيَقُولُونَ : لَوِاسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا! قَالَ : فَيَأْتُونَ آدَمَ-عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ : أَنْتَ آدَمُ أَبُوالْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ، - فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْهَا-وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى، قَالَ : فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ- فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالٰى مِنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ، - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالٰى مِنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى ﷺ، الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ - قَالَ : - فَيَأْتُونَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ، - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا-وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ

غُبَری نے کہا: (الفاظ ابو کامل کے ہیں) ہمیں ابوعوانہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور وہ اس بات پر فکرمند ہوں گے (کہ اس دن کی سختیوں سے کیسے نجات پائی جائے؟) (ابن عبید نے کہا: ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی) اور وہ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش لائیں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ (کی سختیوں) سے راحت عطا کردے۔ آپ نے فرمایا: چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں، تمام مخلوق کے والد، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور سفارش فرمائیں کہ وہ ہمیں اس (اذیت ناک) جگہ سے راحت دے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس مقام پر نہیں، پھر وہ اپنی غلطی کو، جو ان سے ہوگئی تھی، یاد کر کے اس کی وجہ سے اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (لوگوں کی طرف) مبعوث فرمایا، آپ نے فرمایا: تو اس پر لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں اور وہ اپنی غلطی کو، جس کا ارتکاب اُن سے ہوگیا تھا، یاد کر کے اس پر اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل (خالص دوست) بنایا ہے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے اور وہ اپنی غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوگئی تھی اور اس پر اپنے رب سے شرمندہ ہوں گے، (اور کہیں گے:) لیکن تم موسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ جن سے اللہ

عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي تَعَالٰى فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَوَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ، فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي تَعَالٰى بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَامُحَمَّدُ! قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي. ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ- قَالَ: فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ - فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ مَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ»

تعالیٰ نے کلام کیا اور انھیں تورات عنایت کی۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، وہ بھی کہیں گے کہ میں اس مقام پر نہیں اور اپنی غلطی کو، جو ان سے ہوگئی تھی، یاد کر کے اس پر اپنے رب سے شرمندگی محسوس کریں گے (اور کہیں گے:) لیکن تم روح اللہ اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ روح اللہ اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ (بھی یہ) کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ ایسے برگزیدہ عبد (بندے) ہیں جس کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے تو بھی) معاف کیے جا چکے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب (کے پاس حاضری) کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی، اسے دیکھتے ہی میں سجدے میں گر جاؤں گا، تو جب تک اللہ چاہے گا مجھے اس حالت (سجدہ) میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، کہیے: آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب تعالیٰ کی ایسی حمد و ستائش بیان کروں گا جو میرا رب عزوجل خود مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا۔ وہ میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا، میں (اس کے مطابق) لوگوں کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، پھر میں واپس آ کر سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا: اپنا سر اٹھائیے، اے محمد! کہیے: آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے، آپ کو ملے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد کروں گا جو میرا رب مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو وہ میرے لیے پھر ایک حد مقرر فرما دے گا،

میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔"

(حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں، آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا) پھر میں کہوں گا: "اے میرے رب! آگ میں ان کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچا جنھیں قرآن نے روک لیا ہے، یعنی جن کا (دوزخ میں) ہمیشہ رہنا (اللہ کی طرف سے) لازمی ہو گیا ہے۔"

قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: أَيْ: وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

ابن عبید نے اپنی روایت میں کہا: قتادہ نے کہا: یعنی جس کا ہمیشہ رہنا لازمی ہو گیا۔

[٤٧٦] ٣٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُّونَ بِذٰلِكَ - أَوْ يُلْهَمُونَ ذٰلِكَ -» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ - أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ - فَأَقُولُ: يَارَبِّ! مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

[476] دوسری سند سے جس میں (ابوعوانہ کے بجائے) سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن جمع ہوں گے اور اس (کی ہولناکیوں سے بچنے) کی فکر میں مبتلا ہوں گے یا یہ بات اُن کے دلوں میں ڈالی جائے گی۔"...... (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے اس حدیث میں یہ کہا: "پھر میں چوتھی بار اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گا (یا چوتھی بار لوٹوں گا) اور کہوں گا: اے میرے رب! ان کے سوا جنھیں قرآن (کے فیصلے) نے روک رکھا ہے اور کوئی باقی نہیں بچا۔"

[٤٧٧] ٣٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذٰلِكَ» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ: «فَأَقُولُ: يَارَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ: وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

[477] معاذ بن ہشام نے کہا: میرے والد نے مجھے قتادہ کے حوالے سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کو جمع کرے گا، پھر اس (دن کی پریشانی سے بچنے) کے لیے اُن کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی۔"...... یہ حدیث بھی ان دونوں (ابوعوانہ اور سعید) کی حدیث کی طرح ہے، چوتھی دفعہ کے بارے میں یہ کہا: "تو میں کہوں گا: اے میرے رب! آگ میں ان کے سوا اور کوئی باقی نہیں جسے قرآن (کے فیصلے) نے روک لیا ہے، یعنی

جس کے لیے (آگ میں) ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا ہے۔"

[٤٧٨] ٣٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُوغَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً».

[478] محمد بن منہال الضریر (نابینا) نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ اور دستوائی (کپڑے) والے ہشام نے قتادہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی طرح ابوغسان مِسْمَعی اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں معاذ بن ہشام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے قتادہ کے حوالے سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کو آگ سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں ایک جَو کے وزن کے برابر خیر ہوئی، پھر ایسے شخص کو آگ سے نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہوئی، پھر اس کو آگ سے نکالا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی خیر ہوئی۔" (گزشتہ متعدد احادیث سے وضاحت ہوتی ہے کہ خیر سے مراد ایمان ہے۔)

زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً، قَالَ يَزِيدُ: صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامٍ.

ابن منہال نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ یزید نے کہا: میں شعبہ سے ملا اور انھیں یہ حدیث سنائی تو شعبہ نے کہا: ہمیں یہ حدیث قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنائی، البتہ شعبہ نے "ایک ذرّے" کے بجائے "مکئی کا دانہ" کہا۔ یزید نے کہا: اس لفظ میں ابو بسطام (شعبہ) سے تصحیف (حروف میں اشتباہ کی وجہ سے غلطی) ہوگئی۔

[٤٧٩] ٣٢٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُوالرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا

[479] معبد بن ہلال عنزی نے کہا: ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ثابت (البنانی) کو اپنا سفارشی بنایا (ان کے ذریعے سے ملاقات کی اجازت حاصل کی۔) ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ثابت نے

مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ: انْطَلَقْنَا إِلٰى أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى، فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَّعَهُ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَاأَبَا حَمْزَةَ! إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ لَهُ: اِشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ [عَلَيْهِ السَّلَامُ]، فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللهِ تَعَالٰى. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ]، فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ تَعَالٰى، فَيُؤْتٰى مُوسٰى- عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى [عَلَيْهِ السَّلَامُ] فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيُؤْتٰى عِيسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأُوتٰى فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، أَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَاأَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ، يُلْهِمُنِيهِ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي. فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى

ہمارے لیے (اندر آنے کی) اجازت لی۔ ہم اندران کے سامنے حاضر ہوئے۔ انھوں نے ثابت کو اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھا لیا۔ ثابت نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! بصرہ کے باشندوں میں سے آپ کے (یہ) بھائی آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ انھیں شفاعت کی حدیث سنائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں حضرت محمد ﷺ نے بتایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اپنی اولاد کے حق میں سفارش کیجیے (کہ وہ میدان محشر کے مصائب اور جاں گسل انتظار سے نجات پائیں۔) وہ کہیں گے: میں اس کے لیے نہیں ہوں۔ لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کا دامن تھام لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل (خالص دوست) ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچ جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں (جن سے اللہ نے براہِ راست کلام کیا۔) تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری ہوگی۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ لگ جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آمد ہوگی، وہ فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں۔ لیکن تم محمد ﷺ کے پاس پہنچ جاؤ، تو (ان کی) آمد میرے پاس ہوگی۔ میں جواب دوں گا: اس (کام) کے لیے میں ہوں۔ میں چل پڑوں گا اور اپنے رب کے سامنے حاضری کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت عطا کی جائے گی، میں اس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور تعریف کی ایسی باتوں کے ساتھ اس کی حمد کروں گا جس پر میں اب قادر نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ ہی یہ (حمد) میرے دل میں ڈالے گا، پھر میں اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر

رَبِّي تَعَالٰى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ إِلٰى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِنْ مِّثْقَالِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ».

اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت!، میری امت! تو مجھ سے کہا جائے گا: جائیں جس کے دل میں گندم یا جَو کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لیں، میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا، پھر میں اپنے رب تعالیٰ کے حضور لوٹ آؤں گا اور حمد کے انھی اسلوبوں سے اس کی تعریف بیان کروں گا، پھر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا تو مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول ہو گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! مجھے کہا جائے گا: جائیں، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو، اسے نکال لیں۔ تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا، پھر اپنے رب کے حضور لوٹ آؤں گا اور اس جیسی تعریف سے اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا۔ تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں، آپ کی سفارش قبول ہو گی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! تو مجھ سے کہا جائے گا: جائیں، جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم، اس سے (بھی) کم، اس سے (اور بھی) کم ایمان ہو اسے آگ سے نکال لیں تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا۔"

هٰذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا: لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ. قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ. قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ! جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو انھوں نے ہمیں بیان کی۔

(معبد بن ہلال عنزی نے) کہا: چنانچہ ہم ان کے ہاں سے نکل آئے، جب ہم چٹیل میدان کے بالائی حصے پر پہنچے تو ہم نے کہا: (کیا ہی اچھا ہو) اگر ہم حسن بصری کا رخ کریں اور

أَبِي حَمْزَةَ، فَلَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ، قَالَ: هِيهِ! فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: هِيهِ! قُلْنَا: مَا زَادَنَا، قَالَ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَّلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَّا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُّحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا، قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا. فَضَحِكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ، مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هٰذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ قَالَ: «ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَامُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَارَبِّ! ائْذَنْ لِّي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ - أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ - وَلٰكِنْ، وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظْمَتِي وَجِبْرِيَائِي لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

انھیں سلام کرتے جائیں۔ وہ (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) ابوخلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انھیں سلام کیا۔ ہم نے کہا: جناب ابوسعید! ہم آپ کے بھائی ابوحمزہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کے پاس سے آ رہے ہیں۔ ہم نے کبھی اس جیسی حدیث نہیں سنی جو انھوں نے شفاعت کے بارے میں ہمیں سنائی۔ حسن بصری نے کہا: لائیں سنائیں۔ ہم نے انھیں حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: آگے سنائیں۔ ہم نے کہا: انھوں نے ہمیں اس سے زیادہ نہیں سنایا۔ انھوں (حسن بصری) نے کہا: ہمیں انھوں نے یہ حدیث بیس برس پہلے سنائی تھی، اس وقت وہ پوری قوتوں کے مالک تھے۔ انھوں نے کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، معلوم نہیں، شیخ بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمھیں پوری حدیث سنانا پسند نہیں کیا کہ کہیں تم (اس میں بیان کی ہوئی بات ہی پر) بھروسا نہ کرلو۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمیں سنا دیں تو وہ ہنس پڑے اور کہا: انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں نے تمھارے سامنے اس بات کا تذکرہ اس کے سوا (اور کسی وجہ سے) نہیں کیا تھا مگر اس لیے کہ میں تمھیں یہ حدیث سنانا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں چوتھی بار اپنے رب کی طرف لوٹوں گا، پھر انھی تعریفوں سے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیں، آپ کو دیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان کے بارے میں (بھی) اجازت دیجیے جنھوں نے (صرف) لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اللہ فرمائے گا: یہ آپ کے لیے نہیں لیکن مجھے میری عزت کی قسم، میری کبریائی، میری عظمت اور میری بڑائی کی قسم! میں ان کو (بھی) جہنم سے نکال لوں گا جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔''

قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ، أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ .

معبد کا بیان ہے: میں حسن بصری کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے ہمیں بتایا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی۔ میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: بیس سال پہلے، اور اس وقت ان کی صلاحیتیں بھرپور تھیں۔

[٤٨٠] ٣٢٧-(١٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ، إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ يَعْنِي إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اِئْتُوا آدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

[480] ابوحیان نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی اٹھا کر آپ کو پیش کی گئی کیونکہ آپ کو دستی مرغوب تھی، آپ نے اپنے دندانِ مبارک سے ایک بار اس میں سے تناول کیا اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہموار چٹیل میدان میں جمع کرے گا۔ بلانے والا سب کو اپنی آواز سنائے گا اور (اللہ کی) نظر سب کے آر پار (سب کو دیکھ رہی) ہوگی۔ سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو اس قدر غم اور کرب لاحق ہوگا جو ان کی طاقت سے زیادہ اور ناقابل برداشت ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا دیکھتے نہیں تم کس حالت میں ہو؟ کیا دیکھتے نہیں تم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص تلاش نہیں کرتے جو تمھاری سفارش کر دے؟ یعنی تمھارے رب کے حضور۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: آدم علیہ السلام کے پاس چلو تو وہ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ سب انسانوں کے والد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میرا

مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي، نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَانُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدًا شَكُورًا، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ [ﷺ]. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى، فَيَأْتُونَ مُوسٰى ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُوسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ، بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ، عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُّوسٰى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي، نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى ﷺ. فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُونَ: يَاعِيسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَةٌ

رب آج اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اور نہ اس کے بعد کبھی آئے گا اور یقیناً اس نے مجھے ایک خاص درخت (کے قریب جانے) سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان بچانی ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ (اہلِ) زمین کی طرف بھیجے گئے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندے کا نام دیا ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ وہ انھیں جواب دیں گے: آج میرا رب اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں نہ وہ اس سے پہلے کبھی آیا نہ آئندہ کبھی آئے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے ایک دعا (خاص کی گئی) تھی وہ میں نے اپنی قوم کے خلاف مانگ لی۔ (آج تو) میری اپنی جان (پر بنی) ہے۔ مجھے اپنی جان (کی فکر) ہے۔ تم ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ ابراہیم ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے: آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل (صرف اس کے دوست) ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا رب آج اس قدر غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آیا اور نہ آئندہ کبھی آئے گا اور اپنے (تین) جھوٹ یاد کریں گے، (اور کہیں) مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے تو اپنی جان بچانی ہے۔ کسی اور کے پاس جاؤ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ موسیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول

مِّنْهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِّنْهُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسٰى ﷺ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا. نَفْسِي. نَفْسِي. اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَغَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَّحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أُمَّتِي. أُمَّتِي. فَيُقَالُ: يَامُحَمَّدُ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ، مَنْ لَّاحِسَابَ عَلَيْهِ، مِنْ بَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ، فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى».

ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغام اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے سے فضیلت عطا کی، اللہ کے حضور ہمارے لیے سفارش کیجیے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ موسیٰ ﷺ ان سے کہیں گے: میرا رب آج اس قدر غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصے میں آیا اور نہ اس کے بعد آئے گا۔ میں ایک جان کو قتل کر چکا ہوں جس کے قتل کا مجھے حکم نہ دیا گیا تھا۔ میری جان (کا کیا ہوگا) میری جان (کیسے بچے گی؟) عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے جھولے میں لوگوں سے گفتگو کی۔ آپ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا اور اس کی روح ہیں، اس لیے آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے جس میں ہم ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ تو عیسیٰ ﷺ انھیں جواب دیں گے: میرا رب آج اتنے غصے میں ہے جتنے غصے میں نہ وہ اس سے پہلے آیا اور نہ آیندہ کبھی آئے گا، وہ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں گے، (کہیں گے مجھے) اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان بچانی ہے۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ (اگر ہوتے تو بھی) معاف کر دیے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال میں ہیں؟ آپ دیکھتے نہیں ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے؟ تو میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریفوں اور اپنی ایسی بہترین ثنا (کے

دروازے) کھول دے گا اور انھیں میرے دل میں ڈالے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں کھولے گئے، پھر (اللہ) فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگیے، آپ کو ملے گا، سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول ہوگی۔ تو میں سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! آپ کی امت کے جن لوگوں کا حساب و کتاب نہیں ان کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کر دیجیے اور وہ جنت کے باقی دروازوں میں (بھی) لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا (فاصلہ) ہے جتنا مکہ اور (شہر ہَجَر) یا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان ہے۔''

[٤٨١] ٣٢٨-(..) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَصْعَةٌ مِّنْ ثَرِيدٍ وَّلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ، وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً أُخْرٰى وَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَلَمَّا رَأٰى أَصْحَابَهُ لَايَسْأَلُونَهُ قَالَ: «أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ؟» قَالُوا: كَيْفَهْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ: وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوْكَبِ: هٰذَا رَبِّي، وَقَوْلَهُ لِآلِهَتِهِمْ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا، وَقَوْلَهُ: إِنِّي سَقِيمٌ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

[481] (ایک دوسری سند سے) عُمارہ بن قعقاع نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ثرید اور گوشت کا پیالہ رکھا گیا، آپ نے دستی اٹھائی، آپ کو بکری (کے گوشت) میں سب سے زیادہ یہی حصہ پسند تھا، آپ نے اس میں سے ایک بار اپنے دندانِ مبارک سے تناول کیا اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔'' پھر دوبارہ تناول کیا اور فرمایا: ''میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔'' جب آپ نے دیکھا کہ آپ کے ساتھی (اس کے بارے میں) آپ سے کچھ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا: ''تم پوچھتے کیوں نہیں کہ یہ کیسے ہوگا؟'' انھوں نے پوچھا: یہ کیسے ہوگا؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے.....'' (عمارہ نے بھی) ابوزرعہ کے حوالے سے ابوحیان کی بیان کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور ابراہیم علیہ السلام کے واقعے میں یہ اضافہ کیا: (آپ ﷺ نے) فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے ستارے کے بارے

بِيَدِهِ! إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ هَجَرٍ وَّمَكَّةَ».

میں اپنا قول: ''یہ میرا رب ہے'' اور ان کے معبودوں کے بارے میں یہ کہنا: ''بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے'' اور یہ کہنا: ''میں بیمار ہوں'' یاد کیا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! چوکھٹ کے دونوں بازوؤں تک جنت کے کواڑوں میں سے (ہر) دو کواڑوں کے درمیان، اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان، یا (فرمایا) ہجر اور مکہ کے درمیان ہے۔''

قَالَ: لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ.

راوی کو یاد نہیں کہ آپ نے پہلے کس شہر کا نام لیا۔

[٤٨٢] ٣٢٩-(١٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ. فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ. فَيَأْتُونَ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا! اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. اِذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ. قَالَ: فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ-: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ. اِعْمِدُوا إِلٰى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسٰى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ. اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللهِ تَعَالٰى وَرُوحِهِ. فَيَقُولُ عِيسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُومُ وَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ

[482] محمد بن فضیل نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے حدیث سنائی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ابو مالک نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، اُن دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو مومن کھڑے ہو جائیں گے یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی اور وہ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے والد بزرگ! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوائیے۔ وہ جواب دیں گے: کیا جنت سے تمھیں نکالنے کا سبب تمھارے باپ آدم کی خطا کے علاوہ کوئی اور چیز بنی تھی! میں اس کام کا اہل نہیں ہوں۔ میرے بیٹے، اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ آپ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اس کام (کو کرنے) والا میں نہیں ہوں، میں خلیل تھا (مگر اولین شفاعت کے اس منصب سے) پیچھے پیچھے۔ تم موسیٰ علیہ السلام کا رخ کرو، جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ جواب دیں گے: اس کام (کو کرنے) والا میں نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کے کلمے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کام (کو کرنے) والا نہیں ہوں۔ تو لوگ محمد ﷺ کے پاس

الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ. فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ» قَالَ قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: «أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. قَالَ: وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَّأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ. فَمَخْدُوشٌ نَّاجٍ وَّمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ».

آئیں گے۔ آپ اللہ کے سامنے قیام فرمائیں گے اور آپ کو (شفاعت کی) اجازت دی جائے گی۔ امانت اور قرابت داری کو بھیجا جائے گا، وہ پل صراط کی دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے اولین شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔'' میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بجلی کے گزرنے کی طرح ''کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''تم نے کبھی بجلی کی طرف نہیں دیکھا، کس طرح پلک جھپکنے میں گزرتی اور لوٹتی ہے؟ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح (تیزی سے) پھر پرندہ گزرنے اور آدمی کے دوڑنے کی طرح، ان کے اعمال ان کو لے کر دوڑیں گے اور تمھارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہوگا: اے میرے رب! بچا بچا (میری امت کے ہر گزرنے والے کو سلامتی سے گزار دے۔) حتی کہ بندوں کے اعمال ان کو لے کر گزر نہ سکیں گے یہاں تک کہ ایسا آدمی آئے گا جس میں گھسٹ گھسٹ کر چلنے سے زیادہ کی استطاعت نہ ہوگی۔ آپ نے فرمایا: (پل) صراط کے دونوں کناروں پر لوہے کے آنکڑے معلق ہوں گے، وہ اس بات پر مامور ہوں گے کہ جن لوگوں کے بارے میں حکم ہو ان کو پکڑ لیں، اس طرح بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض آگ میں دھکیل دیے جائیں گے۔''

وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا.

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال (کی مسافت) کے برابر ہے۔

(المعجم ٨٥) - **(بَابٌ: فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا»)** (التحفة ٨٤)

باب:85- نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جو جنت کے بارے میں سفارش کرے گا، اور سب انبیاء سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے''

[٤٨٣] ٣٣٠-(١٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا».

[483] جریر نے مختار بن فلفل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو جنت کے بارے میں سفارش کرے گا اور تمام انبیاء سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے۔''

[٤٨٤] ٣٣١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ».

[484] سفیان نے مختار بن فلفل سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تمام انبیاء کی نسبت میرے پیروکار زیادہ ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔''

[٤٨٥] ٣٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ».

[485] زائدہ نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے بارے میں سب سے پہلا سفارش کرنے والا میں ہوں گا، انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی۔ اور بلا شبہ انبیاء میں ایسا بھی نبی ہو گا جن کی امتِ (دعوت) میں سے ایک شخص ہی ان کی تصدیق کرتا ہو گا۔''

[٤٨٦] ٣٣٣-(١٩٧) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ».

[486] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ جنت کا دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا: محمد! وہ کہے گا: مجھے آپ ہی کے بارے میں حکم ملا تھا (کہ) آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

(المعجم ٨٦) - (بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ ﷺ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ) (التحفة ٨٥)

باب:86-اپنی امت کی سفارش کے لیے نبی ﷺ کا اپنی دعا کو محفوظ رکھنا

[٤٨٧] ٣٣٤-(١٩٨) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[487] مالک بن انس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی ایک (یقینی) دعا ہے جو وہ مانگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔''

[٤٨٨] ٣٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً. فَأَرَدْتُّ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[488] (مالک بن انس کے بجائے) ابن شہاب کے بھتیجے نے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ہر نبی کی ایک دعا ہے (جس کی قبولیت یقینی ہے۔) میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان شاء اللہ میں اپنی اس دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی سفارش کرنے کے لیے محفوظ رکھوں گا۔''

[٤٨٩] ٣٣٦-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[489] ابن شہاب کے بھتیجے نے ابن شہاب سے اور انھوں نے (ابوسلمہ کے بجائے) عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی سے اسی کے مانند حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔

[٤٩٠] ٣٣٧-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ

[490] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ عمرو بن ابی سفیان ثقفی نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی

ابْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا. فَأَنَا أُرِيدُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ایک (یقینی) دعا ہے جو وہ کرتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔"

فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

اس پر کعب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے یہ فرمان (براہ راست) رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

[٤٩١] ٣٣٨-(١٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ. فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ، مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا».

[491] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو (یقینی طور پر) قبول کی جانے والی ہے۔ ہر نبی نے اپنی وہ دعا جلدی مانگ لی، جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر لی ہے، چنانچہ یہ دعا ان شاء اللہ میری امت کے ہر اس فرد کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوا۔"

[٤٩٢] ٣٣٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[492] ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کے لیے ایک قبول کی جانے والی دعا ہے، وہ اسے مانگتا ہے تو (ضرور) قبول کی جاتی ہے اور وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے چھپا (بچا) کر رکھی ہے۔"

[٤٩٣] ٣٤٠-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ. وَإِنِّي أُرِيدُ، إِنْ شَاءَ

[493] محمد بن زیاد نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے بارے میں مانگی اور وہ اس کے لیے قبول ہوئی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے

اللهُ، أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

مؤخر کردوں۔"

[٤٩٤] ٣٤١-(٢٠٠) حَدَّثَنِي أَبُوغَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[494] ہشام نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک (یقینی مقبول) دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے لیے کی جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر لی ہے۔"

[٤٩٥] ٣٤٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[495] مذکورہ بالا روایت (ہشام کے بجائے) شعبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ بیان کی۔

[٤٩٦] ٣٤٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ، قَالَ: «أُعْطِيَ» وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[496] وکیع اور ابواسامہ نے مسعر سے حدیث سنائی، انھوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، اتنا فرق ہے کہ وکیع کی روایت کے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: (ہر نبی کو ایک دعا) "عطا کی گئی ہے" اور ابواسامہ کی روایت کے الفاظ ہیں: "نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے۔"

[٤٩٧] ٣٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ.

[497] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا...... آگے کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح۔

[٤٩٨] ٣٤٥-(٢٠١) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[498] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ "ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں کر چکا جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ کر رکھی ہے۔"

(المعجم ٨٧) - (بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ) (التحفة ٨٦)

[٤٩٩] ٣٤٦-(٢٠٢) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى﴾ [إبراهيم: ٣٦] اَلْآيَةَ. وَقَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي» وَبَكٰى. فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاجِبْرِيلُ! اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.

باب:87- نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے دعا اور ان پر شفقت کرتے ہوئے آپ کا رونا

[499] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اے میرے رب! بے شک انھوں (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، پھر جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً میرا ہے (اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے)'' اور عیسیٰ علیہ السلام کے قول ''اگر تو انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں معاف فرما دے تو بلاشبہ تو ہی غالب حکمت والا ہے'' کی تلاوت فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! میری امت، میری امت'' اور (بے اختیار) رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ، جبکہ تمھارا رب زیادہ جاننے والا ہے، اُن سے پوچھو کہ آپ کو کیا بات رُلا رہی ہے؟ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور (وجہ) پوچھی تو رسول اللہ ﷺ نے جو بات کہی تھی ان کو بتائی، جبکہ وہ (اللہ اس بات سے) زیادہ اچھی طرح آگاہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کریں گے اور ہم آپ کو تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

(المعجم ٨٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَّلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ) (التحفة ٨٧)

باب:88- کفر پر مرنے والا جہنمی ہے، اسے شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور نہ اُسے مقرّب لوگوں کی رشتہ داری فائدہ دے گی

[٥٠٠] ٣٤٧-(٢٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ» فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

[500] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آگ میں۔'' پھر جب وہ پلٹ گیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا: ''بلاشبہ میرا باپ اور تمھارا باپ آگ میں ہیں۔''

(المعجم ٨٩) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾) (التحفة ٨٨)

باب:89-اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے''

[٥٠١] ٣٤٨-(٢٠٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا، فَعَمَّ وَخَصَّ. فَقَالَ: «يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا».

[501] جریر نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو آپ نے عمومی حیثیت سے (سب کو) اور خاص کر کے (الگ خاندانوں اور لوگوں کو ان کے نام لے لے کر) فرمایا: ''اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبد شمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، اے فاطمہ (بنت رسول اللہ ﷺ)! اپنے آپ کو آگ سے بچالو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کسی مؤاخذے کی صورت میں) تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، ہاں! تم لوگوں کے ساتھ رشتہ ہے، اُسے میں اسی طرح جوڑتا رہوں گا جس طرح جوڑنا چاہیے۔''

[٥٠٢] ٣٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ

[502] عبدالملک سے (جریر کے علاوہ) ابوعوانہ نے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ لیکن جریر کی روایت

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَهُ.

زیادہ مکمل اور سیر حاصل ہے۔

[٥٠٣] ٣٥٠-(٢٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء:٢١٤] قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ: «يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! يَابَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ! لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتُمْ».

[503] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب آیت: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صفا پہاڑ پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی بیٹی صفیہ! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ (ہاں!) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔''

[٥٠٤] ٣٥١-(٢٠٦) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء:٢١٤] «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَاصَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ! سَلِينِي مَا شِئْتِ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

[504] ابن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتاری گئی: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں'' تو آپ نے فرمایا: ''اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے عبدالمطلب کے بیٹے عباس! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا، اے اللہ کے رسول کی بیٹی فاطمہ! مجھ سے (میرے مال میں سے) جو چاہو مانگ لو، میں اللہ کے (فیصلے کے) سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔''

[٥٠٥] ٣٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ:

[505] ایک اور سند سے اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

[٥٠٦] ٣٥٣-(٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُوكَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَالَ: انْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلٰى رَضْمَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا، ثُمَّ نَادٰى: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافَاهْ! إِنِّي نَذِيرٌ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَّسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهْ».

[506] یزید بن زریع نے (سلیمان) تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان کے واسطے سے حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا کہ جب آیت: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' اتری، کہا: تو اللہ کے نبی ﷺ ایک پہاڑی چٹان کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے سب سے اونچے پتھروں والے حصے پر چڑھے، پھر آواز دی: ''اے عبدمناف کی اولاد! میں ڈرانے والا ہوں، میری اور تمھاری مثال اس آدمی کی ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ خاندان کو بچانے کے لیے چل پڑا اور اسے خطرہ ہوا کہ دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے تو وہ بلند آواز سے پکارنے لگا: وائے اس کی صبح (کی تباہی!)''

[٥٠٧] ٣٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَّقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[507] (یزید بن زریع کے بجائے) معتمر نے اپنے والد (سلیمان) کے حوالے سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٥٠٨] ٣٥٥-(٢٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ: «يَا صَبَاحَاهْ!» فَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «يَا بَنِي فُلَانٍ! يَا بَنِي

[508] ابواسامہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب یہ آیت اتری: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' (خاص کر) اپنے خاندان کے مخلص لوگوں کو۔ تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے یہاں تک کہ کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور پکار کر کہا: ''وائے اس کی صبح (کی تباہی!)'' (سب ایک دوسرے سے) پوچھنے لگے: یہ کون پکار رہا ہے؟ (کچھ) لوگوں نے کہا: محمد ﷺ، چنانچہ سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں کی اولاد! اے فلاں کی اولاد! اے

فُلَانٍ! يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ!» فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ ﷺ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ».

عبدمناف کی اولاد! اے عبدالمطلب کی اولاد!'' یہ لوگ آپ کے قریب جمع ہو گئے تو آپ نے پوچھا: ''تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمھیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھڑ سوار نکلنے والے ہیں تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: ہمیں آپ سے کبھی جھوٹی بات (سننے) کا تجربہ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''تو میں تمھیں آنے والے شدید عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔''

قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ! أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [المسد: ١].

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ابولہب کہنے لگا: تمھارے لیے تباہی ہو، کیا تم نے ہمیں اسی بات کے لیے جمع کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ گیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوئے اور وہ خود ہلاک ہوا۔''

كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

اعمش نے اسی طرح سورت کے آخر تک پڑھا۔

[٥٠٩] ٣٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمِ الصَّفَا فَقَالَ «يَا صَبَاحَاهْ!» بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾.

[509] اعمش سے (ابواسامہ کے بجائے) ابومعاویہ نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن کوہِ صفا پر چڑھے اور فرمایا: ''وائے اس کی صبح (کی تباہی!)'' اس کے بعد ابواسامہ کی بیان کردہ حدیث کی طرح روایت کی اور آیت: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ اترنے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٩٠) - (بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ وَّالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ) (التحفة ٨٩)

باب: 90- نبی اکرم ﷺ کی ابوطالب کے لیے سفارش اور آپ کی وجہ سے ان کے لیے (عذاب میں) تخفیف

[٥١٠] ٣٥٧-(٢٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

[510] ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے اور انھوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ نفع

عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ ﷺ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ».

پہنچایا؟ وہ ہر طرف سے آپ کا دفاع کرتے تھے اور آپ کی خاطر غضب ناک ہوتے تھے۔ آپ نے جواب دیا: ''ہاں، وہ کم گہری آگ میں ہیں (جو ٹخنوں تک آتی ہے) اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔''

[٥١١] ٣٥٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلٰى ضَحْضَاحٍ».

[511] سفیان (بن عیینہ) نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابوطالب ہر طرف سے آپ کی حفاظت کرتے تھے، آپ کی مدد کرتے تھے اور آپ کی خاطر (مخالفین پر) غصہ کرتے تھے تو کیا اس سے ان کو کچھ نفع ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، میں نے ان کو آگ کی اتھاہ گہرائیوں میں پایا تو ان کو کم گہری آگ تک نکال لایا۔''

[٥١٢] ٣٥٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[512] سفیان (ثوری) نے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوعوانہ نے بیان کی۔

[٥١٣] ٣٦٠-(٢١٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ، يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ،

[513] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''امید ہے قیامت کے دن میری سفارش ان کو نفع دے گی اور انھیں اتھلی (کم گہری) آگ میں ڈالا جائے گا جو (بمشکل) ان کے ٹخنوں تک پہنچتی ہوگی، اس سے (بھی) ان کا دماغ کھولے گا۔''

يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ».

(المعجم ٩١) - (بَابُ أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا)

(التحفة ٩٠)

باب:91-اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا شخص

[٥١٤] ٣٦١-(٢١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ».

[514] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم میں سے سب سے کم عذاب میں وہ ہوگا جو آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوگا، اس کی جوتیوں کی گرمی سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٥] ٣٦٢-(٢١٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ».

[515] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، انھوں نے دو جوتیاں پہن رکھی ہوں گی جن سے ان کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٦] ٣٦٣-(٢١٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ-وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاإِسْحٰقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ».

[516] شعبہ نے ابواسحاق سے سن کر حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو خطاب کرتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب اس آدمی کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا۔''

[٥١٧] ٣٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ

[517] (شعبہ کے بجائے) اعمش نے ابواسحاق سے،

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ، يَّغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَّإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا».

انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے دونوں جوتے اور دونوں تسمے آگ کے ہوں گے، ان سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے، وہ نہیں سمجھے گا کہ کوئی بھی اس سے زیادہ سخت عذاب میں ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ ان سب میں سے ہلکے عذاب میں ہوگا۔''

(المعجم ٩٢) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ) (التحفة ٩١)

باب: 92-اس بات کی دلیل کہ کفر پر مرنے والے شخص کو اس کے عمل فائدہ نہ پہنچائیں گے

[٥١٨] ٣٦٥-(٢١٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِبْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: «لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ».

[518] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابن جُدعان جاہلیت کے دور میں صلہ رحمی کرتا تھا اور محتاجوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ عمل اس کے لیے فائدہ مند ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے فائدہ نہیں پہنچائیں گے، (کیونکہ) اس نے کسی ایک دن (بھی) یہ نہیں کہا تھا: میرے رب! حساب و کتاب کے دن میری خطائیں معاف فرمانا۔''

(المعجم ٩٣) - (بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ) (التحفة ٩٢)

باب: 93- مومنوں کے ساتھ موالات (باہمی ہم آہنگی) اور غیر مسلموں سے قطع تعلق اور اظہار براءت

[٥١٩] ٣٦٦-(٢١٥) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي

[519] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے برسر عام یہ کہتے ہوئے سنا: ''یقیناً آلِ ابی، یعنی فلاں میرے ولی نہیں، میرا ولی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومن ہیں۔''

فُلَانًا، لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ».

(المعجم ٩٤) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى دُخُولِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ) (التحفة ٩٣)

باب:94-اس بات کی دلیل کہ مسلمانوں میں سے بعض گروہ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے

[٥٢٠] ٣٦٧-(٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

[520] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار (افراد) بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ان میں شامل کر۔'' پھر ایک اور کھڑا ہو گیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے جواب دیا: ''عکاشہ اس معاملے میں تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢١] ٣٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ.

[521] شعبہ نے کہا: میں نے محمد بن زیاد سے حدیث سنی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... (آگے) ربیع کی حدیث کی طرح (ہے۔)

[٥٢٢] ٣٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

[522] سعید بن مسیب نے حدیث سنائی کہ انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے، ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح چودھویں رات کو ماہِ کامل چمکتا ہے۔''

الْبَذْرِ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ، يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس پر) عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی سرخ، سفید اور سیاہ دھاریوں والی چادر بلند کرتے ہوئے اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے ان میں سے کر دے۔'' پھر ایک انصاری کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٣] ٣٧٠-(٢١٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ، عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ».

[523] (سعید بن مسیّب کے بجائے) ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے، چاند کی سی صورت میں، ان کا ایک گروہ ہوگا۔''

[٥٢٤] ٣٧١-(٢١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتَ مِنْهُمْ» قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

[524] محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار اشخاص حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو داغنے کے عمل سے علاج نہیں کراتے، نہ دم ہی کراتے ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔'' عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان میں (شامل) کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہو۔'' (عمران رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے (بھی) ان میں (شامل) کر دے، آپ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٥] ٣٧٢-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالُوا: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ».

[525] حکم بن اعرج نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو دم نہیں کرواتے، شگون نہیں لیتے، داغنے کے ذریعے سے علاج نہیں کرواتے اور اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں۔''

[٥٢٦] ٣٧٣-(٢١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - لَّا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ».

[526] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (ابو حازم کو شک ہے کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کون سا عدد بتایا) اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ وہ یکجا ہوں گے، ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے، ان میں سے پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک آخری فرد (بھی ساتھ ہی) داخل نہ ہوگا، اکٹھے ہی (جنت کے وسیع دروازے سے) اندر جائیں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے۔''

[٥٢٧] ٣٧٤-(٢٢٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: أَنَا. ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ، وَلٰكِنِّي لُدِغْتُ، قَالَ: فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ، فَقَالَ: وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَا رُقْيَةَ

[527] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس موجود تھا، انھوں نے پوچھا: تم میں سے وہ ستارا کس نے دیکھا تھا جو کل رات ٹوٹا تھا۔ میں نے کہا: میں نے، پھر میں نے کہا کہ میں نماز میں نہیں تھا بلکہ مجھے ڈس لیا گیا تھا (کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا۔) انھوں نے پوچھا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے دم کروایا۔ انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ میں نے جواب دیا: اس حدیث نے جو ہمیں شعبی نے سنائی۔ انھوں نے پوچھا: شعبی نے تمھیں کون سی حدیث سنائی؟ میں نے کہا: انھوں (شعبی) نے ہمیں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ

إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ. فَقَالَ: قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى إِلٰى مَا سَمِعَ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ. إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي: هٰذَا مُوسٰى ﷺ وَقَوْمُهُ. وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ. فَقِيلَ لِي: هٰذِهِ أُمَّتُكَ، وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ».

سے روایت سنائی، انھوں نے بتایا کہ نظر بد لگنے اور زہریلی چیز کے ڈسنے کے علاوہ اور کسی چیز کے لیے جھاڑ پھونک نہیں۔ تو سعید نے کہا: جس نے جو سنا، اسے اختیار کیا تو اچھا کیا۔ لیکن ہمیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبیِ اکرم ﷺ سے حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا: ''میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کو دیکھا، ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا (دس سے کم کا) گروہ تھا، کسی (اور) نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک یا دو امتی تھے، کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی امتی نہ تھا، اچانک ایک بڑی جماعت میرے سامنے لائی گئی، مجھے گمان ہوا کہ یہ میرے امتی ہیں، اس پر مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے لیکن آپ افق (آسمان کے کنارے) کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا تو ایک بہت ہی بڑی جماعت نظر آئی، مجھے کہا گیا: دوسرے افق کی طرف بھی دیکھیں، میں نے دیکھا تو (وہاں بھی) ایک بہت بڑی جماعت تھی، مجھے بتایا گیا: یہ آپ کی امت ہے۔ اور ان کے ساتھ ایسے ستر ہزار (لوگ) ہیں جو کسی حساب کتاب اور کسی عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ. وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟» فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ. فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ.

پھر آپ اٹھے اور اپنے گھر کے اندر چلے گئے، وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) ان لوگوں کے بارے میں گفتگو میں مصروف ہو گئے جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے بعض نے کہا: شاید وہ لوگ ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ بعض نے کہا: شاید یہ لوگ وہ ہوں گے جو اسلامی دور میں پیدا ہوئے اور (ایک لمحہ بھی) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور انھوں نے بعض دوسری باتوں کا بھی تذکرہ کیا، پھر (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''تم کن باتوں میں لگے ہوئے ہو؟'' انھوں نے آپ کو

فَقَالَ: «أَنْتَ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ».

وہ باتیں بتائیں، اس پر آپ نے فرمایا: ''وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں، نہ دم کرواتے ہیں، نہ شگون لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر پورا توکل کرتے ہیں۔'' اس پر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں (شامل) کر دے تو آپ نے فرمایا: ''تو ان میں سے ہے۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: دعا فرمایئے! اللہ مجھے (بھی) ان میں سے کر دے تو آپ نے فرمایا: ''عکاشہ اس (فرمائش) کے ذریعے سے تم سے سبقت لے گئے۔''

[٥٢٨] ٣٧٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ» ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ، نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ.

[528] حصین بن عبدالرحمٰن سے (ہشیم کے بجائے) محمد بن فضیل نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں......'' پھر حدیث کا باقی حصہ ہشیم کی طرح بیان کیا اور ابتدائی حصے (حصین کے واقعے) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٩٥) - (بَابُ بَيَانِ كَوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ) (التحفة ٩٤)

باب:95- اہل جنت میں سے آدھے اس امت سے ہوں گے

[٥٢٩] ٣٧٦-(٢٢١) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ فَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ. مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي

[529] ابواحوص نے ابواسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو؟'' ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہ ہو گے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو؟'' کہا کہ ہم نے (دوبارہ) نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور (یہ کیسے ہوگا؟) میں اس کے بارے میں ابھی بتاؤں گا۔ کافروں (کے مقابلے)

ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ».

میں مسلمان اس سے زیادہ نہیں جتنے سیاہ رنگ کے بیل میں ایک سفید بال یا سفید رنگ کے بیل میں ایک سیاہ بال۔''

[٥٣٠]-٣٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ-وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ، نَّحْوًا مِّنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، وَّمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

[530] ابواسحاق سے (ابواحوص کے بجائے) شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم تقریباً چالیس افراد ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو گے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟'' ہم نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟'' ہم نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں سے آدھے ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں اس انسان کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا جس نے خود کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اور مشرکوں میں تمھاری تعداد ایسی ہی ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔''

[٥٣١]-٣٧٨-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةِ أَدَمٍ، فَقَالَ: «أَلَا، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ! اشْهَدْ أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: نَعَمْ. يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ

[531] مالک بن مغول نے ابواسحاق کے واسطے سے عمرو بن میمون سے حدیث سنائی انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا آپ نے چمڑے کے ایک خیمے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرمایا: ''یاد رکھو! جنت میں اسلام لانے والی روح کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے، دوسری امتوں میں تم (اس

إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ».

سے زیادہ) نہیں ہو مگر (ایسے) جس طرح ایک سیاہ بال جو سفید رنگ کے بیل پر ہو یا ایک سفید بال جو سیاہ بیل پر ہو۔“

(المعجم ٩٦) - (بَابُ قَوْلِهِ «يَقُولُ اللهُ لِآدَمَ! أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ») (التحفة ٩٥)

باب:96-رسول اللہ ﷺ کا قول کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ میں بھیجنے کے لیے ہر ہزار (1000) میں سے نو سو ننانوے (999) الگ کر دو

[٥٣٢] ٣٧٩-(٢٢٢) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاآدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ! قَالَ يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ؛ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ» قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّنَا ذَاكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: «أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْ يَّأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ، وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ» قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ

[532] جریر نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: حاضر ہوں (میرے رب!) قسمت کی خوبی (تیری عطا ہے) اور ساری خیر تیرے ہاتھ میں ہے! کہا: اللہ فرمائے گا: دوزخیوں کی جماعت کو الگ کر دو۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے: دوزخیوں کی جماعت (تعداد میں) کیا ہے؟ اللہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ وقت ہو گا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو مدہوش کی طرح دیکھو گے، حالانکہ وہ (نشے میں) مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی بہت سخت ہو گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ان (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) پر حد درجہ گراں گزری۔ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ (ایک) آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، ہزار یاجوج ماجوج میں سے ہیں اور ایک تم میں سے ہے، (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی (حصہ) ہو گے۔“ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور تکبیر کہی (اللہ اکبر کہا۔)، پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم

الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ».

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی (حصہ) ہو گے۔'' ہم نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی، پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔ (دوسری) امتوں کے مقابلے میں تمھاری مثال اس سفید بال کی سی ہے جو سیاہ بیل کی جلد پر ہوتا ہے یا اس چھوٹے سے نشان کی سی ہے جو گدھے کے اگلے پاؤں پر ہوتا ہے۔''

[٥٣٣] ٣٨٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: «مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ» وَلَمْ يَذْكُرَا: «أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ».

[533] (جریر کے بجائے) اعمش کے دو اور شاگردوں وکیع اور ابو معاویہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی، لیکن دونوں کے الفاظ ہیں: ''اس دن لوگوں میں تم (اس سے زیادہ) نہیں ہو گے مگر (ایسے) جس طرح ایک سفید بال جو سیاہ بیل پر ہوتا ہے یا سیاہ بال جو سفید بیل پر ہوتا ہے۔'' ان دونوں نے گدھے کے اگلے پاؤں کے نشان کا تذکرہ نہیں کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ

''اے موٹا کپڑا لپیٹنے والے! اٹھیے اور ڈرائیے۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے۔ اپنے کپڑے پاک رکھیے، ناپاکی سے دور رہیے۔ حصولِ کثرت کے لیے احسان نہ کیجیے اور اپنے رب (کی رضا) کے لیے صبر کیجیے۔'' (المدثر 74:1-7)

اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کی اہمیت وفضیلت

طہارت کا مطلب ہے صفائی اور پاکیزگی۔ یہ نجاست کی ضد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بعثت کے بعد آغاز کار میں جو احکام ملے اور جن کا مقصود اگلے مشن کے لیے تیاری کرنا اور اس کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کرنا تھا، وہ ان آیات میں ہیں: ﴿ يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ○ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ○ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ○﴾ ''اے موٹا کپڑا لپیٹنے والے! اٹھیے اور ڈرایئے، اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے، اپنے کپڑے پاک رکھیے، پلیدی (بتوں) سے دور رہیے، (اس لیے) احسان نہ کیجیے کہ زیادہ حاصل کریں اور اپنے رب (کی رضا) کے لیے صبر کیجیے۔'' (المدثر 74:1-7)

اسلام کے ان بنیادی احکام میں کپڑوں کو پاک رکھنے اور ہر طرح کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ناپاکی سے دور رہنے کا حکم ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ سے تعلق، ہدایت اور روحانی ارتقا کا سفر طہارت اور پاکیزگی سے شروع ہوتا ہے جبکہ گندگی، تعفن اور غلاظت شیطانی صفات ہیں اور ان سے گمراہی، ضلالت اور روحانی تنزل کا سفر شروع ہوتا ہے۔

وُضُو، وَضَائَة سے ہے جس کے معنی نکھار اور حسن ونظافت کے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے حاضری کی تیاری یہی ہے کہ انسان نجس نہ ہو، طہارت کی حالت میں ہو اور مسنون طریقۂ وضو سے اپنی حالت کو درست کرے اور خود کو سنوارے۔ وضو سے جس طرح ظاہری اعضاء صاف اور خوبصورت ہوتے ہیں، اسی طرح روحانی طور پر بھی انسان صاف ستھرا ہو کر نکھر جاتا ہے۔ ہر عضو کو دھونے سے جس طرح ظاہری کثافت اور میل دور ہوتا ہے بالکل اسی طرح وہ تمام گناہ بھی دھل جاتے ہیں جو ان اعضاء کے ذریعے سے سرزد ہوئے ہوں۔

مومن زندگی بھر اپنے رب کے سامنے حاضری کے لیے وضو کے ذریعے سے جس وَضَائَة کا اہتمام کرتا ہے قیامت کے روز وہ مکمل صورت میں سامنے آئے گی اور مومن غُرٌّ مُّحَجَّلُون (چمکتے ہوئے روشن چہروں اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے) ہوں گے۔ نظافت اور جمال کی یہ صفت تمام امتوں میں مسلمانوں کو ممتاز کرے گی۔ ایک بات یہ بھی قابل توجہ ہے کہ ماہرین صحت جسمانی صفائی کے حوالے سے وضو کے طریقے پر تعجب آمیز تحسین کا اظہار کرتے ہیں۔ اسلام کی طرح اس کی عبادات بھی بیک وقت دنیا و آخرت اور جسم وروح کی بہتری کی ضامن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری اور مناجات کی تیاری کی یہ صورت ظاہری اور معنوی طور پر انتہائی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ہر ایک کے لیے آسان بھی ہے۔ جب وضو ممکن نہ ہو تو اس کا قائم مقام تیمم ہے، یعنی ایسی کوئی بھی صورت حال پیش نہیں آتی جس میں انسان اس حاضری کے لیے تیاری نہ کر سکے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢ - كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ) (التحفة ١)

[٥٣٤] ١ -(٢٢٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَّالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَايِعٌ نَّفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا».

باب:1-وضو کی فضیلت

[534] حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ آسمانوں سے زمین تک کی وسعت کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمھارے حق میں یا تمھارے خلاف حجت ہے ہر انسان دن کا آغاز کرتا ہے تو (کچھ اعمال کے عوض) اپنا سودا کرتا ہے، پھر یا تو خود کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے یا خود کو تباہ کرنے والا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ) (التحفة ٢)

[٥٣٥] (٢٢٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَّعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي، يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ

باب:2-نماز کے لیے پاکیزگی واجب ہے

[535] ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے، انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی عیادت کے لیے گئے، وہ بیمار تھے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابن عمر! کیا آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''نماز پاکیزگی کے بغیر قبول نہیں ہوتی نہ صدقہ ناحق حاصل کیے ہوئے مال سے قبول ہوتا ہے'' اور آپ بصرہ کے حاکم رہ چکے ہیں۔ (مبادا

غُلُولٍ» وَّكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ.

آپ کے پاس کوئی ایسا مال آ گیا ہو۔)

[٥٣٦] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[536] شعبہ، زائدہ اور اسرائیل سب نے سماک بن حرب سے اسی اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

[٥٣٧] ٢-(٢٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ، إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ».

[537] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ہمیں سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث کا تذکرہ کیا، ان میں سے یہ بھی تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی بے وضو ہو جائے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وضو کرے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ) (التحفة ٣)

باب:3- وضو کا طریقہ اور اس کی تکمیل

[٥٣٨] ٣-(٢٢٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ. فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ

[538] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عطاء بن یزید نے انھیں خبر دی کہ حُمران نے، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، انھیں بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر کلی کی اور (ناک میں پانی ڈال کر) ناک جھاڑی، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دایاں بازو کہنیوں تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں بازو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین بار اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی

مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

طرح وضو کیا، پھر اٹھ کر دو رکعتیں ادا کیں، ان دونوں کے دوران میں اپنے آپ سے باتیں نہ کیں، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ: هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِّلصَّلَاةِ.

ابن شہاب نے کہا: ہمارے علماء (تابعین) کہا کرتے تھے کہ یہ کامل ترین وضو ہے جو کوئی انسان نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٩] ٤-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأٰى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[539] یعقوب کے والد ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حُمران سے روایت کی کہ انھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے پانی کا برتن منگوایا، پھر اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی انڈیلا اور ان کو دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور (ناک میں پانی ڈال کر) ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور تین بار اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں تین بار دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں (وہ) اپنے آپ سے باتیں نہ کر رہا تھا، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ) (التحفة ٤)

باب:4- وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

[٥٤٠] ٥-(٢٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ

[540] جریر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ - فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ! لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا، لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، فَيُصَلِّي صَلَاةً، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا».

آزاد کردہ غلام حُمران سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ مسجد کے آنگن میں تھے اور عصر کے وقت ان کے پاس مؤذن آیا تو انھوں نے وضو کے لیے پانی منگایا، وضو کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں، اگر کتاب اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان ہوں گے۔''

[٥٤١] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: «فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ».

[541] ہشام سے (جریر کے بجائے) ابواسامہ، وکیع اور سفیان کی سندوں سے بھی یہ روایت بیان کی گئی۔ ان میں ابواسامہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز ادا کرے۔''

[٥٤٢] ٦-(. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: وَاللهِ! لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا، وَاللهِ! لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا».

[542] ابن شہاب نے کہا: لیکن عروہ، حُمران کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمھیں ایک حدیث ضرور سناؤں گا، اللہ کی قسم! اگر کتاب اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں وہ حدیث نہ سناتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جو آدمی وضو کرے اور وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان ہوں گے۔''

قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةُ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا

عروہ نے کہا: وہ آیت (جس کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱللَّٰعِنُونَ﴾ [البقرة: ١٥٩].

نے اشارہ کیا): ''بلاشبہ وہ لوگ جو ان کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں'' سے لے کر ﴿اللّٰعِنُوْنَ﴾ تک ہے۔

[٥٤٣] ٧-(٢٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنِ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَّكْتُوبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ، مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةً وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ».

[543] اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد (سعید بن عمرو) سے اور انھوں نے اپنے والد (عمرو بن سعید) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انھوں نے وضو کا پانی منگایا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان نہیں جس کی فرض نماز کا وقت ہو جائے، پھر وہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح خشوع سے اسے ادا کرے اور احسن انداز سے رکوع کرے، مگر وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گی جب تک وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ بات ہمیشہ کے لیے کی۔''

[٥٤٤] ٨-(٢٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَّتَحَدَّثُونَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ، لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً».

[544] قتیبہ بن سعید اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں عبدالعزیز دراوردی نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حُمران سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا تو انھوں نے وضو کیا، پھر کہا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں جن کی حقیقت میں نہیں جانتا مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طریقے سے وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف جانا زائد (ثواب کا باعث) ہو گا۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ.

ابن عَبدہ کی روایت میں ہے: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے وضو کیا۔

[٥٤٥] ٩-(٢٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

[545] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن

وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ-وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي بَكْرٍ-قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ. فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

حرب نے کہا: (اس حدیث کے الفاظ قتیبہ اور ابوبکر کے ہیں) ہمیں وکیع نے سفیان کے حوالے سے ابونضر سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوانس سے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے المقاعد کے پاس وضو کیا، کہنے لگے: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو (کرکے) نہ دکھاؤں؟ پھر ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُوالنَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: سفیان نے کہا: ابونضر نے ابوانس سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا: ان (عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی لوگ موجود تھے۔

[٥٤٦] ١٠-(٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ. قَالَ: كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ، فَمَا أَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً. وَّقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هٰذِهِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهَا الْعَصْرَ - فَقَالَ: «مَا أَدْرِي، أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ، فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

[546] مسعر نے ابوصخرہ جامع بن شداد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حُمران بن ابان سے سنا، انھوں نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے غسل اور وضو کے لیے پانی رکھا کرتا تھا اور کوئی دن ایسا نہ آتا کہ وہ تھوڑا سا (پانی) اپنے اوپر نہ بہا لیتے (ہلکا سا غسل نہ کر لیتے، ایک دن) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس نماز سے (مسعر کا قول ہے: میرا خیال ہے کہ عصر کی نماز مراد ہے) سلام پھیرنے کے بعد ہم سے گفتگو فرمائی، آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ ایک بات تم سے کہہ دوں یا خاموش رہوں؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر بھلائی کی بات ہے تو ہمیں بتا دیجیے، اگر کچھ اور ہے تو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور جو وضو اللہ نے اس کے لیے فرض قرار دیا ہے اس کو مکمل طریقے سے کرتا ہے پھر یہ پانچوں نمازیں ادا کرتا ہے تو یقیناً یہ نمازیں ان گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو ان نمازوں کے درمیان کے اوقات میں سرزد ہوئے۔''

[٥٤٧] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[547] عبیداللہ بن معاذ نے اپنے والد سے اور محمد بن

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ يُحَدِّثُ أَبَابُرْدَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ، أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالٰى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ. وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ: فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ، وَّلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ.

مثنٰی اور ابن بشار نے محمد بن جعفر (غندر) سے روایت کی، ان دونوں (معاذ اور ابن جعفر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے جامع بن شداد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا، وہ بشر کے دور امارت میں اس مسجد میں ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بتا رہے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو (اس کی) فرض نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی جو ان کے درمیان سرزد ہوئے۔''

یہ ابن معاذ کی روایت ہے، غندر کی حدیث میں بشر کے دورِ حکومت اور فرض نمازوں کا ذکر نہیں ہے۔

[٥٤٨] ١٢-(٢٣٢) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُّضُوءًا حَسَنًا. ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ».

[548] مخرمہ کے والد بکیر (بن عبداللہ) نے حمران (مولیٰ عثمان) سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد کی طرف نکلا، نماز ہی نے اسے (جانے کے لیے) کھڑا کیا تو اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[٥٤٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ،

[549] معاذ بن عبدالرحمٰن نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حمران سے اور انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور وضو کی تکمیل کی، پھر فرض نماز کے لیے چل کر گیا اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کی یا مسجد میں نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔''

فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ».

(المعجم ٥) - (بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرَ) (التحفة ٥)

باب :5- انسان جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے تو پانچوں نمازیں، ہر جمعہ دوسرے جمعے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک، درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (مٹانے والے) ہیں

[٥٥٠] ١٤-(٢٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ».

[550] علاء نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور (ہر) جمعہ (دوسرے) جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (ان کو مٹانے والے) ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

[٥٥١] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ».

[551] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔''

[٥٥٢] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ إِسْحٰقَ مَوْلٰى زَائِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ، إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ».

[552] عمر بن اسحاق کے والد اسحاق (بن عبداللہ) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب (انسان) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ) (التحفة ٦)

باب:6- وضو کے بعد کا مستحب ذکر

[٥٥٣] ١٧ -(٢٣٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيعَةَ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ [ح] قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ، فَجَاءَتْ نَوْبَتِي، فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ. فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» قَالَ فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هٰذِهِ! فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ: اَلَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ. قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ».

[553] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابو ادریس خولانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح (معاویہ نے) کہا: مجھے ابو عثمان نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمارے ذمے اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی، تو میں شام کے وقت ان کو چرا کر واپس لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو کچھ ارشاد فرما رہے تھے، مجھے آپ کی یہ بات (سننے کو) ملی: ''جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑے ہو کر پوری یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' میں نے کہا: کیا خوب بات ہے یہ! تو میرے سامنے ایک کہنے والا کہنے لگا: اس سے پہلے والی بات اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے تم ابھی آئے ہو، آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) فرمایا تھا: ''تم میں سے جو شخص بھی وضو کرے اور اپنے وضو کو پورا کرے (یا خوب اچھی طرح وضو کرے) پھر یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

[٥٥٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

[554] زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے

صَالِحٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد پچھلی روایت کے الفاظ ہیں، البتہ انھوں نے (اس طرح) کہا: ''جس نے وضو کیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٧)

باب:7- نبی کریم ﷺ کا وضو

[٥٥٥] ١٨-(٢٣٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ -وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ- قَالَ: قِيلَ لَهُ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[555] خالد بن عبداللہ نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے، انھوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی (انھیں شرف صحبت حاصل تھا)، (یحییٰ بن عمارہ نے) کہا: حضرت عبداللہ بن زید سے کہا گیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کا (سا) وضو کر کے دکھائیں۔ اس پر انھوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا، اسے جھکا کر اس میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور انھیں تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی کھینچا، یہ تین بار کیا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دو دو بار دھوئے، (تاکہ امت کو معلوم ہو جائے کہ کسی عضو کو دو بار دھونا بھی جائز ہے) پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور اپنے سر کا مسح کیا اور (آپ) اپنے دونوں ہاتھ (سر پر) آگے سے پیچھے کو اور پیچھے سے آگے کو لائے، (ایک طرف مسح کرنا اور اسی ہاتھ کو دوبارہ واپس لانا مستحب ہے) پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

[٥٥٦] (. . .) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

[556] (خالد بن عبداللہ کے بجائے) سلیمان بن بلال نے عمرو بن یحییٰ سے باقی ماندہ پچھلی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی، اس میں ''ٹخنوں تک'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٥٥٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَقُلْ: مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ. وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ: بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

[557] مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ کی سند سے یہی روایت بیان کی اور کہا: انھوں نے تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی۔ انھوں نے ''ایک ہی چلو سے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ''دونوں ہاتھ آگے سے (پیچھے کو) لائے اور پیچھے سے (آگے کو) لائے'' کے بعد یہ الفاظ بڑھائے: انھوں نے سر کے اگلے حصے سے (مسح) شروع کیا اور دونوں ہاتھ گدی تک لائے، پھر ان کو واپس کر کے اسی جگہ تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

[٥٥٨] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ، وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

قَالَ بَهْزٌ: أَمْلٰى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيثَ. وَقَالَ وُهَيْبٌ: أَمْلٰى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ.

[558] بہز نے وُہیب سے اور اس نے عمرو بن یحییٰ سے سابقہ راویوں کی اسناد کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: اور انھوں نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑی، تین چلو پانی سے۔ اور یہ بھی کہا: پھر سر کا مسح کیا اور آگے سے (پیچھے کو) اور پیچھے سے (آگے کو) مسح کیا ایک بار۔

بہز نے کہا: وُہیب نے یہ حدیث مجھے املا کرائی اور وُہیب نے کہا: عمرو بن یحییٰ نے یہ حدیث مجھے دو بار (دو مختلف موقعوں پر) املا کرائی۔

[٥٥٩] ١٩-(٢٣٦) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ

[559] ہارون بن سعید ایلی اور ابوطاہر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی کہ حبان بن واسع نے انھیں حدیث سنائی (کہا:) ان کے والد نے ان سے بیان کیا (کہا:) انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن

عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَالْأُخْرٰى ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا.

عاصم مازنی انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا تو کلی کی، پھر ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور دوسرا بھی تین بار دھویا اور سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھ میں بچا ہوا نہیں تھا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے حتی کہ ان کو اچھی طرح صاف کر دیا۔

قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ.

(اسی سند کے ایک راوی) ابو طاہر نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ہمیں ابن وہب نے عمرو بن حارث سے یہ حدیث سنائی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْإِيتَارِ فِي الِاسْتِنْثَارِ وَالِاسْتِجْمَارِ) (التحفة ٨)

باب:8- طاق عدد میں ناک جھاڑنا اور طاق عدد میں ٹھوس چیز سے استنجا کرنا

[٥٦٠] ٢٠-(٢٣٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً، ثُمَّ لْيَنْثُرْ».

[560] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی ٹھوس چیز (پتھر، ڈھیلا، ٹائلٹ پیپر وغیرہ) سے استنجا کرے تو طاق عدد میں کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے، پھر ناک جھاڑے۔''

[٥٦١] ٢١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ».

[561] ہمام بن منبہ سے منقول ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو دونوں نتھنوں سے ناک میں پانی کھینچے پھر ناک جھاڑے۔''

[٥٦٢] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[562] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابو ادریس

قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ».

خولانی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو وضو کرے وہ ناک جھاڑے اور جو استنجا کرے وہ طاق عدد میں کرے۔''

[٥٦٣] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[563] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابو ادریس خولانی نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی (پچھلی حدیث کی) طرح۔

[٥٦٤] ٢٣-(٢٣٨) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيَاشِيمِهِ».

[564] عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک جھاڑے، شیطان اس کی ناک کے بانسوں پر رات گزارتا ہے۔''

فائدہ: تعفن نقصان دہ جراثیم کو شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ سب چیزیں اسی کو مرغوب اور اسی سے متعلق ہیں۔

[٥٦٥] ٢٤-(٢٣٩) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ».

[565] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب ٹھوس چیز سے استنجا کرے تو طاق عدد میں کرے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا) (التحفة ٩)

باب:9-(وضو میں) دونوں پاؤں مکمل طور پر دھونا واجب ہے

[٥٦٦] ٢٥-(٢٤٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا. فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[566] مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد سے، انھوں نے شداد کے آزاد کردہ غلام سالم سے روایت کی، انھوں نے کہا: جس دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کے ہاں آئے اور ان کے پاس وضو کیا تو انھوں نے فرمایا: عبدالرحمٰن! خوب اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''(وضو کے پانی سے تر نہ ہونے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ. فَذَكَرَ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[567] ایک اور سند سے محمد بن عبدالرحمان نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ (سالم) سے روایت بیان کی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر ان سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان نقل کیا۔

[٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَوْ حَدَّثَنَا - أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَمَرَرْنَا عَلٰى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[568] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ مہری کے آزاد کردہ غلام سالم نے مجھے بتایا کہ میں اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جنازے کے لیے نکلے تو ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے سے گزرے (وہاں ٹھہرے، وضو کے لیے عبدالرحمان بن ابی بکر اندر گئے......) پھر انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[٥٦٩] (...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ

[569] نُعَیم بن عبداللہ نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام سالم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا...... پھر اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

الْهَادِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٥٧٠] ٢٦-(٢٤١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ. فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عِجَالٌ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ، وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ».

[570] جریر نے منصور سے، انھوں نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ابو یحییٰ (مصدع، الاعرج) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آئے۔ راستے میں جب ہم ایک پانی (والی منزل) پر پہنچے تو عصر کے وقت کچھ لوگوں نے جلدی کی، وضو کیا تو جلدی میں تھے، ہم ان تک پہنچے تو ان کی ایڑیاں اس طرح نظر آرہی تھیں کہ انھیں پانی نہیں لگا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (آکر) فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ وضو خوب اچھی طرح کیا کرو۔''

[٥٧١] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: «أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ» وَفِي حَدِيثِهِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ.

[571] منصور کے دوسرے شاگردوں سفیان اور شعبہ کے حوالے سے بھی باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی گئی جس میں شعبہ نے ''خوب اچھی طرح وضو کرو'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور اس کی حدیث (کی سند) میں ہے: ابو یحییٰ اعرج سے روایت ہے۔

[٥٧٢] ٢٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا، فَنَادٰى: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[572] یوسف بن ماہک نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک سفر کے دوران میں نبی ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، آپ ہمارے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، ہم (میں سے کچھ لوگ) اپنے پاؤں پر (جلدی میں) ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٣] ٢٨-(٢٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى رَجُلًا لَّمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[573] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''(ان) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٤] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأٰى قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ، فَقَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ».

[574] شعبہ نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو وضو کے برتن سے وضو کرتے دیکھا تو کہا: وضو اچھی طرح کرو میں نے حضرت ابو القاسم (محمد) ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کونچوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٧٥] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[575] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ وُجُوبِ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ) (التحفة ١٠)

باب:10-اعضائے طہارت کے تمام حصوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے

[٥٧٦] ٣١-(٢٤٣) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ» فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى.

[576] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص نے وضو کیا تو اپنے پاؤں پر ایک ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی، تو نبی ﷺ نے اس کو دیکھ لیا اور فرمایا: ''واپس جاؤ اور اپنا وضو خوب اچھی طرح کرو۔'' وہ واپس گیا، (حکم پر عمل کیا) پھر نماز پڑھی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوءِ) (التحفة ١١)

باب:11-وضو کے پانی کے ساتھ (اعضائے وضو سے) گناہوں کا خارج ہو جانا

[٥٧٧] ٣٢-(٢٤٤) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوالطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ».

[577] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک مسلم (یا مومن) بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ سارے گناہ، جنھیں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کیا تھا، خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ وہ سارے گناہ، جو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر کیے تھے، خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو پانی (یا پانی کے آخری قطرے) کے ساتھ وہ تمام گناہ، جو اس کے پیروں نے چل کر کیے تھے، خارج ہو جاتے ہیں حتی کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔''

[٥٧٨] ٣٣-(٢٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ ابْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوهِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ».

[578] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، تو اس کے جسم سے اس کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ) (التحفة ١٢)

باب:12-وضو میں چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی اور سفیدی کو بڑھانا مستحب (پسندیدہ) ہے

[٥٧٩] ٣٤-(٢٤٦) حَدَّثَنِي أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ، ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ». فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ.

[579] عُمارہ بن غزیہ انصاری نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انھوں نے اپنا چہرہ دھویا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر اپنا دایاں بازو دھویا حتیٰ کہ اوپر بازو کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنا بایاں بازو دھویا حتیٰ کہ اوپر بازو کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں دھویا حتیٰ کہ اوپر پنڈلی کی ابتدا تک پہنچے، پھر اپنا بایاں پاؤں دھویا حتیٰ کہ اوپر پنڈلی کی ابتدا تک پہنچے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اچھی طرح وضو کرنے کی وجہ سے تم لوگ ہی روشن چہروں اور سفید چمکدار ہاتھ پاؤں والے ہو گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنے چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی اور سفیدی کو آگے تک بڑھا سکے، بڑھا لے۔''

[٥٨٠] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ رَأٰى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ».

[580] سعید بن ابی ہلال نے نعیم بن عبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انھوں نے اپنا چہرہ اور بازو دھوئے یہاں تک کہ کندھوں کے قریب پہنچ گئے، پھر انھوں نے اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اوپر پنڈلیوں تک لے گئے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے اثر سے روشن چہروں اور سفید چمکدار ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنی روشنی کو آگے تک بڑھا سکتا ہے، بڑھا لے۔''

[٥٨١] ٣٦-(٢٤٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ،

[581] مروان نے ابو مالک اشجعی سعد بن طارق سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ ، وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : «نَعَمْ ،لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِّنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ».

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن سے اَیلہ تک کے فاصلے سے زیادہ وسیع ہے اور (اس کا پانی) برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، (یہ خالصتاً میری امت کے لیے ہے، اس لیے) میں (امت کے علاوہ دوسرے) لوگوں کو اس سے روکوں گا، جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دن آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تمھاری ایک علامت ہوگی جو دوسری کسی امت کی نہیں ہوگی، تم وضو کے اثر سے چمکتے ہوئے چہرے اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے۔''

[٥٨٢] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ . وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ» قَالُوا : يَا نَبِيَّ اللهِ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ : «نَعَمْ ، لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ . فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! هٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي ، فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ : وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟» .

[582] (مروان کے بجائے) ابن فُضیل نے ابو مالک اشجعی سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میرے پاس حوض پر آئے گی اور میں اسی طرح (دوسرے) لوگوں کو اس (حوض) سے دور ہٹاؤں گا جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں سے ہٹاتا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تمھاری ایک نشانی ہوگی جو تمھارے سوا کسی اور کی نہیں ہوگی، تم میرے پاس وضو کے اثرات سے روشن چہرے اور چمکدار ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے۔ تم میں سے ایک گروہ کو زبردستی میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا، تو وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا اور کہے گا: کیا آپ جانتے ہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام ایجاد کیے تھے؟''

[٥٨٣] ٣٨-(٢٤٨) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ».

[583] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے فاصلے سے زیادہ وسیع ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے اسی طرح (دوسرے) لوگوں کو ہٹاؤں گا، جس طرح آدمی اجنبی اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم میرے پاس روشن چہرے اور چمکتے ہوئے سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے، یہ علامت تمھارے سوا کسی اور میں نہیں ہوگی۔''

[٥٨٤] ٣٩-(٢٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا» قَالُوا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ». فَقَالُوا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَّهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟» قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأُنَادِيهِمْ: أَلَا

[584] اسماعیل (بن جعفر) نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں آئے اور فرمایا: ''اے ایمان والی قوم کے گھرانے! تم سب پر سلامتی ہو اور ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں، میری خواہش ہے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کو (بھی) دیکھا ہوتا۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے۔'' اس پر انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے اُن لوگوں کو، جو ابھی (دنیا میں) نہیں آئے، کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ''بتاؤ! اگر کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان کسی کے سفید چہرے (اور) سفید پاؤں والے گھوڑے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ وضو کی بنا پر روشن چہروں، سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض پر ان کا پیشرو ہوں گا، خبردار!

هَلُمَّ فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا».

کچھ لوگ یقیناً میرے حوض سے پرے ہٹائے جائیں گے، جیسے (کہیں اور کا) بھٹکا ہوا اونٹ (جو گلّے کا حصہ نہیں ہوتا) پرے ہٹا دیا جاتا ہے، میں ان کو آواز دوں گا، دیکھو! ادھر آ جاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنے قول وعمل کو) بدل لیا تھا۔ تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔''

[٥٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ. وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ: «فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي».

[585] (اسماعیل کے بجائے) عبدالعزیز دراوردی اور مالک نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے ایمان والی قوم کے دیار! تم سب پر سلامتی ہو، ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں۔'' اس کے بعد اسماعیل بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔ ہاں مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ہٹایا جائے گا۔'' (اَ لَا، یعنی خبردار کے بجائے ف، یعنی 'تو' کا لفظ ہے۔)

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ) (التحفة ١٣)

باب:13- زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا

[٥٨٦] ٤٠-(٢٥٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُّوخَ! أَنْتُمْ هٰهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ.

[586] ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا اور وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے، وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے یہاں تک کہ بغل تک پہنچ جاتا، میں نے ان سے پوچھا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کس طرح کا وضو ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے فرّوخ کی اولاد (اے بنی فارس)! تم یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے

سَمِعْتُ خَلِيلِي [ﷺ] يَقُولُ: «تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ».

خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''مومن کا زیور وہاں پہنچے گا جہاں اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ) (التحفة ١٤)

باب:14- ناگواریوں کے باوجود پورا وضو کرنے کی فضیلت

[٥٨٧] ٤١-(٢٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟» قَالُوا: بَلَى، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ».

[587] اسماعیل نے بیان کیا کہ انھیں علاء نے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''ناگواریوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد تک زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، سو یہی رِباط (شیطان کے خلاف جنگ کی چھاؤنی) ہے۔''

[٥٨٨] (...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ. وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ، ثِنْتَيْنِ «فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ».

[588] (بجائے اسماعیل کے) مالک اور شعبہ نے اسی سند کے ساتھ علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، شعبہ کی حدیث میں ''رباط'' کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ مالک کی حدیث میں دوبار ہے: ''یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ السِّوَاكِ) (التحفة ١٥)

باب:15- مسواک کرنا

[٥٨٩] ٤٢-(٢٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا

[589] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو (زہیر کی

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ، عَلَى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ».

روایت میں ہے: اپنی امت کو) مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

[٥٩٠] ٤٣-(٢٥٣) **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.

[590] مِسعر نے مِقدام بن شریح سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، میں نے کہا: نبی ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو کس بات (کام) سے آغاز فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: مسواک سے۔

[٥٩١] ٤٤-(...) **وَحَدَّثَنِي** أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ.

[591] سفیان نے مقدام بن شریح سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر تشریف لاتے تو مسواک سے آغاز فرماتے۔

[٥٩٢] ٤٥-(٢٥٤) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ.

[592] حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسواک کا ایک کنارا آپ کی زبان پر تھا۔

[٥٩٣] ٤٦-(٢٥٥) **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

[593] ہُشیم نے حصین سے، انھوں نے ابو وائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے اچھی طرح صاف فرماتے۔

[٥٩٤] (...) **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ

[594] منصور اور اعمش دونوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے...... آگے سابقہ روایت کی طرح ہے لیکن انھوں نے "تہجد کے لیے" کے الفاظ روایت

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَقُولُوا: لِيَتَهَجَّدَ.

نہیں کیے۔

[٥٩٥] ٤٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ. وَحُصَيْنٌ وَّالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

[595] سفیان نے منصور کے حوالے سے اور حصین اور اعمش نے (بھی منصور کی طرح) ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے اچھی طرح صاف فرماتے۔

[٥٩٦] ٤٨-(٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ﴾، حَتّٰى بَلَغَ، ﴿فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾ [آل عمران: ١٩٠، ١٩١] ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ، ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى.

[596] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو متوکل کو بتایا کہ انھوں نے ایک رات اللہ کے نبی ﷺ کے ہاں گزاری۔ اللہ کے نبی ﷺ رات کے آخری حصے میں اٹھے، باہر نکلے اور آسمان پر نظر ڈالی، پھر سورۂ آل عمران کی آیت: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ تلاوت کی اور ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک پہنچے۔ پھر گھر لوٹے اور اچھی طرح مسواک کی اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، پھر لیٹ گئے، پھر کھڑے ہوئے، باہر آسمان کی طرف دیکھا، پھر (دوبارہ) یہ آیت پڑھی، پھر واپس آئے، مسواک کی اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ خِصَالِ الْفِطْرَةِ) (التحفة ١٦)

باب:16- فطری خصلتیں

[٥٩٧] ٤٩-(٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

[597] ابن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''فطرت (کے خصائل) پانچ ہیں (یا پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں): ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، ناخن تراشنا، بغل

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ - اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

کے بال اکھیڑنا اور مونچھ کترنا۔"

[٥٩٨] ٥٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلِاخْتِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ».

[598] مجھے یونس نے ابن شہاب زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن میّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(خصائلِ) فطرت پانچ ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، مونچھ کترنا، ناخن تراشنا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔"

[٥٩٩] ٥١-(٢٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

[599] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لیے وقت مقرر کر دیا گیا کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

[٦٠٠] ٥٢-(٢٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى».

[600] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "مونچھیں اچھی طرح تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

[٦٠١] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ.

[601] ابوبکر بن نافع نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے مونچھیں اچھی طرح تراشنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔

[٦٠٢] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ:

[602] عمر بن محمد نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحٰى».

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کی مخالفت کرو، مونچھیں اچھی طرح تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

[٦٠٣] ٥٥-(٢٦٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحٰى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ».

[603] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھیں اچھی طرح کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوس کی مخالفت کرو۔''

[٦٠٤] ٥٦-(٢٦١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ».

[604] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن شیبہ سے، انھوں نے طلق بن حبیب سے، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں (خصائل) فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی کھینچنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا۔''

قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

زَادَ قُتَيْبَةُ: قَالَ وَكِيعٌ: اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ..

زکریا نے کہا: مصعب نے بتایا: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں لیکن وہ کلی کرنا ہوسکتا ہے۔ قتیبہ نے یہ اضافہ کیا کہ وکیع نے کہا: اِنْتِقَاصُ الْمَاء کے معنی استنجا کرنا ہیں۔

[٦٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ

[605] ابوکریب نے بیان کیا، ہمیں ابوزائدہ کے بیٹے نے اپنے والد (ابوزائدہ) سے خبر دی، انھوں نے مصعب بن شیبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، البتہ ابن

أَبُوهُ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ.

ابی زائدہ نے کہا: ان کے والد نے کہا: میں دسویں بات بھول گیا ہوں۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ الِاسْتِطَابَةِ) (التحفة ١٧)

باب:17-استنجا کرنا

[٦٠٦] ٥٧-(٢٦٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قِيلَ لَهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْخِرَاءَةَ. قَالَ، فَقَالَ: أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ.

[606] اعمش کے دو شاگردوں وکیع اور ابومعاویہ کی سندوں سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور یہ الفاظ ابو معاویہ کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ کے ہیں) کہ ان (سلمان رضی اللہ عنہ) سے (طنزاً) کہا گیا: تمھارے نبی نے تم لوگوں کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت (کے طریقے) کی بھی۔ کہا: انھوں نے جواب دیا: ہاں (ہمیں سب کچھ سکھایا ہے،) آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا استنجے میں تین پتھروں سے کم استعمال کریں یا ہم گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔

[٦٠٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا الْمُشْرِكُونَ: إِنِّي أَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ، حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ. فَقَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ نَهَانَا أَنْ يَّسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ، أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ، وَقَالَ: «لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ».

[607] اعمش کے ایک اور شاگرد سفیان نے ان سے اور منصور سے، ان دونوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مشرکوں نے ہم سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمھارا ساتھی تمھیں (ہر چیز) سکھاتا ہے یہاں تک کہ تمھیں قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھاتا ہے۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، انھوں نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے یا قبلے کی طرف منہ کرے اور آپ نے ہمیں گوبر اور ہڈی (سے استنجا کرنے) سے روکا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے۔''

[٦٠٨] ٥٨-(٢٦٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بِبَعَرٍ.

[608] ابوزبیر نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہڈی یا لید کے ذریعے سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

[٦٠٩] ٥٩-(٢٦٤) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ، وَّلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

[609] زہیر بن حرب اور ابن نمیر دونوں نے کہا، ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی (الفاظ انھی کے ہیں) کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: کیا آپ نے زہری سے سنا کہ انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابو ایوب سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کی جگہ پر آؤ تو نہ قبلے کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو، پیشاب کرنا ہو یا پاخانہ، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔''

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم شام گئے تو ہم نے بیت الخلا قبلہ رخ بنے ہوئے پائے، ہم اس سے رخ بدلتے اور اللہ سے معافی طلب کرتے تھے؟ (سفیان نے) کہا: ہاں۔

[٦١٠] ٦٠-(٢٦٥) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهِ، فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا».

[610] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی جگہ پر بیٹھے تو نہ قبلے کی طرف منہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پشت کرے۔''

[٦١١] ٦١-(٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

[611] یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پشت قبلے

يَحْيٰى، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي، انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقِّي، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَقُولُ نَاسٌ: إِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ، فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ عَبْدُاللهِ: وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، لِحَاجَتِهِ.

کی طرف لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں نے اپنی نماز پوری کر لی تو اپنا پہلو بدل کر ان کی طرف منہ کرلیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ کہتے ہیں: جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو، جو بھی ہو، تو قبلے کی طرف اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حالانکہ میں گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

[٦١٢] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَقِيتُ عَلٰى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا لِّحَاجَتِهِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ، مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ.

[612] محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں اپنی بہن (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تھے، شام کی طرف رخ، قبلے کی جانب پشت کیے ہوئے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ) (التحفة ١٨)

باب:18- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

[٦١٣] ٦٣-(٢٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ، وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ». [انظر ٥٢٨٥]

[613] ہمام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ابوقتادہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنا عضوِ خاص دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔“

[٦١٤] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[614] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ».

عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے باپ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بیت الخلا میں داخل ہو تو اپنا عضوِ خاص اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔''

[٦١٥] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ.

[615] ایوب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی برتن میں سانس لے یا اپنی شرم گاہ کو اپنا دایاں ہاتھ لگائے یا اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

(المعجم ١٩) - **(بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ)** (التحفة ١٩)

باب:19- طہارت و پاکیزگی اور (اس سے متعلق) دیگر امور کا دائیں طرف سے آغاز کرنا

[٦١٦] ٦٦-(٢٦٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

[616] ابواحوص نے اشعث سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو وضو میں، جب آپ کنگھی کرتے تو کنگھی کرنے میں اور جب آپ جوتا پہنتے تو جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند فرماتے تھے۔

[٦١٧] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي نَعْلَيْهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ.

[617] اشعث کے ایک دوسرے شاگرد شعبہ نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام معاملات میں، اپنے جوتے پہننے، اپنی کنگھی کرنے اور اپنے وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

(المعجم ٢٠) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَلِّي فِي الطُّرُقِ وَالظِّلَالِ)** (التحفة ٢٠)

باب:20- راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت سے ممانعت

[٦١٨] ٦٨-(٢٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ» قَالُوا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ».

[618] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دو سخت لعنت والے کاموں سے بچو۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سخت لعنت والے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو انسان لوگوں کی گزرگاہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں (جہاں وہ آرام کرتے ہیں) قضائے حاجت کرتا ہے (لوگ ان دونوں کاموں پر اس کو سخت برا بھلا کہتے ہیں۔)''

(المعجم ٢١) - (بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ مِنَ التَّبَرُّزِ) (التحفة ٢١)

باب: 21-قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجا کرنا

[٦١٩] ٦٩-(٢٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا، وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ، وَهُوَ أَصْغَرُنَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ.

[619] خالد (حذاء) نے عطاء بن ابی میمونہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک احاطے میں داخل ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک لڑکا بھی چلا گیا جس کے پاس وضو کا برتن تھا، وہ ہم میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے اسے ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے قضائے حاجت کی اور پانی سے استنجا کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔

[٦٢٠] ٧٠-(٢٧١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا، وَغُلَامٌ نَحْوِي، إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ، وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

[620] دو مختلف سندوں سے شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے خالی جگہ جاتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا برتن اور ایک نیزہ اٹھاتے (اور دور تک آپ کا ساتھ دیتے) اور آپ پانی سے استنجا کرتے۔

[٦٢١] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[621] (شعبہ کے بجائے) روح بن قاسم کی سند سے

وَّأَبُوكُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ : حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ، فَآتِيهِ بِالْمَاءِ، فَيَتَغَسَّلُ بِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کھلی جگہ تشریف لے جاتے تو میں آپ کے لیے پانی لے جاتا، آپ اس سے استنجا کرتے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- موزوں پر مسح کرنا

[٦٢٢] ٧٢-(٢٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُوكُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: بَالَ جَرِيرٌ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. فَقِيلَ: تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

[622] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے ہمام سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر (بن عبداللہ البجلی) رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو ان سے کہا گیا: آپ یہ کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

اعمش نے کہا: ابراہیم نے بتایا کہ لوگوں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں) کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ (سورۂ مائدہ میں آیت وضو نازل ہوئی تھی۔ اور آپ کا یہ عمل اس کے بعد کا تھا جو آیت سے منسوخ نہیں ہوا تھا۔)

[٦٢٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ

[623] (ابو معاویہ کے بجائے) اعمش کے دیگر متعدد شاگردوں عیسیٰ بن یونس، سفیان اور ابن مسہر نے بھی ابومعاویہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ عیسیٰ اور سفیان کی حدیث میں ہے، (ابراہیم نخعی نے) کہا: عبداللہ

الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسٰى وَسُفْيَانَ: قَالَ: فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

(بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے شاگردوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔

[٦٢٤] ٧٣-(٢٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ، فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ، فَتَوَضَّأَ، فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

[624] اعمش نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ایک خاندان کے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر پہنچے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو میں دور ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''قریب آ جاؤ'' میں قریب ہو کر (دوسری طرف رخ کر کے) آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، (فراغت کے بعد) آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ (قریب کھڑا کرنے کا مقصد اس کی اوٹ لینا تھا۔)

[٦٢٥] ٧٤-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسٰى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيدَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَتَمَاشٰى، فَأَتٰى سُبَاطَةً خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ.

[625] منصور نے ابو وائل (شقیق) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے بارے میں سختی کرتے تھے اور بوتل میں پیشاب کرتے تھے اور کہتے تھے: بنی اسرائیل کے کسی آدمی کی جلد پر پیشاب لگ جاتا تو وہ کھال کے اتنے حصے کو قینچی سے کاٹ ڈالتا تھا۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا دل چاہتا ہے کہ تمھارا صاحب (استاد) اس قدر سختی نہ کرے، میں اور رسول اللہ ﷺ ساتھ ساتھ چل رہے تھے تو آپ دیوار کے پیچھے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر آئے، آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے، پھر آپ پیشاب کرنے لگے تو میں آپ سے دور ہو گیا، آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آ گیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا حتی کہ آپ فارغ ہو گئے۔

[٦٢٦] ٧٥-(٢٧٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[626] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے سعد بن

حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: مَكَانَ حِينَ: حَتّٰى [انظر: ٩٥٢].

ابراہیم سے، انھوں نے نافع بن جبیر سے، انھوں نے عروہ بن مغیرہ سے، انھوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ اپنی حاجت کے لیے نکلے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے برتن لے کر آئے جس میں پانی تھا، جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئے تو انھوں نے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابن رمح کی روایت میں ''جب'' کے بجائے ''یہاں تک کہ (آپ فارغ ہو گئے)'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٢٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

[627] یحییٰ بن سعید کے ایک دوسرے شاگرد عبدالوہاب نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا، پھر موزوں پر مسح کیا۔

[٦٢٨] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، إِذْ نَزَلَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

[628] اسود بن ہلال نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ (سواری سے) اترے اور قضائے حاجت کی۔ آپ واپس آئے تو میں نے اس برتن سے، جو میرے پاس تھا، پانی ڈالا، آپ نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

[٦٢٩] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: «يَا مُغِيرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ» فَأَخَذْتُهَا، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي، فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ

[629] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم (بن صُبَیح ہمدانی) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: ''اے مغیرہ! پانی کا برتن لے لو۔'' میں نے برتن لے لیا، پھر آپ کے ساتھ نکلا۔ رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے، قضائے حاجت کی، پھر آپ واپس آئے، آپ نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا،

الْكُمَّيْنِ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

آپ اس کی آستین سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگے (مگر) وہ (جبہ) تنگ (ثابت) ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے سے نکالا، پھر میں نے پانی ڈالا تو آپ نے نماز جیسا وضو فرمایا، پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور اس کے بعد نماز پڑھی۔

[٦٣٠] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا.

[630] اعمش سے (ابو معاویہ کے بجائے) عیسیٰ (بن یونس) نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے، جب واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آپ کو ملا، میں نے پانی ڈالا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر چہرہ دھویا، پھر ہاتھ دھونے لگے تو جبہ تنگ نکلا، آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیے، ان کو دھویا، سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

[٦٣١] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ، فَقَالَ لِي: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ»

[631] زکریا نے عامر (شعبی) سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ایک رات میں سفر کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ اپنی سواری سے اترے، پھر پیدل چل دیے یہاں تک کہ رات کی سیاہی میں اوجھل ہو گئے، پھر (واپس) آئے تو میں نے برتن سے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے اپنا چہرہ دھویا (اس وقت) آپ اُون کا جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ اس میں سے اپنے ہاتھ نہ نکال سکے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو جبے کے نیچے سے نکالا اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر میں نے آپ کے موزے اتارنے چاہے تو آپ نے

وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

فرمایا: ''ان کو چھوڑو، میں نے باوضو ہوکر دونوں پاؤں ان میں ڈالے تھے'' اوران پر مسح فرمایا۔

[٦٣٢] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ».

[632] عامر شعبی کے ایک دوسرے شاگرد عمر بن ابی زائدہ نے عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کی کہ انھوں (مغیرہ بن شعبہ ؓ) نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرایا، آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ مغیرہ نے آپ ﷺ سے (اس بارے میں) بات کی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے انھیں باوضو حالت میں (موزوں میں) داخل کیا تھا۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

[٦٣٣] ٨١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟» فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ، يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا.

[633] حُمید الطّویل نے کہا: ہمیں بکر بن عبداللہ مزنی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (قافلے سے) پیچھے رہ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا، جب آپ نے قضائے حاجت کر لی تو فرمایا: ''کیا تمھارے ساتھ پانی ہے؟'' میں آپ کے پاس وضو کرنے کا برتن لایا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر دونوں بازو کھولنے لگے تو جبے کی آستین تنگ پڑ گئی، آپ نے اپنا ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا اور جبہ کندھوں پر ڈال لیا، اپنے دونوں بازو دھوئے اور اپنے سر کے اگلے حصے، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا، پھر آپ سوار ہوئے اور میں (بھی) سوار ہوا، ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز کے لیے کھڑے تھے، عبدالرحمٰن بن عوف ؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انھیں نبی اکرم ﷺ (کی تشریف آوری) کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا (کہ نماز پوری کرو) تو انھوں نے نماز

پڑھا دی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو نبیِ اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی۔

[٦٣٤] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، وَعَلَى عِمَامَتِهِ.

[634] امیہ بن بسطام اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، کہا: مجھے بکر بن عبداللہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے واسطے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں، اپنے سر کے سامنے کے حصے اور اپنے عمامے پر مسح فرمایا۔

[٦٣٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[635] محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے بکر سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی روایت بیان کی۔ (بکر نے عروہ بن مغیرہ سے حسن کے حوالے سے بھی یہ روایت حاصل کی اور براہ راست بھی سنی۔)

[٦٣٦] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ - قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ-: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَعَلَى الْعِمَامَةِ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ.

[636] یحییٰ بن سعید نے (سلیمان) تیمی سے، انھوں نے بکر بن عبداللہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی (بکر نے کہا: میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے (بلاواسطہ بھی) سنا) کہ نبیِ اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنے سر کے اگلے حصے پر اور پگڑی پر اور موزوں پر مسح کیا۔

[٦٣٧] ٨٤-(٢٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ

[637] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر اور سر ڈھانپنے والے کپڑے پر مسح کیا۔

كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

وَفِي حَدِيثِ عِيسَى: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ: حَدَّثَنِي بِلَالٌ:

عیسیٰ کی حدیث میں ''حکم سے (روایت کی)'' اور ''بلال سے روایت کی'' کے بجائے مجھے حکم نے حدیث سنائی اور مجھے بلال نے حدیث سنائی'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٣٨] وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[638] اور یہی روایت مجھ (امام مسلم) کو سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے اور انھوں نے اعمش سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ بیان کی۔ اس میں إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ (یقیناً رسول اللہ ﷺ نے) کے بجائے رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ (میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا) کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) (التحفة ٢٤)

باب:24- موزوں پر مسح کے لیے مدت کی تحدید

[٦٣٩] ٨٥-(٢٧٦) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيمِ.

[639] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے عمرو بن قیس مُلائی سے حدیث سنائی، انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے قاسم بن مخیمرہ سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: ابن ابی طالب کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات (کا وقت) مقرر فرمایا۔

قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنٰى عَلَيْهِ.

(عبدالرزاق نے) کہا: سفیان (ثوری) جب بھی عمرو (بن قیس مُلائی) کا تذکرہ کرتے تو ان کی تعریف کرتے۔

[٦٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ

[640] زید بن ابی انیسہ نے حکم سے مذکورہ سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٦٤١] (...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِىءٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقَالَتْ: إِيتِ عَلِيًّا، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[641] اَعمش نے حکم کے حوالے سے قاسم بن مخیمرہ سے اور انھوں نے شریح بن ہانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا: علی ؓ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اس مسئلے کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو میں علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی (جو اوپر مذکور ہے) کے مطابق بیان کیا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ٢٥)

باب:25- ایک وضو سے تمام نمازیں ادا کرنے کا جواز

[٦٤٢] ٨٦-(٢٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ، وَّمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ. قَالَ: «عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ!».

[642] سلیمان بن بریدہ (اسلمی) نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر ؓ نے آپ سے پوچھا: آپ نے آج ایسا کام کیا جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔ آپ نے جواب دیا: ''عمر! میں نے عمداً ایسا کیا ہے۔''

(المعجم ٢٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّىءِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا) (التحفة ٢٦)

باب:26- وضو کرنے والے یا کسی بھی انسان کے لیے مکروہ ہے کہ جس ہاتھ کے پلید ہونے کا شبہ ہو اسے تین دفعہ دھوئے بغیر برتن میں ڈالے

[٦٤٣] ٨٧-(٢٧٨) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ».

[643] عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین دفعہ دھو نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں (کہاں) رہا۔“

[٦٤٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ: يَرْفَعُهُ، بِمِثْلِهِ.

[644] وکیع اور ابو معاویہ کی سندوں سے اعمش سے روایت ہے، انھوں نے ابو رزین اور ابو صالح سے اور ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے: (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (جبکہ) وکیع کی روایت میں (ہے) کہا: (اور) اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا۔ (آگے) اسی (سابقہ روایت کی) طرح ہے۔

[٦٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[645] ابو سلمہ اور ابن مسیّب دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند بیان کیا۔

[٦٤٦] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلٰى يَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُّدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي، فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ».

[646] جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو (وضو کا پانی نکالنے کے لیے) اپنے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین بار اپنے ہاتھ پر پانی ڈالے (اور ہاتھ دھوئے) کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے ہاتھ نے کس (حالت) میں رات گزاری۔“

[٦٤٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ: أَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ فِي رِوَايَتِهِمْ، جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. كُلُّهُمْ يَقُولُ: حَتّٰى يَغْسِلَهَا، وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ: ثَلَاثًا. إِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِّوَايَةِ جَابِرٍ، وَّابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، وَأَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي رَزِينٍ. فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ.

[647] اعرج، محمد، علاء کے والد عبدالرحمان بن یعقوب، ہمام بن منبہ اور ثابت بن عیاض (سب) نے کہا: ہمیں ابوہریرہ ؓ نے حدیث بیان کی، سبھی نے اپنی اپنی روایت میں (ابوہریرہ ؓ کے واسطے سے) نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ سبھی کہتے ہیں: ''حتی کہ اس (ہاتھ) کو دھو لے'' اور ان میں سے کسی نے بھی ''تین بار'' کا لفظ نہیں بولا، سوائے ان روایات کے جو ہم نے اوپر جابر ؓ، ابن مسیّب، ابوسلمہ، عبداللہ بن شقیق، ابوصالح اور ابورزین سے بیان کی ہیں کیونکہ ان سب کی احادیث میں ''تین بار'' کا ذکر ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- جس برتن کو کتا جھوٹا کر دے، اس کا حکم

[٦٤٨] ٨٩-(٢٧٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ

[648] علی بن مسہر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں اعمش نے ابورزین اور ابوصالح سے خبر دی، ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ، ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ».

''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا زبان کے ساتھ پی لے تو وہ اس چیز کو بہا دے، پھر برتن کو سات دفعہ دھولے۔''

[٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَلَمْ يَقُلْ: فَلْيُرِقْهُ.

[649] اسماعیل بن زکریا نے اعمش کے حوالے سے، باقی ماندہ مذکورہ سند کے ساتھ، یہی روایت بیان کی لیکن ''اسے بہادے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٦٥٠] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ».

[650] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اسے سات دفعہ دھوئے۔''

[٦٥١] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ».

[651] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے برتن میں سے کتا پی لے تو اس کی طہارت (پاک ہونا) یہ ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے، پہلی دفعہ مٹی کے ساتھ دھوئے۔''

[٦٥٢] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ».

[652] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پی لے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے۔''

[٦٥٣] ٩٣-(٢٨٠) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ

[653] عبیداللہ بن معاذ نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں میرے والد نے، انھیں شعبہ نے ابوالتیاح سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی۔ اور

الْمُغَفَّلِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ، وَقَالَ: «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَّعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ».

انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے سنا، ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''ان کا کتوں سے کیا واسطہ ہے؟'' پھر (لوگوں سے ضروریات کی تفصیل سن کر) شکار اور بکریوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے (رکھنے) کی اجازت دی اور فرمایا: ''جب کتا برتن میں سے پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں بار (زیادہ روایات میں ہے ایک بار) مٹی سے صاف کرو۔''

[٦٥٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ: وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذَكَرَ الزَّرْعَ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيٰى.

[654] (خالد) بن حارث، یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر، سب نے شعبہ سے اسی سند سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، البتہ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے بکریوں کی حفاظت، شکار اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اجازت دی۔ یحییٰ کے سوا زرع (کھیتی) کا ذکر کسی روایت میں نہیں۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

[٦٥٥] ٩٤-(٢٨١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

[655] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[٦٥٦] ٩٥-(٢٨٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[656] ابن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ».

نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''تم سے کوئی ہرگز ساکن پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں سے نہائے۔''

[٦٥٧] ٩٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ».

[657] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث سنائیں ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہوئے پانی میں، جو چل نہ رہا ہو، پیشاب نہ کرو کہ پھر تم اس میں نہاؤ۔''

(المعجم ٢٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- ٹھہرے ہوئے پانی میں نہانے کی ممانعت

[٦٥٨] ٩٧-(٢٨٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ» فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ؟ يَاأَبَاهُرَيْرَةَ! قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.

[658] بکیر بن اشج سے روایت ہے کہ ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسلِ جنابت نہ کرے۔'' (ابوسائب نے) کہا: اے ابوہریرہ! وہ کیا کرے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ (اس میں سے) پانی لے لے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَّ الْأَرْضَ يَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلٰى حَفْرِهَا) (التحفة ٣٠)

باب:30- جب پیشاب یا کوئی اور نجاست مسجد میں لگ گئی ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کے کھودنے کی ضرورت نہیں

[٦٥٩] ٩٨-(٢٨٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ» قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

[659] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک بدوی نے مسجد میں پیشاب (کرنا شروع) کر دیا، بعض لوگ اٹھ کر اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اسے (پیشاب کے) درمیان میں مت روکو۔'' جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اسے اس پر بہا دیا۔ (پانی کے ساتھ وہ پیشاب زمین کے اندر چلا گیا۔)

[٦٦٠] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّذْكُرُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَبَالَ فِيهَا، فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ» فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهِ.

[660] یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ ایک بدوی مسجد کے ایک کونے میں کھڑا ہو گیا اور وہاں پیشاب کرنے لگا، لوگ اس پر چلائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے ﷺ (پانی کا) ایک بڑا ڈول لانے کا حکم دیا اور وہ ڈول اس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔

[٦٦١] ١٠٠ (٢٨٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّهُوَ عَمُّ إِسْحٰقَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مَهْ مَهْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوهُ، دَعُوهُ» فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ

[661] اسحاق بن ابی طلحہ نے روایت کی، کہا: مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ اسحاق کے چچا تھے، کہا: ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران میں ایک بدوی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے کہا: کیا کر رہے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (درمیان میں) مت روکو، اسے چھوڑ دو۔'' صحابہ کرام نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں، یہ تو بس اللہ تعالیٰ

لَهُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔'' یا جو (بھی) الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اسے اس پر بہا دیا۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ) (التحفة ٣١)

باب: 31- شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم، اس کو کیسے دھویا جائے

[٦٦٢] ١٠١-(٢٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

[662] عبداللہ بن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے اور انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے۔ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا اور اسے (رگڑ کر) دھویا نہیں۔

[٦٦٣] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يَّرْضَعُ فَبَالَ فِي حِجْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

[663] جریر نے ہشام سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا، اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔

[٦٦٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[664] ہشام کے ایک اور شاگرد عیسیٰ نے ہشام کی اسی سند سے ابن نمیر کی روایت (662:) کے مطابق روایت بیان کی۔

[٦٦٥] ١٠٣-(٢٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ

[665] لیث نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ اپنے بچے کو، جس نے ابھی

مِحْصَنٍ، أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ، قَالَ: فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى أَنْ نَّضَحَ بِالْمَاءِ. [انظر: ٥٧٦٢]

کھانا شروع نہ کیا تھا، لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے آپ کی گود میں ڈال دیا تو اس نے پیشاب کر دیا، آپ نے اس پر پانی چھڑکنے سے زیادہ کچھ نہ کیا۔

[٦٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

[666] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) روایت کی اور کہا: آپ نے پانی منگوایا اور اسے چھڑکا۔

[٦٦٧] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ - قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ. قَالَ: عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَتْنِي، أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهِ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

[667] یونس بن یزید نے کہا: مجھے ابن شہاب نے خبر دی، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے (وہ جوسب سے پہلے ہجرت کرنے والی ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ، جو بنو اسد بن خزیمہ کے ایک فرد ہیں، کی بہن تھیں) روایت کی، کہا: انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئیں جو ابھی اس عمر کو نہ پہنچا تھا کہ کھانا کھا سکے۔ (ابن شہاب کے استاد) عبیداللہ نے کہا: انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے مجھے بتایا کہ میرے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اسے اپنے کپڑے پر بہا دیا اور اسے اچھی طرح دھویا نہیں۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ)

(التحفة ٣٢)

باب:32- مَنی کا حکم

[٦٦٨] ١٠٥-(٢٨٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَّزَلَ بِعَائِشَةَ، فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ، إِنْ رَّأَيْتَهُ،

[668] خالد نے ابومعشر سے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا، صبح کو وہ اپنا کپڑا دھو رہا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے لیے کافی تھا کہ اگر تو نے کچھ دیکھا تھا تو اس کی جگہ کو دھو دیتا اور اگر تو نے اسے نہیں دیکھا

أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، فَإِنْ لَّمْ تَرَهُ، نَضَحْتَ حَوْلَهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْكًا، فَيُصَلِّي فِيهِ.

تو اس کے اردگرد (تک) پانی چھڑک دیتا۔ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں اسے (مادہ منویہ کو) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اچھی طرح کھرچتی تھی، پھر آپ اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔

[٦٦٩] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[669] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور ہمام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مادہ منویہ کے بارے میں روایت کی، کہا: میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی۔

[٦٧٠] ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ.

[670] (خالد کے بجائے) ابومعشر کے دوسرے شاگردوں ہشام بن حسان اور ابن ابی عروبہ نے خالد کے ہم معنی روایت کی۔ اسی طرح ابراہیم نخعی کے متعدد دیگر شاگردوں مغیرہ، واصل احدب اور منصور نے اپنی اپنی مختلف سندوں سے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے ابو اسود کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچنے کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کی جس طرح خالد کی ابومعشر سے روایت (668:) ہے۔

فائدہ: مادہ گاڑھا ہو، کپڑے کے اوپر سوکھ جائے اندر سرایت نہ کرے تو کھرچ ڈالنا کافی ہے۔

[٦٧١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[671] ابن عیینہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ہمام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[٦٧٢] ١٠٨-(٢٨٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ، أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ.

[672] محمد بن بشر نے عمرو بن میمون سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے آدمی کے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں پوچھا کہ انسان اس جگہ کو دھوئے یا (پورے) کپڑے کو دھوئے؟ تو انھوں (سلیمان بن یسار) نے کہا: مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ (کپڑے سے) منی کو دھوتے، پھر اسی کپڑے میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں اس میں دھونے کا نشان دیکھ رہی ہوتی۔

[٦٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ. وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ : كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[673] عبدالواحد بن زیاد، ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ نے عمرو بن میمون سے سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ ابن ابی زائدہ کی حدیث کے الفاظ ابن بشر کی طرح (یہ) ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منی (خود) دھوتے تھے جبکہ ابن مبارک اور عبدالواحد کی حدیث میں اس طرح ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے دھوتی تھی۔

[٦٧٤] ١٠٩-(٢٩٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ : كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ، فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ، فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ، فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ، فَأَخْبَرَتْهَا، فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ : مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ؟ قَالَ قُلْتُ : رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ، قَالَتْ : هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا؟ قَالَ : لَا،

[674] عبداللہ بن شہاب خولانی سے روایت ہے، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہمان تھا، مجھے اپنے دونوں کپڑوں میں احتلام ہو گیا تو میں نے وہ دونوں پانی میں ڈبو دیے، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے دیکھ لیا اور انھیں بتا دیا تو انھوں نے میری طرف پیغام بھجوایا اور فرمایا: تو نے اپنے دونوں کپڑوں کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: میں نے نیند میں وہ دیکھا جو سونے والا اپنی نیند میں دیکھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیا تمھیں ان دونوں (کپڑوں) میں کچھ نظر آیا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: اگر تم کچھ دیکھتے تو اسے دھو ڈالتے۔ میں نے خود کو دیکھا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے

قَالَتْ: فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَابِسًا بِظُفُرِي.

سے اس کو خشک حالت میں اپنے ناخن سے کھرچ رہی ہوں۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ) (التحفة ٣٣)

باب:33- خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا طریقہ

[٦٧٥] ١١٠-(٢٩١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: «تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضِحُهُ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ».

[675] وکیع نے بیان کیا، ہمیں ہشام نے حدیث سنائی: اور یحییٰ بن سعید نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، کہا، مجھے فاطمہ (بنت منذر) نے حدیث سنائی، انھوں نے (اپنی اور ہشام دونوں کی دادی) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور پوچھا: ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ اس کے بارے میں کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر اسے رگڑے، پھر اس پر پانی بہادے (دھولے)، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

[٦٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ وَّمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

[676] یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، مالک بن انس اور عمرو بن حارث تینوں نے ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہی روایت اسی طرح بیان کی جس طرح یحییٰ بن سعید نے بیان کی۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْهُ) (التحفة ٣٤)

باب:34- پیشاب کے نجس ہونے کی دلیل اور اس سے بچنا واجب ہے

[٦٧٧] ١١١-(٢٩٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُوكُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ:

[677] وکیع نے بیان کیا، (کہا:) ہمیں اعمش نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے مجاہد کو طاوس سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ» قَالَ: فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَّطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا، وَّعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا، مَا لَمْ يَيْبَسَا».

روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی غلطی کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا (جس سے بچنا دشوار ہوتا۔) ان میں سے ایک تو چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر آپ نے ایک تازہ کھجور کی چھڑی منگوائی اور اس کو دو حصوں میں چیر دیا، پھر ایک حصہ اس قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا اُس (دوسری قبر) پر، پھر آپ نے فرمایا: ''امید ہے جب تک یہ دو ٹہنیاں سوکھیں گی نہیں، ان کا عذاب ہلکا رہے گا۔''

[٦٧٨] (...) حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ - أَوْ مِنَ الْبَوْلِ -».

[678] عبدالواحد نے اسی سند سے سلیمان اعمش سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی، سوائے اس کے کہ کہا: اور دوسرا پیشاب (اپنے کے بغیر) کی طرف سے (بچنے کا اہتمام نہیں کرتا۔)

حیض کا معنیٰ و مفہوم

حیض: وہ خون ہے جو بلوغت سے لے کر سن یاس تک عورت کو تقریباً چار ہفتے کے وقفے سے ہر ماہ آتا ہے اور دوران حمل اور عموماً رضاعت کے زمانے میں بند ہو جاتا ہے۔ایک حیض سے لے کر دوسرے حیض تک کے عرصے کو شریعت میں ''طُہر'' کہتے ہیں۔

اسلام سے پہلے زیادہ تر انسانی معاشرے اس حوالے سے جہالت اور توہمات کا شکار تھے۔ یہود ان ایام میں عورت کو انتہائی نجس اور غلیظ سمجھتے۔ جس چیز کو اس کا ہاتھ لگتا اسے بھی پلید سمجھتے۔ اسے سونے کے کمروں اور باورچی خانے وغیرہ سے دور رہنا پڑتا۔ نصاریٰ بھی مذہبی طور پر یہودیوں سے متفق تھے۔ ان کے ہاں بھی حیض کے دوران میں عورت انتہائی نجس تھی اور جو کوئی اس کو چھو لیتا وہ بھی نجس سمجھا جاتا تھا۔[1] لیکن ان کی اکثریت عملاً عہد نامہ قدیم کے احکامات پر عمل نہ کرتی تھی بلکہ وہ دوسری انتہا پر تھی۔ عام عیسائی اس دوران میں بھی عورتوں سے مقاربت کر لیتے تھے۔

صحابہ کرام نے اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اس کے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ﴾ ''اور (لوگ) آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ بتا دیجیے یہ اذیت (کا زمانہ) ہے، اس لیے محیض (زمانہ حیض یا جہاں سے حیض کے خون کا اخراج ہوتا ہے اس مقام) میں عورتوں سے (جماع کرنے سے) دور رہو اور ان سے مقاربت نہ کرو یہاں تک کہ وہ حالت طہر میں آ جائیں (حیض کے ایام ختم ہو جائیں)، پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے، اللہ (اپنی طرف) رجوع کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (البقرۃ 2:222) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محیض کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یہ مصدر بھی ہے اور اسم ظرف بھی۔ مصدر ہو تو وہی معنی ہیں جو حیض کے ہیں، یعنی مخصوص ایام میں عورتوں کو خون آنا، یعنی اس کے دوران احتراز کرو۔ اسم ظرف ہو تو ظرف زمانی کی حیثیت سے معنی ہوں گے: حیض کا زمانہ۔ مفہوم یہ ہوگا کہ حیض کے دنوں میں بیویوں کے ساتھ جنسی مقاربت ممنوع ہے۔ ظرف مکان کی حیثیت سے محیض سے مراد وہ جگہ ہوگی جہاں سے حیض کے خون کا اخراج ہوتا ہے۔ ظرفِ مکان مراد لیتے ہوئے لسان العرب میں اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے: إِنَّ الْمَحِيضَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الْمَأْتِي مِنَ الْمَرْأَةِ لِأَنَّهُ مَوْضِعُ الْحَيْضِ فَكَأَنَّهُ قَالَ: اِعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي مَوْضِعِ الْحَيْضِ، لَاتُجَامِعُوهُنَّ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ.

---

1 بائبل، احبار، عہد نامہ قدیم، باب: 15، فقرہ: 19-23.

''اس آیت میں محیض سے عورت (کے جسم) کا وہ حصہ مراد ہے جہاں مجامعت کی جاتی ہے کیونکہ یہی حیض (کے اخراج) کی (بھی) جگہ ہے۔ گویا یہ فرمایا: حیض (کے اخراج) کی جگہ میں عورتوں (کے ساتھ مباشرت) سے دور رہو، اس جگہ ان کے ساتھ جماع نہ کرو۔''[1]

محیض کا جو بھی معنی لیں مفہوم یہی ہے کہ ان دنوں میں بیویوں سے صنفی تعلقات سے پرہیز کیا جائے لیکن، اس باب کی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو ساتھ رکھا جائے، ان کی طرف التفات اور توجہ کو برقرار رکھا جائے۔

قرآن نے عورتوں کی اس فطری حالت کے بارے میں تمام جاہلانہ افکار کی تردید کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے فطری معاملہ ہونے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ» ''یہ ایسی چیز ہے کہ آدم کی بیٹیوں کے بارے میں اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔''[2] قرآن کے الفاظ ﴿هُوَ اَذًى﴾ کے معنی ہیں: یہ ادنیٰ اذیت (کم درجے کی تکلیف کا زمانہ) ہے۔'' عورت کو یہ اذیت جسمانی تبدیلیوں، نفسیاتی کیفیت، ناپاک خون اور اس کی بدبو کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ اسلام نے اس فطری تکلیف کے زمانے میں عورتوں کو سہولت دیتے ہوئے نماز معاف کردی اور رمضان کے روزے کے لیے وہی سہولت دی جو مریض کو دی جاتی ہے، یعنی ان دنوں میں وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں اپنے روزے پورے کرلے۔

موجودہ میڈیکل سائنس نے بھی اب اسی بات کی شہادت مہیا کردی ہے کہ ان دنوں میں خواتین بے آرامی، اضطراب اور ہلکی تکلیف کا شکار رہتی ہیں۔ سنجیدہ قسم کے فرائض ادا کرنے میں انھیں دقت پیش آتی ہے، اس لیے جہاں وہ ملازمت کرتی ہیں ان اداروں کا فرض ہے کہ ان ایام میں عورتوں کے فرائض کی ادائیگی میں سہولت مہیا کریں۔ وہ سہولت کیا ہو؟ روشن خیالی اور حقوق نسواں کا لحاظ کرنے کے دعووں کے باوجود مغربی تہذیب ابھی تک ایسی کسی سہولت کے بارے میں سوچنے سے معذور ہے جبکہ اسلام نے، جو دینِ فطرت ہے، پہلے ہی ان کے فرائض میں تخفیف کردی۔

تکلیف اور اضطراب کی اس حالت میں گھر کے دوسرے افراد بالخصوص خاوند کی طرف سے کراہت اور نفرت کا اظہار نفسیاتی طور پر عورت کے لیے شدید تکلیف اور پریشانی کا باعث بن جاتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے خلاف یہودیوں اور دیگر جاہل معاشروں کے ظالمانہ رویے کا ازالہ کیا اور یہ اہتمام فرمایا کہ خاوند کے ساتھ اس کے جنسی تعلقات تو منقطع ہوجائیں، کیونکہ وہ عورت کے لیے مزید تکلیف کا سبب بن سکتے ہیں، لیکن عورت اس دوران میں باقی معاملات میں گھر والوں بالخصوص خاوند کی بھرپور توجہ اور محبت کا مرکز رہے۔ صحیح مسلم کی کتاب الحیض کے آغاز کے ابواب میں اس اہتمام کی تفصیلات مذکور ہیں۔

آگے کے ابواب میں مردوں اور عورتوں کے نجی زندگی کے مختلف احوال کے دوران میں عبادت کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ عورتوں کے خصوصی ایام کے ساتھ متصل یا ملتی جلتی بعض بیماریوں اور ولادت کے عرصے کے دوران میں طہارت کے مسائل بھی کتاب الحیض کا حصہ ہیں۔

1 لسان العرب، مادة: حيض.

2 صحيح البخاري، الحيض، باب كيف كان بدء الحيض، قبل الحديث: 294.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣-كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ) (التحفة ٣٥)

[٦٧٩] ١-(٢٩٣) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

[٦٨٠] ٢-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ -: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ إِحْدَانَا، إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

[٦٨١] ٣-(٢٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ

باب:1- حیض کے دوران میں کپڑوں میں ملبوس بیوی کے ساتھ لیٹنا

[679] ابراہیم نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم (ازواجِ نبی ﷺ) میں سے کسی ایک کے خصوصی ایام ہوتے تو رسول اللہ ﷺ چادر باندھنے کا حکم دیتے، وہ چادر باندھ لیتی تو پھر آپ اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

[680] عبدالرحمان بن اسود نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم میں سے کسی کے خصوصی ایام ہوتے تو آپ ﷺ اس کے جوش و کثرت کے دنوں میں اسے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اپنی خواہش پر اس قدر ضبط رکھتا ہو جس قدر رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

[681] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے مخصوص ایام میں کپڑے کے اوپر ان کے ساتھ لگ کر لیٹ جاتے۔

اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ.

(المعجم ٢) - (بَابُ الِاضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ٣٦)

باب:2- اوڑھنے کے ایک کپڑے میں حائضہ بیوی کے ساتھ ایک بستر میں لیٹنا

[٦٨٢] ٤-(٢٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يَنْضَجِعُ مَعِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَّبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ.

[682] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابوکریب نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا، کہا: جب میرے مخصوص ایام ہوتے تو رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے (اس وقت) میرے اور آپ کے درمیان کپڑا حائل ہوتا تھا۔

[٦٨٣] ٥-(٢٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَّحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِي. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

[683] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روئیں دار چادر میں لیٹی ہوئی تھی، اس اثنا میں میرے ایام کا آغاز ہو گیا اور میں کھسک گئی اور ان ایام کے کپڑے لے لیے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمھارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے مجھے پاس بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ اوڑھنے کی ایک ہی روئیں دار چادر میں لیٹ گئی۔

فَقَالَتْ: وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ، فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

ام سلمہ نے بتایا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ اکٹھے ایک برتن سے غسل جنابت کر لیتے تھے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا، وَالِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ)

باب:3- خصوصی ایام میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے خاوند کا سر دھوئے اور اسے کنگھی کرے، اس کا جھوٹا پاک ہے، اس کی گود میں سر رکھنا اور اس

(التحفة ٣٧)

(عالم) میں قرآن پڑھنا جائز ہے

[٦٨٤] ٦-(٢٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا اعْتَكَفَ، يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ.

[684] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عَمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تو اپنا سر (گھر کے دروازے سے) میرے قریب کر دیتے، میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ انسانی ضرورت کے بغیر گھر میں تشریف نہ لاتے تھے۔

[٦٨٥] ٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ، فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ. وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ.

[685] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (جب میں اعتکاف میں ہوتی تو) قضائے حاجت کے لیے گھر میں داخل ہوتی، اس میں کوئی بیمار ہوتا تو میں بس گزرتے گزرتے ہی اس سے (حال) پوچھ لیتی اور اگر رسول اللہ ﷺ مسجد سے میرے پاس (حجرے میں) سر داخل فرماتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی، جب آپ اعتکاف میں ہوتے تو گھر میں کسی (حقیقی) ضرورت کے بغیر داخل نہ ہوتے۔

ابن رمح نے (''جب آپ ﷺ معتکف ہوتے'' کے بجائے) ''جب سب لوگ اعتکاف میں ہوتے'' کہا۔

[٦٨٦] ٨-(. . .) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

[686] محمد بن عبدالرحمان بن نوفل نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد سے میری طرف سر نکالتے تو میں ایامِ خصوصی میں ہوتے ہوئے اس کو دھو دیتی۔

[٦٨٧] ٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[687] ہشام نے کہا: عروہ نے ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي، فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (اعتکاف کی حالت میں) اپنا سر میرے قریب کر دیتے جبکہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی تھی۔

[٦٨٨] ١٠-(. .) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

[688] اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اَیامِ مخصوصہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھو دیتی تھی۔

[٦٨٩] ١١-(٢٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ» قَالَتْ فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ».

[689] اعمش نے ثابت بن عبید سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے مسجد میں سے جائے نماز پکڑا دو۔'' کہا: میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

[٦٩٠] ١٢-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَّابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «فَنَاوِلِينِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ».

[690] حجاج اور ابن ابی غَنِیّہ نے ثابت سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد سے آپ کو جائے نماز پکڑا دوں، میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

[٦٩١] ١٣-(٢٩٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كَامِلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[691] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے (نماز کا) کپڑا پکڑا دو۔'' تو انھوں نے کہا: میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا

قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! نَاوِلِينِي الثَّوْبَ» فَقَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ» فَنَاوَلَتْهُ.

حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' چنانچہ انھوں نے آپ کو کپڑا پکڑا دیا۔

[٦٩٢] ١٤-(٣٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِّسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ. وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ.

وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ: فَيَشْرَبُ.

[692] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں وکیع نے مسعر اور سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایام مخصوصہ کے دوران میں پانی پی کر نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہ پر رکھ کر پانی پی لیتے، اور میں دانتوں کے ساتھ ہڈی سے گوشت نوچتی جبکہ میرے مخصوص ایام ہوتے، پھر وہ (ہڈی) نبی ﷺ کو دیتی تو آپ میرے منہ والی جگہ پر اپنا منہ رکھتے (اور بوٹی توڑتے۔)

زہیر نے فَيَشْرَبُ (پانی پیتے) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

[٦٩٣] ١٥-(٣٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

[693] صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حیض کی حالت میں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ میری گود کو تکیہ بناتے اور قرآن پڑھتے۔

[٦٩٤] ١٦-(٣٠٢) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا، إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ، لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

[694] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی، جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ وہ اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر ہی میں اکٹھے رہتے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپ سے اس بارے میں پوچھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ''یہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے، یہ اذیت (کا وقت) ہے، اس لیے محیض (مقامِ حیض) میں عورتوں (کے ساتھ مجامعت) سے دور رہو'' آخر تک۔ تو رسول اللہ ﷺ

[البقرة: ٢٢٢] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ» فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَّدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ. فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا، فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا.

نے فرمایا: ''جماع کے سوا سب کچھ کرو۔''

یہودیوں تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگے: یہ آدمی ہمارے دین کی ہر بات کی مخالفت ہی کرنا چاہتا ہے۔ (یہ سن کر) اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود اس اس طرح کہتے ہیں تو کیا ہم ان (عورتوں) سے جماع بھی نہ کرلیا کریں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا حتی کہ ہم نے سمجھا کہ آپ دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں نکل گئے، آگے سے رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ کا ہدیہ آ رہا تھا، آپ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کو (بلوا کر) دودھ پلایا، وہ سمجھ گئے کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الْمَذْيِ) (التحفة ٣٨)

باب: 4- مذی کا حکم

[٦٩٥] ١٧-(٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلٰى - وَيُكْنٰى أَبَا يَعْلٰى - عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّأُ».

[695] وکیع، ابو معاویہ اور ہشیم نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے منذر بن یعلیٰ سے (جن کی کنیت ابو یعلیٰ ہے) انھوں نے ابن حنفیہ سے، انھوں نے (اپنے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے مذی (منی سے مختلف رطوبت جو اسی راستے سے خارج ہوتی ہے) زیادہ آتی تھی اور میں آپ کی بیٹی کے (ساتھ) رشتے کی وجہ سے براہِ راست نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے کہا، انھوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: ''(اس میں مبتلا آدمی) اپنا عضو مخصوص دھوئے اور وضو کر لے۔''

[٦٩٦] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ:

[696] شعبہ نے سلیمان اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «مِنْهُ الْوُضُوءُ».

میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ رشتے) کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں پوچھنے میں شرم محسوس کی تو میں نے مقداد کو کہا، انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: ''اس سے وضو (کرنا پڑتا) ہے۔''

[٦٩٧] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ، كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ، وَانْضَحْ فَرْجَكَ».

[697] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، انھوں نے آپ سے مذی کے بارے میں پوچھا جو انسان (کے عضو مخصوص) سے خارج ہوتی ہے کہ وہ اس کا کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کرو اور شرم گاہ کو دھولو۔'' (ترتیب میں پہلے دھونا، پھر وضو کرنا ہے جس طرح حدیث: 695 میں ہے۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ) (التحفة ٣٩)

باب: 5- نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ منہ دھونا

[٦٩٨] ٢٠-(٣٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ.

[698] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے، قضائے حاجت کی، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُجَامِعَ) (التحفة ٤٠)

باب: 6- حالت جنابت میں سونے کا جواز اور (اگر انسان کا) کچھ کھانے پینے، سونے یا مجامعت کا ارادہ ہو تو اعضائے مخصوصہ دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے

[٦٩٩] ٢١-(٣٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

[699] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

[٧٠٠] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَوَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَانَ جُنُبًا، فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ [لِلصَّلَاةِ].

[700] ابن علیہ، وکیع اور غندر نے شعبہ سے، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اورانھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی: انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

[٧٠١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ.

[701] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار دونوں نے کہا، ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، اسی طرح عبیداللہ بن معاذ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی۔

ابن مثنی کی حدیث میں ہے، حَکَم نے کہا: میں نے ابراہیم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ (آگے وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی۔)

[٧٠٢] ٢٣-(٣٠٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ

[702] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ہو تو کیا وہ (اسی طرح) سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وضو کر لے۔''

قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ».

[٧٠٣] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ، حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ».

[703]ابن جریج سے روایت ہے (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ دریافت کیا اور کہا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وضو کرلے پھر (اس وقت تک کے لیے) سو جائے جب وہ غسل کرنا چاہے۔''

[٧٠٤] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ».

[704] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ رات کے وقت وہ جنابت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''وضو کرو اور (اس سے پہلے) اپنا عضو مخصوص دھولو، پھر سو جاؤ۔''

[٧٠٥] ٢٦-(٣٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِّتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ؟ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ. قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

[705]لیث نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سوال کیا...... پھر آگے حدیث بیان کی کہ میں نے پوچھا: آپ ﷺ جنابت کی صورت میں کیا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل فرماتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ یہ سب کر لیتے تھے، بسا اوقات نہا کر سوتے اور بسا اوقات وضو کر کے سو جاتے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے (دین کے) معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

[٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، جَمِيعًا

[706] عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابن وہب دونوں نے معاویہ بن صالح سے سابقہ سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٧٠٧] ٢٧-(٣٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ».

زَادَ أَبُوبَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: بَيْنَهُمَا وُضُوءًا. وَقَالَ: ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَاوِدَ.

[707] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث سنائی، نیز ابوکریب نے کہا: ہمیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، نیز عمرو ناقد اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث سنائی، ان سب (حفص، ابن ابی زائدہ اور مروان) نے عاصم سے، انھوں نے ابومتوکل سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی نے اپنی بیوی سے مباشرت کرلی، پھر سے کرنا چاہے تو وہ وضو کر لے۔'' (حفص بن غیاث سے روایت کرنے والے) ابوبکر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: دونوں بار کے درمیان وضو کر لے، نیز أَنْ يَعُودَ (پھر سے) کے بجائے أَنْ يُعَاوِدَ (دوبارہ) کے الفاظ استعمال کیے۔

[٧٠٨] ٢٨-(٣٠٩) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ.

[708] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک ہی غسل سے اپنی (ایک سے زیادہ) بیویوں کے پاس جاتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا) (التحفة ٤١)

باب:7- عورت کی منی نکلے (احتلام ہو) تو اس پر نہانا لازم ہے

[٧٠٩] ٢٩-(٣١٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَّهِيَ جَدَّةُ إِسْحٰقَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ لَهُ،

[709] اسحاق بن ابی طلحہ نے کہا کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، جو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور) اسحاق کی دادی تھیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے کہنے لگیں جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں، اے اللہ

وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! اَلْمَرْأَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ، فَتَرٰى مِنْ نَّفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَّفْسِهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَاأُمَّ سُلَيْمٍ! فَضَحْتِ النِّسَاءَ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ - قَوْلُهَا: تَرِبَتْ يَمِينُكِ خَيْرٌ - فَقَالَ لِعَائِشَةَ: «بَلْ أَنْتِ، فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ، نَعَمْ، فَلْتَغْتَسِلْ، يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ».

کے رسول! عورت بھی نیند کے عالم میں اسی طرح خواب دیکھتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے، وہ اپنے آپ سے وہی چیز (نکلتی ہوئی) دیکھتی ہے جو مرد اپنے حوالے سے دیکھتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ام سلیم! تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا، تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (ان کا یہ کہنا کہ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، بری نہیں بلکہ اچھی بات تھی) تو آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''بلکہ تمھارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ ہاں ام سلیم! جب وہ یہ دیکھے تو غسل کرے۔''

[٧١٠] ٣٠-(٣١١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ، أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَتْ: وَهَلْ يَكُونُ هٰذَا؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ، فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا، أَوْ سَبَقَ، يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ».

[710] قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (انھیں) بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت یہ چیز دیکھے تو غسل کرے۔'' ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس بات پر شرما گئی۔ (پھر) آپ بولیں: کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، (ورنہ) پھر مشابہت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہوتا ہے، ان دونوں میں سے جس (کے حصے) کو غلبہ مل جائے یا (نئی تشکیل میں) سبقت لے جائے تو اسی سے (بچے کی) مشابہت ہوتی ہے۔''

[٧١١] ٣١-(٣١٢) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ: عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ. فَقَالَ: «إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ، فَلْتَغْتَسِلْ».

[711] ابو مالک اشجعی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد اپنی نیند میں دیکھتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''جب اس کو وہ صورت پیش آئے جو مرد کو پیش آتی ہے تو وہ غسل کرے۔''

[٧١٢] ٣٢-(٣١٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ: «تَرِبَتْ يَدَاكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا».

[712] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اور انھوں نے (اپنی والدہ) حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی کہ ام سلیم ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق سے حیا محسوس نہیں کرتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب (منی کا) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ ؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، اس کا بچہ اس کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے!'' (یعنی نطفے کی تشکیل میں دونوں کے مادے کا حصہ ہوتا۔)

[٧١٣] (. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ. وَزَادَ: قَالَتْ قُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ.

[713] ہشام کے دو شاگردوں وکیع اور سفیان نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی لیکن انھوں نے یہ اضافہ کیا ہے: ام سلمہ ؓ نے بتایا کہ میں نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ؓ دونوں موجود تھیں، تعجب کی بنا پر دونوں کے منہ سے یہی بات نکلی۔)

[٧١٤] (٣١٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ - أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ - دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: أُفٍّ لَكِ أَ تَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ؟.

[714] ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ ام سلیم ؓ جو ابو طلحہ کے بیٹوں کی ماں ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ...... آگے ہشام کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں (عروہ) نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! کیا عورت کو بھی ایسا نظر آتا ہے؟

[٧١٥] ٣٣-(...) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ سَهْلٌ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُّسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: تَرِبَتْ يَدَاكِ، وَأُلَّتْ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعِيهَا، وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكِ، إِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ، وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ».

[715] مسافع بن عبداللہ نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے اور وہ پانی دیکھے تو غسل کرے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تیرے ہاتھ خاک آلود اور زخمی ہوں۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو، کیا (بچے کی) مشابہت اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ہوتی ہے! جب (نطفے کی تشکیل کے مرحلے میں) اس کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو بچہ اپنے چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِّنْ مَّائَيْهِمَا) (التحفة ٤٢)

باب:8- مرد اور عورت کے مادہ منویہ کی کیفیت اور اس بات کی وضاحت کہ بچہ دونوں کے پانی سے پیدا ہوتا ہے

[٧١٦] ٣٤-(٣١٥) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوتَوْبَةَ - وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ -: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ يَّعْنِي أَخَاهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ: أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ حَبْرٌ مِّنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُحَمَّدُ! فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا. فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: أَلَا

[716] ابوتوبہ نے، جو ربیع بن نافع ہیں، ہم سے حدیث بیان کی، کہا: معاویہ بن سلام نے ہمیں اپنے بھائی زید سے حدیث سنائی، کہا: انھوں نے ابوسلام سے سنا، کہا: مجھ سے ابواسماء رحبی نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ ایک یہودی عالم (حبر) آپ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! آپ پر سلام ہو، میں نے اسکو اتنے زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے کہا: مجھے دھکا کیوں دیتے ہو؟ میں نے کہا: تم یا رسول اللہ! نہیں کہہ سکتے؟

تَقُولُ يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي» فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟» قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ، فَنَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعُودٍ مَّعَهُ، فَقَالَ: «سَلْ» فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ: «فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ» قَالَ الْيَهُودِيُّ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ» قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا؟ قَالَ: «يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا» قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: «مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا» قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَّا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ. قَالَ: «يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟» قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ. قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ؟ قَالَ: «مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا، فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ، أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللهِ، وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ، آنَثَا بِإِذْنِ اللهِ» قَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ، وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ.

یہودی نے کہا: ہم تو آپ کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو آپ کے گھر والوں نے آپ کا رکھا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً میرا نام محمد (ﷺ) ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے۔‘‘ یہودی بولا: میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ’’اگر میں تمھیں کچھ بتاؤں گا تو کیا تمھیں اس سے فائدہ ہوگا؟‘‘ اس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں سے (توجہ سے) سنوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک چھڑی، جو آپ کے پاس تھی، زمین پر آہستہ آہستہ ماری اور فرمایا: ’’پوچھو۔‘‘ یہودی نے کہا: جس دن زمین دوسری زمین سے بدلے گی اور آسمان (بھی) بدلے جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ پل (صراط) سے (ذرا) پہلے اندھیرے میں ہوں گے۔‘‘ اس نے پوچھا: سب سے پہلے کون لوگ گزریں گے؟ آپ نے فرمایا: ’’فقرائے مہاجرین۔‘‘ یہودی نے پوچھا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو کیا پیش کیا جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ’’مچھلی کے جگر کا زائد حصہ۔‘‘ اس نے کہا: اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ’’ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو اس کے اطراف میں چرتا پھرتا ہے۔‘‘ اس نے کہا: اس (کھانے) پر ان کا مشروب کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ’’اس (جنت) کے سلسبیل نامی چشمے سے۔‘‘ اس نے کہا: آپ نے سچ کہا، پھر کہا: میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جسے اہل زمین سے محض ایک نبی جانتا ہے یا ایک دو اور انسان۔ آپ نے فرمایا: ’’اگر میں نے تمھیں بتا دیا تو کیا تمھیں اس سے فائدہ ہوگا؟‘‘ اس نے کہا: میں کان لگا کر سنوں گا۔ اس نے کہا: میں آپ سے اولاد کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ’’مرد کا پانی سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی

زرد، جب دونوں ملتے ہیں اور مرد کا مادہ منویہ عورت کی منی پر غالب آ جاتا ہے تو اللہ کے حکم سے دونوں کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے دونوں کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے۔'' یہودی نے کہا: آپ نے واقعی صحیح فرمایا اور آپ یقیناً نبی ہیں، پھر وہ پلٹ کر چلا گیا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ، وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ. حَتّٰى أَتَانِيَ اللهُ بِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے سوال کیا اس وقت تک مجھے اس میں سے کسی چیز کا کچھ علم نہ تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم عطا کر دیا۔''

[٧١٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ: زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ. وَقَالَ: أَذْكَرَ وَآنَثَ. وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا وَآنَثَا.

[717] یحییٰ بن حسان نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں معاویہ بن سلام نے اسی اِسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث سنائی، سوائے اس کے کہ (یحییٰ نے) قَائِمًا (کھڑا تھا) کے بجائے قَاعِدًا (بیٹھا تھا) کہا اور (زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ کے بجائے) زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ کہا (معنی ایک ہی ہے۔) اور انھوں نے أَذْكَرَ وَآنَثَ (اس کے ہاں بیٹا اور بیٹی کی ولادت ہوتی ہے) کے الفاظ کہے، اور أَذْكَرَا وَآنَثَا (ان دونوں کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے اور ان دونوں کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے) کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ)

(التحفة ٤٣)

باب:9- غسل جنابت کا طریقہ

[٧١٨] ٣٥-(٣١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ

[718] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرم گاہ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی مانند وضو فرماتے، پھر پانی لے کر انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل

يَأْخُذُ الْمَاءَ، فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، حَتّٰى إِذَا رَأٰى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ، حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

کرتے، جب آپ سمجھتے کہ آپ نے اچھی طرح جڑوں میں پانی پہنچا دیا ہے۔ تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے، پھر سارے جسم پر پانی ڈالتے (اور جسم دھوتے) پھر (آخر میں) اپنے دونوں پاؤں دھو لیتے۔

[٧١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ.

[719] جریر، علی بن مسہر اور ابن نمیر نے ہشام کی اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث روایت کی لیکن ان (تینوں) کی حدیث میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٢٠] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ.

[720] وکیع نے ہشام کی اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جنابت سے غسل فرمایا، آغاز کرتے ہوئے تین بار ہتھیلیاں دھوئیں ...... پھر ابو معاویہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، تاہم پاؤں دھونے کا ذکر نہ کیا۔

[٧٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ.

[721] زائدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے (تو) اس طرح آغاز کرتے کہ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کے لیے اپنے وضو کی طرح وضو فرماتے۔

[٧٢٢] ٣٧-(٣١٧) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ

[722] عیسیٰ بن یونس نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: مجھے میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسلِ جنابت کے لیے

الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ، وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ، فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ.

آپ کے قریب پانی رکھا، آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو یا تین دفعہ دھویا، پھر اپنا (دایاں) ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اس کے ذریعے سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر مار کر اچھی طرح رگڑا اور اپنا نماز جیسا وضو فرمایا، پھر ہتھیلی بھر کر تین لَپ پانی اپنے سر پر ڈالا، پھر اپنے سارے جسم کو دھویا، پھر اپنی اس جگہ سے دور ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر میں تولیہ آپ کے پاس لائی تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٧٢٣] (. . .) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَالْأَشَجُّ، وَإِسْحٰقُ، كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: وَصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ، يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِيهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ.

[723] وکیع اور ابو معاویہ نے اعمش کی سابقہ سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی لیکن ان دونوں کی حدیث میں سر پر تین لَپ ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔ وکیع کی حدیث میں پورے وضو کی کیفیت کا بیان ہے۔ اس میں (انھوں نے) کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا، اور ابو معاویہ کی حدیث میں تولیے کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٢٤] ٣٨-(. . .) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ، فَلَمْ يَمَسَّهُ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا، يَعْنِي يَنْفُضُهُ.

[724] عبداللہ بن ادریس نے اعمش کی سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تولیہ لایا گیا تو آپ نے اسے ہاتھ نہ لگایا اور پانی کے ساتھ اس طرح کرنے لگے، یعنی جھاڑنے لگے۔

[٧٢٥] ٣٩-(٣١٨) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ

[725] قاسم (بن محمد بن ابی بکر) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو تقریباً اتنا بڑا برتن منگواتے جتنا اونٹنی کا دودھ

ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

دھونے کا ہوتا ہے۔اور چلو سے پانی لیتے اور سر کے دائیں حصے سے آغاز فرماتے، پھر بائیں طرف (پانی ڈالتے)، پھر دونوں ہاتھوں (کا لپ بنا کر اس) سے (پانی) لیتے اور ان سے سر پر (پانی) ڈالتے۔

(المعجم ١٠) - **(بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ، وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ، وَّغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ)** (التحفة ٤٤)

باب: 10- غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار، مرد و عورت کا ایک برتن سے ایک (ہی) حالت میں غسل کرنا اور دونوں میں سے ایک کا دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے نہانا

[٧٢٦] ٤٠-(٣١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ، هُوَ الْفَرَقُ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[726] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے، جو ایک فرق (تین صاع یا ساڑھے تیرہ لٹر) کا تھا، غسلِ جنابت فرمایا کرتے تھے۔

[٧٢٧] ٤١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ، وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

[727] قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے لیث سے، اسی طرح قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے سفیان سے حدیث بیان کی، ان دونوں (لیث اور سفیان) نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک بڑے پیالے سے، جو ایک فرق کی مقدار جتنا تھا، غسل فرماتے۔ میں اور آپ ایک برتن میں (سے) غسل کرتے تھے۔

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

سفیان کی حدیث میں (فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ کے بجائے) مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ (ایک برتن سے) ہے۔

قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ سُفْيَانُ: وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ.

قتیبہ نے کہا، سفیان نے کہا: فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

[٧٢٨] ٤٢-(٣٢٠) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ. حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ، فَاغْتَسَلَتْ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ، فَأَفْرَغَتْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُؤُوسِهِنَّ حَتّٰى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ.

[728] ابوبکر بن حفص نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف جو حضرت عائشہ کے رضاعی بھانجے تھے) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور حضرت عائشہ ؓ کا رضاعی بھائی (عبداللہ بن یزید) ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کے بارے میں سوال کیا، چنانچہ انھوں نے ایک صاع کے بقدر برتن منگوایا اور اس سے غسل کیا، ہمارے اور ان کے درمیان (دیوار وغیرہ کا) پردہ حائل تھا، اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے سر (کے بالوں) کو کاٹ لیتی تھیں یہاں تک کہ وہ وَفْرہ (کانوں کے نچلے حصے کی لمبائی کے بال) کی طرح ہو جاتے۔

[٧٢٩] ٤٣-(٣٢١) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ، فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا، ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ، بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ، صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ.

[729] بکیر بن عبداللہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے تو دائیں ہاتھ سے آغاز فرماتے، اس پر پانی ڈال کر اسے دھوتے، پھر جہاں ناپسندیدہ چیز لگی ہوتی اسے دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوتے، جب اس سے فارغ ہو جاتے تو سر پر پانی ڈالتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَّنَحْنُ جُنُبَانِ.

حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے نہاتے جب کہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے۔

[٧٣٠] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ - أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، يَّسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ،

[730] حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے (جو منذر بن زبیر کی اہلیہ تھیں) روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ وہ (خود) اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد (مد ایک صاع کا چوتھا حصہ ہوتا ہے) یا اس کے قریب پانی آتا۔

أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ.

[٧٣١] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[731] قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسلِ جنابت کرتے اور ہمارے ہاتھ باری باری اس میں جاتے۔

[٧٣٢] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُّعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ - بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَاحِدٍ. فَيُبَادِرُنِي حَتّٰى أَقُولَ: دَعْ لِي، دَعْ لِي. قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ.

[732] (حضرت عائشہ کی شاگرد) مُعاذہ بنت عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے، جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا، غسل کرتے۔ آپ میری نسبت جلد پانی لیتے حتی کہ میں کہتی: میرے لیے چھوڑیے، میرے لیے چھوڑیے۔ وہ (معاذہ) کہتی ہیں اور وہ دونوں جُنبی ہوتے۔

[٧٣٣] ٤٧-(٣٢٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ، فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

[733] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے ابوشعثاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک (ہی) برتن میں (سے) غسل کرتے تھے۔

[٧٣٤] ٤٨-(٣٢٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَكْبَرُ عِلْمِي، وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلٰى بَالِي؛ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ.

[734] ابن جریج نے عمرو بن دینار سے روایت کی، کہا: مجھے جتنا زیادہ (سے زیادہ) علم ہے اور جو میرے ذہن میں آتا ہے اس کے مطابق مجھے ابوشعثاء نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے نہا لیتے تھے۔

[۷۳۵] ۴۹-(۳۲۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

[735] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں (سے) غسل جنابت کرتے تھے۔

[۷۳۶] ۵۰-(۳۲۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ، وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ. وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ.

[736] عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی اور ابن مثنی نے عبدالرحمان، یعنی ابن مہدی سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ مکوک سے غسل فرماتے اور ایک مکوک سے وضو فرماتے۔ (ایک مکوک سوا صاع کے برابر ہوتا ہے۔)

ابن مثنی نے مَكَاكِيك کی جگہ مَكَاكِي (تخفیف کے ساتھ وہی) لفظ بولا۔

عبیداللہ بن معاذ نے عبداللہ بن عبداللہ کہا اور ابن جبر کا ذکر نہیں کیا۔

[۷۳۷] ۵۱-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ.

[737] مسعر نے ابن جبر سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو فرماتے اور ایک صاع سے پانچ مد تک (کے پانی) سے غسل کرتے۔

[۷۳۸] ۵۲-(۳۲۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كَانَ

[738] بشر نے کہا: ہمیں ابوریحانہ نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل جنابت فرماتے اور ایک مد پانی سے وضو فرما لیتے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ، مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيُوَضِّؤُهُ الْمُدُّ.

[٧٣٩] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: -صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حُجْرٍ، أَوْ قَالَ: وَيُطَهِّرُهُ الْمُدُّ. وَقَالَ: وَقَدْ كَانَ كَبِرَ وَمَا كُنْتُ أَثِقُ بِحَدِيثِهِ.

[739] ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر نے اسماعیل بن علیہ سے، انھوں نے ابوریحانہ سے، انھوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے (ابوبکر نے کہا:) رسول اللہ کے صحابی (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے اور ایک مد پانی سے وضو فرما لیتے۔

(علی) ابن حجر کی روایت میں ہے کہ یا (ابوریحانہ نے ایک مد سے وضو فرما لیتے تھے کے بجائے) ''ایک مد پانی سے آپ کا وضو ہو جاتا تھا'' کہا۔ ابوریحانہ نے کہا: سفینہ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ ہو گئے تھے، اس لیے مجھے ان کی حدیث پر اعتماد و وثوق نہیں ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا) (التحفة ٤٥)

باب: 11- سر اور باقی جسم پر تین دفعہ پانی بہانا مستحب ہے

[٧٤٠] ٥٤-(٣٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَمَّا أَنَا، فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ».

[740] ابواحوص نے ابواسحاق سے، انھوں نے سلیمان بن صرد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل کے متعلق ایک دوسرے سے تکرار کی، چنانچہ بعضوں نے کہا: لیکن میں، میں تو سر کو اتنا اور اتنا دھوتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تو اپنے سر پر تین ہتھیلیاں بھر کر (پانی) ڈالتا ہوں۔''

[٧٤١] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[741] شعبہ نے ابواسحاق سے، انھوں نے سلیمان بن صرد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور انھوں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ: «أَمَّا أَنَا، فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا».

نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس غسل جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''لیکن میں، میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔''

[٧٤٢] ٥٦-(٣٢٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ، فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ؟ فَقَالَ: «أَمَّا أَنَا، فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا».

[742] یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن سالم نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، انھوں نے ابوبشر سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ثقیف کے وفد نے نبی ﷺ سے پوچھا، اور کہا: ہمارا علاقہ ایک ٹھنڈا علاقہ ہے تو غسل کیسے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''لیکن میں، میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔''

قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، وَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ!.

ابن سالم نے اپنی روایت میں کہا: ہم سے ہشیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبشر نے بتایا اور کہا: بلاشبہ ثقیف کے وفد نے (سوال پوچھتے ہوئے آپ ﷺ کو مخاطب کر کے) کہا: اے اللہ کے رسول!

[٧٤٣] ٥٧-(٣٢٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

[743] امام جعفر کے والد امام محمد باقر بن علی بن حسین رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو سر پر پانی کی تین لپیں ڈالتے، چنانچہ حسن بن محمد نے ان سے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میں نے اس سے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے بال تمھارے بالوں سے زیادہ اور عمدہ تھے۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ) (التحفة ٤٦)

باب:12- غسل کرنے والی عورت کی چوٹیوں کا حکم

[٧٤٤] ٥٨-(٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[744] سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: «لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ».

نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن ابی رافع سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ کس کر سر کے بالوں کی چوٹی بناتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اس کو کھولوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تمھیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، پھر اپنے آپ پر پانی بہالو تو تم پاک ہو جاؤ گی۔''

[٧٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: «لَا». ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[745] یزید بن ہارون اور عبدالرزاق نے کہا: ہمیں اسی سند کے ساتھ سفیان ثوری نے ایوب بن موسیٰ کے حوالے سے خبر دی۔ اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: کیا میں حیض اور جنابت (کے غسل) کے لیے اس کو کھولوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' آگے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی (روایت) بیان کی۔

[٧٤٦] (..) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ رَّوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ وَلَمْ يَذْكُرِ: الْحَيْضَةَ.

[746] ایوب بن موسیٰ سے (سفیان ثوری کے بجائے) روح بن قاسم نے اسی (سابقہ سند) کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کیا میں چوٹی کو کھول کر غسل جنابت کروں؟......انھوں (روح بن قاسم) نے حیض کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٧٤٧] ٥٩-(٣٣١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو

[747] عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل کرتے وقت سر کے بال کھولا کریں۔ تو انھوں نے کہا: اس ابن عمرو پر تعجب ہے، عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ جب غسل کریں تو سر کے بال کھولیں،

يَأْمُرُ النِّسَاءَ، إِذَا اغْتَسَلْنَ، أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، فَقَالَتْ: يَا عَجَبًا لِّابْنِ عَمْرٍو هٰذَا! يَأْمُرُ النِّسَاءَ، إِذَا اغْتَسَلْنَ، أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ، أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُسَهُنَّ! لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَمَا أَزِيدُ عَلٰى أَنْ أُفْرِغَ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ.

وہ انھیں یہ حکم کیوں نہیں دیتا کہ وہ اپنے سر کے بال مونڈ لیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی کہ اپنے سر پر تین بار پانی ڈال لیتی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ) (التحفة ٤٧)

باب:13- حیض سے غسل کرنے والی عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ خون کی جگہ پر کستوری لگا روئی کا ٹکڑا استعمال کرے

[٧٤٨] ٦٠-(٣٣٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «تَطَهَّرِي بِهَا، وَسُبْحَانَ اللهِ!» وَاسْتَتَرَ - وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلٰى وَجْهِهِ - قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ.

[748] عمرو بن محمد ناقد اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، عمرو نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے منصور بن صفیہ سے، انھوں نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا: وہ غسلِ حیض کیسے کرے؟ کہا: پھر عائشہ ؓ نے بتایا کہ آپ نے اسے غسل کا طریقہ سکھایا (اور فرمایا:) پھر وہ کستوری سے (معطر) کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔ عورت نے کہا: میں اس سے کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔“ اور آپ نے (حیا سے) چہرہ چھپا لیا۔ سفیان نے ہمیں ہاتھ کے اشارے سے منہ چھپا کر دکھایا۔ صفیہ نے کہا: عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں سمجھ گئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کیا (کہنا) چاہتے ہیں تو میں نے کہا: اس معطر ٹکڑے سے خون کے

نشان صاف کرو۔ ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہا: اس کو مَل کر خون کے نشانات پر لگا کر صاف کرو۔

[٧٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَ: «خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[749] وہیب نے کہا: ہمیں منصور نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں پاکیزگی (کے حصول) کے لیے کیسے غسل کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ''کستوری سے معطر کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' پھر سفیان کی طرح حدیث بیان کی۔

[٧٥٠] ٦١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا، حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا» فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِينَ بِهَا» فَقَالَتْ عَائِشَةُ - كَأَنَّهَا تُخْفِي ذٰلِكَ -: تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ. وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ، فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ، أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ، ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ، حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ! لَمْ

[750] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابراہیم بن مہاجر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے صفیہ سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی تھیں کہ اسما (بنت شکل انصاریہ) رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایک عورت اپنا پانی اور بیری کے پتے لے کر اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح ملے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی ڈالے، پھر کستوری لگا کپڑے یا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔'' تو اسماء نے کہا: اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (جیسے وہ اس بات کو چھپا رہی ہوں) ''خون کے نشان پر لگا کر۔'' اور اس نے آپ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''(غسل کرنے والی) پانی لے کر اس سے خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر سر پر پانی ڈال کر اسے ملے حتی کہ سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے آپ پر پانی ڈالے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: انصار کی عورتیں بہت

يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

خوب ہیں، دین کو اچھی طرح سمجھنے سے شرم انھیں نہیں روکتی۔

[٧٥١] (...) وحَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ، قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي بِهَا» وَاسْتَتَرَ.

[751] شعبہ کے ایک دوسرے شاگرد عبید اللہ کے والد معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی (مذکورہ) سند سے اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی اور کہا: آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو'' اور آپ نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

[٧٥٢] (...) وحَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ.

[752] (شعبہ کے استاد) ابراہیم بن مہاجر سے (شعبہ کے بجائے) ابو احوص کی سند سے صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اسماء بنت شکل ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی عورت غسل حیض کرے تو کیسے نہائے؟ اور (اسی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں غسل جنابت کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَاتِهَا) (التحفة ٤٨)

باب: 14- مستحاضہ (جس عورت کو استحاضہ ہو جائے)، اس کا غسل اور اس کی نماز

[٧٥٣] ٦٢-(٣٣٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي».

[753] وکیع نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: فاطمہ بنت ابی حُبیش نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہوتا ہے، اس لیے میں پاک نہیں ہوسکتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو بس ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، لہٰذا جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض بند ہو جائے تو اپنے (جسم) سے خون دھو لیا کرو اور نماز پڑھو۔''

[٧٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ. وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَسَدٍ، وَّهِيَ امْرَأَةٌ مِّنَّا. قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ، تَرَكْنَا ذِكْرَهُ.

[754] ہشام بن عروہ کے (شاگرد وکیع کے بجائے) دوسرے شاگردوں ابومعاویہ، جریر، نمیر اور حماد بن زید کی سندوں سے بھی جو وکیع کی حدیث کی طرح اسی سند سے مروی ہے، البتہ قتیبہ سے جریر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش بن عبدالمطلب بن اسد آئیں جو ہمارے خاندان کی ایک خاتون ہیں۔ امام مسلم نے کہا: حماد بن زید کی حدیث میں ایک حرف زائد ہے جسے ہم نے ذکر نہیں کیا۔

[٧٥٥] ٦٣-(٣٣٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَّسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي، ثُمَّ صَلِّي» فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: لَّمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَّلٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ.

وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: ابْنَةُ جَحْشٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

[755] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور کہا: مجھے استحاضہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک رگ (کا خون) ہے۔ تم غسل کرو، پھر (حیض کے ایام کے خاتمے پر) نماز پڑھو۔" تو وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

(امام) لیث بن سعد نے کہا: ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ بنت جحش کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ایسا کام تھا جو وہ خود کرتی تھیں۔ لیث کے شاگردوں میں سے ابن رمح نے اِبْنَةُ جَحْشٍ کے الفاظ استعمال کیے اور ام حبیبہ نہیں کہا۔

[٧٥٦] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ

[756] (لیث کے بجائے) عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی خواہر نسبتی کو، جو (ام المومنین زینب بنت جحش کی بہن اور) عبدالرحمٰن

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ - خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - اُسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّ هٰذَا عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي».

بن عوف ؓ کی بیوی تھیں، سات سال تک استحاضے کا عارضہ لاحق رہا۔ انھوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حیض (کا خون) نہیں بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، لہٰذا تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔“

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ.

عائشہ ؓ نے کہا: وہ اپنی بہن زینب بنت جحش ؓ کے حجرے میں ایک بڑے تشت (ٹب) میں غسل کرتیں تو پانی پر خون کی سرخی غالب آجاتی۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ هِنْدًا، لَوْ سَمِعَتْ بِهٰذِهِ الْفُتْيَا، وَاللهِ! إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي، لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي.

ابن شہاب نے کہا: میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کو سنائی تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہند پر رحم فرمائے! کاش وہ بھی یہ فتویٰ سن لیتیں۔ اللہ کی قسم! وہ اس بات پر روتی رہتی تھیں کہ استحاضے کی وجہ سے وہ نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں۔

[٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلٰى قَوْلِهِ: تَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[757] ابراہیم، یعنی ابن سعد نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ام حبیبہ بنت جحش ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال تک استحاضے کے عارضے میں مبتلا رہیں۔ ابراہیم بن سعد کی باقی حدیث ”پانی پر خون کی سرخی غالب آجاتی تھی“ تک عمرو بن حارث کی سابقہ روایت کی طرح ہے، اس کے بعد کا حصہ انھوں نے ذکر نہیں کیا۔

[٧٥٨] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[758] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ بنت جحش سات سال تک استحاضے میں مبتلا رہیں (آگے باقی) دوسرے راویوں کی حدیث کی طرح۔

[٧٥٩] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي».

[759] یزید بن ابی حبیب نے جعفر سے، انھوں نے عراک سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے بتایا: میں نے اس کا ٹب خون سے بھرا دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمھیں پہلے جتنا وقت حیض (نماز سے) روکتا تھا اتنا عرصہ رکی رہو، پھر نہالو اور نماز پڑھو۔''

[٧٦٠] ٦٦-(..) حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الدَّمَ. فَقَالَ لَهَا: «اُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي» فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[760] اسحاق کے والد بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام حبیبہ بنت جحش نے، جو عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی بیوی تھیں، رسول اللہ ﷺ سے خونِ (استحاضہ) کی شکایت کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ''جتنے دن تمھیں حیض روکتا تھا اتنے دن توقف کرو، پھر نہا لو۔'' تو وہ ہر نماز کے لیے نہایا کرتی تھیں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ وُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ) (التحفة ٤٩)

باب: 15- حائضہ کے لیے روزے کی قضا واجب ہے، نماز کی نہیں

[٧٦١] ٦٧-(٣٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ

[761] حماد نے یزید رشک سے، انھوں نے معاذہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کیا ایک عورت ایام حیض کی نمازوں کی قضا دے گی؟ تو عائشہ ؓ نے پوچھا: کیا تو حروریہ (خوارج میں سے) ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو اسے (نمازوں کی) قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

[٧٦٢] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ؟ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: تَعْنِي يَقْضِينَ.

[762] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے معاذہ سے سنا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا حائضہ نماز کی قضا دے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تو حروریہ (خوارج میں سے) ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو حیض آتا تھا تو کیا آپ نے انھیں (فوت شدہ نمازوں کے) بدلے میں ادا کرنے کا حکم دیا؟ محمد بن جعفر نے کہا: ان کا مطلب قضا دینے سے تھا۔

[٧٦٣] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلٰكِنِّي أَسْأَلُ، قَالَتْ: كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

[763] عاصم نے معاذہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے کہا: حائضہ عورت کا یہ حال کیوں ہے کہ وہ روزوں کی قضا دیتی ہے نماز کی نہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے عرض کی: میں حروریہ نہیں، (صرف) پوچھنا چاہتی ہوں۔ انھوں نے فرمایا: ہمیں بھی حیض آتا تھا تو ہمیں روزوں کی قضا دینے کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهِ) (التحفة ٥٠)

باب:16- غسل کرنے والے کا کپڑے وغیرہ کے ذریعے سے پردہ کرنا

[٧٦٤] ٧٠-(٣٣٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. [انظر: ١٦٦٧]

[764] ابونضر سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے خبر دی کہ انھوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کے ذریعے سے آپ (کے آگے) پردہ بنایا ہوا تھا۔

[٧٦٥] ٧١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ، فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ، ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى.

[765] یزید بن ابی حبیب نے سعید بن ابی ہند سے روایت کی کہ عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جس سال مکہ فتح ہوا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئیں، آپ مکہ کے بالائی حصے میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نہانے کے لیے اٹھے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے آگے پردہ تان دیا، پھر (غسل کے بعد) آپ نے اپنا کپڑا لے کر اپنے گرد لپیٹا، پھر آٹھ رکعتیں چاشت کی نفل پڑھیں۔

[٧٦٦] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى.

[766] سعید بن ابی ہند کے ایک اور شاگرد ولید بن کثیر نے اسی سند سے حدیث بیان کی اور یہ الفاظ کہے: تو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے کپڑے کے ذریعے سے آپ کے لیے اوٹ بنادی۔ آپ جب غسل کر چکے تو وہی کپڑا لیا، اسے اپنے گرد لپیٹا، پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی، یہ چاشت کا وقت تھا۔

[٧٦٧] ٧٣-(٣٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُوسَى الْقَارِئُ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ.

[767] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ (کے غسل) کے لیے پانی رکھا اور آپ کو پردہ مہیا کیا تو آپ نے غسل فرمایا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ) (التحفة ٥١)

باب: 17- ستر کو دیکھنا حرام ہے

[٧٦٨] ٧٤-(٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

[768] زید بن حباب نے ضحاک بن عثمان سے روایت کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مرد، مرد کا ستر نہ

الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَّلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ».

دیکھے اور عورت، عورت کا ستر نہ دیکھے۔ مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو اور عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو۔"

[٧٦٩] (..) وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا - مَكَانَ «عَوْرَةِ - عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ».

[769] مذکورہ روایت کو امام مسلم کے دو اور اساتذہ ہارون بن عبداللہ اور محمد بن رافع دونوں نے ابن ابی فدیک سے اور ابن ابی فدیک نے اسے ضحاک بن عثمان کی مذکورہ سند کے ساتھ بیان کیا۔ ان دونوں (ہارون ومحمد) نے عَوْرَة کی جگہ عُرْيَةِ الرَّجُل اور عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ کے الفاظ روایت کیے۔ (معنی ایک ہے۔)

(المعجم ١٨) - (بَابُ جَوَازِ الْاغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ) (التحفة ٥٢)

باب:18- تنہائی میں بے لباس ہوکر نہانا جائز ہے

[٧٧٠] ٧٥-(٣٣٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ، وَّكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ. قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ. قَالَ: فَجَمَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ! ثَوْبِي حَجَرُ! حَتَّى نَظَرَتْ

[770] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے (نقل کرتے ہوئے) سنائیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل بے لباس ہوکر، اس طرح نہاتے تھے کہ ایک دوسرے کا ستر دیکھ رہے ہوتے اور موسیٰ علیہ السلام اکیلے نہایا کرتے تھے۔ بنو اسرائیل کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ محض اس لیے نہیں نہاتے کہ ان کے خصیتین پھولے ہوئے ہیں۔"

آپ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ نہانے کے لیے گئے تو اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے، پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے یہ

بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوا: وَاللهِ! مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، فَقَامَ الْحَجَرُ، حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ. قَالَ: فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

کہتے ہوئے سرپٹ دوڑ پڑے: او پتھر! میرے کپڑے، او پتھر! میرے کپڑے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ستر کو دیکھ لیا اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، جب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا گیا تو پتھر ٹھہر گیا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہنے اور پتھر کو مارنے لگے۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ. [انظر: ٦١٤٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پتھر پر چھ یا سات نشان تھے، یہ پتھر کو موسیٰ علیہ السلام کی مار تھی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ الِاعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ)

(التحفة ٥٣)

باب:19- ستر کی حفاظت پر توجہ دینا

[٧٧١] ٧٦-(٣٤٠) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى عَاتِقِكَ، مِنَ الْحِجَارَةِ، فَفَعَلَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: «إِزَارِي، إِزَارِي» فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ.

[771] اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن حاتم نے محمد بن بکر سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، نیز اسحاق بن منصور اور محمد بن رافع نے (اور یہ الفاظ ان دونوں کے ہیں) عبدالرزاق کے حوالے سے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں (ابن جریج) نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: جب کعبہ تعمیر کیا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ پتھر ڈھونے لگے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: پتھروں سے حفاظت کے لیے اپنا تہبند اٹھا کر کندھے پر رکھ لیجیے۔ آپ نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر گئے اور آنکھیں (اوپر ہوکر) آسمان پر ٹک گئیں، پھر آپ اٹھے اور کہا: "میرا تہبند، میرا تہبند۔" تو آپ کا تہبند آپ کو کس کر باندھ دیا گیا۔

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَلَى رَقَبَتِكَ. وَلَمْ يَقُلْ: عَلَى عَاتِقِكَ.

ابن رافع کی روایت میں عَلٰی رَقَبَتِكَ (اپنی گردن پر) کے الفاظ ہیں، انھوں نے عَلٰی عَاتِقِكَ (اپنے کندھے

پر) نہیں کہا۔

[٧٧٢] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ - عَمُّهُ -: يَاابْنَ أَخِي! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ، فَجَعَلْتَهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ، دُونَ الْحِجَارَةِ. قَالَ فَحَلَّهُ، فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ. قَالَ: فَمَا رُؤِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا.

[772] زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کعبے کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور آپ کا تہبند جسم پر تھا، اس موقع پر آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! بہتر ہو گا کہ تم اپنا تہبند کھول دو اور اسے اپنے مونڈھے پر پتھروں کے نیچے رکھ لو۔ جابر نے کہا: آپ نے اسے کھول کر اپنے مونڈھے پر رکھ لیا تو آپ غش کھا کر گر گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن کے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

[٧٧٣] ٧٨-(٣٤١) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُوأُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ، أَحْمِلُهُ، ثَقِيلٍ، وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ، قَالَ: فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتّٰى بَلَغْتُ بِهِ إِلٰى مَوْضِعِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ، وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً».

[773] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے آیا اور میں نے ایک ہلکا سا تہبند باندھا ہوا تھا، کہا: تو میرا تہبند کھل گیا اور پتھر میرے پاس تھا۔ میں اس (پتھر) کو نیچے نہ رکھ سکا حتی کہ اسے اس کی جگہ پہنچا دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واپس جا کر اپنا کپڑا پہنو اور ننگے نہ چلا کرو۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مَا يُسْتَتَرُ بِهِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ) (التحفة ٥٤)

باب: 20- قضائے حاجت کرتے وقت کس چیز سے خود کو چھپایا جائے

[٧٧٤] ٧٩-(٣٤٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ -: حَدَّثَنَا

[774] شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی نے کہا: ہمیں مہدی بن میمون نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن علی کے آزاد کردہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ مَّوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَّا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ.

قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ.

غلام حسن بن سعد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، پھر مجھے ایک راز کی بات بتائی جو میں کسی شخص کو نہیں بتاؤں گا، قضائے حاجت کے لیے آپ کی محبوب ترین اوٹ ٹیلا یا کھجور کا جھنڈ تھا۔

(حدیث کے ایک راوی محمد) ابن اسماء نے اپنی حدیث میں کہا: حَائِشَ نَخْلٍ سے مراد حَائِطَ نَخْلٍ ''کھجور کا باغ یا جھنڈ'' ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) (التحفة ٥٥)

باب: 21- پانی (سے غسل) صرف (منی کے) پانی (کی وجہ) سے ہے

[٧٧٥] ٨٠-(٣٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ يَّعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ إِلٰى قُبَاءٍ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَّقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَابِ عِتْبَانَ، فَصَرَخَ بِهِ، فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ» فَقَالَ عِتْبَانُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ».

[775] عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں سوموار کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قباء گیا، جب ہم بنو سالم کے محلے میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ عتبان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر رک گئے اور اسے آواز دی تو وہ اپنا تہبند گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے اس آدمی کو جلدی میں ڈال دیا۔'' عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی اس مرد کے بارے میں کیا رائے ہے جو بیوی سے جلدی ہٹا دیا جائے، حالانکہ اُس نے منی خارج نہ کی تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانی، صرف پانی سے ہے۔''

[٧٧٦] ٨١-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ

[776] ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابو سعید

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ».

خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''پانی، بس پانی سے ہے۔''

[٧٧٧] ٨٢-(٣٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُوالْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

[777] ابوعلاء بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث دوسری کو منسوخ کر دیتی ہے، جیسے قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کر دیتی ہے۔ (یعنی اس مفہوم کی احادیث، آپ ہی کے اس فرمان کے ذریعے سے منسوخ ہو چکی ہیں جو بعد میں آئے گا۔)

[٧٧٨] ٨٣-(٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ: «لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أَقْحَطْتَ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ».

وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ.

[778] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنی اور ابن بشار نے محمد بن جعفر غندر سے، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے حکم کے حوالے سے ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے (مکان کے) پاس سے گزرے تو اسے بلوایا، وہ اس حال میں نکلا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''شاید ہم نے تمھیں جلدی میں ڈالا۔'' اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب تمھیں جلدی میں ڈال دیا جائے یا تم انزال نہ کر سکو تو تم پر غسل لازم نہیں ہے، البتہ وضو ضروری ہے۔''

ابن بشار نے کہا: جب تمھیں جلدی میں ڈال دیا جائے یا تجھے (انزال سے) روک دیا جائے۔

[٧٧٩] ٨٤-(٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ -وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

[779] حماد اور ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوایوب سے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مرد کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے، پھر اسے انزال نہیں ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا:

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ؟ فَقَالَ: «يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي».

''بیوی سے اسے جو کچھ لگ جائے اس کو دھوڈالے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔''

[٧٨٠] ٨٥-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ، عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ: الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ، أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ، فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ».

[780] شعبہ نے ہشام بن عروہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس مرد کے بارے میں جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا، فرمایا: ''وہ اپنے عضو کو دھو لے اور وضو کرے۔''

[٧٨١] ٨٦-(٣٤٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: «يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ». قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[781] ابوسلمہ نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ انھیں حضرت زید بن خالد جُہَنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے، جب کسی مرد نے اپنی بیوی سے مجامعت کی اور اس نے منی خارج نہ کی؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) کہا: نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنے عضو کو دھو لے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

[٧٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى: وَأَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[782] ابوسلمہ نے عطاء بن یسار کے بجائے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ نَسْخ : «اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ». وَوُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ)

(التحفة ٥٦)

باب:22- ''پانی، صرف پانی سے ہے'' منسوخ ہے اور ختنے کے مقامات کے ملنے سے غسل ضروری ہے

[٧٨٣] ٨٧-(٣٤٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ. وَمَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ».

وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ: «وَّإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ».

قَالَ زُهَيْرٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ: «بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ».

[783] زہیر بن حرب، ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنی اور ابن بشار نے کہا: ہم سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے قتادہ اور مطر نے حسن سے، انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ (مرد) اس (عورت) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر اس سے مجامعت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

مطر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: ''اگر چہ انزال نہ ہو۔''

اور امام مسلم کے اساتذہ میں سے (صرف) زہیر نے شُعَبِهَا کی جگہ أَشْعُبِهَا کہا۔ (دونوں ایک ہی لفظ شُعْبَة (شاخ) کی جمع ہیں۔)

[٧٨٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: «ثُمَّ اجْتَهَدَ» وَلَمْ يَقُلْ: «وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ».

[784] شعبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند سے روایت کی۔ فرق یہ ہے کہ شعبہ کی اس روایت میں ثُمَّ جَهَدَهَا کی جگہ ثُمَّ اجْتَهَدَ (پھر سعی کی) ہے اور وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ (اگرچہ انزال نہ ہو) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٧٨٥] ٨٨-(٣٤٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى -وَهٰذَا حَدِيثُهُ-: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

[785] دو مختلف سندوں کے ساتھ ابوبردہ کے حوالے سے (ان کے والد) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس مسئلے میں مہاجرین اور انصار کے ایک گروہ نے اختلاف کیا۔ انصار نے کہا: غسل صرف (منی کے) زور سے نکلنے یا پانی (کے انزال) سے فرض ہوتا ہے اور مہاجرین نے کہا: بلکہ جب اختلاط ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (ابوبردہ

هِلَالٍ قَالَ - وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ - عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: اِخْتَلَفَ فِي ذٰلِكَ رَهْطٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ: لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ: بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِّنْ ذٰلِكَ، فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَأُذِنَ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّاهْ - أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ - إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ، وَّإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ. فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ، فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ، قُلْتُ: فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ، وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ».

نے) کہا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں اس مسئلے سے چھٹکارا دلاتا ہوں، میں اٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی، مجھے اجازت دے دی گئی تو میں نے کہا: میری ماں، یا کہا: ام المومنین! میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ سے شرم (بھی) آ رہی ہے۔ تو انھوں نے کہا: جو بات تم اپنی اس ماں سے جس نے (اپنے پیٹ سے) تمھیں جنم دیا، پوچھ سکتے تھے، وہ مجھ سے پوچھنے میں شرم نہ کرو کیونکہ میں بھی تمھاری ماں ہوں۔ میں نے کہا: تو کون سا (کام) غسل کو واجب کرتا ہے؟ انھوں نے کہا: تم (اس مسئلے کے متعلق) اس سے ملے ہو جو (اس سے) اچھی طرح باخبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ (مرد) اُس (عورت) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھا اور ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے مَس ہوئی تو غسل واجب ہو گیا۔“

[٧٨٦] ٨٩-(٣٥٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ، هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ؟ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ، أَنَا وَهٰذِهِ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ».

[786] ام کلثوم نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے مرد کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے، پھر انزال نہیں ہوتا، کیا ان (دونوں) پر غسل ہے؟ اور (اندر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی ہوئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یہ (ہم دونوں میاں بیوی) یہ کرتے ہیں، پھر ہم (دونوں) نہاتے ہیں۔“

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ) (التحفة ٥٧)

باب:23-ایسی چیز (کھانے) سے وضو (کا لازم ہونا) جسے آگ نے چھوا ہو

[٧٨٧] ٩٠-(٣٥١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[787] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایسی چیز (کے کھانے) سے وضو (لازم ہو جاتا) ہے جسے آگ نے چھوا ہو۔“

[٧٨٨] (٣٥٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[788] عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے پایا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو پنیر کے ٹکڑوں کی بنا پر وضو کر رہا ہوں جنھیں میں نے کھایا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”ایسی چیز سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔“

[٧٨٩] (٣٥٣) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَنَا أُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ».

[789] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے، جب میں اسے (سابقہ سند سے) یہ حدیث سنا رہا تھا، بتایا کہ اس نے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے ایسی چیز (کھانے) سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ نے چھوا ہے، تو عروہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی چیز سے وضو کرو جسے آگ نے چھوا ہو۔“

(المعجم ٢٤) - (بَابُ نَسْخِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ) (التحفة ٥٨)

باب:24-ایسی چیز سے وضو (کا حکم) منسوخ ہونا جسے آگ نے چھوا ہو

[٧٩٠] ٩١-(٣٥٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[790] عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[٧٩١] (. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَرْقًا - أَوْ لَحْمًا - ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، أَوْ لَمْ يَمَسَّ مَاءً».

[791] محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے گوشت والی ہڈی یا کچھ گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا یا پانی کو نہیں چھوا۔

[٧٩٢] ٩٢-(٣٥٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[792] ابراہیم بن سعد نے کہا: ہمیں زہری نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک شانے سے (گوشت) کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[٧٩٣] ٩٣-(. .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[793] ابن شہاب زہری کے دوسرے شاگرد عمرو بن حارث نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ عمرو بن امیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کے ایک شانے سے (گوشت) کاٹتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے اس میں سے کھایا، پھر آپ کو نماز کی طرف بلایا گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور چھری پھینک دی، آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[٧٩٤] قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ [بِذٰلِكَ].

[794] ابن شہاب نے کہا: مجھے علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

[٧٩٥] (٣٥٦) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي بُكَيْرُ ابْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[795] بکیر بن اشج نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان کے ہاں شانے کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

[٧٩٦] (..) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ.

[796] یعقوب بن اشج نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

[٧٩٧] ٩٤-(٣٥٧) قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي غَطْفَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[797] حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کے پیٹ (کا گوشت، جگر، گردے وغیرہ) بھونتا تھا (آپ اسے کھاتے)، اس کے بعد آپ ﷺ نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے تھے۔

[٧٩٨] ٩٥-(٣٥٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا».

[798] عقیل نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر پانی طلب کیا، کلی کی اور فرمایا: ''یقیناً اس میں کچھ چکناہٹ ہے۔''

[٧٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَهُ.

[799] عمرو، اوزاعی اور یونس سب نے عُقیل والی سند کے ساتھ زہری سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٨٠٠] ٩٦-(٣٥٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

[800] محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء

حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ، فَأَكَلَ ثَلَاثَ لُقَمٍ، ثُمَّ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَمَا مَسَّ مَاءً.

سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے زیب تن فرمائے، پھر نماز کے لیے نکلے تو آپ کو روٹی اور گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا، آپ نے تین لقمے تناول فرمائے، پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پانی کو نہیں چھوا۔

[٨٠١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ. وَفِيهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ: صَلَّى، وَلَمْ يَقُلْ: بِالنَّاسِ.

[801] امام مسلم نے ایک دوسری سند سے ولید بن کثیر کے واسطے سے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی، کہا: میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا...... اس کے بعد انھوں نے ابن حلحلہ کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما موجود تھے اور یہ کہ انھوں (ابن عباس) نے صَلَّى بِالنَّاسِ (آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی) کے بجائے صَلَّى (آپ ﷺ نے نماز پڑھی) کہا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ) (التحفة ٥٩)

باب:25- اونٹ کے گوشت سے وضو کرنا

[٨٠٢] ٩٧-(٣٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُّحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ، فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ، فَلَا تَوَضَّأْ» قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «لَا».

[802] ابو کامل فضیل بن حسین جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے حدیث سنائی، انھوں نے جعفر بن ابی ثور سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں بکری کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ”چاہو تو وضو کر لو اور چاہو تو نہ کرو۔“ اس نے کہا: اونٹ کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اونٹ کے گوشت سے وضو کرو۔“ اس نے کہا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“

[٨٠٣] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ، ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ.

[803] سماک، عثمان بن عبداللہ بن موہب اور اشعث بن ابی شعثاء سب نے جعفر بن ابی ثور سے، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوعوانہ سے ابوکامل نے روایت کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ) (التحفة ٦٠)

باب:26- اس امر کی دلیل کہ جسے (پہلے) طہارت کا یقین ہو، پھر اسے بے وضو ہونے کا شک گزرے تو اس کے لیے اسی طہارت کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے

[٨٠٤] ٩٨-(٣٦١) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ؛ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: «لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا».

[804] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) اور عباد بن تمیم سے اور انھوں نے ان (عباد) کے چچا سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے ایک آدمی کے حوالے سے شکایت کی گئی کہ اسے یہ خیال آتا رہتا ہے کہ وہ نماز کے دوران میں کوئی چیز محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(وہ نماز سے) نہ ہٹے یہاں تک کہ کوئی آواز سنے یا کوئی بو محسوس کرے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا: هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.

ابوبکر اور زُہیر بن حرب نے اپنی روایت میں (عباد بن تمیم کے چچا کے بارے میں) بتایا کہ وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔

[٨٠٥] ٩٩-(٣٦٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَجَدَ

[805] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اسے شبہ ہو جائے کہ اس میں سے کچھ نکلا

أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا».

ہے یا نہیں تو ہرگز مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بومحسوس کر لے۔"

(المعجم ٢٧) - **(بَابُ طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ)** (التحفة ٦١)

باب: 27- مرے ہوئے جانور کا چمڑہ رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے

[٨٠٦] ١٠٠-(٣٦٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا، فَدَبَغْتُمُوهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ؟» فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا».

[806] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر سب نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقے میں بکری دی گئی، وہ مرگئی، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا، اس کو رنگ لیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے!" لوگوں نے بتایا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: "بس اس کا کھانا حرام ہے۔"

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا: عَنْ مَّيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

ابوبکر اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ کہا (سند میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آگے میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کی۔)

[٨٠٧] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ شَاةً مَّيْتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ، مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟» قَالُوا: «إِنَّهَا مَيْتَةٌ» قَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا».

[807] ابن شہاب زہری کے دوسرے شاگرد یونس نے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردار بکری (پڑی) پائی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا!" لوگوں نے کہا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: "بس اس کا کھانا حرام ہے۔"

[٨٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ رِوَايَةِ يُونُسَ.

[808] ابن شہاب کے ایک اور شاگرد صالح نے بھی اسی سند سے یونس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٨٠٩] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَّطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ، مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟».

[809] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ پڑی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو بطور صدقہ دی گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے اس کے چمڑے کو کیوں نہ اتارا، وہ اس کو رنگ لیتے اور فائدہ اٹھا لیتے!''

[٨١٠] ١٠٣-(٣٦٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُّنْذُ حِينٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ؟».

[810] ابن جریج نے عمرو بن دینار سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ ایک بکری، جو رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی کی تھی، مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کا چمڑا اتار کر اس سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا!''

[٨١١] ١٠٤-(٣٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِّمَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ، فَقَالَ: «أَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟».

[811] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کی (مردہ) بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا!''

[٨١٢] ١٠٥-(٣٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ

[812] سلیمان بن بلال نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عبدالرحمان بن وعلہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ».

سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب چمڑے کو رنگ لیا جاتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

[٨١٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ يَحْيٰى.

[813] سفیان بن عیینہ، عبدالعزیز بن محمد اور سفیان ثوری نے مختلف سندوں کے ساتھ زید بن اسلم کی سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی، یعنی یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کی طرح۔

[٨١٤] ١٠٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ فَرْوًا، فَمَسِسْتُهُ، فَقَالَ: مَالَكَ تَمَسُّهُ؟ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ، وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ، نُؤْتٰى بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ، وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَأْتُونَنَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «دِبَاغُهُ طَهُورُهُ».

[814] یزید بن ابی حبیب نے ابوخیر سے روایت کی کہ میں نے علی بن وعلہ سبائی کو ایک پوستین (چمڑے کا کوٹ) پہنے ہوئے دیکھا، میں نے اسے چھوا تو اس نے کہا: اسے کیوں چھوتے ہو؟ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا: ہم مغرب میں ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بربر اور مجوسی ہوتے ہیں، ہمارے پاس مینڈھا لایا جاتا ہے جسے انھوں نے ذبح کیا ہوتا ہے اور ہم ان کے ذبح کیے ہوئے جانور نہیں کھاتے، وہ ہمارے پاس مشکیزہ لاتے ہیں جس میں وہ چربی ڈالتے ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کو رنگنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔''

[٨١٥] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ

[815] جعفر بن ربیعہ نے ابوخیر سے روایت کی، کہا: مجھ سے ابن وعلہ سبائی نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم مغرب میں ہوتے ہیں تو مجوسی ہمارے پاس پانی اور چربی کے مشکیزے لاتے ہیں۔ انھوں نے کہا: پی لیا کرو۔ میں نے پوچھا: کیا آپ اپنی رائے بتا رہے ہیں؟

وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ، فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالْأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ، فَقَالَ: اِشْرَبْ. فَقُلْتُ: أَرَأْيٌ تَرَاهُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «دِبَاغُهُ طَهُورُهُ».

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس کو رنگنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ التَّيَمُّمِ) (التحفة ٦٢)

باب:28- تیمّم (کا بیان)

[٨١٦] ١٠٨-(٣٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُم مَّاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ، وَّقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي. فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ

[816] عبدالرحمان بن قاسم (بن محمد) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک سفر میں آپ کے ساتھ نکلے، جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش کی خاطر ٹھہر گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے، نہ وہ پانی (والی جگہ) پر تھے نہ ان کے پاس پانی (بچا ہوا) تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ (دوسرے) لوگوں کو روک رکھا ہے، نہ وہ پانی (والی جگہ) پر ہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی بچا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (اس وقت) رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سو چکے تھے اور کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے ساتھیوں کو روک رکھا ہے جبکہ نہ وہ پانی والی جگہ پر ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے، مجھے صرف اس بات نے حرکت کرنے سے روکے رکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میری ران پر تھا، رسول اللہ ﷺ سوئے رہے اور پانی کے بغیر ہی صبح ہوگئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت اتاری تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَّهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ -: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

نے تیمّم کیا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے، جو نقباء میں سے تھے، کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی اٹھایا تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

[٨١٧] ١٠٩-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً، فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا. فَوَاللهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

[817] ہشام کے والد عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً ہار لیا، وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کچھ ساتھیوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ ان کی نماز کا وقت آ گیا تو انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی اور جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس بات کی شکایت کی، (اس پر) تیمّم کی آیت اتری تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اللہ آپ کو بہترین جزا دے، اللہ کی قسم! آپ کو کبھی کوئی مشکل معاملہ پیش نہیں آیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس سے نکلنے کی سبیل پیدا کر دی اور اسی میں مسلمانوں کے لیے برکت رکھ کر دی۔

[٨١٨] ١١٠-(٣٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [المائدة: ٦] فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي

[818] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے روایت کی، کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! بتایئے اگر انسان حالتِ جنابت میں ہو اور ایک ماہ تک اسے پانی نہ ملے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ اس پر حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: وہ تیمّم نہ کرے، چاہے اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے۔ اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو سورۂ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہے: ''تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو؟'' اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر انھیں اس آیت کی بنا پر رخصت دے دی گئی تو خطرہ ہے جب انھیں پانی ٹھنڈا محسوس ہو گا تو وہ مٹی سے تیمّم کر لیں گے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے عمار

هٰذِهِ الْآيَةِ، لَأَوْشَكَ، إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ، أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ، فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا» ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ، وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ، وَوَجْهَهُ؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

کی یہ بات نہیں سنی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا، مجھے جنابت ہوگئی اور پانی نہ ملا تو میں چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا (اور نماز پڑھ لی)، پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”تمھارے لیے بس اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرنا کافی تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک بار زمین پر مارے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں پر اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر اور اپنے چہرے پر ملا۔ تو عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمار کی بات پر مطمئن نہیں ہوئے تھے۔ (تفصیل آگے حدیث: 820 میں ہے۔)

[٨١٩] ١١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِاللهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا» وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

[819] عبدالواحد نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، کہا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے پوچھا...... پھر ابومعاویہ کی (سابقہ) حدیث پورے واقعے سمیت بیان کی، مگر یہ کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے لیے اس طرح کر لینا ہی کافی تھا۔“ اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، (پھر) اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

[٨٢٠] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، عَنْ شُعْبَةَ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً. فَقَالَ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدْ مَاءً: فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ،

[820] یحییٰ بن سعید قطان نے شعبہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے حکم نے ذر (بن عبداللہ بن زرارہ) سے، انھوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا۔ تو انھوں نے جواب دیا: نماز نہ پڑھ۔ اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں، جب میں اور آپ ایک فوجی دستے میں تھے تو ہم جنبی ہو گئے اور ہمیں

وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ، ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ» فَقَالَ عُمَرُ: اِتَّقِ اللهَ، يَا عَمَّارُ! فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ.

پانی نہ ملا تو آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز پڑھ لی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، پھر ان میں پھونک مار کر ان دونوں سے اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کر لیتے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمار! اللہ سے ڈرو۔ (عمار رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ واقعہ بیان نہیں کرتا۔

قَالَ الْحَكَمُ: وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ. فَقَالَ عُمَرُ: نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

حکم نے کہا: یہی روایت مجھے (ذر کے واسطے کے بغیر) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے براہ راست بھی سنائی جو بعینہٖ ذر کی حدیث کی طرح تھی۔ کہا: مجھے سلمہ نے ذر کے حوالے سے حکم کی بیان کردہ سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے جس چیز (کی ذمہ داری) کو اٹھا لیا ہے ہم اسے آپ ہی پر ڈالتے ہیں (آپ اپنے اعتماد پر یہ روایت بیان کر سکتے ہیں۔)

[٨٢١] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى. قَالَ: قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: عَمَّارٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنْ شِئْتَ، لِمَا جَعَلَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ، لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا. وَلَمْ يَذْكُرْ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ.

[821] نضر بن شمیل نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا۔ اس کے بعد (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ چاہیں تو آپ کے اس حق کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رکھا ہے، میں یہ حدیث کسی کو نہ سناؤں گا۔ اور (شعبہ نے یہاں) مجھے سلمہ نے ذر سے حدیث بیان کی (کے الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

[٨٢٢] ١١٤-(٣٦٩) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

[822] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن بن یسار، جو نبی اکرم ﷺ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ، مَّوْلَى مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ. فَقَالَ أَبُوالْجُهَيْمِ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، ابوجہم بن حارث بن صمّہ انصاری کے پاس پہنچے تو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بئر جمل (نامی جگہ) سے تشریف لائے تو آپ کو ایک آدمی ملا، اس نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ آپ ایک دیوار کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٨٢٣] ١١٥-(٣٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَّرَّ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَبُولُ، فَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

[823] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی گزرا جبکہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے سلام کہا، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ) (التحفة ٦٣)

باب:29-اس بات کی دلیل کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا

[٨٢٤] (٣٧١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، قَالَ حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ، فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ؟ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ!» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَقِيتَنِي وَأَنَا

[824] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنابت کی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستے پر انھیں ملے تو وہ کھسک گئے اور جا کر غسل کیا۔ نبی ﷺ نے انھیں تلاش کروایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! جب آپ مجھے ملے تو میں جنابت کی حالت میں تھا، میں نے غسل کیے بغیر آپ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مومن ناپاک (نجس) نہیں ہوتا۔'' (یعنی اس طرح ناپاک نہیں ہوتا کہ اسے کوئی چھو جائے، قریب

جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتّٰى أَغْتَسِلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ».

بیٹھے یا اس سے ہاتھ ملائے تو وہ بھی ناپاک ہو جائے۔)

[٨٢٥] ١١٦-(٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ وَّاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: كُنْتُ جُنُبًا قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ».

[825] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انھیں ملے جبکہ وہ جنبی تھے تو وہ آپ ﷺ سے دور ہٹ گئے اور غسل کیا، پھر آ کر عرض کی کہ میں جنبی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔''

(المعجم ٣٠) - (بَابُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٦٤)

باب: 30- جنابت وغیرہ کی صورت میں اللہ کا ذکر کرنا

[٨٢٦] ١١٧-(٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

[826] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ، وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ) (التحفة ٦٥)

باب: 31- بے وضو شخص کے لیے کھانا جائز ہے، اس میں کوئی کراہت نہیں اور وضو فوری طور پر کرنا ضروری نہیں

[٨٢٧] ١١٨-(٣٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ -، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[827] حماد نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے سعید بن حویرث سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (ہاتھ دھو کر) بیت الخلا سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، لوگوں نے آپ سے وضو کا

الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ: «أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ؟».

تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''(کیا) میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں؟''

[٨٢٨] ١١٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ، وَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: «لِمَ؟ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ؟».

[828] سفیان بن عیینہ نے عمرو سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہتے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ قضائے حاجت کی جگہ سے (ہاتھ دھوکر) آئے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے جواب دیا: ''کس لیے؟ کیا مجھے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟''

[٨٢٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا جَاءَ، قُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَوَضَّأُ؟ قَالَ: «لِمَ؟ أَلِلصَّلَاةِ؟».

[829] محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے آل سائب کے آزاد کردہ غلام سعید بن حویرث سے روایت کی کہ اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (یہ) کہتے ہوئے سنا: اللہ کے رسول ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ آئے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا، آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے جواب دیا: ''کس لیے؟ کیا نماز کے لیے؟''

[٨٣٠] ١٢١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. قَالَ: وَزَادَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ لَمْ تَوَضَّأْ؟ قَالَ: «مَا أَرَدْتُ صَلَاةً فَأَتَوَضَّأُ» وَزَعَمَ عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ.

[830] ابن جریج سے روایت ہے کہ ہمیں سعید بن حویرث نے حدیث بیان کی، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ نے (دور) باہر اپنی قضائے حاجت کر لی تو کھانا آپ کے قریب لایا گیا، آپ نے تناول فرما لیا اور پانی کو نہ چھوا۔ (آپ پانی ساتھ لے جاتے تھے۔)

(ابن جریج) کا قول ہے: عمرو بن دینار نے مجھے سعید بن حویرث سے یہ چیز زائد بتائی کہ نبی ﷺ سے عرض کی گئی: آپ نے وضو نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا: ''میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں۔'' عمرو نے کہا ہے کہ اس نے سعید بن حویرث سے سنا ہے۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ) (التحفة ٦٦)

باب:32- جب بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو کیا کہے

[٨٣١] ١٢٢-(٣٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ - فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ - قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

[831] یحییٰ بن یحییٰ نے حماد بن زید اور ہشیم سے، ان دونوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی (حماد کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے اور ہشیم کے الفاظ ہیں: جب کسی اوٹ والی جگہ میں داخل ہوتے) تو فرماتے: ''اے اللہ! میں نر اور مادہ دونوں قسم کی خبیث مخلوق سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[٨٣٢] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

[832] اسماعیل بن علیہ نے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ عبدالعزیز سے روایت بیان کی اور (دعا کے) یہ الفاظ بیان کیے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ''میں نر اور مادہ دونوں قسم کی خبیث مخلوق سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ) (التحفة ٦٧)

باب:33- اس بات کی دلیل کہ بیٹھے ہوئے انسان کے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

[٨٣٣] ١٢٣-(٣٧٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ - فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

[833] اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث دونوں نے عبدالعزیز سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نماز کے لیے تکبیر کہہ دی گئی اور رسول اللہ ﷺ ایک آدمی سے بہت قریب ہو کر آہستہ آہستہ بات کر رہے تھے۔ (عبدالوارث کی روایت میں وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ کے بجائے وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ آپ ایک آدمی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے ہے۔ مفہوم ایک ہے) تو آپ نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ

لوگ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے۔

[٨٣٤] ١٢٤-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا، فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

[834] شعبہ نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نماز کے لیے تکبیر کہہ دی گئی جبکہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ اس سے سرگوشی فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھی (بیٹھے بیٹھے) سو گئے، اس کے بعد آپ آئے اور انھیں نماز پڑھائی۔

[٨٣٥] ١٢٥-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ،: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنَامُونَ، ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ. قَالَ قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: إِي، وَاللهِ!.

[835] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (بیٹھے بیٹھے) سو جاتے تھے، پھر وضو کیے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ (شعبہ کہتے ہیں:) میں نے (قتادہ سے) پوچھا: آپ نے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم!

[٨٣٦] ١٢٦-(..) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِّي حَاجَةٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيهِ، حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ- أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ - ثُمَّ صَلَّوْا.

[836] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی تو ایک آدمی نے (رسول اللہ سے) کہا: میرا ایک کام ہے، چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر اس سے سرگوشی کرنے لگے حتی کہ لوگ یا کچھ لوگ (بیٹھے بیٹھے) سو گئے، پھر سب نے نماز پڑھی۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

”اور میری یاد کے لیے نماز قائم کریں۔“

(طٰہٰ 20:14)

نماز کی اہمیت، فضیلت وفرضیت

انسان اشرف المخلوقات ہے، اگراب تک میسر سائنسی معلومات کو بنیاد بنایا جائے تو انسان ہی سب سے عقلمند مخلوق ہے جس نے عناصرِ قدرت سے کام لے کر اپنے لیے قوت وطاقت کے بہت سے انتظامات کر لیے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بہت ہی کمزور، بار بار مشکلات میں گھر کر بے بس ہو جانے والی مخلوق ہے جو اپنی زندگی کے اکثر معاملات میں دوسروں کی مدد کی محتاج ہے، دوسروں پر انحصار کرتی ہے، اپنے مستقبل کے حوالے سے ہر وقت خدشات کا شکار اور خوفزدہ رہتی ہے۔

ان میں سے جو انسان ایک قادرِ مطلق پر ایمان سے محروم ہیں، ان میں سے اکثر دوسری ایسی مخلوقات کا سہارا لیتے اور ان کو اپنا محافظ، اپنا رازق اور خالق سمجھتے اور ان سے مدد کی درخواست کرتے ہیں جو ان کی پہنچ سے دور ہوں یا جن کی اپنی کمزوریوں سے انسان بے خبر ہوں۔ مظاہر فطرت کی پوجا، بتوں کی پوجا، دیوتاؤں اور دیویوں کی پرستش حتی کہ ہاتھیوں، بندروں اور سانپوں کی عبادت کمزور انسان کی خوفزدگی اور اس کی احتیاج کی دلیل ہے۔

اللہ کے بھیجے ہوئے دین نے انسان کو یہ سکھایا کہ جنھیں تم پوجتے ہو وہ بھی تمھاری طرح بلکہ تم سے بڑھ کر کمزور اور محتاج ہیں۔ وہ محض ایک ہی ذات ہے جس کے ساتھ کسی کی کوئی شراکت داری نہیں اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ ہر قوت اسی کے پاس ہے۔ ہر نعمت کے خزانوں کا مالک وہی ہے۔ اس نے سبھی کو پیدا کیا۔ وہ کبھی پیدا ہونے کا یا کسی بھی اور چیز کا محتاج تھا نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ وہ ہماری عبادت کا بھی محتاج نہیں بلکہ ہم ہی اس کے قرب، اس کی رحمت، اس کی مہربانی اور اس کی سخاوت کے محتاج ہیں۔ اس کی رِضا اور اس کا قرب حاصل ہو جانے سے ہماری کمزوری طاقت میں، ہماری احتیاج فراوانی میں بدل سکتی ہے اور ہمارا خوف مکمل سلامتی کے احساس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تمام انبیاء کا مشن یہی تھا کہ انسان اس ابدی حقیقت کو سمجھ لے اور اس قادرِ مطلق کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کا صحیح طریقہ اپنا لے۔ اس وقت جتنے آسمانی دین موجود ہیں ان میں سب سے مکمل، سب سے خوبصورت اور سب سے آسان طریقۂ عبادت وہ ہے جو اسلام نے سکھایا ہے۔ ان اسلامی عبادات میں سے اہم ترین عبادت نماز ہے۔ نماز کا ارادہ کرتے ہی خیر، برکت اور کسبِ اعمال صالحہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ طہارت اور وضو سے انسان ظاہری اور باطنی کثافت اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور نماز میں داخل ہونے کے ساتھ ہی وہ اللہ کے حضور باریاب ہو جاتا ہے۔

اس عبادت میں بندہ گاہے اپنے جیسے بہت سے عبادت گزاروں کے ساتھ مل کر جذب وسرمستی میں اللہ کو پکارتا، اس سے حالِ دل کہتا اور اس کے سامنے زاری کرتا ہے اور گاہے تنہائی کے عالم میں اپنے رب کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سرگوشی اور

مناجات کرتا ہے۔[1] عبادت کا یہ مکمل اور سب سے خوبصورت طریقہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کے افضل ترین عبادت گزار (عبد) محمد رسول اللہ ﷺ کو سکھایا اور انھوں نے انسانیت کو اس کی تعلیم دی۔

آپ کی نماز کی کیفیتیں کیا تھیں؟ ان کی تفصیل صحیح مسلم کی كتاب الصلاة، كتاب المساجد، كتاب صلاة المسافرين اور مابعد کے ابواب میں بالتفصیل مذکور ہے۔

جن خوش نصیب لوگوں نے اس عبادت کا طریقہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سیکھا، وہ اس کی لذتوں سے صحیح طور پر آشنا تھے، مثلاً: حضرت انس رضی اللہ عنہ انھیں یاد کر کے بے اختیار کہتے تھے: مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ''میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور مکمل ترین ہو۔''[2] یہ نماز باجماعت کی کیفیت تھی۔ رات کی تنہائیوں میں آپ کی نماز کیسی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتانا بھی چاہتی ہیں اور اس سے زیادہ کہہ بھی نہیں سکتیں: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ''آپ چار رکعتیں پڑھتے اور مت پوچھو کہ ان کی خوبصورتی کیا تھی اور طوالت کتنی تھی، پھر آپ چار رکعتیں ادا فرماتے، نہ پوچھو کہ ان کا جمال کیسا تھا، کتنی لمبی ہوتی تھیں۔''[3] یہ لذتیں محسوس کی جا سکتی تھیں لیکن زبان ان کے بیان سے قاصر تھی۔ قرآن مجید نے اس عبادت کا تذکرہ اس طرح کیا کہ اس کا مشاہدہ کرنے والے اس کی طرف کھچے چلے آتے تھے اور اس میں مستغرق ہو جاتے: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ ''اور جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کھڑا ہوا، تو وہ اس پر گروہ درگروہ اکٹھے ہونے لگے۔'' (الجن 72:19)

محدثین نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے حوالے سے وہ ساری تفصیلات انتہائی جانفشانی سے جمع کر کے یکجا کر دیں جو صحابۂ کرام نے بیان کی تھیں۔ آج اگر ذوق وشوق کی کیفیتوں میں ڈوب کر ان کا مطالعہ کیا جائے تو پورا منظر سامنے آ جاتا ہے، جو حسن و جمال کا بے مثال مرقع ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد فتنوں کا دور آیا۔ بے شمار انسانوں کے عقائد اور اعمال اس کی زد میں آئے، منعِ زکاۃ، ارتداد، خوارج وغیرہ کے باطل عقائد اسی فتنے کی تباہ کاریوں کے چند پہلو ہیں۔ اس دور کا مطالعہ کیا جائے تو عبادات اور اعمال میں سہل انگاری، غفلت اور لاپروائی حتیٰ کہ جہالت کی ایسی کیفیتیں سامنے آتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ بنوامیہ کے دور میں نماز جیسے اسلام کے بنیادی رکن کی کیفیت ایسی ہوگئی تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سبب سے باقاعدہ گریہ میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ لوگوں اور ان کے حکمرانوں نے اس دور میں اوقاتِ نماز تک ضائع کر دیے تھے۔ امام زہری کہتے ہیں: میں دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے جو آپ کو رلا رہی ہے؟ فرمایا: میں نے عہد رسالت مآب ﷺ میں جو کچھ دیکھا تھا اس میں نماز ہی رہ گئی تھی، اب یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے۔[4] آپ سے نماز کے بارے میں یہ الفاظ بھی منقول

---

1 صحيح مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد......، حديث: 1230(551). 2 صحيح مسلم، الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، حديث: 1054(469). 3 صحيح مسلم، صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل......، حديث: 1723(738). 4 صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب في تضييع الصلاة عن وقتها، حديث: 530.

ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جو کچھ ہوتا تھا ان میں سے کوئی چیز نہیں جو میں پہچان سکوں (سب کچھ بدل گیا ہے۔) کہا گیا: نماز (تو ہے!) فرمایا: کیا اس میں بھی تم نے وہ سب کچھ نہیں کر دیا جو کر دیا ہے![1] جامع ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں: تم نے اپنی نمازوں میں وہ سب کچھ نہیں کر ڈالا جس کا تمھی کو پتہ ہے![2]

ایک اور روایت میں ہے، ثابت بنانی کہتے ہیں: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ حجاج نے نماز میں تاخیر کر دی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ اس سے بات کرنا چاہتے تھے، ان کے ساتھیوں نے حجاج سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے انھیں روک دیا تو آپ وہاں سے نکلے، سواری پر بیٹھے اور راستے میں کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے لا الہ الا اللہ کی شہادت کے۔ ایک آدمی نے کہا: ابوحمزہ! نماز؟ تو فرمایا: تم نے ظہر کی نماز مغرب میں پہنچا دی! کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز یہی تھی![3]

حکمرانوں کی جہالت کی وجہ سے خرابی کا یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور سوائے چند اہل علم کے باقی لوگ اسی ناقص اور بگاڑی ہوئی نماز کے عادی ہو گئے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے مشہور تابعی عطاء کا واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ولید بن عبدالملک نے جمعے میں تاخیر کی حتیٰ کہ شام ہو گئی، میں آیا اور بیٹھنے سے پہلے ظہر ادا کر لی، پھر اس کے خطبے کے دوران میں بیٹھے ہوئے اشارے سے عصر پڑھی۔ اشارے سے اس لیے کہ عطاء کو خوف تھا کہ اگر انھوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو انھیں قتل کر دیا جائے گا۔[4]

اکثر لوگ حکمرانوں کے اس عمل ہی کو اسلام سمجھتے تھے، ان کو اس بات کا احساس تک نہ تھا کہ یہ سب رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔ عام لوگوں کی تو بات ہی کیا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسے عالم کو بھی مدینہ کا گورنر مقرر ہونے تک اصل اوقاتِ نماز کا علم نہ تھا۔ وہ مدینہ کے گورنر ہو کر آئے تو ایک دن انھوں نے عصر کی نماز میں تاخیر کر دی۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور انھیں بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے، جب وہ عراق میں گورنر تھے، ایک دن نماز میں تاخیر کر دی تو حضرت ابومسعود انصاری (بدری) رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مغیرہ یہ کیا ہے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر نماز پڑھائی...... (پانچوں نمازیں، ایک دن ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر اور دوسرے دن ہر نماز کے وقتِ آخر میں پڑھائیں۔) اس پر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عروہ سے کہا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ کیا واقعی جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے نماز کے وقت کی نشاندہی کی؟ عروہ نے جواب دیا: بشیر بن ابی مسعود اپنے والد (بدری صحابی ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ) سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔[5]

نماز کے طریقے میں بھی اسی طرح کی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔

صحابۂ کرام اور ان کے شاگردوں نے اس صورت حال کی اصلاح کے لیے جہاد شروع کیا، پھر محدثین نے، جو علم حدیث میں ان ہی کے جانشیں تھے، اس جہاد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی تمام تفصیلات پوری تحقیق اور جستجو کے

---

1 صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب في تضييع الصلاة عن وقتها، حديث:529. 2 جامع الترمذي، صفة القيامة، باب حديث إضاعة الناس الصلاة......، حديث:2447. 3 فتح الباري، مواقيت الصلاة، باب تضييع الصلاة عن وقتها، حديث:529. 4 فتح الباري، مواقيت الصلاة، باب تضييع الصلاة عن وقتها، حديث:529. 5 فتح الباري، مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها، حديث:521.

بعد امت کے سامنے پیش کردیں اور امت کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک پر کما حقہ عمل کا موقع فراہم کیا کہ «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» ''تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''[1]

یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان جس صورت میں جس عمل کا عادی ہوتا ہے ہمیشہ اسی کو درست سمجھتا ہے اور ہر صورت میں اس کے دفاع کی کوشش کرتا ہے۔ محدثین کے سامنے بہت بڑا اور کٹھن مشن تھا، انھوں نے نادان حکمرانوں کی سرپرستی میں راسخ شدہ عادات کے خلاف اتنا مؤثر جہاد کیا کہ اب ان لوگوں کے سامنے، جو عادت کی بنا پر اصرار اور ضد کا شکار نہیں، رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ اور آپ کا منور طریقِ عمل روز روشن کی طرح واضح ہے۔

امام مسلم نے كتاب الصلاة، كتاب المساجد، كتاب صلاة المسافرين اور بعد کے ابواب میں خوبصورت ترتیب سے صحیح اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مکمل تفصیلات جمع کردی ہیں۔ محدثین کے عظیم الشان کام کے بعد امت کے فقہاء اور علماء کے استنباطات، چاہے وہ جس مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں، محدثین کی بیان کردہ انھی احادیث کے گرد گھومتے ہیں۔ تمام فقہی اختلافات کے حوالے سے بھی آخری اور حتمی فیصلہ صرف اور صرف وہی ہوسکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے صادر فرمادیا اور جسے محدثین نے پوری امانت داری سے امت تک پہنچا دیا ہے۔

1 صحيح البخاري، الأذان، باب الأذان للمسافرين......، حديث:631.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤ - كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ) (التحفة ١)

[٨٣٧] ١ -(٣٧٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ، فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِّثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ : أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُّنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا بِلَالُ! قُمْ ؛ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ» .

باب:1-اذان کی ابتدا

[837] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب مسلمان مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہو جاتے اور نمازوں کے اوقات کا انتظار کرتے، کوئی اس کا اعلان نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انھوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی تو بعض نے کہا: عیسائیوں کے گھنٹے کے مانند ایک گھنٹا لے لو اور بعض نے کہا: یہود کے قرنا جیسا قرنا، البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایک آدمی ہی کیوں نہیں بھیج دیتے جو نماز کا اعلان کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بلال! اٹھو اور نماز کا اعلان کرو۔“

(المعجم ٢) - (بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ) (التحفة ٢)

[٨٣٨] ٢ -(٣٧٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ :

باب:2-اذان دُہری اور تکبیر اکہری کہنے کا حکم

[838] خلف بن ہشام نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

حدیث سنائی، نیز یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عُلَیَّہ نے خبر دی، ان دونوں (حماد اور یحییٰ) نے خالد حذّاء سے، انھوں نے ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان دہرائیں اور اقامت اکہری کہیں۔

زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ؛ فَقَالَ: إِلَّا الْإِقَامَةَ.

یحییٰ نے ابن عُلَیَّہ سے (بیان کردہ) اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: میں (اسماعیل) نے یہ روایت ایوب کو سنائی تو انھوں نے کہا: (اذان دہرائیں) اقامت کے سوا۔

[٨٣٩] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[839] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذّاء سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (صحابہ) نے (اس پر) بات کی کہ کسی ایسی چیز کے ذریعے سے نماز کے وقت کی علامت مقرر کریں جس کو لوگ پہچان لیا کریں۔ انھوں نے کہا کہ وہ آگ روشن کریں یا ناقوس (گھنٹی) بجائیں، پھر (آخرکار) بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دہری اذان اور اکہری اقامت کہیں۔

[٨٤٠] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا، بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَنْ يُورُوا نَارًا.

[840] وہیب نے کہا: ہمیں خالد حذّاء نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ جب لوگ زیادہ ہوگئے تو انھوں نے گفتگو کی کہ وہ علامت مقرر کریں...... آگے (عبدالوہاب) ثقفی کی حدیث کے مانند ہے، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس (وہیب) نے (يُنَوِّرُوا نَارًا "آگ روشن کریں" کی جگہ) يُورُوا نَارًا "آگ جلائیں" کہا۔

[٨٤١] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[841] ایوب نے ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ دہری اذان اور اکہری اقامت کہیں۔

(المعجم ٣) – (بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ) (التحفة ٣)

[٨٤٢] ٦-(٣٧٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَّكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ: «اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ»، ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ – مَرَّتَيْنِ – أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ – مَرَّتَيْنِ – حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ – مَرَّتَيْنِ – حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ – مَرَّتَيْنِ – زَادَ إِسْحٰقُ «اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

باب:3-اذان کا طریقہ

[842] ابو غسان مِسمَعی اور اسحاق بن ابراہیم نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ابو غسان نے کہا: ہمیں معاذ نے حدیث سنائی اور اسحاق نے کہا: ہمیں دستوائی (کپڑے) والے ہشام کے بیٹے معاذ نے خبر دی، انھوں (معاذ) نے کہا: مجھے میرے والد نے عامر اَحول سے حدیث سنائی، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے عبداللہ بن محیریز سے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں یہ اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، پھر دوبارہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دوبار، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ. دوبار، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. دوبار، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. دوبار۔ اسحاق نے یہ اضافہ کیا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

(المعجم ٤) – (بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ) (التحفة ٤)

[٨٤٣] ٧-(٣٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى.

باب:4-ایک مسجد کے لیے دو مؤذن رکھنا مستحب ہے

[843] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے: بلال اور نابینا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔

[٨٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[844] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی (سابقہ حدیث

أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

کے مانند حدیث بیان کی گئی ہے۔

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيرٌ) (التحفة ٥)

باب:5- نابینا کے ساتھ بینا موجود ہو تو اس کا اذان دینا جائز ہے

[٨٤٥] ٨-(٣٨١) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَعْمٰى.

[845] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابن ام مکتوم رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیا کرتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے۔

[٨٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[846] یحییٰ بن عبداللہ اور سعید بن عبدالرحمٰن نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ بالا روایت) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلٰى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سُمِعَ فِيهِمُ الْأَذَانُ) (التحفة ٦)

باب:6- دارالکفر میں جب کسی قوم کی آبادی سے اذان سنائی دے تو ان پر حملہ کرنے سے رک جانا

[٨٤٧] ٩-(٣٨٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ

[847] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (دشمن پر) طلوع فجر کے وقت حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، پھر اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے، (ایسا ہوا کہ) آپ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فطرتِ (اسلام) پر ہے۔'' پھر اس نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو آگ

إِلَّا اللهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ» فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى .

سے نکل گیا۔'' اس پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

(المعجم ٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ) (التحفة ٧)

باب:7-(اذان) سننے والے کے لیے مؤذن کے مانند کلمات کہنا مستحب ہے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے، پھر اللہ سے آپ کے لیے وسیلہ مانگے

[٨٤٨] ١٠-(٣٨٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

[848] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہتا ہے اسی کی طرح کہو۔''

[٨٤٩] ١١-(٣٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ».

[849] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگئی۔''

[٨٥٠] ١٢-(٣٨٥) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ

[850] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسَافٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّـةَ».

أَكْبَرُ کہے تو تم میں سے (ہر) ایک اَللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ کہے، پھر وہ (مؤذن) کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ تو وہ بھی کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ پھر (مؤذن) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہے تو وہ بھی أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہے، پھر وہ (مؤذن) حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر (مؤذن) اَللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ کہے تو وہ بھی اَللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ کہے، پھر (مؤذن) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ کہے تو وہ بھی اپنے دل سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

[٨٥١] ١٣-(٣٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ».

[851] محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید کی دو الگ الگ سندوں سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔" وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" رَضِيتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِينًا "میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں" تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا .

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اورقتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرْبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة ٨)

باب:8-اذان کی فضیلت اورشیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبیداللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن مؤذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔''

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

[٨٥٤] ١٥-(٣٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ، حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ».

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔''

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ:

سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد

هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَّثَلَاثُونَ مِيلًا.

ابوسفیان طلحہ بن نافع) سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ مدینہ سے چھتیس میل (کے فاصلے) پر ہے۔

[٨٥٥] (...) وحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[855] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[٨٥٦] ١٦-(٣٨٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ، فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ».

[انظر: ١٢٦٥]

[856] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شیطان جب نماز کے لیے پکار (کی آواز) سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ مؤذن کی آواز نہ سن سکے، پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آتا ہے اور (نمازیوں کے دلوں میں) وسوسہ پیدا کرتا ہے، پھر جب اقامت سنتا ہے تو چلا جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سنے، پھر جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آتا ہے اور (لوگوں کے دلوں میں) وسوسہ ڈالتا ہے۔''

[٨٥٧] ١٧-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ».

[857] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح السمان) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا جاتا ہے۔''

[٨٥٨] ١٨-(...) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلٰى بَنِي حَارِثَةَ، قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَّنَا - أَوْ صَاحِبٌ لَّنَا - فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِّنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ. قَالَ: فَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ: لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ

[858] رَوح نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے بنو حارثہ کی طرف بھیجا، کہا: میرے ساتھ ہمارا ایک لڑکا (خادم یا ہمارا ایک ساتھی بھی تھا) اس کو کسی آواز دینے والے نے باغ سے اس کا نام لے کر آواز دی۔ کہا: جو (لڑکا) میرے ساتھ تھا اس نے باغ کے اندر جھانکا تو اسے کچھ نظر نہ آیا، چنانچہ میں نے یہ (واقعہ) اپنے والد کو بتایا تو انھوں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس واقعے

أُرْسِلْكَ، وَلٰكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ، إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، وَلّٰى وَلَهُ حُصَاصٌ».

سے دو چار ہو گئے تو میں تمھیں نہ بھیجتا لیکن (آیندہ) تم اگر کوئی آواز سنو تو نماز کی اذان دو کیونکہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے پکارا جاتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔''

[٨٥٩] ١٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ، حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ. يَقُولُ لَهُ: اُذْكُرْ كَذَا، وَاذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ، مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى».

[859] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بلاشبہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیچھے بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے، چنانچہ جب اذان پوری کر دی جاتی ہے تو آ جاتا ہے حتی کہ جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو (پھر) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو آ جاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے۔ اسے کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو، فلاں چیز کو یاد کرو، وہ چیزیں جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں چلتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

[٨٦٠] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلّٰى».

[860] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کے مانند بیان کیا، مگر انھوں نے (مَايَدْرِي كَمْ صَلّٰى کے بجائے) إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلّٰى ''وہ نہیں جانتا کیسے نماز پڑھی'' کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ، وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ) (التحفة ٩)

باب: 9- تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کے ساتھ اور رکوع سے اٹھتے وقت کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانا مستحب ہے اور یہ کہ جب (نمازی) سجدے سے سر اٹھائے تو رفع یدین نہ کرے

[٨٦١] ٢١-(٣٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

[861] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم

التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَقَبْلَ أَنْ يَّرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انھیں کندھوں کے برابر لے آتے اور رکوع سے پہلے بھی اور (اس وقت بھی) جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ آپ دو سجدوں کے درمیان انھیں نہ اٹھاتے تھے۔

[٨٦٢] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ. ثُمَّ كَبَّرَ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

[862] ابن جریج نے ابن شہاب سے اور انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ آپ کے کندھوں کے سامنے آ جاتے، پھر اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو یہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے تھے۔

[٨٦٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ. كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ.

[863] عقیل اور یونس دونوں نے اسی طرح روایت کی جس طرح ابن جریج نے کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے۔ (انھوں نے بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ کے بجائے حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ کہا، دونوں کا مفہوم ایک ہے۔)

[٨٦٤] ٢٤-(٣٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[864] ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب وہ نماز پڑھتے تو اللہ اکبر

أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ، إِذَا صَلَّى كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَحَدَّثَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا.

کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٨٦٥] ٢٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَّصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[865] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے نصر بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انھیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو (پھر) اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انھیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور ایسا ہی کرتے۔

[٨٦٦] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

[866] قتادہ سے (ابوعوانہ کے بجائے) سعید نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا اور (سعید نے) کہا: یہاں تک کہ دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے کناروں کے سامنے لے جاتے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ، إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) (التحفة ١٠)

باب:10- نماز میں ہر بار جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنا ثابت ہے، سوائے رکوع سے سر اٹھانے کے، وہاں صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا جائے گا

[٨٦٧] ٢٧-(٣٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمَّا

[867] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے تو جب بھی وہ جھکتے اور (سر اور جسم کو اوپر) اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو کہا: اللہ کی قسم! میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ

انْصَرَفَ قَالَ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

[٨٦٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوسِ.

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[868] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابن شہاب نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر رکوع کرتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے کمر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر قیام کی حالت میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے، پھر جب سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر (دوسرا) سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب (سجدے سے) اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، آپ پوری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ اس کو مکمل کر لیتے اور جب دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد اٹھتے تو (اس وقت بھی) تکبیر کہتے۔

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہوں۔

[٨٦٩] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[869] عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے...... آگے ابن جریج کی حدیث کی طرح ہے اور (عقیل نے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں نماز میں تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ ہوں، بیان نہیں کیا۔

[٨٧٠] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[870] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان مدینہ میں اپنا نائب بنا کر جاتا تو جب وہ فرض نماز کے لیے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ، حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، كَبَّرَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَفِي حَدِيثِهِ: فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

کھڑے ہوتے، تکبیر کہتے...... اس کے بعد (یونس نے) ابن جریج کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ ان (یونس) کی حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ جب وہ نماز پوری کر لیتے اور سلام پھیرتے تو مسجد والوں کی طرف منہ کرتے (اور) کہتے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں۔

[٨٧١] ٣١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ، فَقُلْنَا: يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا التَّكْبِيرُ؟ قَالَ: إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[871] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں جب بھی (سر) اٹھاتے اور جھکاتے، تکبیر کہتے، اس پر ہم نے کہا: ابوہریرہ! یہ تکبیر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یقیناً یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

[٨٧٢] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، وَيُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[872] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ جب بھی (نماز میں سر) جھکاتے اور اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٨٧٣] ٣٣-(٣٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا

[873] مطرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر کہا: انھوں نے ہمیں محمد ﷺ کی نماز پڑھائی ہے یا کہا: انھوں نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے۔

صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(المعجم ١١) - (بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا) (التحفة ١١)

باب:11- ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اور اگر (کوئی) فاتحہ اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو اور نہ اس کے لیے اس کا سیکھنا ہی ممکن ہو تو فاتحہ کے سوا جو پڑھنا آسان ہو، پڑھ لے

[٨٧٤] ٣٤-(٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ».

[874] سفیان بن عیینہ نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے محمود بن ربیع سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت کی، وہ اس بات کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کرتے تھے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) ”اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی۔“

[٨٧٥] ٣٥-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

[875] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے امّ القرآن (فاتحہ) نہیں پڑھی۔“

[٨٧٦] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ، الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[876] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت محمود بن ربیع ؓ نے، جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں سے کلی کر کے پانی کا چھینٹا دیا تھا، انھیں بتایا کہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ام القرآن کی قراءت نہ کی، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

[٨٧٧] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فَصَاعِدًا.

[877] زہری کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور یہ اضافہ کیا: "(فاتحہ) اور اس کے بعد (قرآن کا کچھ حصہ۔)"

[٨٧٨] ٣٨-(٣٩٥) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ» ثَلَاثًا، غَيْرُ تَمَامٍ، فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: ﴿مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي - وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي - فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ».

[878] سفیان بن عیینہ نے علاء بن عبدالرحمان سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن کی قراءت نہ کی تو وہ ناقص ہے۔" تین مرتبہ فرمایا، یعنی پوری ہی نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس کو اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ "سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو جہانوں کا رب ہے" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝﴾ "سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ مہربانی کرنے والا" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۝﴾ "جزا کے دن کا مالک" تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ فرمایا: میرے بندے نے (اپنے معاملات) میرے سپرد کر دیے۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۝﴾ "ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" تو (اللہ) فرماتا ہے:

یہ (حصہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝﴾ "ہمیں راہِ راست دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ غضب کیے گئے لوگوں کی ہو اور نہ گمراہوں کی" تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کا ہے جو اس نے مانگا۔

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ، دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ، فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

سفیان نے کہا: مجھے یہ روایت علاء بن عبدالرحمان بن یعقوب نے سنائی، میں ان کے پاس گیا، وہ گھر میں بیمار تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا (تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔)

[٨٧٩] ٣٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[879] مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمان سے روایت کی، انھوں نے ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب سے سنا، کہتے تھے: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (جس طرح پچھلی روایت ہے۔)

[٨٨٠] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلٰى بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّه سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا

[880] ابن جریج نے بتایا کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمان نے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے بیٹوں کے آزاد کردہ غلام ابو سائب نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی" ...... آگے سفیان کی حدیث کے مانند ہے اور (مالک بن انس اور ابن جریج) دونوں کی روایت میں ہے: "اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے، اس کا آدھا حصہ میرے لیے ہے اور آدھا

لِعَبْدِي».

میرے بندے کے لیے۔"

[٨٨١] ٤١-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُوَيْسٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي، وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ، وَكَانَا جَلِيسَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ» يَقُولُهَا ثَلَاثًا، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[881] ابو اویس نے کہا: مجھے علاء نے خبر دی، کہا: میں نے اپنے والد سے اور ابو سائب سے سنا، وہ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے، ان دونوں نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی نماز ادا کی اور اس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی تو وہ (نماز) ادھوری ہے۔" آپ نے تین دفعہ یہ جملہ فرمایا...... آگے مذکورہ بالا اساتذہ (مالک، سفیان، ابن جریج) کی حدیث کی طرح ہے۔

[٨٨٢] ٤٢-(٣٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُّحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا أَعْلَنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ، وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ.

[882] حبیب بن شہید سے روایت ہے، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو (نماز) رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اونچی قراءت سے ادا کی ہم نے بھی تمھارے لیے وہ اونچی قرآءت سے ادا کی اور جس (نماز) میں آپ نے (قراءت کو) مخفی رکھا، ہم نے بھی اسے تمھارے لیے مخفی رکھا۔

[٨٨٣] ٤٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفٰى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنْ لَّمْ أَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: إِنْ زِدْتَّ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ، وَّإِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ.

[883] ابن جریج نے عطاء سے خبر دی، کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (نماز پڑھنے والا) پوری نماز میں (ہر رکعت میں) قراءت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو (قراءت) ہمیں (بلند آواز سے) سنائی، ہم نے بھی تمھیں سنائی اور جو آپ نے ہم سے (آواز آہستہ کر کے) مخفی رکھی ہم نے اسے تم سے مخفی رکھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: اگر میں ام القرآن سے زیادہ نہ پڑھوں؟ تو انھوں نے کہا: اگر اس سے زیادہ پڑھو تو بہتر ہے اور اگر اس (فاتحہ) پر رک جاؤ تو وہ تمھیں کفایت کرے گی۔

[٨٨٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[884] حبیب معلم سے روایت ہے، انھوں نے عطاء

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ، وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

سے روایت کی، کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہر نماز میں قراءت ہے۔تو جو (قراءت) نبی ﷺ نے ہمیں سنائی ہم نے تمھیں سنائی اور جو انھوں نے ہم سے پوشیدہ رکھی، ہم نے وہ تم سے پوشیدہ رکھی اور جس نے ام الکتاب پڑھ لی تو اس کے لیے وہ کافی ہے اور جس نے (اس سے) زائد پڑھا تو وہ بہتر ہے۔

[٨٨٥] ٤٥-(٣٩٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامَ، قَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ» ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا، عَلِّمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا».

[885] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے والد (کیسان بن سعد) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی (مسجد کے) اندر آیا اور نماز پڑھی، پھر آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی، جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكَ السَّلَامُ'' پھر فرمایا: ''واپس جاؤ، پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' یہاں تک کہ آپ نے تین دفعہ ایسے ہی کیا تو اس آدمی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا، آپ مجھے سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر تمھیں جتنا قرآن میسر ہو (آسانی سے پڑھا جا سکے) پڑھو، پھر رکوع کرو حتی کہ رکوع کرتے ہوئے (تمھیں پوری طرح) اطمینان ہو جائے، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتی کہ قیام کی حالت میں سیدھے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ کرتے ہوئے (تمھیں پوری طرح) اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔''

[٨٨٦] ٤٦-(. .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ. وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَزَادَا فِيهِ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ».

[886] ابو اسامہ اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ ایک جانب (تشریف فرما) تھے...... پھر دونوں نے اسی واقعے کی مانند حدیث بیان کی اور اس (حدیث کے ابتدائی حصے) میں ان دونوں نے یہ اضافہ کیا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی طرف رخ کرو، پھر تکبیر کہو۔“

(المعجم ١٢) - (بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ) (التحفة ١٢)

باب:12- مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت

[٨٨٧] ٤٧-(٣٩٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ - أَوِ الْعَصْرِ - فَقَالَ: «أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ. قَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

[887] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: ”تم میں سے کس نے میرے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی؟“ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے، اور خیر کے سوا اس سے میں اور کچھ نہیں چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے علم ہو گیا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس (یعنی قراءت) میں الجھا رہا ہے۔“

[٨٨٨] ٤٨-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ

[888] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے سنا، وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھنی شروع کر دی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”تم

يَقْرَأُ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «أَيُّكُمْ قَرَأَ» أَوْ «أَيُّكُمُ الْقَارِىءُ» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: «قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

میں سے کس نے پڑھا'' یا (فرمایا:) ''تم میں سے پڑھنے والا کون ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں الجھا رہا ہے۔''

[٨٨٩] ٤٩-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا».

[889] قتادہ کے ایک اور شاگرد ابن ابی عروبہ نے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: ''میں جان گیا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں الجھا رہا ہے۔''

فائدہ: امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ امام کچھ پڑھ رہا ہے اور مقتدی کچھ اور، اس کی اجازت نہیں۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ) (التحفة ١٣)

باب:13-ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں: بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھی جائے گی

[٨٩٠] ٥٠-(٣٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

[890] ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

[٨٩١] ٥١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ:

[891] (محمد بن جعفر کے بجائے) ابوداود نے شعبہ سے اسی سند سے روایت کی اور یہ اضافہ کیا کہ شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے کہا: کیا آپ نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی

أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ.

ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔

[٨٩٢] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ! وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.

[892] اَوزاعی نے عبدہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ کلمات بلند آواز سے پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ! وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ تیرا نام بڑا بابرکت ہے اور تیری عظمت وشان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِـ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾، لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ، وَلَا فِي آخِرِهَا.

(نیز اوزاعی ہی کی) قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (اپنی) روایت کی خبر دیتے ہوئے ان (اوزاعی) کی طرف لکھ بھیجا کہ انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے قتادہ کو حدیث سنائی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ (نماز کا) آغاز الحمد للّٰہ رب العالمین سے کرتے تھے، وہ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم (بلند آواز سے) نہیں کہتے تھے، نہ قراءت کے شروع میں اور نہ اس کے آخر میں ہی (دوسری سورت کے آغاز پر۔)

[٨٩٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ.

[893] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بتایا کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ یہی (سابقہ) حدیث بیان کرتے تھے۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ: اَلْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِّنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ، سِوٰى بَرَاءَةٍ) (التحفة ١٤)

باب: 14- ان لوگوں کی دلیل جن کے نزدیک بسم اللہ سورۂ براءت کے سوا ہر سورت کی ابتدا میں ایک آیت ہے

[٨٩٤] ٥٣-(٤٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

[894] علی بن حجر سعدی اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے

السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ»، فَقَرَأَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟» فَقُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ: رَبِّ! إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

(الفاظ انھی کے ہیں) علی بن مسہر سے روایت کی، انھوں نے مختار بن فلفل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے جب اسی اثنا میں آپ کچھ دیر کے لیے نیند جیسی کیفیت میں چلے گئے، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا تو ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنسے؟ آپ نے فرمایا: ''ابھی مجھ پر ایک سورت نازل کی گئی ہے۔'' پھر آپ نے پڑھا: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○﴾ ''بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں، یقیناً آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔'' پھر آپ نے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر بہت بھلائی ہے اور وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت پانی پینے کے لیے آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کو کھینچ لیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میری امت سے ہے۔ تو وہ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں نکالیں۔''

زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ: بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: «مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ».

(علی) ابن حُجر نے اپنی حدیث میں (یہ) اضافہ کیا: آپ مسجد میں ہمارے درمیان تھے اور (أَحْدَثُوا بَعْدَكَ کی جگہ) أَحْدَثَ بَعْدَكَ ''اس نے نئی بات نکالی'' کہا۔

[٨٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ

[895] ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نیند جیسی کیفیت میں چلے گئے، (آگے) جس طرح ابن مسہر کی حدیث ہے، البتہ

مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «نَهْرٌ وَّعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ حَوْضٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «آنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُومِ».

انھوں (ابن فضیل) نے یہ الفاظ کہے: ''ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اور اس پر ایک حوض ہے۔'' اور یہ نہیں کہا: ''اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ، وَوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ) (التحفة ١٥)

باب:15- تکبیر تحریمہ کے بعد سینے سے نیچے اور ناف سے اوپر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا اور سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر کندھوں کے برابر رکھنا

[٨٩٦] ٥٤-(٤٠١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَّمَوْلًى لَّهُمْ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ، وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ - وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

[896] ہمام نے کہا: ہمیں محمد بن جُحادہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عبدالجبار بن وائل نے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن وائل اور ان کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی کہ ان دونوں نے ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز میں جاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، تکبیر کہی (ہمام نے بیان کیا: کانوں کے برابر بلند کیے) پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر لے گئے)، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، پھر جب رکوع کرنا چاہا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے، پھر انھیں بلند کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ١٦)

باب:16- نماز میں تشہد

[٨٩٧] ٥٥-(٤٠٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[897] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابو وائل سے اور

وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . قَالَ إِسْحٰقُ : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ الْآخَرَانِ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ : اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ . فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، ذَاتَ يَوْمٍ : «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ ، فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ» .

انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کہتے تھے: اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو۔ (بخاری کی روایت میں جبریل پر میکائیل پر سلام ہو۔) تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ خود سلام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: بقا و بادشاہت، اختیار و عظمت اللہ ہی کے لیے ہے، اور ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں (بھی اسی کے لیے ہیں)، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ جب کوئی شخص یہ (دعائیہ) کلمات کہے گا تو یہ آسمان و زمین میں اللہ کے ہر نیک بندے تک پہنچیں گے۔ (پھر کہے:) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر جو مانگنا چاہے اس کا انتخاب کرلے۔“

[٨٩٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ : «ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ» .

[898] (جریر کے بجائے) شعبہ نے منصور سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور انھوں (شعبہ) نے ”پھر جو مانگنا چاہے اس کا انتخاب کرلے“ (کے کلمات) بیان نہیں کیے۔

[٨٩٩] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلَ حَدِيثِهِمَا ، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ : «ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ ، مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ - أَوْ مَا أَحَبَّ» .

[899] منصور کے ایک اور شاگرد زائدہ نے ان سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں (جریر اور شعبہ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، لیکن آخری کلمات میں مَاشَاءَ (جو چاہے) کی جگہ مَاأَحَبَّ (جو پسند کرے) کے الفاظ کہے۔

[٩٠٠] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ

[900] اعمش نے (ابو وائل) شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم نماز میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے...... (آگے)

النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ، وَقَالَ: «ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

منصور کی حدیث کی طرح (ہے) اور کہا: ''اس کے بعد دعا کا انتخاب کر لے۔''

[٩٠١] ٥٩-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَخْبَرَةَ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّشَهُّدَ، كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا.

[901] عبداللہ بن سخبرہ نے کہا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی، (بالکل اسی طرح) جیسے آپ مجھے قرآنی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ اور انھوں (ابن سخبرہ) نے تشہد اسی طرح بیان کیا جس طرح سابقہ راویوں نے بیان کیا۔

[٩٠٢] ٦٠-(٤٠٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: «اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ».

[902] امام مسلم نے قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح بن مہاجر کی سندوں سے لیث سے، انھوں نے ابو زبیر سے، انھوں نے سعید بن جبیر اور طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے تھے: ''بقا و بادشاہت، عظمت و اختیار اور کثرتِ خیر، ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

اور ابن رمح کی روایت میں (اَلسُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ کے بجائے) كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ (جس طرح آپ قرآن سکھاتے تھے) ہے۔

[٩٠٣] ٦١-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

[903] عبدالرحمان بن حمید نے کہا: مجھے ابو زبیر نے طاوس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

[٩٠٤] ٦٢-(٤٠٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَضٰى أَبُومُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَاحِطَّانُ! قُلْتَهَا؟ قَالَ: مَا قُلْتُهَا، وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا، وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ، فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ،

بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد یوں سکھاتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

[904] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے اور انھوں نے حِطّان بن عبداللہ رقاشی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نماز پڑھی، جب وہ قعدہ (نماز میں تشہد کے لیے بیٹھنے) کے قریب تھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: نماز کو نیکی اور زکاۃ کے ساتھ رکھا گیا ہے؟ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی تو مڑے اور کہا: تم میں سے یہ یہ بات کہنے والا کون تھا؟ تو سب لوگ مارے ہیبت کے چپ رہے، انھوں نے پھر کہا: تم میں سے یہ یہ بات کہنے والا کون تھا؟ تو لوگ ہیبت کے مارے پھر چپ رہے تو انھوں نے کہا: اے حِطّان! لگتا ہے تو نے یہ بات کہی؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا، البتہ مجھے ڈر تھا کہ آپ اس کے سبب میری سرزنش کریں گے۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے یہ بات کہی تھی اور میں نے اس سے بھلائی کے سوا اور کچھ نہ چاہا تھا۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمھیں اپنی نماز میں کیسے کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ نے ہمارے لیے ہمارا طریقہ واضح کیا اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص تمھاری امامت کرائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمھاری دعا قبول فرمائے گا۔ پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم تکبیر کہو اور رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔'' پھر

وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ»، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِّنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو (مقتدی کی طرف سے رکوع میں جانے کی) یہ (تاخیر) اس (تاخیر) کا بدل ہوگی (جو رکوع سے سر اٹھانے میں ہوگی) اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمھاری (بات) سنے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فرمایا ہے: اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو یہ (تاخیر) اس (تاخیر) کا بدل ہوگی، اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تمھارا پہلا بول (یہ) ہو: بقاو بادشاہت، اختیار و عظمت، سب پاک چیزیں اور ساری دعائیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

[٩٠٥] ٦٣-(.....) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ. وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنَ الزِّيَادَةِ: «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: «فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: سَمِعَ

[905] ابو اسامہ نے سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، نیز معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، اسی طرح جریر نے سلیمان تیمی سے خبر دی، ان سب (ابن ابی عروبہ، ہشام اور سلیمان) نے قتادہ سے اسی (سابقہ) حدیث کے مانند روایت کی، البتہ قتادہ سے سلیمان اور ان سے جریر کی بیان کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے: ”جب امام پڑھے تو تم غور سے سنو۔“ اور ابو عوانہ کے شاگرد کامل کی حدیث کے علاوہ ان میں سے کسی کی حدیث میں: ”اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فرمایا ہے: ”اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد کی“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَّحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ.

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ مُسْلِمٌ: تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ: فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: هُوَ صَحِيحٌ يَّعْنِي: «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». فَقَالَ: هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ، فَقَالَ: لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا؟ قَالَ: لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَّضَعْتُهُ هٰهُنَا! إِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

ابو اسحاق نے کہا: ابونضر کے بھانجے ابوبکر نے اس حدیث کے متعلق بات کی تو امام مسلم نے کہا: آپ کو سلیمان سے بڑا حافظ چاہیے؟ اس پر ابوبکر نے امام مسلم سے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث؟ پھر (ابوبکر نے) کہا: وہ صحیح ہے، یعنی (یہ اضافہ کہ) جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو۔ امام مسلم نے (جواباً) کہا: وہ میرے نزدیک بھی صحیح ہے۔ تو ابوبکر نے کہا: آپ نے اسے یہاں کیوں نہ رکھا (درج کیا)؟ (امام مسلم نے جواباً) کہا: ہر وہ چیز جو میرے نزدیک صحیح ہے، میں نے اسے یہاں نہیں رکھا۔ یہاں میں نے صرف ان (احادیث) کو رکھا ہے جن (کی صحت) پر انھوں (محدثین) نے اتفاق کیا ہے۔

[٩٠٦] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «فَإِنَّ اللهَ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ».

[906] قتادہ کے ایک اور شاگرد معمر نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کی اور (اپنی) حدیث میں کہا: ''چنانچہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے فیصلہ کر دیا: (کہ) اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی (قال کے بجائے قضٰی کا لفظ روایت کیا۔)''

(المعجم ١٧) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ) (التحفة ١٧)

تشہد (کے الفاظ کہنے) کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا

[٩٠٧] ٦٥-(٤٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

[907] نُعَیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری نے (محمد کے والد عبداللہ بن زید وہی ہیں جن کو نماز کے لیے اذان خواب میں دکھائی گئی تھی) انھیں ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا کہ انھوں نے کہا: ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ».

پاس تشریف لائے، چنانچہ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ انھوں نے کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ انھوں نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! رحمت فرما محمد اور محمد کی آل پر، جیسے تو نے رحمت فرمائی ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد اور محمد کی آل پر، جیسے تو نے سب جہانوں میں برکت نازل فرمائی ابراہیم کی آل پر بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔ اور سلام اسی طرح ہے جیسے تم (پہلے) جان چکے ہو۔''

[٩٠٨] ٦٦-(٤٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ».

[908] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ہم یہ تو جان چکے ہیں کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، (یہ بتائیں) ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! محمد اور محمد کی آل پر رحمت فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد، عظمتوں والا ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور محمد کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے عظمتوں والا ہے۔''

[٩٠٩] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ،

[909] وکیع نے شعبہ اور مسعر سے اسی سند کے ساتھ حکم سے اسی کی مانند روایت کی اور مسعر کی حدیث میں یہ جملہ نہیں ہے: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً.

[٩١٠] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ، وَعَنْ مِّسْعَرٍ، وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ» وَلَمْ يَقُلْ: «اَللّٰهُمَّ».

[910] اسماعیل بن زکریا نے اعمش، مسعر اور مالک بن مغول سے روایت کی اور ان سب نے حَکَم سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند روایت کی، البتہ اسماعیل نے کہا: وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور (اس سے پہلے) اَللّٰهُمَّ نہیں کہا۔

[٩١١] ٦٩-(٤٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَّهُمْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ».

[911] عمرو بن سُلیم نے کہا: مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! رحمت فرما محمد پر اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت فرمائی اور برکت نازل فرما محمد پر اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم کی آل پر، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے عظمتوں والا ہے۔''

[٩١٢] ٧٠-(٤٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا».

[912] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔''

(المعجم ١٨) - (بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ) (التحفة ١٨)

باب:18-سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور آمین کہنا

[٩١٣] ٧١-(٤٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[913] سُمَیّ نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی) کہے تو تم کہو: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! ہمارے رب! سب تعریف تیرے لیے ہے) کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[٩١٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُمَيٍّ.

[914] سہیل نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (مذکورہ بالا راوی) سُمَیّ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٩١٥] ٧٢-(٤١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[915] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «آمِينَ».

ابن شہاب نے کہا: رسول اللہ ﷺ ''آمین'' کہتے تھے۔

[٩١٦] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ.

[916] (مالک کے بجائے) یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا...... (آگے) مالک کی مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے، البتہ یونس نے ابن شہاب کا قول بیان نہیں کیا۔

[٩١٧] ٧٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ: آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[917] ابو یونس (سلیم بن جبیر) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

[٩١٨] ٧٥-(..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[918] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد اعرج کے حوالے سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے ایک شخص آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری کے موافق ہو جائے تو اس شخص کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

[٩١٩] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[919] ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ حدیث) کی طرح حدیث بیان کی۔

[٩٢٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْقَارِىءُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ: آمِينَ، فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[920] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قاری ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے اور جو اس کے پیچھے ہے وہ (بھی) آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کی کہی ہوئی (آمین) کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ) (التحفة ١٩)

باب:19- مقتدی کی طرف سے امام کی اقتدا

[٩٢١] ٧٧-(٤١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[921] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی،

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ».

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا، ہم آپ کے ہاں آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے، نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، چنانچہ ہم نے (آپ کے اشارے پر، حدیث: 926-928) آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب آپ نے نماز پوری کی تو فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا گیا کہ اس کی اقتدا کی جائے، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، جب وہ (سر) اُٹھائے تو تم (سر) اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ (اللہ نے اُسے سُن لیا جس نے اُس کی حمد بیان کی) کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے) کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[٩٢٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

[922] (سفیان کے بجائے) لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ کا ایک پہلو چھل گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی...... آگے سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٩٢٣] ٧٩-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا، وَزَادَ: «فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا».

[923] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... پھر ان دونوں حضرات (سفیان اور لیث) کی روایت کے مانند روایت کی، البتہ یونس نے یہ اضافہ کیا: ''اور جب وہ (امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔''

[٩٢٤] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[924] مالک بن انس نے زہری سے اور انھوں نے

حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: «إِذَا صَلّٰى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر پڑے، اس سے آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... آگے مذکورہ بالا تینوں راویوں کی طرح روایت کی اور اس میں (بھی یہ) ہے: "جب وہ (امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔"

[٩٢٥] ٨١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ.

[925] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گر پڑے جس سے آپ کا دایاں پہلو چھل گیا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی، اس میں یونس اور مالک والا اضافہ نہیں ہے۔

[٩٢٦] ٨٢-(٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنِ اجْلِسُوا، فَجَلَسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا».

[926] عبدہ بن سلیمان نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے، آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آپ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو انھوں نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: "امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ (رکوع وسجود سے سر) اٹھائے تو (پھر) تم (بھی سر) اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

[٩٢٧] ٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا:

[927] حماد بن زید اور عبداللہ بن نمیر نے ہشام بن عروہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[٩٢٨] ٨٤-(٤١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اِشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «إِنْ كِدْتُّمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا، اِئْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ: إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا».

[928] لیث نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑ گئے اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر لوگوں کو سنا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا (جس پر) ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”تم ابھی وہ کام کرنے لگے تھے جو فارسی اور رومی کرتے ہیں، وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، حالانکہ وہ (بادشاہ) بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایسا نہ کیا کرو، اپنے ائمہ کی اقتدا کرو، (امام) اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

[٩٢٩] ٨٥-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ، لِيُسْمِعَنَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[929] عبدالرحمان رؤاسی نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں...... پھر لیث کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

[٩٣٠] ٨٦-(٤١٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا

[930] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امام اقتدا ہی کے لیے بنایا گیا ہے، اس لیے اس کی مخالفت نہ کرو، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ

عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ».

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[٩٣١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[931] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- تکبیر وغیرہ میں امام سے سبقت لے جانے کی ممانعت

[٩٣٢] ٨٧-(٤١٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا، يَقُولُ: «لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ».

[932] اعمش نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے، فرماتے تھے: ''امام سے آگے نہ بڑھو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔''

[٩٣٣] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ» وَزَادَ: «وَلَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ».

[933] سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی روایت کی، سوائے اس حصے کے: ''جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو'' اور یہ حصہ بڑھایا: ''اور تم اس سے پہلے (سر) نہ اٹھاؤ۔''

[٩٣٤] ٨٨-(٤١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

[934] ابو علقمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّعْلٰى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ، سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً امام ایک ڈھال ہے (تم اس کے پیچھے پیچھے رہو)، چنانچہ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جب زمین والے کا کہا ہوا آسمان والوں کے کہنے کے موافق ہو جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

[٩٣٥] ٨٩-(٤١٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَّإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ».

[935] (ابوعلقمہ کے بجائے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب کے سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ - إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا - مَنْ يُّصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِّعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ، وَنَسْخِ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ) (التحفة ٢١)

باب: 21- جب امام کو مرض، سفر یا کسی اور وجہ سے عذر پیش آ جائے تو لوگوں میں سے کسی کو نماز پڑھانے کے لیے اپنا جانشیں (خلیفہ) مقرر کرنا اور جس نے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جو کسی عذر کی بنا پر کھڑا ہونے سے قاصر ہو، اس کے لیے لازم ہے کہ اگر وہ کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑا ہو (کر نماز پڑھے)، بیٹھے ہوئے

(امام) کے پیچھے جو (مقتدی) کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا منسوخ ہے

[٩٣٦] ٩٠-(٤١٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَّرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟». قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ». فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ

[936] موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! جب (بیماری کے سبب) نبی (کے حرکات و سکنات) بوجھل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! نہیں، وہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ نے اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ اٹھنے لگے تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے بڑے طشت میں پانی رکھو۔'' ہم نے رکھا تو آپ نے غسل فرمایا، پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے، پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لوگ مسجد میں اکٹھے بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ

بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، قَالَتْ: فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ - أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ - لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، وَقَالَ لَهُمَا: «أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهِ» فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ.

کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پیغام لانے والا ان کے پاس آیا اور بولا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ بہت نرم دل انسان تھے: عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دنوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ تخفیف محسوس فرمائی تو دو مردوں کا سہارا لے کر، جن میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، نماز ظہر کے لیے نکلے، (اس وقت) ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، اس پر نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹیں اور آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' ان دونوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الْآخَرَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والے راوی) عبیداللہ نے کہا: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی ﷺ کی بیماری کے بارے میں بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: لاؤ۔ تو میں نے ان کے سامنے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی، انھوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا، ہاں! اتنا کہا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمھیں اس آدمی کا نام بتایا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے

کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ: کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اقتدا کرنے میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا یہ آخری عمل ہے۔ اس میں آپ بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر صدیق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتدا کی۔ زیادہ تر ائمہ نے اس عمل کو سابقہ حکم کا ناسخ قرار دیا ہے۔

[٩٣٧] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا، فَأَذِنَّ لَهُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ وَ يَدٌ لَّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَّيَدٌ لَّهُ عَلٰى رَجُلٍ آخَرَ، وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ هُوَ عَلِيٌّ.

[937] معمر نے بیان کیا کہ زہری نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا آغاز میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا، آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انھوں نے اجازت دے دی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ اس طرح نکلے کہ آپ کا ایک ہاتھ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (کے کندھے) پر اور دوسرا ہاتھ ایک دوسرے آدمی پر تھا اور (نقاہت کی وجہ سے) آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر بناتے جا رہے تھے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو وہ آدمی، جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا، کون تھے؟ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

[٩٣٨] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ.

[938] عقیل بن خالد نے کہا: ابن شہاب (زہری) نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت طلب کی کہ ان کی تیمارداری میرے گھر میں ہو، انھوں نے اجازت دے دی، پھر آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) نکلے، آپ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر بناتے جا رہے تھے (اور آپ) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي

(حدیث کے راوی) عبیداللہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ.

کچھ کہا تھا، میں نے اس کا تذکرہ عبداللہ (بن عباس) ؓ سے کیا تو انھوں نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو وہ آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ انھوں نے کہا: میں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: وہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ تھے۔

فائدہ: بعض دوسری احادیث میں سہارا دینے والوں میں حضرت اسامہ بن زید کا نام بھی ہے۔ گویا آپ نے اگرچہ بیک وقت دو ہی کا سہارا لیا لیکن سہارا دے کر چلانے والے کل چار تھے۔ ایک طرف جو حضرت عائشہ کے سامنے تھی حضرت عباس اور کچھ وقت کے لیے فضل بن عباس تھے۔ دوسری طرف سے باری باری حضرت علی اور اسامہ نے سہارا دیا۔ یہ چاروں ہی اس خدمت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے۔

[٩٣٩] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا، وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُرٰى أَنَّهُ لَنْ يَّقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُّ أَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

[939] عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے (حضرت ابوبکر ؓ کو امام بنانے کے) اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے بار بار بات کی۔ میں نے اتنی بار آپ سے صرف اس لیے رجوع کیا کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھتی نہ تھی کہ لوگ آپ کے بعد کبھی اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کا قائم مقام ہو گا اور اس کے برعکس میرا خیال یہ تھا کہ آپ کی جگہ پر جو شخص بھی کھڑا ہو گا لوگ اسے بُرا (برے شگون کا حامل) سمجھیں گے، اس لیے میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ امامت (کی ذمہ داری) ابوبکر سے ہٹا دیں۔

[٩٤٠] ٩٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي، قَالَ:

[940] (عبیداللہ بن عبداللہ کے بجائے) حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ (بیماری کے دوران میں) میرے گھر تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر کو حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوبکر نرم دل انسان ہیں، جب وہ قرآن

«مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ رَّقِيقٌ، إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُوبَكْرٍ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ».

پڑھیں گے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکیں گے، لہٰذا اگر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بجائے کسی اور کو حکم دیں (تو بہتر ہوگا۔) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میرے دل میں اس چیز کو ناپسند کرنے کی اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ تھی کہ جو شخص سب سے پہلے آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اسے بُرا سمجھیں گے، اس لیے میں نے دو یا تین دفعہ اپنی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں، بلاشبہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والی عورتیں ہی ہو۔''

[٩٤١] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ أَسِيفٌ، وَّإِنَّهُ مَتٰى يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ أَسِيفٌ، وَّإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَّقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَتْ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» قَالَتْ: فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَّفْسِهِ خِفَّةً، قَالَتْ: فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي

[941] ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوبکر جلد غم زدہ ہو جانے والے انسان ہیں اور وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (قراءت بھی) نہیں سنا سکیں گے، لہٰذا اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں (تو بہتر ہوگا۔) آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو کہ ابوبکر جلد غمزدہ ہونے والے انسان ہیں، جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (قراءت) نہ سنا سکیں گے، چنانچہ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو بہتر ہو گا۔) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والی عورتوں ہی کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم پہنچا دیا تو انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز

الْأَرْضِ، قَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ مَّكَانَكَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا، وَّأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا، يَّقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے طبیعت میں قدرے تخفیف محسوس کی، آپ اٹھے، دو آدمی آپ کو سہارا دیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کھینچتے جا رہے تھے۔ وہ فرماتی ہیں: جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ سن لی، وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔

فائدہ: امام احمد نے اس حدیث کو بیٹھنے میں امام کی اقتدا والی حدیث کے ساتھ اس طرح تطبیق دی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بحیثیت امام کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے، لوگ اسی طرح ان کی اقتدا کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بعد ازاں تشریف لائے، آپ نماز کے لیے بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرما کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کو قائم رکھا۔ انھوں نے آپ کی اقتدا میں وہی نماز پڑھی جو پہلے سے شروع کی تھی اور اسی طرح پڑھی اور پڑھائی جس طرح شروع کی تھی۔ اگر نماز کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ہوتا تو سب بیٹھ کر ہی پڑھتے۔

[٩٤٢] ٩٦-(...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى أُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُّسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ. وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلٰى

[942] علی بن مسہر اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔ ان دونوں کی حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ کو لایا گیا یہاں تک کہ انھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔ عیسیٰ کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے اور لوگوں کو (آپ کی تکبیر) سنا رہے تھے۔

جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ.

[٩٤٣]٩٧-(..)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ.

[943] ایک اور سند کے ساتھ ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو وہ ان کو نماز پڑھاتے رہے۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْ: كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

عروہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت میں کچھ ہلکا پن محسوس کیا تو آپ باہر تشریف لائے، اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں بیٹھ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

[٩٤٤] ٩٨-(٤١٩) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ، وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ

[944] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے دوران، جس میں آپ نے وفات پائی، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتی کہ جب سوموار کا دن آیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں صف بستہ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے، ایسا لگتا تھا کہ آپ کا رخِ انور مصحف کا ایک ورق ہے، پھر آپ نے ہنستے ہوئے تبسم فرمایا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نماز ہی میں اس خوشی کے سبب جو رسول اللہ ﷺ کے باہر آنے سے ہوئی تھی مبہوت ہو

رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا. قَالَ: فَبُهِتْنَا، وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ، مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَارِجٌ لِّلصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَرْخَى السِّتْرَ، قَالَ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَّوْمِهِ ذٰلِكَ.

کر رہ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں لوٹے تا کہ صف میں مل جائیں، انھوں نے سمجھا کہ نبی ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرو، پھر آپ واپس حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا دیا۔ اسی دن رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

فائدہ: یہ آخری دن کا واقعہ ہے۔ اس روز بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنا چاہتے تھے۔ انھیں پتہ تھا کہ انھیں پیچھے ہٹنا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ روکیں گے تو رک جائیں گے۔

[٩٤٥] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَّظَرْتُهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ. بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

[945] سفیان بن عیینہ نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف میں نے جو آخری نظر ڈالی (وہ اس طرح تھی کہ) سوموار کے دن آپ نے (حجرے کا) پردہ اٹھایا...... جس طرح اوپر واقعہ (بیان ہوا) ہے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں:) صالح کی حدیث کامل اور سیر حاصل ہے۔

[٩٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ. بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

[946] معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب سوموار کا دن آیا...... اوپر والے دونوں راویوں کے مطابق۔

[٩٤٧] ١٠٠-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ

[947] عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ (بیماری کے ایام میں) تین دن ہماری طرف تشریف نہ لائے، (انھی دنوں میں سے) ایک دن نماز کھڑی کی گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو نبی ﷺ (کمرے کے) پردے کی طرف بڑھے اور اسے اُٹھا دیا، جب ہمارے

يَتَقَدَّمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا، قَالَ: فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْحِجَابَ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

سامنے نبی ﷺ کا رخ انور کھلا تو ہم نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا جو ہمارے لیے، نبی ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نظارے سے، جو ہمارے سامنے تھا، زیادہ حسین اور پسندیدہ ہو۔ وہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھیں اور آپ نے پردہ گرا دیا، پھر آپ وفات تک ایسا نہ کر سکے۔

[٩٤٨] ١٠١-(٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ».

[948] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور آپ کی بیماری نے شدت اختیار کی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ (معاملہ کرنے) والیوں کی طرح ہو۔''

قَالَ: فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

انھوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- جب امام کی آمد میں تاخیر ہو جائے اور کسی دوسرے کو آگے کرنے میں فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو کسی کو جماعت کے لیے آگے کر دینا (جائز ہے)

[٩٤٩] ١٠٢-(٤٢١) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[949] امام مالک نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کے ہاں، ان کے درمیان صلح

ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِّيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَصَلّٰى أَبُوبَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ لَّا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ» قَالَ أَبُوبَكْرٍ: اَكَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ؛ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ».

کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تاکہ میں تکبیر کہوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ انھوں (سہل بن سعد) نے کہا: اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ لوگ نماز میں تھے، آپ بیچ کر گزرتے ہوئے (پہلی) صف میں پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اس پر لوگوں نے ہاتھوں کو ہاتھوں پر مار کر آواز کرنی شروع کر دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں کسی اور طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے مسلسل ہاتھوں سے آواز کی تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس بات کا حکم دیا، پھر اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں صحیح طرح کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور آپ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں حکم دیا تو اپنی جگہ ٹکے رہنے سے تمھیں کس چیز نے روک دیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوقحافہ کے بیٹے کے لیے زیبا نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے (کھڑے ہو کر) جماعت کرائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا: ''کیا ہوا؟ میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تم بہت تالیاں بجا رہے تھے؟ جب نماز میں تمھیں کوئی ایسی بات پیش آ جائے (جس پر توجہ دلانا ضروری ہو) تو سبحان اللہ کہو، جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی، ہاتھ پر ہاتھ مارنا صرف عورتوں کے لیے ہے۔''

[٩٥٠] ١٠٣-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ، حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ.

[950] عبدالعزیز بن ابی حازم اور یعقوب بن عبدالرحمان القاری دونوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے امام مالک کی روایت کی طرح روایت بیان کی۔ ان دونوں کی حدیث میں یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور الٹے پاؤں واپس ہوئے حتیٰ کہ صف میں آ کھڑے ہوئے۔

[٩٥١] ١٠٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بَزِيعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: ذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ، حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَفِيهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى.

[951] عبیداللہ نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے...... آگے مذکورہ بالا راویوں کے مانند (حدیث بیان کی) اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف کے قریب کھڑے ہوگئے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے لوٹ آئے۔

[٩٥٢] ١٠٥-(٢٧٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبُوكَ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهْرِيقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ

[952] عباد بن زیاد کو عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے۔ مغیرہ نے کہا: صبح کی نماز سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں نے آپ کے ہمراہ پانی کا ایک برتن اٹھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف لوٹے تو میں برتن سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے، پھر اپنا چہرہ دھویا، اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے جبہ نکالنے لگے، جبے کی دونوں آستینیں تنگ ہوئیں تو آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر کر لیے حتی کہ آپ نے اپنے بازو جبے کے نیچے سے نکال لیے اور دونوں ہاتھ

ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ، حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ.

کہنیوں تک دھوئے، پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح (کر کے) وضو (مکمل) کیا، پھر آپ آگے بڑھے۔

قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ، فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: «أَحْسَنْتُمْ» أَوْ قَالَ: «قَدْ أَصَبْتُمْ» يُغَبِّطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. [راجع: ٦٢٦]

مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھا یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر چکے تھے، انھوں نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک ملی۔ آپ نے آخری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی، چنانچہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کی تکمیل کے لیے کھڑے ہو گئے، اس بات نے مسلمانوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا اور انھوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا، جب نبی ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' یا فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔'' آپ نے ان کی تحسین فرمائی کہ انھوں نے وقت پر نماز پڑھ لی تھی۔

[٩٥٣] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّالْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ».

[953] اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمزہ بن مغیرہ سے روایت کی جو عباد کی روایت کی طرح ہے۔ (اس میں یہ بھی ہے کہ) مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو پیچھے کرنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اُسے (آگے) رہنے دو۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٣)

باب:22- نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو مرد تسبیح کہے اور عورت ہاتھ (کی پشت) پر ہاتھ مارے

[٩٥٤] ١٠٦-(٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ».

[954] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہارون بن معروف اور حرملہ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے بتایا، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(امام کو متنبہ کرنے کا طریقہ) مردوں کے لیے تسبیح (سبحان اللہ کہنا) ہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔''

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَّقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ.

حرملہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ابن شہاب نے کہا: میں نے علم والے لوگوں کو دیکھا، وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ کرتے تھے۔

[٩٥٥] ١٠٧-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[955] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ روایت) کے مانند روایت بیان کی ہے۔

[٩٥٦] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: «فِي الصَّلَاةِ».

[956] ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند روایت بیان کی اور اس میں اضافہ کیا: ''نماز میں (متنبہ کرنے کے لیے۔)''

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ

باب:24- نماز کو اچھی طرح، مکمل طور پر اور

وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا) (التحفة ٢٤)

خشوع (عاجزی) سے پڑھنے کا حکم

[٩٥٧] ١٠٨-(٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ، إِنِّي وَاللهِ! لَأُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِي، كَمَا أُبْصِرُ مَنْ بَيْنَ يَدَيَّ».

[957] سعید کے والد ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) نماز پڑھائی، پھر سلام پھیرا اور فرمایا: ''اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے؟ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت یہ نہیں دیکھتا (غور کرتا) کہ وہ نماز کیسے پڑھتا ہے؟ وہ اپنے ہی لیے نماز پڑھتا ہے (کسی دوسرے کے لیے نہیں۔) اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے دیکھتا ہوں۔''

[٩٥٨] ١٠٩-(٤٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ فَوَاللهِ! مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي».

[958] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ ادھر (سامنے) ہی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمھارا رکوع مخفی ہے اور نہ تمھارا سجدہ، یقیناً میں تمھیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔''

[٩٥٩] ١١٠-(٤٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ».

[959] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو، اللہ کی قسم! میں تمھیں اپنے پیچھے (بھی) دیکھتا ہوں۔'' (بلکہ) غالباً آپ نے اس طرح فرمایا: ''جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔''

[٩٦٠] ١١١-(...) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ:

[960] قتادہ سے (شعبہ کے بجائے دستوائی والے) ہشام اور سعید نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِي، إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُّمْ»، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: «إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ».

سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجود کو مکمل کرو، اللہ کی قسم! جب بھی تم رکوع کرتے ہو اور جب بھی تم سجدہ کرتے ہو تو میں اپنی پیٹھ پیچھے تمھیں دیکھتا ہوں۔'' اور سعید کی روایت میں (إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُّمْ کے بجائے) إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ ''جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو'' کے الفاظ ہیں۔ یعنی سعید کی روایت میں اذا کے بعد دونوں جگہ ما کا لفظ نہیں ہے۔

(المعجم ٢٥) – (بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَّنَحْوِهِمَا) (التحفة ٢٥)

باب: 25- رکوع اور سجدے وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے کی حرمت

[٩٦١] ١١٢-(٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ-وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ- قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ رَأَيْتُمْ مَّا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالُوا: وَمَا رَأَيْتَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ».

[961] علی بن مُسہر نے مختار بن فُلفل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، اور نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: ''لوگو! میں تمھارا امام ہوں، تم مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، نہ رکوع میں، نہ سجود میں، نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں کیونکہ میں تمھیں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم ان (تمام چیزوں) کو دیکھو جو میں نے دیکھیں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔''

[٩٦٢] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ

[962] (علی بن مسہر کے بجائے) جریر اور ابن فُضیل دونوں نے اپنی اپنی سند سے مختار بن فُلفل سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کی، جریر کی حدیث میں

النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ».

''نہ سلام پھیرنے میں'' کے الفاظ نہیں۔

[٩٦٣] ١١٤-(٤٢٧) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟».

[963] حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے (رکوع و سجود سے) سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنا دے؟''

[٩٦٤] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُّونُسَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ».

[964] یونس نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت گدھے کی صورت میں بدل دے۔''

[٩٦٥] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الرَّبِيعِ ابْنِ مُسْلِمٍ، جَمِيعًا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ: «أَنْ يَّجْعَلَ اللهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ».

[965] ربیع بن مسلم، شعبہ اور حماد بن سلمہ سب نے مختلف سندوں سے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے یہی روایت نبی ﷺ سے بیان کی۔ (ان راویوں میں سے) ربیع بن مسلم کی حدیث میں (اس کی صورت بدل دے کے بجائے) ''اور اللہ اس کا چہرہ گدھے کا چہرہ بنا دے'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت

[٩٦٦] ١١٧-(٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ».

[966] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں وہ ہر صورت (اپنی اس حرکت سے) باز آ جائیں ورنہ (ہوسکتا ہے ان کی نظر) ان کی طرف نہ لوٹے (سلب کر لی جائے۔)''

[٩٦٧] ١١٨-(٤٢٩) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ، عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ، إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ».

[967] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف بلند کرنے سے لازماً باز آ جائیں یا (پھر ایسا ہوسکتا ہے کہ) ان کی نظریں اچک لی جائیں۔''

(المعجم ٢٧) - (بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ، وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ، وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ)

(التحفة ٢٧)

باب: 27- نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم اور سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کرنے اور ہاتھ اٹھانے کی ممانعت، نیز پہلی صفوں کو مکمل کرنے اور ان میں جڑنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم

[٩٦٨] ١١٩-(٤٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ» قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا

[968] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسیب بن رافع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ (ہاتھ اٹھا کر دائیں بائیں گھوڑے کی دم کی طرح کیوں

حِلَقًا، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ؟» قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ».

ہلاتے ہو۔ دیکھیے، حدیث:(971,970) نماز میں پُرسکون رہو۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ (ایک اور موقع پر) تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں ٹولیوں میں (بٹا ہوا) دیکھ رہا ہوں؟'' پھر (ایک اور موقع پر) تشریف لائے تو فرمایا: ''تم اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جس طرح بارگاہِ الٰہی میں فرشتے صف بستہ ہوتے ہیں؟'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

[٩٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[969] وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٩٧٠] ١٢٠-(٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَامَ تُؤْمُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى أَخِيهِ مَنْ عَلٰى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ».

[970] مسعر نے کہا: مجھ سے عبیداللہ ابن قبطیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی، اُنھوں نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے دونوں جانب اشارہ کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیوں کرتے ہو، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ تم میں سے (ہر) ایک کے لیے بس یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ اپنی ران پر رکھے، پھر اپنے بھائی کو سلام کرے جو دائیں جانب ہے اور (جو) بائیں جانب (ہے۔)''

[٩٧١] ١٢١-(. . .) وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِي الْقَزَّازَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا، قُلْنَا بِأَيْدِينَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم، فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلٰى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِیءْ بِيَدِهِ».

[971] فُرات قزّاز نے عبید اللہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہم لوگ جب سلام پھیرتے تو ہاتھوں کے اشارے سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ تم ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ تم میں سے کوئی جب سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف رخ کرے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا، وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا، وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِّنَ الْإِمَامِ) (التحفة ٢٨)

باب:28- صفوں کو برابر اور سیدھا کرنا اور اولیت کے حساب سے صفوں کی فضیلت، پہلی صف میں شرکت کے لیے ازدحام اور مسابقت، جن لوگوں کو (دوسروں پر) فضیلت حاصل ہے ان کو آگے کرنا اور امام کے قریب جگہ دینا

[٩٧٢] ١٢٢-(٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «إِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا؛ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

[972] عبداللہ بن ادریس، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے عُمارہ بن عمیر تیمی سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز میں (ہمیں برابر کھڑا کرنے کے لیے) ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگا کر فرماتے: ''برابر ہو جاؤ اور جدا جدا کھڑے نہ ہو کہ اس سے تمھارے دل باہم مختلف ہو جائیں، میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل والے دانش مند (کھڑے) ہوں، ان کے بعد وہ جو (دانش مندی میں) اُن کے قریب ہوں، پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں۔'' ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تم ایک دوسرے سے شدید ترین اختلاف رکھتے ہو۔

[۹۷۳] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[973] جریر، عیسیٰ بن یونس اور سفیان بن عیینہ نے (اعمش سے) باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[۹۷٤] ۱۲۳-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - ثَلَاثًا - وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ».

[974] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل والے اور دانش مند کھڑے ہوں، پھر وہ جو (اس میں) ان کے قریب ہوں (پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں، پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں) تین بار فرمایا: اور تم بازاروں کے گڈمڈ گروہ (بننے) سے بچو۔''

[۹۷٥] ۱۲٤-(٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ».

[975] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کیا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

[۹۷٦] ۱۲٥-(٤٣٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتِمُّوا الصُّفُوفَ؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي».

[976] عبدالعزیز نے، جو صہیب کے بیٹے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صفیں پوری کرو، میں اپنی پیٹھ پیچھے تمھیں دیکھتا ہوں۔''

[۹۷۷] ۱۲٦-(٤٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

[977] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ ہے جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، پھر انھوں نے ان میں سے متعدد احادیث بیان کیں اور کہا: ''نماز میں صف

رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ: «أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ».

سیدھی رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کے حسنِ (ادائیگی) کا حصہ ہے۔"

[٩٧٨] ١٢٧-(٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطْفَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[978] سالم بن ابی جعد غطفانی نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "تم ہر صورت اپنی صفوں کو برابر رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ لازماً تمھارے رُخ ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں کر دے گا۔"

[٩٧٩] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ، حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: «عِبَادَ اللهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[979] ابو خیثمہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو (اس قدر) سیدھا اور برابر کراتے تھے، گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں، حتی کہ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ ہم نے آپ سے (اس بات کو) اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس کے بعد ایک دن آپ گھر سے نکل کر تشریف لائے اور (نماز پڑھانے کی جگہ) کھڑے ہو گئے اور قریب تھا کہ آپ تکبیر کہیں (اور نماز شروع فرما دیں کہ) آپ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: "اللہ کے بندو! تم لازمی طور پر اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تمھارے رخ ایک دوسرے کے خلاف موڑ دے گا۔"

[٩٨٠] (...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[980] ابو احوص اور ابو عوانہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ (سماک سے) مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٩٨١] ١٢٩-(٤٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا».

[981] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان (کہنے) اور پہلی صف (کا حصہ بننے) میں کیا (خیر و برکت) ہے، پھر وہ اس کی خاطر قرعہ اندازی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی (بھی) کریں اور اگر وہ جان لیں کہ ظہر (کی نماز) جلدی ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ملتا ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے اور اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں کتنا ثواب ہے تو ان دونوں نمازوں میں (ہر صورت) پہنچیں چاہے گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔''

[٩٨٢] ١٣٠-(٤٣٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ، لَايَزَالُ قَوْمٌ يَّتَأَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ».

[982] ابو اشہب نے ابونضرہ عبدی سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو (صف بندی میں) پیچھے رہتے دیکھا تو ان سے کہا: ''آگے بڑھو اور (براہ راست) میری اقتدا کرو اور جو لوگ تمھارے بعد ہوں وہ تمھاری اقتدا کریں، کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے کر دے گا۔''

[٩٨٣] (..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[983] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصے میں دیکھا...... آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

[٩٨٤] ١٣١-(٤٣٩) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[984] ابراہیم بن دینار اور محمد بن حرب واسطی نے کہا: ہمیں ابوقطن عمرو بن ہیثم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے خلاس سے، انھوں نے ابورافع سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے،

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ - أَوْ يَعْلَمُونَ - مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، لَكَانَتْ قُرْعَةً».

انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم جان لو، یا لوگ جان لیں کہ اگلی صف میں کیا (فضیلت) ہے تو اس پر قرعہ اندازی ہو۔''

وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ: «الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً».

ابن حرب نے (فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً کے بجائے) فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً ''پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ کے سوا کچھ نہ ہو'' کہا۔

[٩٨٥] ١٣٢-(٤٤٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا».

[985] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین (صف) آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین (صف) پہلی ہے۔''

[٩٨٦] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[986] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی ہے۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ، مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ) (التحفة ٢٩)

باب:29- مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتوں کو حکم (دیا گیا) کہ وہ اس وقت تک سجدے سے اپنا سر نہ اٹھائیں جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں

[٩٨٧] ١٣٣-(٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ، مِثْلَ الصِّبْيَانِ، مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

[987] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے مردوں کو دیکھا کہ چادریں تنگ ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کی طرح اپنی چادریں گردنوں میں باندھے ہوئے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، اس پر کسی کہنے والے نے کہا: اے عورتوں کی جماعت! تم اس وقت تک اپنے سروں کو (سجدے سے) نہ اٹھانا جب تک مرد (سر نہ) اٹھا لیں۔ (خدانخواستہ کسی مرد کے ستر کا کوئی حصہ کھلا ہوا نہ

ہو۔ یہ بات آپ ﷺ کی موجودگی میں کہی گئی اور آپ نے کہنے والے کو نہ ٹوکا۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ، وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً) (التحفة ٣٠)

باب:30- اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو خواتین مساجد میں جاسکتی ہیں لیکن وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں

[٩٨٨] ١٣٤-(٤٤٢) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ؛ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا».

[988] سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے سنا، وہ اپنے والد سے روایت بیان کر رہے تھے اور وہ (اس کی سند میں) رسول اللہ ﷺ تک پہنچتے تھے (کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی سے اس کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔''

[٩٨٩] ١٣٥ (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا».

[989] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اپنی عورتوں کو جب وہ تم سے مسجدوں میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انھیں (وہاں جانے سے) نہ روکو۔''

قَالَ: فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا، مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ.

(سالم نے) کہا: تو (ابن عمر کے دوسرے بیٹے) بلال بن عبداللہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان کو ضرور روکیں گے۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رخ کیا اور اس کو سخت برا بھلا کہا، میں نے انھیں کبھی (کسی کو) اتنا برا بھلا کہتے نہیں سنا اور کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم کہتے ہو: اللہ کی قسم! ہم انھیں ضرور روکیں گے۔

[٩٩٠] ١٣٦-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[990] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔''

[٩٩١] ١٣٧-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ».

[991] حنظلہ نے کہا: میں نے سالم سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تمھاری عورتیں تم سے مساجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔''

[٩٩٢] ١٣٨-(..) حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ» فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا».

[992] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کو عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔'' تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے کہا: ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے کہ وہ جائیں اور اسے خرابی اور بگاڑ (کا ذریعہ) بنالیں۔

قَالَ: فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ: لَا نَدَعُهُنَّ.

(مجاہد نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سخت ڈانٹا اور کہا: میں کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تو کہتا ہے ہم انھیں نہیں چھوڑیں گے۔

[٩٩٣] (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[993] (دوسرے شاگرد) عیسیٰ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٩٩٤] ١٣٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِئْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ» فَقَالَ ابْنٌ لَهُ، يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ: إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا.

[994] (اعمش کے بجائے) عمرو (بن دینار جمحی) نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف نکلنے کی اجازت دو۔'' تو ان کے بیٹے نے، جس کو واقد کہا جاتا تھا، کہا: تب وہ اس کو خرابی و بگاڑ بنالیں گی۔

قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ

(مجاہد نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینے پر مارا اور

رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ: لَا!

کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنا رہا ہوں اور تو کہتا ہے: نہیں!

[٩٩٥] ١٤٠-(..) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ» فَقَالَ بِلَالٌ: وَّاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ: لَنَمْنَعُهُنَّ!

[995] (خود) بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو، جب وہ تم سے اجازت طلب کریں تو مسجدوں میں جو ان کے حصے ہیں ان (کے حصول) سے (انھیں) نہ روکو۔'' بلال نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: میں کہہ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تو کہتا ہے: ہم انھیں ضرور روکیں گے!

[٩٩٦] ١٤١-(٤٤٣) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ، فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ».

[996] مخرمہ نے اپنے والد (بکیر) سے، انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے (یہ) حدیث بیان کیا کرتی تھیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم عورتوں میں سے کوئی عشاء کی نماز میں شامل ہو تو وہ اس رات خوشبو نہ لگائے۔''

[٩٩٧] ١٤٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا».

[997] (مخرمہ کے بجائے) محمد بن عجلان نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے، انھوں نے بُسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔''

[٩٩٨] ١٤٣-(٤٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ

[998] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کو (بخور) خوشبودار دھواں لگ جائے، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔''

بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ».

[٩٩٩] ١٤٤-(٤٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ، كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

[999] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اور انھوں نے عَمرہ بنت عبدالرحمان سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ عورتوں نے (بناؤ سنگھار کے) جو نئے انداز نکال لیے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے تو انھیں مسجد میں آنے سے روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ میں نے عَمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[١٠٠٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1000] (سلیمان بن بلال کے بجائے) عبدالوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، ابو خالد احمر اور عیسیٰ بن یونس سبھی نے یحییٰ بن سعید سے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث روایت کی ہے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً) (التحفة ٣١)

باب:31- جہری نمازوں میں جب بلند قراءت کی وجہ سے کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو جہر اور آہستہ کے مابین درمیانی آواز میں قراءت کرنا

[١٠٠١] ١٤٥-(٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

[1001] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس ؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ''اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ اسے پست کریں'' کے بارے میں روایت کی، انھوں نے کہا: یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں پوشیدہ

[الإسراء: ١١٠] قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ. فَقَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ. ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ: أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ، وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ يَقُولُ: بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ.

(عبادت کرتے) تھے۔ جب آپ اپنے ساتھیوں کو جماعت کراتے تو قراءت بلند آواز سے کرتے تھے، مشرک جب یہ قراءت سنتے تو قرآن کو، اس کے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ہدایت کی: ''اپنی نماز میں (آواز کو اس قدر) بلند نہ کریں'' کہ آپ کی قراءت مشرکوں کو سنائی دے ''اور نہ اس (کی آواز) کو پست کریں'' اپنے ساتھیوں سے، انھیں قرآن سنائیں اور آواز اتنی زیادہ اونچی نہ کریں ''اور ان (دونوں) کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔'' (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: بلند اور آہستہ کے درمیان (میں رہیں۔)

[١٠٠٢] ١٤٦-(٤٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَ هٰذَا فِي الدُّعَاءِ.

[1002] یحییٰ بن زکریا نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان: ''نہ اپنی نماز میں (قراءت) بلند کریں اور نہ آہستہ'' کے بارے میں روایت کی کہ انھوں (عائشہ ؓ) نے کہا کہ یہ آیت دعا کے بارے میں اتری ہے۔

[١٠٠٣] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1003] حماد بن زید، ابواسامہ، وکیع اور ابومعاویہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ ہشام سے اسی سابقہ سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ: قرآن کی پوری آیت یہ ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝﴾ ''کہیے اللہ کو پکارو یا رحمان کو، جو کہہ کر پکارو، سب خوبصورت نام اسی کے ہیں اور آپ اپنی نماز میں نہ آواز کو بہت بلند کریں نہ چپکے سے پڑھیں، دونوں کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔'' (الإسراء 110:17) آیت کا آغاز دعا کے لفظ سے ہوا، نماز میں دعا بھی ہوتی ہے اور قراءت بھی، اللہ کا حکم نماز کے بارے میں ہے جس میں دونوں شامل ہیں۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ) (التحفة ٣٢)

باب: 32- قراءت کو توجہ سے سننا

[١٠٠٤] ١٤٧-(٤٤٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُّوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ، كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، فَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ أَخْذَهُ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾: إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَّجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ، وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَأُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ ﴿إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [القيامة:١٦-١٩] أَنْ نُّبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ.

[1004] جریر بن عبدالحمید نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ ''آپ اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلدی حاصل کر لیں'' کے بارے میں روایت بیان کی۔ کہا: جب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ (اس کو پڑھنے کے لیے ساتھ ساتھ) اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے، ایسا کرنا آپ پر گراں گزرتا تھا اور یہ آپ (کے چہرے) سے معلوم ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ''آپ اس (وحی کے پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں۔ بے شک اس کو (آپ کے دل میں) سمیٹ رکھنا اور (آپ کی زبان سے) اس کی قراءت ہمارا ذمہ ہے۔'' یعنی ہمارا ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کے سینۂ مبارک میں جمع کریں اور اس کی قراءت (بھی ہمارے ذمے ہے) تاکہ آپ قراءت کریں۔ ''پھر جب ہم اسے پڑھیں (فرشتہ ہماری طرف سے تلاوت کرے) تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں۔'' فرمایا: یعنی ہم اس کو نازل کریں تو آپ اس کو غور سے سنیں۔ ''اس کا واضح کر دینا بھی یقیناً ہمارے ذمے ہے'' کہ آپ کی زبان سے (لوگوں کے سامنے) بیان کر دیں، پھر جب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس (وحی لے کر) آتے تو آپ سر جھکا کر غور سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو اللہ کے وعدے کے مطابق آپ اس کی قراءت فرماتے۔

[١٠٠٥] ١٤٨-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ،

[1005] (جریر بن عبدالحمید کے بجائے) ابوعوانہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾. قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ. ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾. قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ. ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ، قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ.

انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''آپ اس (وحی کو پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں'' کے بارے میں روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ وحی کے نزول کی وجہ سے بہت مشقت برداشت کرتے، آپ (ساتھ ساتھ) اپنے ہونٹ ہلاتے تھے (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی طرح ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں، تو انھوں نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور سعید بن جبیر نے (اپنے شاگرد سے) کہا: میں اپنے ہونٹوں کو اسی طرح ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما انھیں ہلاتے تھے، پھر اپنے ہونٹ ہلائے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''آپ اس (وحی کو پڑھنے) کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلائیں کہ آپ اسے جلد سیکھ لیں۔ بے شک ہمارا ذمہ ہے اس کو (آپ کے دل میں) سمیٹ کر رکھنا اور (آپ کی زبان سے) اس کی قراءت۔'' کہا: آپ کے سینے میں اسے جمع کرنا، پھر یہ کہ آپ اسے پڑھیں۔ ''پھر جب ہم پڑھیں (فرشتہ ہماری طرف سے تلاوت کرے) تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یعنی اس کو غور سے سنیں اور خاموش رہیں، پھر ہمارے ذمے ہے کہ آپ اس کی قراءت کریں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو اسے آپ اسی طرح پڑھتے جس طرح انھوں نے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ) (التحفة ٣٣)

باب:33- صبح کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا اور جنوں کو قرآن سنانا

[١٠٠٦] ١٤٩-(٤٤٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

[1006] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمْ. اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ. وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ؟ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ - وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ - فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، وَقَالُوا: هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَرَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا! إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا. يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ. وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ﴾ [الجن: ١].

روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنوں کو قرآن سنایا نہ ان کو دیکھا۔ (اصل واقعہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ عُکاظ کے بازار کی طرف جانے کے ارادے سے چلے (ان دنوں) آسمانی خبر اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی تھی (شیطان آسمانی خبریں نہ سن سکتے تھے) اور ان پر انگارے پھینکے جانے لگے تھے تو شیاطین (خبریں حاصل کیے بغیر) اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ اس پر انھوں نے پوچھا: تمھارے ساتھ کیا ہوا؟ انھوں (واپس آنے والوں) نے کہا: ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور ہم پر انگارے پھینکے گئے۔ انھوں نے کہا: اس کے سوا یہ کسی اور سبب سے نہیں ہوا کہ کوئی نئی بات ظہور پذیر ہوئی ہے، اس لیے تم زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے اور آسمانی خبر کے درمیان حائل ہونے والی چیز (کی حقیقت) کیا ہے؟ وہ نکل کر زمین کے مشرق اور مغرب میں پہنچے۔ وہ نفری جس نے تہامہ کا رخ کیا تھا، گزری، تو آپ عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجوروں (والے مقام نخلہ) میں تھے، اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، جب جنوں نے قرآن سنا تو اس پر کان لگا دیے اور کہنے لگے: یہ ہے جو ہمارے اور آسمانوں کی خبر کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہماری قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''کہہ دیجیے: میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا۔''

[١٠٠٧] ١٥٠-(٤٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: فَقَالَ عَلْقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اُسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَاءَ، قَالَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. فَقَالَ: «أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَسَأَلُوهُ الزَّادَ، فَقَالَ: «لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِّدَوَابِّكُمْ».

[1007] عبدالاعلیٰ نے داود سے اور انھوں نے عامر (بن شراحیل) سے روایت کی، کہا: میں نے علقمہ سے پوچھا: کیا جنوں (سے ملاقات) کی رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ کہا: علقمہ نے جواب دیا: میں نے خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں میں سے کوئی لیلۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو گم پایا، ہم نے آپ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا، (آپ نہ ملے) تو ہم نے کہا کہ آپ کو اڑا لیا گیا ہے یا آپ کو بے خبری میں قتل کر دیا گیا ہے، کہا: ہم نے بدترین رات گزاری جو کسی قوم نے (کبھی) گزاری ہوگی۔ جب ہم نے صبح کی تو اچانک دیکھا کہ آپ حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کی تلاش شروع کر دی لیکن آپ نہ ملے، اس لیے ہم نے وہ بدترین رات گزاری جو کوئی قوم (کبھی) گزار سکتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جنوں کی طرف سے دعوت دینے والا آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور میں نے ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ (ﷺ) ہمیں لے کر گئے اور ہمیں ان کے نقوشِ قدم اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ جنوں نے آپ سے زاد (خوراک) کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس (کے جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمھارے ہاتھ لگ جائے، (اس پر لگا ہوا) گوشت جتنا زیادہ سے زیادہ ہو اور (ہر نرم قدموں والے اونٹ اور کٹے سموں والے) جانور کی لید تمھارے جانوروں کا چارہ ہے۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا

پھر رسول اللہ ﷺ نے (انسانوں سے) فرمایا: ''تم ان

فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ».

دونوں چیزوں سے استنجانہ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں (دین میں) تمھارے بھائیوں (جنوں اوران کے جانوروں) کا کھانا ہیں۔"

[١٠٠٨] (..) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ.

قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَسَأَلُوهُ الزَّادَ، وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ... إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ، مُفَصَّلًا مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

[1008] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے اسی سند کے ساتھ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ (ان کی آگ کے نشانات) تک بیان کیا۔

شعبی نے کہا: جنوں نے آپ سے خوراک کا سوال کیا اور وہ جزیرہ کے جنوں میں سے تھے...... حدیث کے آخری حصے تک جو شعبی کا قول ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے الگ ہے۔

[١٠٠٩] ١٥١-(..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ: وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1009] عبداللہ بن ادریس نے داود سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ تک روایت کیا اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[١٠١٠] ١٥٢-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَّيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

[1010] (شعبی کے بجائے) ابراہیم (نخعی) نے علقمہ سے اور انھوں نے عبداللہ سے روایت کی، کہا: میں لیلۃ الجن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھا اور میری خواہش تھی کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

[١٠١١] ١٥٣-(..) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ مَّعْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَّنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

[1011] معن (بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہذلی) سے روایت ہے، کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: میں نے مسروق سے پوچھا: جس رات جنوں نے کان لگا کر (قرآن) سنا، اس کی اطلاع نبی ﷺ کو کس نے دی؟ انھوں نے کہا: مجھے تمھارے والد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ آپ کو ان جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔ (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔)

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ) (التحفة ٣٤)

باب:34- ظہر اور عصر میں قراءت

[١٠١٢] ١٥٤-(٤٥١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ. وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ، وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ.

[1012] حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ اور ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک سورت) پڑھتے اور کبھی کبھار ہمیں کوئی آیت سنا دیتے۔ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت مختصر کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔

[١٠١٣] ١٥٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَّأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَّيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَّيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[1013] (حجاج کے بجائے) ہمام اور اَبان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں (سے ہر رکعت میں) سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھتے اور کبھی کبھار ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیتے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

[١٠١٤] ١٥٦-(٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

[1014] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہشیم سے، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ولید بن مسلم سے، انھوں نے ابوصدیق (ناجی) سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگاتے تھے تو ہم نے ظہر کی

فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ - السَّجْدَةِ - وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ مِنَ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ ﴿الٓمٓ○ تَنْزِيْلُ﴾ (السجدہ) کی قراءت کے بقدر لگایا اور اس کی آخری دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ اس سے نصف کے بقدر لگایا اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر تھا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے آدھا تھا۔

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُوبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾. وَقَالَ: قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً.

امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ﴿الٓمٓ○ تَنْزِيْلُ﴾ (کا نام) ذکر نہیں کیا، انھوں نے کہا: تیس آیات کے بقدر۔

[١٠١٥] ١٥٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، أَوْ قَالَ: نِصْفَ ذٰلِكَ، وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ.

[1015] ابوعوانہ نے منصور سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر قراءت فرماتے تھے اور آخری دو میں پندرہ آیتوں کے بقدر یا یہ کہا: اس (پہلی دو) سے نصف۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور آخری دو میں اس سے نصف۔

[١٠١٦] ١٥٨-(٤٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: إِنِّي

[1016] ہشیم نے عبدالملک بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ کوفہ والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور (اس میں) ان کی نماز کا بھی ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا، وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے، کوفہ والوں نے ان کی نماز پر جو اعتراض کیا تھا، اس کا تذکرہ

لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحٰقَ.

کیا، تو انھوں نے کہا: یقیناً میں انھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھاتا ہوں، اس میں کمی نہیں کرتا۔ میں انھیں پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھاتا ہوں اور آخری دو میں تخفیف کرتا ہوں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! آپ کے بارے میں گمان (بھی) یہی ہے۔

[١٠١٧] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1017] (ہشیم کے بجائے) جریر نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[١٠١٨] ١٥٩-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ، أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ.

[1018] شعبہ نے ابوعون سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگوں نے آپ کی ہر چیز حتیٰ کہ نماز کی بھی شکایت کی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (یہ کہتا ہوں کہ میں) پہلی دو رکعتوں میں (قیام کو) طول دیتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں، میں نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی تھی، اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے بارے میں یہی گمان ہے یا آپ کے بارے میں میرا گمان یہی ہے۔

[١٠١٩] ١٦٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: فَقَالَ: تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ!.

[1019] مسعر نے عبدالملک (بن عمیر) اور ابوعون سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے ان کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بدوی مجھے نماز سکھائیں گے؟ (میں نے تو خود رسول اللہ ﷺ سے نماز سیکھی ہے۔)

[١٠٢٠] ١٦١-(٤٥٤) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

[1020] عطیہ بن قیس نے قزعہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی اور کوئی جانے والا بقیع جاتا، اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر وضو کرتا، پھر (مسجد میں) آتا اور

قَالَ: لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، مِمَّا يُطَوِّلُهَا.

رسول اللہ ﷺ اسے لمبا کرنے کی وجہ سے ابھی پہلی رکعت میں ہوتے۔

[١٠٢١] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ، قُلْتُ: أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا لَكَ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

[1021] ربیعہ نے کہا: قزعہ نے مجھے حدیث سنائی، کہا: میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس (استفادے کے لیے) کثرت سے لوگ موجود تھے۔ جب یہ لوگ ان سے (رخصت ہوکر) منتشر ہو گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جن کے بارے میں لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ میں نے کہا: میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا: اس سوال میں تیرے لیے بھلائی نہیں ہے (کیونکہ تم نماز پڑھانے والے حکمرانوں کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔) انھوں نے ان کے سامنے دوبارہ اپنا مسئلہ پیش کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ظہر کی نماز کھڑی کی جاتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کی طرف جاتا، اپنی ضرورت پوری کرتا، پھر اپنے گھر آ کر وضو کرتا، اس کے بعد واپس مسجد میں آتا تو رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی رکعت میں ہوتے تھے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ)

(التحفة ٣٥)

باب:35- صبح کی نماز میں قراءت

[١٠٢٢] ١٦٣-(٤٥٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ:

[1022] حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کی، نیز عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے محمد بن عباد بن جعفر سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ابوسلمہ بن سفیان، عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عبداللہ بن مسیب عابدی نے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهٰرُونَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى -مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ- أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ، فَرَكَعَ. وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ. وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَحَذَفَ، فَرَكَعَ.

سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو سورۂ مومنون کی قراءت شروع کی حتی کہ موسیٰ اور ہارون ﷺ کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا (محمد بن عباد کو شک ہے یا راویوں نے اس کے سامنے (بیان کرتے ہوئے) اختلاف کیا ہے) (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کو کھانسی آنے لگی تو آپ رکوع میں چلے گئے۔ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بھی اس نماز میں موجود تھے۔ عبدالرزاق کی روایت میں ہے: آپ نے قراءت قطع کر دی اور رکوع میں چلے گئے۔

وَفِي حَدِيثِهِ: وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَلَمْ يَقُلْ: اِبْنِ الْعَاصِ.

اور ان کی حدیث میں (راوی کا نام) عبداللہ بن عمرو ہے، آگے ابن عاص نہیں کہا۔

[١٠٢٣] ١٦٤-(٤٥٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَٱلَّيۡلِ إِذَا عَسۡعَسَ﴾ [التكوير: ١٧] [أنظر: ١٠٦٦].

[1023] حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ (قسم ہے رات کی! جب وہ جانے لگتی ہے) پڑھتے ہوئے سنا۔

[١٠٢٤] ١٦٥-(٤٥٧) حَدَّثَنِي أَبُوكَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ﴿قٓۚ وَٱلۡقُرۡءَانِ ٱلۡمَجِيدِ﴾ [ق:١] حَتّٰى قَرَأَ: ﴿وَٱلنَّخۡلَ بَاسِقَٰتٖ﴾ [ق:١٠] قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا، وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ.

[1024] ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نماز پڑھی اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، آپ نے ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ پڑھی حتی کہ آپ نے ﴿وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ﴾ (اور کھجور کے بلند و بالا درخت) پڑھا تو میں اس آیت کو بار بار (ذہن میں) دہرانے لگا اور آپ نے جو کہا مجھے اس (کے مفہوم) کا پتہ نہ چلا۔

[١٠٢٥] ١٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾.

[1025] (ابوعوانہ کے بجائے) شریک اور سفیان بن عیینہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت قُطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے فجر کی نماز میں نبیِ اکرم ﷺ کو ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ (اور کھجور کے بلند و بالا درخت (پیدا کیے) جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں) کی قرآءت کرتے ہوئے سنا۔

[١٠٢٦] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾. وَرُبَّمَا قَالَ: ﴿قٓ﴾.

[1026] (ابوعوانہ، شریک اور ابن عیینہ کے بجائے) شعبہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے اپنے چچا (حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے پہلی رکعت میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ پڑھا اور بعض اوقات (یہی بات سناتے ہوئے یہ) کہا: سورۂ ق پڑھی۔

[١٠٢٧] ١٦٨-(٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾. وَكَانَتْ صَلَاتُهُ، بَعْدُ، تَخْفِيفًا.

[1027] زائدہ نے کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبیِ اکرم ﷺ فجر کی نماز میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ پڑھا کرتے تھے، اس کے باوجود آپ کی نماز ہلکی تھی۔

[١٠٢٨] ١٦٩-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ، وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هٰؤُلَاءِ.

[1028] (زائدہ کے بجائے) زہیر نے سماک سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے نبیِ اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: آپ ہلکی نماز پڑھاتے تھے اور ان لوگوں کی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔

قَالَ وَأَنْبَأَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ﴾ وَنَحْوِهَا.

اور (سماک نے) کہا: مجھے انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ﴾ اور (طوالت

[١٠٢٩] ١٧٠-(٤٥٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ [الليل: ١]. وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

[١٠٣٠] ١٧١-(٤٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ [الأعلى: ١]، وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

[١٠٣١] ١٧٢-(٤٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

[١٠٣٢] (. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً.

[١٠٣٣] ١٧٣-(٤٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ

میں) اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

[1029] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝﴾ (اور رات کی قسم جب چھا جائے) پڑھتے، عصر میں بھی ایسی ہی کوئی سورت پڑھتے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی (سورت پڑھتے۔)

[1030] ابوداود طیالسی نے شعبہ سے، انھوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝﴾ (اور اپنے پروردگار کے اونچے نام کی تسبیح کر) پڑھتے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔

[1031] (سلیمان) تیمی نے ابومنہال سے اور انھوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے تھے۔

[1032] (تیمی کے بجائے) خالد حذاء نے ابومنہال سے، انھوں نے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

[1033] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگیں: بیٹا! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد

﴿وَالْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا﴾ [المرسلات: ١] فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

کرا دیا کہ بے شک یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے سنی۔

[١٠٣٤] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ: ثُمَّ مَا صَلّٰى بَعْدُ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

[1034] (امام مالک کے بجائے) سفیان (بن عیینہ)، یونس، معمر اور صالح نے زہری سے اسی سابقہ سند کے ساتھ روایت کی اور صالح کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: پھر آپ نے اس کے بعد نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

[١٠٣٥] ١٧٤-(٤٦٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ، فِي الْمَغْرِبِ.

[1035] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اور انھوں نے اپنے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے مغرب کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کو سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

[١٠٣٦] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1036] سفیان، یونس اور معمر نے اپنی اپنی سند سے زہری سے اسی سابقہ سند کے ساتھ اس جیسی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ)

(التحفة ٣٦)

باب:36- عشاء کی نماز میں قراءت

[١٠٣٧] ١٧٥-(٤٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ. قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ [التين: ١].

[1037] شعبہ نے عدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ سفر میں تھے، آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو اس کی ایک رکعت میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

[١٠٣٨] ١٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

[1038] (شعبہ کے بجائے) یحییٰ بن سعید نے عدی بن ثابت سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی قراءت کی۔

[١٠٣٩] ١٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ.

[1039] (شعبہ اور یحییٰ کے بجائے) مسعر نے عدی بن ثابت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی قراءت کرتے ہوئے سنا، میں نے کسی کو نہیں سنا جس کی آواز آپ سے زیادہ اچھی ہو۔

[١٠٤٠] ١٧٨-(٤٦٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ

[1040] سفیان نے عمرو سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آ کر اپنے قبیلے کی (مسجد میں) امامت کراتے، ایک رات انھوں نے عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس آئے، ان کی امامت کی اور (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ بقرہ

وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ؟ يَا فُلَانُ! قَالَ: لَا وَاللهِ! وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ بِكَذَا، وَاقْرَأْ بِكَذَا».

پڑھنی شروع کر دی۔ ایک شخص الگ ہو گیا، (نماز سے) سلام پھیرا، پھر اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس معاملے سے آگاہ کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم ان اونٹوں والے ہیں جو پانی ڈھوتے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی، پھر آ کر سورۂ بقرہ کے ساتھ نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: ''اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ فلاں سورت پڑھا کرو اور فلاں سورت پڑھا کرو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ قَالَ: «اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾، ﴿وَالضُّحٰى﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾، وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾» فَقَالَ عَمْرٌو: نَحْوَ هٰذَا.

سفیان نے کہا: میں نے عمرو سے کہا: ابوزبیر نے ہمیں جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ ﴿وَالضُّحٰى﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھا کرو۔'' اور عمرو نے کہا: اس جیسی (سورتیں پڑھا کرو۔)

[١٠٤١] ١٧٩-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا، فَصَلّٰى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

[1041] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں طویل قراءت کی۔ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور الگ نماز پڑھ لی۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو انھوں نے کہا: وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی تک یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ معاذ نے کیا کہا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ ڈالنے والے بننا

«أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا؟ يَا مُعَاذُ! إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾، وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾، ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾».

چاہتے ہو؟ جب لوگوں کی امامت کراؤ تو ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾، ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾، ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ اور ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ پڑھا کرو۔"

[١٠٤٢] ١٨٠-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

[1042] منصور نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم میں آ کر یہی نماز ان کو پڑھاتے تھے۔

[١٠٤٣] ١٨١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

[1043] (منصور کے بجائے) ایوب نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کی مسجد میں آ کر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ) (التحفة ٣٧)

باب:37- اماموں کو ہلکی (لیکن) مکمل صورت میں نماز پڑھانے کا حکم

[١٠٤٤] ١٨٢-(٤٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ:

[1044] ہشیم نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بے شک میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پند ونصیحت کرتے وقت، آپ کبھی اس دن

«يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ».

سے زیادہ غضب ناک ہوئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے بعض (دوسروں کو نماز سے) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کی امامت کرائے وہ اختصار سے کام لے کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔''

[١٠٤٥](..)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[1045] ہشیم، وکیع، عبداللہ بن نمیر اور سفیان نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے اسی سند کے ساتھ ہشیم کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[١٠٤٦] ١٨٣-(٤٦٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَالْمَرِيضَ، فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ».

[1046] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فرد لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان (نمازیوں) میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔''

[١٠٤٧] ١٨٤-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ».

[1047] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں یہ احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بنے تو وہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو اپنی نماز جتنی چاہے طویل کر لے۔''

[١٠٤٨] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1048] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

[١٠٤٩] (..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ - بَدَلَ السَّقِيمَ -: الْكَبِيرَ.

[1049] (ابوسلمہ کے بجائے) ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی کے مانند، البتہ اس میں سَقِیم (بیمار) کی جگہ کَبِیر (بوڑھا) کہا ہے۔

[١٠٥٠] ١٨٦-(٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «أُمَّ قَوْمَكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: «أُدْنُهْ» فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «تَحَوَّلْ» فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «أُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ، وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ، فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ».

[1050] موسیٰ بن طلحہ نے کہا: مجھے حضرت عثمان بن ابوعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے قریب ہو جاؤ۔'' آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر اپنی ہتھیلی میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، اس کے بعد فرمایا: ''رخ پھیرو۔'' اس کے بعد آپ نے ہتھیلی میری پشت پر میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی، پھر فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ اور جو لوگوں کا امام بنے، وہ تخفیف کرے کیونکہ ان میں بوڑھے ہوتے ہیں، ان میں بیمار ہوتے ہیں، ان میں کمزور ہوتے ہیں اور ان میں ضرورت مند ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔''

[١٠٥١] ١٨٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1051] سعید بن مسیّب نے کہا: حضرت عثمان بن ابی

الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَ عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ».

عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو میرے ذمے لگائی یہ تھی: ''جب تم لوگوں کی امامت کراؤ تو انھیں نماز ہلکی پڑھاؤ۔''

[١٠٥٢] ١٨٨-(٤٦٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ.

[1052] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ نماز میں تخفیف کرتے اور مکمل ادا کرتے تھے۔

[١٠٥٣] ١٨٩-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً، فِي تَمَامٍ.

[1053] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (سب سے زیادہ) مکمل صورت میں سب سے زیادہ تخفیف کے ساتھ نماز پڑھانے والے تھے۔

[١٠٥٤] ١٩٠-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً، وَّلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1054] شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے کبھی کسی ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور زیادہ مکمل نماز پڑھانے والا ہو۔

[١٠٥٥] ١٩١-(٤٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

[1055] ثابت بُنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ماں کے ساتھ (آئے ہوئے) بچے کا رونا سنتے اور آپ نماز میں ہوتے تو ہلکی سورت یا (کہا) چھوٹی سورت پڑھ لیتے۔

[١٠٥٦] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ».

[1056] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں، میرا ارادہ لمبی نماز (پڑھنے) کا ہوتا ہے، پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو بچے پر ماں کے غم کی شدت کی وجہ سے (نماز میں) تخفیف کر دیتا ہوں۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ) (التحفة ٣٨)

باب:38- نماز کے ارکان میں اعتدال اور نماز کی تکمیل کے ساتھ اس میں تخفیف ہونی چاہیے

[١٠٥٧] ١٩٣-(٤٧١) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ حَامِدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ، فَرَكْعَتَهُ، فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ، قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

[1057] ہلال بن ابی حمید نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے محمد ﷺ کی معیت میں (پڑھی جانے والی) نماز کو غور سے دیکھا تو میں نے آپ کے قیام، رکوع، رکوع کے بعد اعتدال اور آپ کے سجدے، دونوں سجدوں کے درمیان جلسے (بیٹھنا) اور آپ کے دوسرے سجدے اور اس کے بعد سلام اور رخ پھیرنے کے درمیان کے وقفے کو تقریباً برابر پایا۔

[١٠٥٨] ١٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ - قَدْ سَمَّاهُ - زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ:

[1058] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا کہ ابن اشعث کے زمانے میں ایک شخص (حکم نے اس کا نام لیا) کوفہ (کے اقتدار) پر قابض ہو گیا، اس نے ابو عُبیدہ بن عبداللہ (بن مسعود) کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، وہ نماز پڑھاتے تھے، جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا: ''اے اللہ! ہمارے رب! حمد

اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

تیرے ہی لیے ہے جس سے آسمان وزمین بھر جائیں اوران کے سوا جو چیز تو چاہے بھر جائے۔اے عظمت وثنا کے سزاوار! جوتو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی بھی دینے والا نہیں اور نہ ہی کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔'' (صرف تیری رحمت ہے جو فائدہ دے سکتی ہے۔)

قَالَ الْحَكَمُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرُكُوعُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ.

حکم نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز (قیام)، آپ کا رکوع اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے، آپ کے سجدے اور دونوں سجدوں کے درمیان (والا بیٹھنے) کا وقفہ تقریباً برابر تھے۔

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى. فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هٰكَذَا.

شعبہ نے کہا: میں نے اس کا ذکر عمرو بن مُرہ سے کیا تو انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ہے، ان کی نماز اس طرح نہیں ہوتی تھی۔ (وہ ثقہ تھے۔ ان کی روایت قابل اعتماد ہے چاہے وہ اس پر پوری طرح عمل نہ کر سکتے ہوں۔)

[١٠٥٩] (..) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ: أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ... وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[1059] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی کہ جب مطر بن ناجیہ کوفہ پر قابض ہو گیا تو اس نے ابوعبیدہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں...... اور (پوری) حدیث بیان کی۔

[١٠٦٠] ١٩٥-(٤٧٢) **حَدَّثَنَا** خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا.

[1060] خلف بن ہشام نے حماد بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ثابت سے اور انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں تمھیں ایسی نماز پڑھانے میں کوتاہی نہیں کرتا، جیسی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (کہ وہ) ہمیں پڑھاتے تھے۔

قَالَ: فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَّا أَرَاكُمْ

ثابت نے کہا: انس رضی اللہ عنہ ایک ایسا کام کیا کرتے تھے جو

تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ.

میں تمھیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں اور جب وہ سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ٹھہرے رہتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: وہ بھول گئے ہیں۔

[١٠٦١] ١٩٦-(٤٧٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِّنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي تَمَامٍ. كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً، وَّكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُّتَقَارِبَةً، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ، حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ، ثُمَّ يَسْجُدُ، وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ.

[1061] بہز نے حماد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے کسی کے پیچھے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ ہلکی نماز نہیں پڑھی جو کامل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز (میں ارکان کی طوالت) قریب قریب تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز بھی قریب قریب ہوتی تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ (امیر مقرر) ہوئے تو انھوں نے نماز فجر (میں قراءت) لمبی کر دی۔ اور رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ (شاید سر اٹھانا) بھول گئے ہیں، پھر سجدہ کرتے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھے رہتے حتی کہ ہم سمجھتے (کہ شاید) آپ بھول گئے ہیں۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ) (التحفة ٣٩)

باب: 39- امام کی پیروی اور ہر کام امام کے بعد کرنا

[١٠٦٢] ١٩٧-(٤٧٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَّحْنِي ظَهْرَهُ، حَتّٰى يَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَّرَاءَهُ سُجَّدًا.

[1062] زہیر اور ابوخیثمہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ ابواسحاق سے اور انھوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے کہ وہ لوگ (صحابۂ کرام) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھا لیتے تو میں کسی کو نہ دیکھتا کہ وہ اپنی پشت جھکاتا ہو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے، اس کے بعد آپ کے پیچھے والے سجدے میں گرتے۔

[١٠٦٣] ١٩٨-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

[1063] سفیان نے ابو اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ بولنے والے نہ تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی ایک بھی اس وقت تک اپنی پشت نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے، پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

[١٠٦٤] ١٩٩-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ نَتَّبِعُهُ.

[1064] محارب بن دِثار نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ وہ لوگ (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب آپ رکوع میں چلے جاتے تو وہ رکوع کرتے اور جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ نے اپنا چہرۂ مبارک زمین پر رکھ دیا ہے، پھر ہم آپ کی پیروی کرتے (سجدے میں جاتے۔)

[١٠٦٥] ٢٠٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ وَّغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ.

[1065] زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے کہا: ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان وغیرہ نے حَکَم سے حدیث سنائی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (نماز میں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے، ہم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پشت نہ جھکاتا یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھ لیتے کہ آپ سجدے میں جا چکے ہیں۔

فَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ: أَبَانٌ وَّغَيْرُهُ قَالَ: حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ.

زہیر نے کہا: سفیان نے ہمیں بتایا کہ کوفہ کے راویوں ابان وغیرہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے (حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ ''ہم دیکھتے کہ وہ سجدے میں جا چکے'' کے بجائے) حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ (ہم انھیں سجدہ کرتے دیکھتے)

کے الفاظ کہے۔

[١٠٦٦] ٢٠١-(٤٧٥) حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ مَّوْلَى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلْخُنَّسِ ٱلْجَوَارِ ٱلْكُنَّسِ﴾ [التكوير: ١٥، ١٦]، وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا [راجع: ١٠٢٣].

[1066] حضرت عمرو بن حُریث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے آپ کو ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ ''میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، سیدھے چلنے، دبک جانے والے (ستاروں) کی'' پڑھتے ہوئے سنا اور ہم میں سے کوئی آدمی اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا حتیٰ کہ آپ پوری طرح سجدے میں چلے جاتے تھے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ) (التحفة ٤٠)

باب:40- رکوع سے سر اٹھا کر (نمازی) کیا کہے؟

[١٠٦٧] ٢٠٢-(٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

[1067] اعمش نے عبید بن حسن سے اور انھوں نے حضرت ابن ابی اَوفیٰ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو کہتے: ''اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی، اے اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف وتوصیف ہے آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔''

[١٠٦٨] ٢٠٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ،

[1068] شعبہ نے عبید بن حسن سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور ان کے سوا جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔''

وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

[١٠٦٩] ٢٠٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ».

[1069] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے مَجْزَاَہ بن زاہر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کر رہے تھے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! تیرے لیے ہے حمد آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ اے اللہ! مجھے پاک کر دے برف کے ساتھ، اولوں کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

[١٠٧٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ: «كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ». وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ: «مِنَ الدَّنَسِ».

[1070] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری اور یزید بن ہارون دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔ معاذ کی روایت میں (مِنَ الْوَسَخِ کے بجائے) مِنَ الدَّرَنِ اور یزید کی روایت میں مِنَ الدَّنَسِ کے الفاظ ہیں (تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔)

[١٠٧١] ٢٠٥-(٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ،

[1071] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو فرماتے: ''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمان بھر، زمین بھر اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ ثنا اور عظمت کے حق دار! (یہی) صحیح ترین بات ہے جو بندہ کہہ سکتا ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو عنایت فرمانا چاہے، اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو محروم کر دے، وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نہ ہی کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[١٠٧٢] ٢٠٦-(٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا! لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[1072] ہُشیم بن بشیر نے بیان کیا: ہمیں ہشام بن حسّان نے قیس بن سعد سے خبر دی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ''اے اللہ، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے آسمان اور زمین بھر اور ان دونوں کے درمیان کی وسعت بھر اور ان کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔ اے تعریف اور بزرگی کے سزاوار! جو تو عنایت فرمائے اسے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے تو محروم کر دے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نہ کسی مرتبے والے کو تیرے سامنے اس کا مرتبہ نفع دے سکتا ہے۔''

[١٠٧٣] (..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ: «وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1073] حفص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے ان الفاظ تک روایت کی: ''اور ان کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعت بھر۔'' انھوں (حفص) نے آگے کا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ) (التحفة ٤١)

باب:41- رکوع اور سجدوں میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے

[١٠٧٤] ٢٠٧-(٤٧٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ

[1074] سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے سلیمان بن سُحَیم نے خبر دی، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن معبد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (دروازے کا) پردہ اٹھایا (اس وقت) لوگ

خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرٰى لَهُ، أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، وَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ». قَالَ: أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ.

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جو مسلمان خود دیکھے گا یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا۔ خبردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنے رب عزوجل کی عظمت و کبریائی بیان کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے اس میں خوب دعا کرو، (یہ دعا اس) لائق ہے کہ تمھارے حق میں قبول کر لی جائے۔''

امام مسلم کے اساتذہ میں سے ایک استاد ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے (''مجھے سلیمان نے خبر دی'' کے بجائے) ''سلیمان سے روایت ہے'' کہا۔

[١٠٧٥] ٢٠٨-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ، وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ». ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[1075] اسماعیل بن جعفر نے سلیمان سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا، اس مرض کے عالم میں جس میں آپ کا انتقال ہوا، آپ کا سر پٹی سے بندھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟'' تین بار (یہ الفاظ کہے، پھر فرمایا:) ''نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جو کوئی نیک انسان خود دیکھے گا یا اس کے لیے (دوسرے کو) دکھائے جائیں گے.....'' اس کے بعد اسماعیل نے سفیان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٠٧٦] ٢٠٩-(٤٨٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ

[1076] ابن شہاب زہری نے کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے حدیث سنائی کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور

ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

[١٠٧٧] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

[1077] ولید بن کثیر سے روایت ہے کہ مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے بیان کیا، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے، جب میں رکوع یا سجدے میں ہوں، قرآن پڑھنے سے روکا۔

[١٠٧٨] ٢١١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ.

[1078] زید بن اسلم نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدے میں (قرآن کی) قراءت کرنے سے منع کیا۔ میں (یہ) نہیں کہتا: تمھیں منع کیا۔ (حضرت علی نے اپنے حوالے سے جو سنا وہی بتایا۔ پچھلی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حکم سب کے لیے ہے۔)

[١٠٧٩] ٢١٢-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي حِبِّي ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

[1079] داود بن قیس نے کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے حضرت علی ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ میں رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھوں۔

[١٠٨٠] ٢١٣-(..) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ:

[1080] نافع، یزید بن ابی حبیب، ضحاک بن عثمان، ابن عجلان، اسامہ بن زید، محمد بن عمرو اور محمد بن اسحاق سب نے مختلف سندوں سے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت علی ؓ سے روایت کی، البتہ ان میں سے ضحاک اور ابن عجلان نے اضافہ کرتے ہوئے کہا: حضرت ابن عباس سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ -: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَإِنَّهُمَا زَادَا: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلُّهُمْ قَالُوا: نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ، كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَّدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

انھوں نے حضرت علی سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کی قراءت سے روکا اور ان میں سے کسی نے اپنی روایت میں (ابراہیم کے پچھلی روایتوں: 1076-1079 میں مذکورہ شاگردوں) زہری، زید بن اسلم، ولید بن کثیر اور داود بن قیس کی روایات کی طرح سجدے میں قراءت کرنے سے روکنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٠٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ.

[1081] عبداللہ بن حنین کے ایک اور شاگرد محمد بن منکدر نے یہی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن سجدے میں قراءت کا ذکر نہیں کیا۔

[١٠٨٢] ٢١٤-(٤٨١) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ، لَّا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا.

[1082] عبداللہ بن حنین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے رکوع کی حالت میں قراءت سے منع کیا گیا ہے۔ اس سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ؟) (التحفة: ٤٢)

باب:42- رکوع اور سجدے میں کیا کہا جائے؟

[١٠٨٣] ٢١٥-(٤٨٢) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ».

[1083] ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔''

[١٠٨٤] ٢١٦-(٤٨٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ».

[1084] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، پہلے بھی اور پچھلے بھی، کھلے بھی اور چھپے بھی۔''

[١٠٨٥] ٢١٧-(٤٨٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا! وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي» يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

[1085] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صبیح القرشی) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں بکثرت (یہ کلمات) کہا کرتے تھے: ''تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے میرے اللہ! ہمارے رب! تیری حمد کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے بخش دے۔'' آپ (یہ کلمات) قرآن مجید کی تاویل (حکم کی تعمیل) کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔

[١٠٨٦] ٢١٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ

[1086] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم (بن

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ، قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ: «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

قَالَتْ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ: «جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے بکثرت یہ فرماتے تھے: ''(اے اللہ!) میں تیری حمد کے ساتھ تیری ستائش کرتا ہوں، تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کلمے کیا ہیں جو میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے اب کہنے شروع کر دیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کر دی گئی ہے کہ جب میں اسے دیکھ لوں تو یہ (کلمے) کہوں: ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ پہنچے......)'' سورت کے آخر تک۔

[١٠٨٧] ٢١٩-(..) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾، يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا، أَوْ قَالَ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي».

[1087] مفضل نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سے آپ پر ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اتری، اس وقت سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جو بھی نماز پڑھی اس میں یہ دعا مانگی یا یہ کہا: ''اے میرے رب! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے بخش دے۔''

[١٠٨٨] ٢٢٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ». قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟» قَالَتْ فَقَالَ: «خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرٰى

[1088] عامر (شعبی) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بکثرت کہتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو آپ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے

عَلامَةً فِي أُمَّتِي، فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فَقَدْ رَأَيْتُهَا. ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾: فَتْحُ مَكَّةَ ﴿وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًا﴾».

خبر دی ہے کہ میں جلد ہی اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا اور جب میں اس کو دیکھ لوں تو بکثرت کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. تو (وہ نشانی) میں دیکھ چکا ہوں۔ ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ پہنچے'' (یعنی فتح مکہ) ''اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے بخشش طلب کریں بلاشبہ وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔''

[١٠٨٩] ٢٢١-(٤٨٥) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ؟ قَالَ: أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ: «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَّإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

[1089] ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: آپ رکوع میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: جہاں تک (دعا) سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ''تو پاک ہے (اے اللہ!) اپنی حمد کے ساتھ، کوئی معبود برحق نہیں تیرے سوا'' کا تعلق ہے تو مجھے ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک رات میں نے نبی ﷺ کو گم پایا تو میں نے یہ گمان کیا کہ آپ اپنی کسی (اور) بیوی کے پاس چلے گئے ہیں، میں نے تلاش کیا، پھر لوٹ آئی تو آپ رکوع یا سجدے میں تھے، کہہ رہے تھے: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. میں نے کہا: آپ پہ میرے ماں باپ قربان! میں ایک کیفیت میں تھی اور آپ ایک اور ہی کیفیت میں تھے۔

[١٠٩٠] ٢٢٢-(٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ، وَهُوَ

[1090] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو آپ کو ٹٹولنے لگی، میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا، اس وقت آپ سجدے میں تھے، آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضا مندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور

فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ».

تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثنا پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود بیان کی۔"

[١٠٩١] ٢٢٣-(٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ».

[1091] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ کلمات) کہتے تھے: "نہایت پاک ہے، مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا پروردگار۔"

[١٠٩٢] ٢٢٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ؛ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[1092] ہمیں ابو داود (طیالسی) نے شعبہ سے حدیث سنائی کہ قتادہ نے کہا: میں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے سنا۔ ابوداود نے (مزید) کہا: اور ہشام نے مجھے حدیث سنائی انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے مطرف سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ) (التحفة ٤٣)

باب:43- سجدے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

[١٠٩٣] ٢٢٥-(٤٨٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ: حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ

[1093] معدان بن ابی طلحہ یعمری نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے کروں تو اللہ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل فرما دے، یا انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: جو عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی (اور میری بات کا کوئی جواب نہ

بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْ قَالَ: قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً».

دیا) پھر میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا، انھوں نے پھر خاموشی اختیار کر لی، پھر میں نے ان سے تیسری دفعہ یہی سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''تم اللہ کے حضور کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ اس کے نتیجے میں تمھارا درجہ ضرور بلند کرے گا اور تمھارا کوئی گناہ معاف کر دے گا۔''

قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

معدان نے کہا: پھر میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے (یہی) سوال کیا، انھوں نے بھی مجھ سے وہی کہا جو ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

[١٠٩٤] ٢٢٦-(٤٨٩) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: «سَلْ» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟» قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ».

[1094] حضرت ربیعہ بن کعب (بن مالک) اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (خدمت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صفہ میں آپ کے قریب) رات گزارا کرتا تھا، (جب آپ تہجد کے لیے اٹھتے تو) میں وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے مجھے فرمایا: ''(کچھ) مانگو۔'' تو میں نے عرض کی: میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا: ''یا اس کے سوا کچھ اور؟'' میں نے عرض کی: بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔''

(المعجم ٤٤) - (بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 44- اعضائے سجدہ کا بیان، نیز نماز میں کپڑوں اور بالوں کے اکٹھا کرنے اور سر پر جُوڑا باندھنے کی ممانعت

[١٠٩٥] ٢٢٧-(٤٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1095] یحییٰ اور ابوربیع نے حدیث بیان کی، یحییٰ نے

يَحْيٰى وَأَبُوالرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ. هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى.

وقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ: اَلْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ.

کہا: حماد بن زید نے ''ہمیں خبر دی'' اور ابو ربیع نے کہا: ''ہمیں حدیث سنائی'' انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کیا کریں اور آپ کو بالوں اور کپڑوں کو اُڑسنے سے منع کیا گیا۔ یہ یحییٰ کی حدیث ہے۔

اور ابو ربیع نے کہا: سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اپنے بالوں اور اپنے کپڑوں کو اڑسنے سے منع کیا گیا (سات اعضاء سے) دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں قدم اور پیشانی (مراد ہیں۔)

[١٠٩٦] ٢٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَّلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا».

[1096] شعبہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں (والے اعضاء) پر سجدہ کروں اور یہ کہ میں (نماز میں) نہ کپڑا اُڑسوں اور نہ بال۔''

[١٠٩٧] ٢٢٩-(..) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

[1097] سفیان بن عیینہ نے (عبداللہ) بن طاوس سے اور انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سات (اعضاء) پر سجدہ کریں اور بالوں اور کپڑوں کو اڑسنے سے روکا گیا ہے۔

[١٠٩٨] ٢٣٠-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: اَلْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا

[1098] وہیب نے عبداللہ بن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے (اپنے والد) طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات ہڈیوں: پیشانی، اور (ساتھ ہی) آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں، دونوں ٹانگوں (گھٹنوں) اور دونوں پاؤں کے کناروں پر سجدہ

نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ».

کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ ہم (نماز پڑھتے ہوئے) کپڑوں اور بالوں کو نہ اُڑسیں۔''

[۱۰۹۹] ۲۳۱-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّلَا أَكْفِتَ الشَّعَرَ وَلَا الثِّيَابَ: الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ».

[1099] ابن جریج نے عبداللہ بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں، بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا نہ کروں، (سجدہ) پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کروں۔)''

[۱۱۰۰] (٤٩١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ: وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ».

[1100] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اطراف (کنارے یا اعضاء) اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں قدم سجدہ کرتے ہیں۔''

[۱۱۰۱] ۲۳۲-(٤٩٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي، وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ، فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَأْسِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ».

[1101] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث (بن نوفل رضی اللہ عنہم بن عبدالمطلب) کو نماز پڑھتے دیکھا، ان کے سر پر پیچھے سے بالوں کا جُوڑا بنا ہوا تھا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر اس کو کھولنے لگے، جب ابن حارث نے سلام پھیرا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے سر کے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے (میرے بال کیوں کھولے؟) انھوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس طرح (جُوڑا باندھ کر) نماز پڑھنے والے کی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اس حال میں نماز پڑھتا ہے کہ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ، وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ، وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ، وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُودِ) (التحفة ٤٥)

باب: 45- سجدے میں اعتدال اور دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا، دونوں کہنیوں کو دونوں پہلوؤں سے اٹھا کر اور پیٹ کو رانوں سے اونچا کر کے رکھنا

[١١٠٢] ٢٣٣-(٤٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ».

[1102] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی شخص اس طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

[١١٠٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: «وَلَا يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ ابْتِسَاطَ الْكَلْبِ».

[1103] محمد بن جعفر اور خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ ابن جعفر کی روایت میں ہے: ''کوئی شخص تکلف کر کے اپنے بازو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

[١١٠٤] ٢٣٤-(٤٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ».

[1104] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیاں اوپر اٹھاؤ۔''

[١١٠٥] ٢٣٥-(٤٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[1105] بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک سے، جو ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ہیں، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح کھول دیتے (اپنے پہلوؤں سے الگ کر لیتے تھے) یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

[١١٠٦] ٢٣٦-(...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1106] عمرو بن حارث اور لیث بن سعد دونوں نے جعفر بن ربیعہ سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ حدیث) بیان کی۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ.

عمرو بن حارث کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو سجدے میں اپنے بازو (اس طرح) پھیلا لیتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، حَتّٰى إِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

اور لیث کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے حتی کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

[١١٠٧] ٢٣٧-(٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ، لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

[1107] سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اصم سے، انھوں نے اپنے چچا یزید بن اصم سے، انھوں نے حضرت میمونہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ اگر آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

[١١٠٨] ٢٣٨-(٤٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ، حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهِ، وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى.

[1108] مروان بن معاویہ فزاری نے ہمیں خبر دی، کہا: عبید اللہ بن عبد اللہ بن اصم نے یزید بن اصم سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ ؓ نے انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کے درمیان فاصلہ کرتے، ان کا مطلب تھا انھیں پھیلا لیتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔

[١١٠٩] ٢٣٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[1109] وکیع نے کہا: ہمیں جعفر بن بُرقان نے یزید بن اصم سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت میمونہ بنت

وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَّيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ.

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي بَيَاضَهُمَا.

حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو (دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے) دور رکھتے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے ہوتا وہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

وکیع نے کہا: (وَضَح سے) مراد بغلوں کی سفیدی ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ، وَصِفَةِ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ، وَالسُّجُودِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ، وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ، وَصِفَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ (التحفة ٤٦)

باب:46- نماز اور جن (اعمال) سے نماز کا افتتاح اور اختتام ہوتا ہے، ان کا جامع بیان، رکوع اور اس میں اعتدال، سجدہ اور اس میں اعتدال، چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

[١١١٠] ٢٤٠-(٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَّكَانَ

[1110] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو خالد احمر نے حسین معلم سے حدیث سنائی، نیز اسحاق بن ابراہیم نے کہا: (الفاظ انھی کے ہیں) ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، کہا: ہمیں حسین معلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے بدیل بن میسرہ سے، انھوں نے ابوجوزاء سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز کا آغاز تکبیر سے اور قراءت کا آغاز ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ پشت سے اونچا کرتے اور نہ اسے نیچے کرتے بلکہ درمیان میں رکھتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ، وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ.

کرتے حتی کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح (دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے) پچھلے حصے پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ انسان اپنے بازو اس طرح بچھا دے جس طرح درندہ بچھاتا ہے، اور نماز کا اختتام سلام سے کرتے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ.

اور ابن نمیر کی ابوخالد سے روایت میں (عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ کے بجائے) عَقِبِ الشَّيْطَانِ ہے (معنی ایک ہی ہے۔)

(المعجم ٤٧) - (بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٤٧)

باب:47- نمازی کا سترہ

[١١١١] ٢٤١-(٤٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ».

[1111] ابواحوص نے سماک (بن حرب) سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھتا رہے اور اس سے آگے سے گزرنے والے کی پروانہ کرے۔''

[١١١٢] ٢٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

[1112] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، اسحاق نے کہا: ''عمر بن عبید طنافسی نے ہمیں خبر دی'' اور ابن نمیر نے کہا: ''ہمیں حدیث سنائی'' انھوں نے سماک سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز پڑھ رہے ہوتے اور جاندار ہمارے سامنے سے گزرتے، ہم نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے آگے پالان کی

پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے گی اسے اس کا کوئی نقصان نہیں۔''

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

ابن نمیر نے، پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے گی، کے بجائے ''تو جو کوئی بھی اس کے سامنے سے گزرے گی اسے اس کا کوئی نقصان نہیں، کے الفاظ بیان کیے۔

[١١١٣] ٢٤٣-(٥٠٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ: «مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1113] سعید بن ابی ایوب نے ابو اسود سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''پالان کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو۔''

[١١١٤] ٢٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ: «كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1114] حَیْوہ نے ابو اسود محمد بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوۂ تبوک میں نمازی کے سترے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''پالان کی پچھلی لکڑی کے مانند ہو۔''

[١١١٥] ٢٤٥-(٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ، أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.

[1115] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلتے تو نیزے کا حکم دیتے، وہ آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا، آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے، سفر میں بھی آپ ایسا ہی کرتے، اس بنا پر حکام نے اس (نیزہ گاڑنے) کو اپنا لیا ہے۔

[١١١٦] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1116] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے

بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَغْرِزُ - الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نیزہ گاڑتے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد ابن نمیر نے يَرْكُزُ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے يَغْرِزُ کا لفظ استعمال کیا (دونوں کے معنی ہیں: آپ گاڑتے تھے۔)

زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَهِيَ الْحَرْبَةُ.

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: عبیداللہ نے کہا: اس (عَنَزَةْ) سے مراد حَرْبَة (برچھی) ہے۔

[١١١٧] ٢٤٧-(٥٠٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا.

[1117] معتمر بن سلیمان نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (بوقت ضرورت) اپنی سواری کو سامنے کر کے (بٹھا لیتے اور) اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ لیتے۔

[١١١٨] ٢٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ.

[1118] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (کبھی کبھی) اپنی سواری کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ.

اور (محمد) بن نمیر نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھی۔

[١١١٩] ٢٤٩-(٥٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ، وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ، فِي قُبَّةٍ لَّهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ. قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ، فَمِنْ نَّائِلٍ وَّنَاضِحٍ. قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ

[1119] سفیان نے بیان کیا: ہمیں عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد (حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ابطح کے مقام پر چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں (قیام پذیر) تھے۔ (ابو جحیفہ نے) کہا: بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا پانی لے کر باہر آئے (بعد ازاں جب آپ نے وضو کر لیا تو) اس میں سے کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے (دوسرے سے اس کی) نمی لے لی۔ انھوں نے کہا: پھر نبی اکرم ﷺ سرخ حُلّہ (لباس کے اوپر لمبا چوغہ) پہنے ہوئے نکلے، (ایسا لگتا ہے)

هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُولُ: يَمِينًا وَّشِمَالًا، يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ: ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، لَا يُمْنَعُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

جیسے (آج بھی) میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، انھوں نے کہا: میں بھی ان کے منہ پیچھے اس طرف اور اس طرف رخ کرنے لگا، (جب) وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ رہے تھے تو انھوں نے دائیں بائیں رخ کیا، کہا: پھر آپ کے لیے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے بڑھ کر ظہر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھائیں، آپ کے آگے سے گدھا اور کتا گزرتا تھا، انھیں روکا نہ جاتا تھا، پھر آپ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر مدینہ واپسی تک مسلسل دو رکعتیں ہی پڑھاتے رہے۔

[١١٢٠] ٢٥٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ: أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَّرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا، فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، فَصَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

[1120] عمر بن ابی زائدہ سے روایت ہے کہ مجھے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا (کہا:) اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ آپ کے وضو کا پانی باہر لے آئے تو میں نے دیکھا لوگ اس پانی کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کو اس سے کچھ پانی مل گیا اس نے اس کو بدن پر مل لیا اور جس کو اس سے نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی نمی سے نمی حاصل کر لی، پھر میں نے بلال کو دیکھا انھوں نے ایک نیزہ نکالا اور اس کو گاڑ دیا، رسول اللہ ﷺ سرخ حُلّہ پہنے ہوئے نکلے جو آپ نے پنڈلیوں تک اونچا کیا ہوا تھا، آپ نے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور چوپایوں کو نیزے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

[١١٢١] ٢٥١-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ

[1121] ابو عمیس اور مالک بن مغول دونوں نے اپنی اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے، انھوں نے اپنے والد

عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے سفیان اور عمر بن ابی زائدہ کی حدیث کی طرح بیان کیا ہے۔ان (چاروں سفیان، عمر، ابوعمیس اور مالک) میں بعض دوسروں سے زائد الفاظ بیان کرتے ہیں۔

وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ: فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلَاةِ.

مالک بن مغول کی حدیث میں ہے: جب دوپہر کا وقت ہوا تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی۔

[١١٢٢] ٢٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

[1122] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: سخت گرمی کے وقت رسول اللہ ﷺ بطحاء کی طرف نکلے، وضو کر کے اس عالم میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ: وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

شعبہ نے کہا: عون نے اپنے والد ابوجحیفہ سے (روایت کرتے ہوئے) یہ اضافہ کیا کہ نیزے کی دوسری طرف سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

[١١٢٣] ٢٥٣-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِّثْلَهُ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ.

[1123] (عبدالرحمان) بن مہدی نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) شعبہ نے ہمیں (حکم اور عون کی) دونوں سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث کی مانند حدیث بیان کی اور انھوں (ابن مہدی) نے حکم کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: تو لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے (پانی) لینے لگے۔

[١١٢٤] ٢٥٤-(٥٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

[1124] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى أَتَانٍ، وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

روایت کی، انھوں نے کہا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا، ان دنوں میں بلوغت کے قریب تھا، رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں صف کے سامنے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا تو مجھے کسی نے اس پر نہیں ٹوکا۔

[١١٢٥] ٢٥٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُّصَلِّي بِمِنًى، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. قَالَ: فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ، فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

[1125] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، انھوں نے کہا: گدھا صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا، پھر وہ اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں مل گئے۔

[١١٢٦] ٢٥٦-(..) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ.

[1126] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ روایت بیان کی، کہا: نبی اکرم ﷺ عرفہ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ (ابن عباس اپنی سواری پر حج کر رہے تھے۔ یہ واقعہ ان کے ساتھ غالباً منیٰ اور عرفہ دونوں مقامات پر پیش آیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے لیے ہر جگہ سترے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔)

[١١٢٧] ٢٥٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَّلَا عَرَفَةَ، وَقَالَ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ.

[1127] معمر نے بھی زہری سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں منیٰ یا عرفہ کا تذکرہ کرنے کے بجائے حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے دن کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: انھیں حجۃ الوداع اور فتح مکہ کے بارے میں شک ہے۔ پچھلی احادیث سے ثابت ہوتا ہے وہ حجۃ الوداع ہی کا موقع تھا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ مَنْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٤٨)

باب:48- نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا

[١١٢٨] ٢٥٨-(٥٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

[1128] عبدالرحمان بن ابی سعید نے (اپنے والد) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو آگے سے نہ گزرنے دے اور جہاں تک ممکن ہو اس کو ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' (مقصود یہ تھا کہ لوگوں کو اس گناہ سے ہر قیمت پر بچایا جائے اور نماز کی حرمت کا اہتمام کیا جائے۔)

[١١٢٩] ٢٥٩-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي نَتَذَاكَرُ حَدِيثًا، إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ: أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَرَأَيْتُ مِنْهُ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ، يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ، أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ، فَعَادَ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولٰى، فَمَثُلَ قَائِمًا، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ، فَخَرَجَ، فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ، قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلٰى مَرْوَانَ. فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ؟ جَاءَ يَشْكُوكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا صَلّٰى

[1129] ابن ہلال، یعنی حمید نے کہا: ایک دن میں اور میرا ایک ساتھی ایک حدیث کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ ابوصالح سمان کہنے لگے: میں تمھیں حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی اور (ان کا عمل) جوان سے دیکھا۔ کہا: ایک موقع پر، جب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف (رخ کر کے)، جو انھیں لوگوں سے سترہ مہیا کر رہی تھی، نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابومعیط کے خاندان کا ایک نوجوان آیا، اس نے ان کے آگے سے گزرنا چاہا تو انھوں نے اسے اس کے سینے سے (پیچھے) دھکیلا۔ اس نے نظر دوڑائی، اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے سے (گزرنے) کے سوا کوئی راستہ نہ ملا، اس نے دوبارہ گزرنا چاہا تو انھوں نے اسے پہلی دفعہ سے زیادہ شدت کے ساتھ اس کے سینے سے پیچھے دھکیلا، وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، پھر لوگوں کی بھیڑ میں گھستا ہوا نکل کر مروان کے سامنے پہنچ گیا اور جو اس کے ساتھ بیتی تھی اس کی شکایت کی، کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس پہنچ

أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

گئے تو اس نے ان سے کہا: آپ کا اپنے بھتیجے کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ وہ آکر آپ کی شکایت کر رہا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں سے کسی چیز کی اوٹ میں نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے اس کے سینے سے دھکیلے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ یقیناً شیطان ہے۔''

[١١٣٠] ٢٦٠-(٥٠٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ».

[1130] اسماعیل بن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے، انھوں نے صدقہ بن یسار سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کی معیت میں (اس کا) ہمراہی (شیطان) ہے۔''

[١١٣١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[1131] (ابن ابی فدیک کے بجائے) ابوبکر حنفی نے ضحاک بن عثمان سے اسی (مذکورہ) سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١١٣٢] ٢٦١-(٥٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلٰى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ، خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

[1132] امام مالک نے ابونضر سے اور انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے انھیں ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ ان سے پوچھیں کہ انھوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا تھا؟ ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کس قدر (گناہ) ہے تو اسے چالیس (سال) تک کھڑے رہنا، اس کے آگے گزرنے سے بہتر

(معلوم) ہو۔"

قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً.

ابونضر نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انھوں نے چالیس دن کہا یا ماہ یا سال۔ (مسند بزار میں چالیس سال کے الفاظ ہیں۔)

[١١٣٣] (..) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؟ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1133] سفیان نے ابونضر سالم سے اور انھوں نے بُسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے (انھیں) ابوجہیم انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (تاکہ پوچھے) کہ آپ نے نبیِ اکرم ﷺ کو کیا فرماتے سنا...... پھر (سفیان نے) مالک کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ) (التحفة ٤٩)

باب:49- نمازی کا سترے کے قریب کھڑا ہونا

[١١٣٤] ٢٦٢-(٥٠٨) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

[1134] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سجدے کی جگہ اور دیوار کے درمیان بکری گزرنے کے برابر فاصلہ تھا۔

[١١٣٥] ٢٦٣-(٥٠٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ، أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ. وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ، وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ.

[1135] حماد بن مسعدہ نے یزید بن ابی عبید سے اور انھوں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (سلمہ رضی اللہ عنہ) کوشش کر کے (مسجد نبوی میں) اس جگہ نفلی نماز پڑھتے جہاں مصحف (رکھا ہوا) تھا اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی جگہ کی کوشش فرماتے تھے اور (یہاں) منبر اور قبلے کی دیوار کے درمیان بکری کے راستے کے برابر فاصلہ تھا۔

[١١٣٦] ٢٦٤-(..) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ: يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ: كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

[1136] مکی (بن ابراہیم) نے کہا: ہمیں یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی جستجو کرتے جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے قریب نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے دیکھا ہے۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي) (التحفة ٥٠)

باب:50- نمازی کے سترے کی مقدار

[١١٣٧] ٢٦٥-(٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ».

[1137] یونس نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہوگی تو وہ اسے سترہ مہیا کرے گی، اور جب اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہوگی تو گدھا، عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو قطع کریں گے۔''

قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ؟ قَالَ: يَاابْنَ أَخِي! سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: «اَلْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ».

میں نے کہا: اے ابوذر! سیاہ کتے کی لال کتے یا زرد کتے سے تخصیص کیوں ہے؟ انھوں نے کہا: بھتیجے! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو آپ نے فرمایا تھا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

[١١٣٨] (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1138] سلیمان بن مغیرہ، شعبہ، جریر، سلم بن ابوذیال اور عاصم احول سب نے حمید بن ہلال سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَيْضًا: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، كَنَحْوِ حَدِيثِهِ.

[١١٣٩] ٢٦٦-(٥١١) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ».

[1139] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت، گدھا اور کتا نماز قطع کر دیتے ہیں اور پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز اسے بچاتی ہے۔''

فائدہ: قطع کرنے سے مراد نماز کے ارتکاز اور اس کے فیوض میں کٹوتی ہے، نماز کا باطل ہو جانا نہیں۔ ان چیزوں کے گزرنے سے انسان کی توجہ ہٹ جاتی ہے، عورت کی کشش کی بنا پر اور گدھے اور کتے سے کراہت کی بنا پر۔ آگے حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کی احادیث سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ الِاعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي) (التحفة ٥١)

باب: 51- نمازی کے سامنے لیٹنا

[١١٤٠] ٢٦٧-(٥١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

[1140] زہری نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے، میں جنازے کی طرح آپ کے اور قبلے کے درمیان چوڑائی میں لیٹی ہوتی تھی۔

الْقِبْلَةِ، كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

[١١٤١] ٢٦٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ، مِنَ اللَّيْلِ، كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

[1141] ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ رات کو اپنی پوری نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی اور جب آپ وتر پڑھنا چاہتے، مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

[١١٤٢] ٢٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ فَقُلْنَا: اَلْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ. فَقَالَتْ: إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً، كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي.

[1142] ابو بکر بن حفص نے عروہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کون سی چیز نماز قطع کر دیتی ہے؟ تو ہم نے کہا: عورت اور گدھا۔ اس پر انھوں نے کہا: عورت برا چوپایہ ہے! میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے چوڑائی رخ جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

[١١٤٣] ٢٧٠-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ. وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: اَلْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ! وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ

[1143] اعمش نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: مجھے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود سے اور اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ اعمش نے (مزید) کہا: مجھے مسلم بن صبیح نے مسروق سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، ان کے سامنے ان چیزوں کا تذکرہ کیا گیا جو نماز قطع کرتی ہیں (یعنی) کتا، گدھا، اور عورت۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے مشابہ بنا دیا ہے! اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ میں چارپائی پر آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، مجھے ضرورت پیش آتی تو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینا پسند نہ کرتی، اس لیے میں اس (چارپائی یا بستر) کے پایوں (والی جگہ کی طرف) سے کھسک جاتی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

[١١٤٤] ٢٧١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ، فَيَجِيءُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ، فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ، حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِّحَافِي.

[1144] منصور نے ابراہیم (نخعی) سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا ہے، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو (اس طرح) دیکھا ہے کہ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے، میں آپ کے سامنے ہونا پسند نہ کرتی، اس لیے میں چارپائی کے پایوں کی طرف سے کھسکتی یہاں تک کہ اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

[١١٤٥] ٢٧٢-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

[1145] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے (والے حصے) میں ہوتے، جب آپ سجدہ کرتے تو (پاؤں پر ہاتھ لگا کر) مجھے اشارہ کر دیتے تو میں اپنے دونوں پاؤں سکیڑ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں ان کو پھیلا لیتی۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: گھر ان دنوں ایسے تھے کہ ان میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

[١١٤٦] ٢٧٣-(٥١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.
[انظر: ١٥٠٤]

[1146] نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی، بسا اوقات آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ رہا ہوتا۔

[١١٤٧] ٢٧٤-(٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا

[1147] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ، وَّعَلَيَّ مِرْطٌ، وَّعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلٰى جَنْبِهِ.

کے پہلو کی جانب ہوتی۔ مجھ پر چادر ہوتی اور اس چادر کا کچھ حصہ آپ کے پہلو (کی طرف) سے آپ پر (بھی) ہوتا۔

فائدہ: دونوں امہات المومنین کا استدلال یہ بنتا ہے کہ خصوصی ایام کے دوران میں جب عورت طہارت کاملہ سے محروم ہوتی ہے اس کے سامنے لیٹنے یا اوڑھنے کا ایک ہی کپڑا ہونے کے باوجود نماز باطل نہیں ہوتی تو محض آگے سے گزرنے سے کس طرح باطل ہوسکتی ہے۔ یا تو جس طرح بعض محدثین کہتے ہیں نماز قطع ہونے کا حکم منسوخ ہے یا اس سے توجہ کی کمی مراد ہے جس سے امت کے افراد دوچار ہوسکتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نہیں ہوتے تھے۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَّصِفَةِ لُبْسِهِ) (التحفة ٥٢)

باب:52- ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کے پہننے کا طریقہ

[١١٤٨] ٢٧٥-(٥١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: «أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟».

[1148] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟''

[١١٤٩] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1149] یونس اور عُقیل بن خالد دونوں نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت بیان کی۔

[١١٥٠] ٢٧٦-(. .) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ: «أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟».

[1150] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کو پکار کر پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟''

[١١٥١] ٢٧٧-(٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ».

[1151] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

[١١٥٢] ٢٧٨-(٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهِ، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ.

[1152] ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

[١١٥٣] (. . .) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ وَّكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مُتَوَشِّحًا وَّلَمْ يَقُلْ: مُشْتَمِلًا.

[1153] وکیع نے ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند سے حدیث سنائی، ہاں یہ فرق ہے کہ اس نے مُتَوَشِّحًا کہا مُشْتَمِلًا نہ کہا۔

[١١٥٤] ٢٧٩-(. .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

[1154] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے

فِي ثَوْبٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

اس کے دونوں کناروں کو ادل بدل کر رکھا تھا، یعنی دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کنارے کو دائیں طرف لے گئے تھے۔

فائدہ: مُشْتَمِلًا، مُتَوَشِّحًا، خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ تینوں ہم معنی ہیں۔ کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر ڈال کر پشت کی طرف سے دائیں ہاتھ کے نیچے سے نکالا جائے اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال کر بائیں ہاتھ کے نیچے سے نکالا جائے اور دونوں سروں کو سامنے سینے پر باندھ لیا جائے۔ اسے ہمارے ہاں پٹکے کی طرح لپیٹنا کہتے ہیں۔

[١١٥٥] ٢٨٠-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِهِ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

[1155] قتیبہ بن سعید اور عیسیٰ بن حماد نے کہا: ہمیں لیث نے یحییٰ بن سعید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اور انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کو لپیٹا ہوا تھا اور اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ: عَلَى مَنْكِبَيْهِ.

عیسیٰ بن حماد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

[١١٥٦] ٢٨١-(٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[1156] وکیع نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کو پٹکے کی طرح لپیٹا ہوا تھا۔

[١١٥٧] ٢٨٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1157] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، نیز محمد بن مثنیٰ نے عبدالرحمان سے حدیث بیان کی، ان دونوں (ابن نمیر اور عبدالرحمان) نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا۔

[١١٥٨] ٢٨٣-(..) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ

[1158] عمرو نے کہا کہ ابوزبیر مکی نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز

أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ، وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ. وَقَالَ جَابِرٌ: إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

پڑھتے دیکھا، وہ اس کو پٹکے کی طرح لپیٹے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے کپڑے موجود تھے اور جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

[١١٥٩] ٢٨٤-(٥١٩) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[1159] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے، کہا: تو میں نے آپ کو ایک چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا اس پر آپ سجدہ کرتے تھے۔ اور میں نے آپ کو دیکھا آپ ایک کپڑے میں اس کو پٹکے کی طرح لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

[١١٦٠] ٢٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. وَرِوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ: مُتَوَشِّحًا بِهِ.

[1160] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا، نیز سوید بن سعید نے کہا: ہم سے علی بن مسہر نے روایت کی، دونوں نے اعمش سے اسی طرح روایت کی۔

ابوکریب کی روایت میں ہے: آپ نے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ اور ابوبکر اور سوید کی روایت میں ہے: آپ اس کو پٹکے کی طرح لپیٹے ہوئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا

”بلاشبہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔“

(الجن 72:18)

کتاب المساجد کا تعارف

امام مسلم رحمہ اللہ کتاب الصلاۃ میں اذان، اقامت اور بنیادی ارکانِ صلاۃ کے حوالے سے روایات لائے ہیں۔ مساجد اور نماز سے متعلقہ ایسے مسائل جو براہ راست ارکانِ نماز کی ادائیگی کا حصہ نہیں لیکن نماز سے متعلق ہیں، انھیں امام مسلم نے کتاب المساجد میں ذکر کیا ہے، مثلاً: قبلۂ اول اور اس کی تبدیلی، نماز کے دوران میں بچوں کو اٹھانا، ضروری حرکات جن کی اجازت ہے، نماز میں سجدے کی جگہ کو صاف یا برابر کرنا، کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا، بدبودار چیزیں کھا کر آنا، وقار سے چلتے ہوئے نماز کے لیے آنا، بعض دعائیں جو مستحب ہیں حتی کہ اوقاتِ نماز کو بھی امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب المساجد میں صحیح احادیث کے ذریعے سے واضح کیا ہے۔ یہ ایک مفصل اور جامع حصہ ہے جو انتہائی ضروری عنوانات پر مشتمل ہے اور کتاب الصلاۃ سے زیادہ طویل ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥ - كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے احکام

(المعجم . .) - (بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ) (التحفة ٥٣)

مسجدیں اور نماز کی جگہیں

[١١٦١] ١-(٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى» قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ سَنَةً، وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ».

وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ: «ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ».

[1161] ابو کامل جحدری نے کہا: ہمیں عبدالواحد نے اعمش سے حدیث بیان کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سی مسجد جو زمین میں بنائی گئی پہلی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سی؟ فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے (پھر) پوچھا: دونوں (کی تعمیر) کے مابین کتنا زمانہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس برس۔ اور جہاں بھی تمھارے لیے نماز کا وقت ہو جائے، نماز پڑھ لو، وہی (جگہ) مسجد ہے۔''

ابوکامل کی حدیث میں ہے: ''پھر جہاں بھی تمھاری نماز کا وقت ہو جائے، اسے پڑھ لو، بلاشبہ وہی جگہ مسجد ہے۔''

[١١٦٢] ٢-(. . .) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ، فَإِذَا

[1162] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم بن یزید تیمی سے حدیث سنائی، کہا: میں مسجد کے باہر کھلی جگہ (صحن) میں اپنے والد کو قرآن مجید سنایا کرتا تھا، جب میں (آیت) سجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کر لیتے۔ میں نے ان سے پوچھا:

قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ! أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى» قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ».

ابا جان! کیا آپ راستے ہی میں سجدہ کر لیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روئے زمین پر سب سے پہلے بنائی جانے والی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے پوچھا: دونوں (کی تعمیر) کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر ساری زمین (ہی) تمھارے لیے مسجد ہے، جہاں بھی تمھاری نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو۔''

[١١٦٣] ٣-(٥٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَّبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ. وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي. وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَّمَسْجِدًا؛ فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَّأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

[1163] یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ہُشیم نے سیّار سے خبر دی، انھوں نے یزید الفقیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: ہر نبی خاص اپنی قوم ہی کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، میرے لیے اموال غنیمت حلال قرار دیے گئے، مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال نہیں کیے گئے۔ میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنایا گیا، لہٰذا جس شخص کے لیے نماز کا وقت ہو جائے وہ جہاں بھی ہو، وہیں نماز پڑھ لے، اور مہینہ بھر کی مسافت سے دشمنوں پر طاری ہو جانے والے رعب سے میری نصرت کی گئی اور مجھے شفاعت (کا منصب) عطا کیا گیا۔''

[١١٦٤] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1164] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہُشیم سے اسی سابقہ سند سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر اسی طرح بیان کیا۔

[١١٦٥] ٤-(٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ

[1165] محمد بن فضیل نے ابو مالک اشجعی (سعد بن طارق) سے، انھوں نے ربعی (بن حراش) سے اور انھوں نے حضرت

الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ». وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى.

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں لوگوں پر تین (باتوں) کے ذریعے سے فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں، ہمارے لیے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے اور جب ہمیں پانی نہ ملے تو اس (زمین) کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (اس کے ساتھ تیمّم کر کے پاکیزگی حاصل کی جا سکتی ہے۔)'' ایک خصوصیت اور بھی بیان کی۔

[١١٦٦] (..) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1166] ابن ابی زائدہ نے (ابو مالک) سعد بن طارق (اشجعی) سے روایت کی، کہا: مجھے ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١١٦٧] ٥-(٥٢٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ».

[1167] عبدالرحمان بن یعقوب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعے سے فضیلت دی گئی ہے: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں، (دشمنوں پر) رعب و دبدبے کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے اموال غنیمت حلال کر دیے گئے ہیں، زمین میرے لیے پاک کرنے والی اور مسجد قرار دی گئی ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے اور میرے ذریعے سے (نبوت کو مکمل کر کے) انبیاء ختم کر دیے گئے ہیں۔''

[١١٦٨] ٦-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي

[1168] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جامع کلمات دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعے میری نصرت کی گئی ہے، میں نیند کے عالم میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔''

يَدَيَّ».

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو (اپنے رب کے پاس) جا چکے ہیں اور تم ان (خزانوں) کو کھود کر نکال رہے ہو۔

[١١٦٩] (..) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

[1169] زُبَیدی نے (ابن شہاب) زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے..... (بقیہ) یونس کی حدیث کے مانند ہے۔

[١١٧٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1170] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

[١١٧١] ٧-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ، وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ».

[1171] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے۔ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دشمن پر رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا اور میں نیند کے عالم میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور انھیں میرے ہاتھوں میں دے دیا گیا۔''

[١١٧٢] ٨-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ».

[1172] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمات عنایت کیے گئے ہیں۔''

(المعجم ١) - (بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ)

(التحفة ٥٤)

[١١٧٣] ٩-(٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ. قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أُمِرَ بِالْمَسْجِدِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا. فَقَالَ: «يَابَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا». قَالُوا: لَا، وَاللهِ! لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ. قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ: كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخَرِبٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً. قَالَ: فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ:

باب:1- مسجد نبوی کی تعمیر

[1173] عبدالوارث بن سعید نے ہمیں ابوتیاح ضبعی سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی حصے میں اس قبیلے میں فروکش ہوئے جنھیں بنوعمرو بن عوف کہا جاتا تھا اور وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا، پھر آپ نے بنونجار کے سرداروں کی طرف پیغام بھیجا تو وہ لوگ (پورے اہتمام سے) تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کی سواری پر دیکھ رہا ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار ہیں اور بنونجار کے لوگ آپ کے اردگرد ہیں یہاں تک کہ آپ نے سواری کا پالان ابوایوب رضی اللہ عنہ کے آنگن میں ڈال دیا۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اس وقت تک) رسول اللہ ﷺ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کو مسجد بنانے کا حکم دیا گیا۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: چنانچہ آپ نے بنونجار کے لوگوں کی طرف پیغام بھیجا، وہ حاضر ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنی نجار! مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت طے کرو۔'' انھوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جگہ وہی کچھ تھا جو میں تمھیں بتا رہا ہوں، اس میں کھجوروں کے کچھ درخت، مشرکوں کی چند قبریں اور ویرانہ تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کھجوریں کاٹ دی گئیں، مشرکوں کی قبریں اکھیڑی گئیں اور ویرانے کو ہموار کر دیا گیا اور لوگوں نے کھجوروں (کے تنوں) کو ایک قطار میں

اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

قبلے کی جانب گاڑ دیا اور دروازے کے (طور پر) دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: اور لوگ (صحابہ) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ تھے، وہ کہتے تھے: اے اللہ! بے شک آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، اس لیے تو انصار اور مہاجروں کی نصرت فرما۔

[١١٧٤] ١٠-(..) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.

[1174] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابوتیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد بنانے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١١٧٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1175] (معاذ کے بجائے) خالد، یعنی ابن حارث نے روایت کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ...... (آگے) سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكَعْبَةِ) (التحفة ٥٥)

باب:2- بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلے کی تبدیلی

[١١٧٦] ١١-(٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ﴾ [البقرة: ١٤٤] فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَحَدَّثَهُمْ، فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

[1176] ابو احوص نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (رخ کرکے) نماز پڑھی یہاں تک کہ سورۂ بقرہ کی آیت: ''اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے رخ کعبہ کی طرف کرو'' اتری۔ یہ آیت اس وقت اتری جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی (یہ حکم سن کر) چلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، وہ (مسجد بنی حارثہ میں، جس کا نام اس واقعے کے بعد مسجد قبلتین پڑ گیا) نماز پڑھ رہے تھے، اس

نے انھیں یہ (حکم) بتایا تو انھوں نے (اثنائے نماز ہی میں) اپنے چہرے بیت اللہ کی طرف کر لیے۔

[١١٧٧] ١٢-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

[1177] سفیان (ثوری) سے روایت ہے، کہا: مجھے ابواسحاق نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، پھر ہمارا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

[١١٧٨] ١٣-(٥٢٦) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

[1178] عبدالعزیز بن مسلم اور مالک بن انس نے اپنی اپنی سندوں سے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اسی اثنا میں ان کے پاس آنے والا ایک شخص (عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ رات (گزشتہ دن کے آخری حصے میں) رسول اللہ ﷺ پر قرآن اترا۔ اور آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ کعبہ کی طرف رخ کریں، لہٰذا تم لوگ بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ ان کے رخ شام کی طرف تھے تو (اسی وقت) وہ سب کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

[١١٧٩] ١٤-(..) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1179] موسیٰ بن عقبہ نے نافع اور عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، ان کے پاس ایک آدمی آیا...... باقی حدیث امام مالک کی (سابقہ) روایت کی طرح ہے۔

[١١٨٠] ١٥-(٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[1180] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٤٤] فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً، فَنَادٰى: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ. فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، پھر یہ آیت اتری: ''ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف پھرتا ہوا دیکھ رہے ہیں، ہم ضرور آپ کا رخ اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، لہٰذا آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔'' بنوسلمہ کا ایک آدمی (عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) گزرا، (اس وقت) لوگ (مسجد قباء میں) صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اور ایک رکعت اس سے پہلے پڑھ چکے تھے، اس نے آواز دی: سنو! قبلہ تبدیل کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ وہ جس حالت میں تھے اسی میں (رکوع ہی کے عالم میں) قبلے کی طرف پھر گئے۔

فائدہ: 1178 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ حدیث: 1180 میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قباء والوں کو فجر کی نماز میں قبلے کی تبدیلی کا علم ہوا۔ اس سے قبل حدیث: 1176 میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے مطابق یہ نماز عصر کا واقعہ تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دراصل یہ دو الگ الگ واقعے ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو واقعہ مذکور ہے، وہ مسجد بنوسلمہ (مسجد قبلتین) کا واقعہ ہے۔ انھیں عصر کے وقت اس کا علم ہوا۔ دوسرا واقعہ قباء کا ہے، وہاں کے نمازیوں کو فجر کی نماز کے دوران میں نئے حکم کا علم ہوا۔ دونوں مسجدوں کے نمازیوں نے نماز کے دوران ہی میں رخ تبدیل کر لیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ، وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا، وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ) (التحفة ٥٦)

باب:3- قبروں پر مسجد بنانے، اس میں تصویریں رکھنے اور قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

[١١٨١] ١٦-(٥٢٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَّعْنِي الْقَطَّانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً - رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ، فِيهَا تَصَاوِيرُ - لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أُولٰئِكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ

[1181] یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے حدیث سنائی، کہا: مجھے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس گرجے کا تذکرہ، جو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں آویزاں تھیں، کیا: ''بلاشبہ وہ لوگ (قدیم سے ایسے ہی تھے کہ) جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے

تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

روز اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

[١١٨٢] ١٧-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1182] وکیع نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی کہ آپ کے مرض الموت میں لوگوں نے آپ کے سامنے آپس میں بات چیت کی تو ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا...... پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[١١٨٣] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَنِيسَةً رَّأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ. بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[1183] (یحییٰ اور وکیع کے بجائے) ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ازواجِ نبی ﷺ نے ایک کنیسے کا ذکر کیا جو انھوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا، اسے (کنیسہ) ماریہ کہا جاتا تھا...... (آگے) ان (پہلے راویوں) کی حدیث کی طرح ہے۔

[١١٨٤] ١٩-(٥٢٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِّنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ».

[1184] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے کہا: ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شیبان نے ہلال بن ابی حمید سے حدیث سنائی، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس سے آپ اٹھ نہ سکے (جاں بر نہ ہوئے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔''

قَالَتْ: فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا.

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس لیے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو ظاہر رکھا جاتا لیکن یہ ڈر تھا کہ اسے مسجد بنا لیا جائے گا۔ (اس لیے اللہ کی مشیت سے وہ حجرہ مبارکہ میں بنائی گئی۔)

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: وَلَوْلَا ذَاكَ. لَمْ يَذْكُرْ: قَالَتْ.

ابن ابی شیبہ کی روایت میں فلولا کی جگہ ولولا (اور اگر) کے الفاظ ہیں اور اس سے پہلے قالت (انھوں نے کہا)

کا لفظ نہیں کہا۔

[١١٨٥] ٢٠-(٥٣٠) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».

[1185] سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

[١١٨٦] ٢١-(..) وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».

[1186] (سعید کے بجائے) یزید بن اصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔''

[١١٨٧] ٢٢-(٥٣١) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ، وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

[1187] عبید اللہ بن عبد اللہ (بن مسعود) نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر (وفات کے لمحے) طاری ہوئے تو آپ اپنی ایک چادر اپنے چہرے پر ڈالتے تھے اور جب جی گھبراتا تو اسے چہرے سے ہٹا لیتے تھے، آپ اسی حالت میں تھے کہ آپ نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو! انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔'' آپ ان جیسا عمل کرنے سے ڈرا رہے تھے۔

[١١٨٨] ٢٣-(٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

[1188] حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے، جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل

ابْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ بِخَمْسٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا. أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَّسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ».

بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔"

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا) (التحفة ٥٧)

باب:4- مساجد کی تعمیر کی فضیلت اور اس کی تلقین

[١١٨٩] ٢٤-(٥٣٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِّلّٰهِ» قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالٰى بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ».

[1189] ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ دونوں نے ہمیں حدیث بیان کی۔ (کہا:) ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو نے خبر دی کہ بکیر نے ان سے حدیث بیان کی، انھیں عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبیداللہ خولانی سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو، جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی نئے سرے سے تعمیر کے وقت لوگوں نے ان کے بارے میں باتیں کیں، یہ کہتے سنا: تم نے بہت باتیں کی ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: "جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی" بکیر نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے یہ کہا: "اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی چاہتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔"

وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى فِي رِوَايَتِهِ: «مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ». [انظر: ٧٤٧٠]

احمد بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ''جنت میں اس جیسا (گھر)'' کہا۔

[١١٩٠] ٢٥-(..) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّحْمُودِ ابْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ؛ فَأَحَبُّوا أَنْ يَّدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِّلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ».

[1190] حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو نئے سرے سے تعمیر کرنا چاہا تو لوگوں نے اسے پسند نہ کیا، ان کی خواہش تھی کہ وہ اسے اس کی حالت پر رہنے دیں، اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کی خاطر کوئی مسجد بنائی، اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا (گھر) تعمیر کرے گا۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ النُّدْبِ إِلٰى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ، وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ) (التحفة ٥٨)

باب:5- رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا افضل ہے، تطبیق (ہتھیلیوں کو جوڑ کر، انگلیوں کو پیوستہ کر کے، انھیں گھٹنوں کے درمیان رکھنا) منسوخ ہے

[١١٩١] ٢٦-(٥٣٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، قَالَا: أَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ، فَقَالَ: أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا. قَالَ: فَقُومُوا فَصَلُّوا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ. قَالَ: وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ. قَالَ: فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا. قَالَ: فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ. قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ:

[1191] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے اسود اور علقمہ سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ پوچھنے لگے: جو (حکمران اور ان کے ساتھ تاخیر سے نماز پڑھنے والے ان کے پیروکار) تم سے پیچھے ہیں، انھوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ انھوں نے کہا: اٹھو اور نماز پڑھو۔ انھوں نے ہمیں اذان اور اقامت کہنے کا حکم نہ دیا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انھوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کر دیا۔ جب انھوں نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر

إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِّيقَاتِهَا، وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَّعَهُمْ سُبْحَةً، وَّإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا، وَّإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَلْيَحْنِ، وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ، فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرَاهُمْ.

رکھے، انھوں نے ہمارے ہاتھوں پر ہلکا سا مارا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ انھوں نے جب نماز پڑھ لی تو کہا: یقیناً آیندہ تمھارے ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے اور ان کے اوقات کو مرنے والوں کی آخری جھلملاہٹ کی طرح تنگ کر دیں گے۔ جب تم ان کو دیکھو کہ انھوں نے یہ (کام شروع) کر لیا ہے تو تم (ہر) نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔ اور جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب تم تین سے زیادہ ہو تو تم میں سے ایک امام بن جائے اور جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے بازو اپنی رانوں پر پھیلا دے اور جھکے اور اپنی ہتھیلیاں جوڑ لے، (ایسا لگتا ہے) جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی (ایک دوسری میں) پیوستہ انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اور (انگلیاں پیوست کر کے) انھیں دکھائیں۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا۔ ظاہر ہے اس سے فتنے کا خدشہ تھا۔ وہ کچھ مسائل میں متفرد تھے۔ دو ساتھیوں کو دائیں بائیں کھڑا کر کے ان کی امامت کرانا ان کا تفرد ہے۔ صحابہ اور فقہائے محدثین نے اسے اختیار نہیں کیا۔ اسی طرح رکوع میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر، ان کی انگلیاں ایک دوسری میں پیوست کر کے انھیں رانوں کے درمیان رکھنا بھی ان کا تفرد ہے۔ حقیقتاً یہ طریقہ منسوخ ہے۔ دیکھیے حدیث: 1194۔

[١١٩٢] ٢٧-(..) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّجَرِيرٍ: فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

[1192] علی بن مسہر، جریر اور مفضل نے مختلف سندوں کے ساتھ اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ وہ دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے...... آگے ابو معاویہ کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ ابن مُسہر اور جریر کی روایت میں (آخری حصہ) اس طرح ہے: جیسے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مخالف جانب آئی ہوئی (ایک دوسری میں پیوست) انگلیاں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ رکوع کی حالت میں ہیں۔

اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ رَاكِعٌ.

[١١٩٣] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ؟ قَالَا: نَعَمْ. فَقَامَ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ رَكَعْنَا، فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا، ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1193] (اعمش کے بجائے) منصور نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ اور اسود سے روایت کی کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے پوچھا: جو تمھارے پیچھے ہیں انھوں نے نماز پڑھ لی؟ دونوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے، ان میں سے ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں طرف (کھڑا) کیا، پھر ہم نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے، انھوں نے ہمارے ہاتھوں پر (ہلکا سا) مارا، پھر اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لیے اور ان کو اپنی رانوں کے درمیان رکھا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آنے والے اشخاص سے پوچھا کہ جن کو چھوڑ کر وہ ان کے پاس آئے ہیں، کیا انھوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ دونوں کا جواب تھا: ہاں، جبکہ حدیث: 1191 میں ہے کہ دونوں نے کہا: انھوں نے نماز نہیں پڑھی۔ یہ روایت مفصل ہے اور یہی درست ہے۔ آخری روایت: 1193 میں غالباً ابراہیم نخعی سے نیچے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔ اسی لیے امام مسلم رحمہ اللہ مفصل اور صحیح روایت کو پہلے لائے ہیں۔ بعض شارحین نے اسے متعدد واقعات پر بھی محمول کیا ہے۔ والله أعلم بالصواب.

[١١٩٤] ٢٩-(٥٣٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي، قَالَ: وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ. فَقَالَ لِي أَبِي: اِضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ. قَالَ: ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ: إِنَّا نُهِينَا عَنْ هٰذَا، وَأُمِرْنَا أَنْ نَّضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

[1194] ابوعَوانہ نے ابویعفور سے اور انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھے تو مجھے میرے والد نے کہا: اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو۔ انھوں (مصعب) نے کہا: میں نے دوبارہ یہی کام کیا تو انھوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور کہا: ہمیں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہتھیلیاں گھٹنوں پر ٹکائیں۔

[١١٩٥] (...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[1195] ابوالاحوص اور سفیان نے ابو یعفور سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ ''ہمیں روک دیا گیا'' تک حدیث بیان کی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: فَنُهِينَا عَنْهُ، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

ہے، ان دونوں نے اس کے بعد والا جملہ بیان نہیں کیا۔

[١١٩٦] ٣٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هٰكَذَا، يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَقَالَ أَبِي: إِنَّا قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ.

[1196] وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے زبیر بن عدی سے اور انھوں نے مصعب بن سعد سے روایت کی، کہا: میں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح کر لیا، یعنی ان کو جوڑ کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا: ہم اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے) کا حکم دیا گیا۔

[١١٩٧] ٣١-(...) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَضَرَبَ يَدَيَّ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ.

[1197] عیسیٰ بن یونس نے بھی اسی سند کے ساتھ مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی، جب میں نے رکوع کیا تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دونوں (ہاتھوں) کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا، اس پر انھوں نے میرے ہاتھوں پر مارا، پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: ہم ایسے ہی کیا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ (ہاتھوں کو) اٹھا کر گھٹنوں پر رکھیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ) (التحفة ٥٩)

باب:6- اقعاء کے طریقے سے ایڑیوں پر بیٹھنے کا جواز

[١١٩٨] ٣٢-(٥٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَالَ:

[1198] حضرت طاوس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں پیروں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ ہم نے ان سے عرض کی: ہمارا تو خیال ہے کہ یہ انسان (یا اگر را کی زیر کے ساتھ رِجل پڑھا جائے تو پاؤں) پر زیادتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: (نہیں) بلکہ یہ تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

هِيَ السُّنَّةُ. فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ.
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ.

فائدہ: اِقعاء کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان کا پچھلا حصہ زمین پر ہو اور پاؤں دونوں جانب یا گھٹنے کھڑے ہوں۔ یہ ممنوع ہے۔ اگر کوئی انسان دونوں پاؤں جوڑ کر ان پر بیٹھے تو ایسا اقعاء ممنوع نہیں بلکہ مسنون ہے۔ محدثین اس پر متفق ہیں کہ اقعاء کبھی کبھار کا عمل ہے۔ آپ ﷺ کا معمول یہی تھا کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بایاں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھتے۔ آخری تشہد میں آپ بایاں پاؤں دائیں طرف آگے کر کے بیٹھتے۔ اسے تَوَرُّک کہا گیا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ) (التحفة ٦٠)

باب:7- نماز کے دوران میں بات چیت کی حرمت اور پہلے جواز کا منسوخ ہونا

[١١٩٩] ٣٣-(٥٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ! فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ! مَا شَأْنُكُمْ؟ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي، لٰكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي! مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ، فَوَاللهِ! مَا كَهَرَنِي، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ

[1199] ہم سے ابوجعفر محمد بن صباح اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ۔۔ حدیث کے لفظوں میں بھی دونوں ایک دوسرے کے قریب ہیں ۔۔ دونوں نے کہا: ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حجاج صوّاف سے، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: يَرْحَمُكَ اللّٰه ''اللہ تجھ پر رحم کرے۔'' لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تم سب کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ مجھے گھور رہے ہو پھر وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انھیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں خاموش رہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی مُعلِّم (سکھانے والا) نہیں

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ» أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ» قَالَ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَايَصُدَّنَّهُمْ» وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: «فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ» قَالَ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». [انظر: ٥٨١٣]

قَالَ: وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّي قِبَلَ أُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ؛ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ عَنْ غَنَمِهَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ، آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ، لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: «ائْتِنِي بِهَا» فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ لَهَا: «أَيْنَ اللهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ. قَالَ: «أَعْتِقْهَا، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

دیکھا! اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ نماز ہے اس میں کسی قسم کی گفتگو روا نہیں ہے، یہ تو بس تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔'' یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ابھی تھوڑا عرصہ پہلے جاہلیت میں تھا، اور اللہ نے اسلام سے نواز دیا ہے، ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو کاہنوں (پیش گوئی کرنے والوں) کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جانا۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو بدشگونی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ایسی بات ہے جو وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں (ایک طرح کا وہم ہے) یہ (وہم) انھیں (ان کے) کسی کام سے نہ روکے۔'' (محمد) ابن صباح نے روایت کی: ''یہ تمھیں کسی صورت (اپنے کاموں سے) نہ روکے۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان کے موافق ہو جائیں وہ تو صحیح ہو سکتی ہیں'' (لیکن اب اس کا جاننا مشکل ہے۔)'' (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ نے) کہا: میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کے اطراف میں میری بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں اس طرف جا نکلا تو بھیڑیا اس کی بکریوں سے ایک بکری لے جا چکا تھا۔ میں بھی بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوں، مجھے بھی اسی طرح افسوس ہوتا ہے جس طرح ان کو ہوتا ہے (مجھے صبر کرنا چاہیے تھا) لیکن میں نے اسے زور سے ایک تھپڑ جڑ دیا، اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میری اس حرکت کو میرے لیے بڑی (غلط) حرکت قرار دیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے میرے

پاس لے آؤ۔'' میں اسے لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ نے پوچھا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، یہ مومنہ ہے۔''

[١٢٠٠] (..) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1200] اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

[١٢٠١] ٣٤-(٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا».

[1201] ابن فضیل نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کو، جب آپ نماز میں ہوتے تھے سلام کہا کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے، ہم نے آپ کو (نماز میں) سلام کہا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نماز میں آپ کو سلام کہا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''نماز میں (اس کی اپنی) مشغولیت ہوتی ہے۔''

[١٢٠٢] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1202] اعمش سے (ابن فضیل کے بجائے) ہُریم بن سفیان نے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث بیان کی۔

[١٢٠٣] ٣٥-(٥٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ: يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ

[1203] ہُشَیم نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے حارث بن شُبَیل سے، انھوں نے ابوعَمرو شیبانی سے اور انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نماز میں بات چیت کر لیا کرتے تھے، ایک آدمی نماز میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت اتری، ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قٰنِتِيْنَ﴾ ''اللہ کے حضور انتہائی خشوع وخضوع

قَـٰنِتِينَ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ، وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ.

کے عالم میں کھڑے ہو'' تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور ہمیں گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔

[١٢٠٤] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1204] (ہشیم کے بجائے) عبداللہ بن نمیر، وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٢٠٥] ٣٦-(٥٤٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ - قَالَ قُتَيْبَةُ: يُصَلِّي - فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: «إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَّأَنَا أُصَلِّي» وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الشَّرْقِ.

[1205] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے اپنی اپنی سند کے ساتھ لیث (بن سعد) سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا، پھر میں آپ کو آ کر ملا، آپ سفر میں تھے ـ قتیبہ نے کہا: آپ نماز پڑھ رہے تھے ـ میں نے آپ کو سلام کہا، آپ نے مجھے اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلوایا اور فرمایا: ''ابھی تم نے سلام کہا جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔'' اور اس وقت (سواری پر نماز پڑھتے ہوئے) آپ کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

[١٢٠٦] ٣٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ. فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى بَعِيرِهِ، فَكَلَّمْتُهُ، فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ - ثُمَّ كَلَّمْتُهُ، فَقَالَ لِي هٰكَذَا - فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ - وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي».

[1206] زہیر نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کام کے لیے بھیجا اور آپ بنومصطلق کی طرف جا رہے تھے، میں واپسی پر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ سے بات کی تو آپ نے مجھے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا ـ زہیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا ـ میں نے دوبارہ بات کی تو مجھے اس طرح (اشارے سے کچھ) کہا ـ زہیر نے بھی اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا ـ اور میں سن رہا تھا کہ آپ قراءت فرما رہے ہیں، آپ (رکوع و سجود کے لیے) سر سے اشارہ فرماتے تھے، جب

آپ فارغ ہوئے تو پوچھا: ''جس کام کے لیے میں نے بھیجا تھا تم نے (اس کے بارے میں) کیا کیا؟ مجھے تم سے گفتگو کرنے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

قَالَ زُهَيْرٌ: وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ.

زہیر نے کہا: ابو زبیر کعبہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے، ابو زبیر نے بنو مصطلق کی طرف اشارہ کیا اور انھوں (ابو زبیر) نے ہاتھ سے قبلے کی دوسری سمت کی طرف اشارہ کیا (سواری پر نماز کے دوران میں آپ کا رخ کعبہ کی طرف نہیں تھا۔)

[١٢٠٧] ٣٨-(..) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي فِي سَفَرٍ، فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ، فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي».

[1207] حماد بن زید نے کثیر (بن شِنْظِیر) سے، انھوں نے عطاء سے اور انھوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا، میں واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلے کے بجائے دوسری طرف تھا، میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، جب آپ نے سلام پھیر لیا تو فرمایا: ''تمھارے سلام کا جواب دینے سے مجھے صرف اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

[١٢٠٨] (..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ. بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

[1208] عبدالوارث بن سعید نے کہا: ہمیں کثیر بن شنظیر نے حدیث سنائی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کی غرض سے بھیجا...... آگے حماد بن زید کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ، وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ، وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦١)

باب:8- نماز کے دوران میں شیطان پر لعنت بھیجنے، اس سے پناہ مانگنے اور تھوڑے سے عمل کا جواز

[١٢٠٩] ٣٩-(٥٤١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ؛ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، وَإِنَّ اللهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتّٰى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ - أَوْ كُلُّكُمْ - ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﷺ: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي﴾ [ص:٣٥]. فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا».

وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ: شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ.

[1209] اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور نے کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں محمد نے، جو ابن زیاد ہے، حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ رات ایک سرکش جن مجھ پر حملے کرنے لگا تا کہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا تو میں نے زور سے اس کا گلا گھونٹا اور یہ ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح کو تم سب دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان ﷺ کا یہ قول یاد آ گیا: ”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو“ (تو میں نے اسے چھوڑ دیا) اور اللہ نے اس (جن) کو رسوا کر کے لوٹا دیا۔“

ابن منصور نے کہا: شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی۔

[١٢١٠] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ: «فَذَعَتُّهُ». وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: «فَدَعَتُّهُ».

[1210] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی۔ اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں شبابہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابن جعفر اور شبابہ) نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی۔ ابن جعفر کی روایت میں ”میں نے اس کا گلا گھونٹا“ کے الفاظ نہیں جبکہ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا: ”میں نے اسے پیچھے دھکا دیا۔“

[١٢١١] ٤٠-(٥٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَّقُولُ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ» ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ

[1211] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قیام (کی حالت) میں تھے کہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔“ آپ نے یہ تین بار کہا اور آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، گویا کہ آپ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم نے

مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَّ يَدَكَ. قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ، جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي. فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَدْتُّ أَخْذَهُ، وَاللهِ! لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَّلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ».

آپ کو نماز میں کچھ کہتے سنا ہے جو اس سے پہلے آپ کو کبھی کہتے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ (آگے) بڑھایا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین دفعہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' کہا، پھر میں نے تین بار کہا: میں تجھ پر اللہ کی کامل لعنت بھیجتا ہوں۔ وہ پھر بھی پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کر لیا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ والوں کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٢)

باب:9- نماز میں بچوں کو اٹھانے کا جواز

[١٢١٢] ٤١-(٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا؟ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ.

[1212] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں امام مالک نے حدیث سنائی۔ دوسری سند میں یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک سے کہا: کیا آپ کو عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سُلیم زُرقی سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی زینب اور ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے، جب آپ کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرتے تو اسے (زمین پر) بٹھا دیتے تھے؟ یحییٰ نے کہا: امام مالک نے جواب دیا: ہاں (یہ روایت مجھے سنائی تھی۔)

[١٢١٣] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

[1213] عثمان بن ابی سلیمان اور ابن عجلان دونوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر کو عمرو بن سُلیم زُرقی سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ، وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا.

سے روایت کی، کہا: میں نے نبیِ اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ لوگوں کی امامت کر رہے تھے، اور ابو العاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا، جو نبیِ اکرم ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں، آپ کے کندھے پر تھیں، جب آپ رکوع میں جاتے تو انھیں کندھے سے اتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو پھر سے انھیں اٹھا لیتے۔

[١٢١٤] ٤٣-(..) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا.

[1214] بکیر (بن عبداللہ) نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا آپ کی گردن پر تھیں، جب آپ سجدہ کرتے تو انھیں اتار دیتے۔

[١٢١٥] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ، خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ.

[1215] سعید مقبری نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے...... (آگے) مذکورہ بالا راویوں کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں (سعید مقبری) نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس نماز میں آپ نے لوگوں کی امامت فرمائی تھی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٣)

باب:10- نماز میں ایک دو قدم چلنے کا جواز

[١٢١٦] ٤٤-(٥٤٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1216] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے خبر

يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَفَرًا جَاؤُوا إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ، مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ، وَمَنْ عَمِلَهُ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ. قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! فَحَدِّثْنَا. قَالَ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ - قَالَ أَبُوحَازِمٍ: إِنَّهُ لَيُسَمِّيهَا يَوْمَئِذٍ - «اُنْظُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِّي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا». فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ. ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ، فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَيْهِ، فَكَبَّرَ، وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي».

دی کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے منبر نبوی کے بارے میں بحث کی تھی کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہے؟ انھوں (سہل رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی کا ہے اور اسے کس نے بنایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب پہلے دن اس پر بیٹھے تھے، میں نے آپ کو دیکھا تھا۔ میں (ابوحازم) نے کہا: ابوعباس! پھر تو (آپ) ہمیں (اس کی) تفصیل بتائیے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ ابوحازم نے کہا: وہ اس دن اس کا نام بھی بتا رہے تھے اور کہا۔ ''اپنے بڑھئی غلام کو دیکھو (اور کہو) وہ میرے لیے لکڑیاں (جوڑ کر منبر) بنا دے تاکہ میں اس پر سے لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ تو اس نے یہ تین سیڑھیاں بنائیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے اس جگہ رکھ دیا گیا اور یہ مدینہ کے جنگل کے درخت جھاؤ (کی لکڑی) سے بنا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی جبکہ آپ منبر ہی پر تھے، پھر آپ (نے رکوع سے سر اٹھایا) اٹھے اور الٹے پاؤں نیچے اترے اور منبر کی جڑ میں (جہاں وہ رکھا ہوا تھا) سجدہ کیا، پھر دوبارہ وہی کیا (منبر پر کھڑے ہو گئے) حتی کہ نماز پوری کر کے فارغ ہوئے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تاکہ تم (مجھے دیکھتے ہوئے) میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

[١٢١٧] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ: أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ

[1217] یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبد، قاری قرشی نے کہا: مجھے ابوحازم نے حدیث سنائی کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، نیز سفیان بن عیینہ نے ابوحازم سے حدیث سنائی کہ لوگ

السَّاعِدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِّنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ. نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: نبیِ اکرم ﷺ کا منبر کس (لکڑی) سے (بنا ہوا) ہے...... (آگے) ابن ابی حازم کی روایت کی حدیث کی طرح ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٤)

باب: 11- نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

[١٢١٨] ٤٦-(٥٤٥) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1218] حکم بن موسیٰ قنطری نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے حدیث سنائی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد اور ابواسامہ نے حدیث سنائی، ان سب نے ہشام سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی پہلو پر ہاتھ رکھے ہوئے نماز پڑھے۔ امام مسلم کے استاد ابوبکر کی روایت میں (نبی ﷺ کے بجائے) ''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٦٥)

باب: 12- نماز میں (ایک سے زیادہ بار) کنکریاں صاف کرنا اور مٹی کو برابر کرنا مکروہ ہے

[١٢١٩] ٤٧-(٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُّعَيْقِيبٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ، يَعْنِي الْحَصٰى، قَالَ: «إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَوَاحِدَةً».

[1219] ہمیں وکیع نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ہشام دستوائی نے حدیث سنائی، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں ہاتھ سے کنکریاں صاف کرنے کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ''اگر تمھارے لیے اسے کیے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار (کرلو۔)''

[١٢٢٠] ٤٨-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُعَيْقِيبٍ؛ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَاحِدَةٌ».

[1220] یحییٰ بن سعید نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے نماز (کے دوران) میں ہاتھ سے (کنکریاں وغیرہ) صاف کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”ایک بار (کی جا سکتی ہیں۔)“

[١٢٢١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ.

[1221] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند سے حدیث سنائی اور (عَنْ مُعَيْقِيبٍ کے بجائے) حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ کہا۔

[١٢٢٢] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا، فَوَاحِدَةً».

[1222] (ہشام کے بجائے) شیبان نے یحییٰ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں جو سجدے کی جگہ کی مٹی برابر کرتا ہے، فرمایا: ”اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو ایک بار کرو۔“

(المعجم ١٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٦٦)

باب:13- دورانِ نماز یا نماز کے علاوہ مسجد میں تھوک (یا گلے کی آلائش) پھینکنا ممنوع ہے

[١٢٢٣] ٥٠-(٥٤٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ؛ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى».

[1223] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد کی) قبلے والی دیوار (کی سمت) میں بلغم ملا تھوک لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے۔“

[١٢٢٤] ٥١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. إِلَّا الضَّحَّاكَ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ. بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1224] عبیداللہ، لیث بن سعد، ایوب، ضحاک بن عثمان اور موسیٰ بن عقبہ سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا۔ سوائے ضحاک کے کہ ان کی روایت میں (مسجد کے قبلے کے بجائے) ''قبلے (کی سمت) میں'' کے الفاظ ہیں...... (آگے) امام مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت ہے۔

[١٢٢٥] ٥٢-(٥٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ، وَلٰكِنْ يَّبْزُقُ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

[1225] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا تو آپ نے اسے ایک کنکر کے ذریعے سے کھرچ ڈالا، پھر آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دائیں یا سامنے تھوکے، البتہ وہ (اگر کچی زمین یا ریت پر نماز پڑھ رہا ہے تو) اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

[١٢٢٦] (..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

[1226] (سفیان کے بجائے) یونس اور ابراہیم نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بلغم ملا تھوک دیکھا...... (آگے) ابن عیینہ کی حدیث کے مانند ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[١٢٢٧] (٥٤٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِيءَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ.

[1227] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلے کی دیوار پر تھوک یا رینٹ یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا۔

[١٢٢٨] ٥٣-(٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ؟ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ؟ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ، تَحْتَ قَدَمِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا» وَوَصَفَ الْقَاسِمُ، فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ.

[1228] ابن عُلَيَّہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں قاسم بن مہران سے، انھوں نے ابورافع سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلے (کی سمت) میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو کیا (ہوجاتا) ہے، وہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے، پھر اپنے سامنے بلغم پھینک دیتا ہے؟ کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کی طرف رخ کیا جائے، اس کے منہ کے سامنے تھوک دیا جائے؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص کھنگار پھینکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں جانب قدم کے نیچے پھینکے، اگر اس کی گنجائش نہ پائے تو ایسے کرلے۔'' قاسم نے اس کی وضاحت میں اپنے کپڑے میں تھوکا، پھر اس کے ایک حصے کو دوسرے پر رگڑ دیا۔

[١٢٢٩] (..) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ

[1229] (ابن علیہ کے بجائے) عبدالوارث، ہُشیم اور شعبہ نے قاسم بن مہران سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عُلیہ کی حدیث کی طرح (روایت بیان کی۔) ہشیم کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کپڑے کا

عُلَيَّةَ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

ایک حصہ دوسرے حصے پر لوٹا (رگڑ) رہے ہیں۔ (اس طرح مسجد میں گندگی نہیں پھیلتی اور کپڑے کو باہر لے جا کر دھویا جا سکتا ہے۔)

[١٢٣٠] ٥٤-(٥٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ».

[1230] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کرتا ہے، اس لیے وہ نہ اپنے سامنے تھوکے نہ ہی دائیں طرف، البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے (تھوک لے۔)''

[١٢٣١] ٥٥-(٥٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[1231] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا ایک گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ (اگر فرش کچا ہے تو) اسے دفن کر دیا جائے۔''

[١٢٣٢] ٥٦-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلتَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[1232] (ابوعوانہ کے بجائے) شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسجد میں تھوکنا ایک گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔''

[١٢٣٣] ٥٧-(٥٥٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ

[1233] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو دیکھا، اس کے برے اعمال میں بلغم کو پایا جو مسجد میں ہوتا ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔''

أُمَّتِي، حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ».

[١٢٣٤] ٥٨-(٥٥٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ. فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ.

[1234] کہمس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کی اقتدا میں) نماز ادا کی، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے (گلے سے) بلغم نکالا اور (چونکہ پاؤں کے نیچے ریت تھی اس لیے) اسے اپنے جوتے سے مسل دیا۔

[١٢٣٥] ٥٩-(..) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى.

[1235] جُرَیری نے ابوعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز پڑھی۔ کہا: آپ نے گلے سے بلغم نکالا اور اسے اپنے بائیں جوتے سے مسل ڈالا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ) (التحفة ٦٧)

باب: 14- جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز

[١٢٣٦] ٦٠-(٥٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1236] بشر بن مفضل نے ہمیں ابومسلمہ سعید بن یزید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[١٢٣٧] (..) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا. بِمِثْلِهِ.

[1237] (بشر کے بجائے) عَبّاد بن عوّام نے کہا: ہمیں ابومسلمہ سعید بن یزید نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا...... (آگے) پہلی روایت کی طرح ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَّهُ أَعْلَامٌ) (التحفة ٦٨)

باب:15- نقش ونگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

[١٢٣٨] ٦١-(٥٥٦) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ وَّقَالَ: «شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ، فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَّائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ».

[1238] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بیل بوٹوں والی ایک منقش چادر میں نماز پڑھی اور فرمایا: ''اس کے بیل بوٹوں نے مجھے مشغول کر دیا تھا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور (اس کے بدلے) مجھے انجانی چادر لا دو۔''

[١٢٣٩] ٦٢-(..) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ، فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: «اِذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلٰى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي».

[1239] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک بیل بوٹوں والی منقش چادر پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس کے نقش ونگار پر آپ کی نظر پڑی، جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ منقش چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور مجھے اس کی (سادہ) انجانی چادر لا دو کیونکہ اس نے ابھی میری نماز سے میری توجہ ہٹا دی تھی۔''

[١٢٤٠] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَّهَا عَلَمٌ، فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ، وَّأَخَذَ كِسَاءً لَّهُ أَنْبِجَانِيًّا.

[1240] (ابن شہاب زہری کے بجائے) ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک منقش چادر تھی جس پر بیل بوٹے بنے ہوئے تھے، نماز میں آپ کا خیال اس کی طرف چلا جاتا تھا، آپ نے وہ ابوجہم کو دے دی اور اس کی (بیل بوٹوں کے بغیر سادہ) انجانی چادر اس سے لے لی۔ (یہ چادر آذربیجان کے ایک شہر انجان کی طرف منسوب تھی۔)

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ، وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْحَدَثِ وَنَحْوِهِ)
(التحفة ٦٩)

باب:16-انسان جو کھانا فوراً تناول کرنا چاہتا ہے اس کی موجودگی میں اور فطری ضرورت روکتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے

[١٢٤١] ٦٤-(٥٥٧) أَخْبَرَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ».

[1241] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا آ جائے اور نماز کے لیے تکبیر (بھی) کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

[١٢٤٢] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ».

[1242] عمرو (بن حارث) نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا پیش کر دیا جائے اور نماز کا (بھی) وقت ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانے کی ابتدا کرو اور (نماز کے لیے) اپنا رات کا کھانا چھوڑنے میں عجلت نہ کرو۔'' (اس زمانے میں رات کا کھانا مغرب کے قریب ہی کھایا جاتا تھا۔)

[١٢٤٣] ٦٥-(٥٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّحَفْصٌ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ.

[1243] ابن نمیر، حفص اور وکیع نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح ابن عیینہ نے زہری سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[١٢٤٤] ٦٦-(٥٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

[1244] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا رات کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو کھانے سے ابتدا کرو اور وہ (شخص) نماز کے لیے ہرگز جلدی نہ کرے یہاں تک کہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ، وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ».

اس (کھانے) سے فارغ ہو جائے۔"

[١٢٤٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ مُوسٰى، عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1245] موسیٰ بن عقبہ، ابن جریج اور ایوب سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی۔

[١٢٤٦] ٦٧-(٥٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، قَالَ: تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيثًا، وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً، وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا؟ أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ، هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ. قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا. فَلَمَّا رَأٰى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ. قَالَتْ: أَيْنَ؟ قَالَ: أُصَلِّي. قَالَتِ: اجْلِسْ. قَالَ: إِنِّي أُصَلِّي. قَالَتِ: اجْلِسْ غُدَرُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ».

[1246] حاتم بن اسماعیل نے (ابوحزرہ) یعقوب بن مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق) سے روایت کی، کہا: میں نے اور قاسم (بن محمد بن ابی بکر صدیق) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھے ہوئے) گفتگو کی۔ قاسم زبان کی شدید غلطیاں کرنے والے انسان تھے، وہ ایک کنیز کے بیٹے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: کیا بات ہے تم میرے اس بھتیجے کی طرح کیوں گفتگو نہیں کرتے؟ ہاں، میں جانتی ہوں (تم میں) یہ بات کہاں سے آئی ہے، اس کو اس کی ماں نے ادب (گفتگو کا طریقہ) سکھایا اور تمھیں تمھاری ماں نے سکھایا۔ اس پر قاسم ناراض ہو گئے اور ان کے خلاف دل میں غصہ کیا، پھر جب انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دسترخوان آتے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہاں جاتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نماز پڑھنے لگا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے کہا: میں نے نماز پڑھنی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیٹھ جاؤ، دھوکے باز! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کھانا

سامنے آ جائے تو نماز نہیں۔ اور نہ وہ (شخص نماز پڑھے) جس پر پیشاب پاخانہ کی ضرورت غالب آ رہی ہو۔''

[١٢٤٧] (..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

[1247] اسماعیل بن جعفر نے کہا: مجھے ابوحزرہ القاص (یعقوب بن مجاہد) نے عبداللہ بن ابی عتیق سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور حدیث میں قاسم کا واقعہ بیان نہ کیا۔

(المعجم ١٧) - **(بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ)**

(التحفة ٧٠)

باب:17- جس شخص نے لہسن، پیاز، گندنا یا ان جیسی کوئی ناگوار بو والی چیز کھائی ہو تو اس کے لیے بو ختم ہونے تک مسجد میں جانے کی ممانعت اور اسے مسجد سے نکالنا

[١٢٤٨] ٦٨-(٥٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ».

قَالَ زُهَيْرٌ: فِي غَزْوَةٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ.

[انظر: ٥٠٠٨]

[1248] محمد بن مثنیٰ اور زہیر بن حرب دونوں نے کہا: یحییٰ قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''جس نے اس پودے ـــ آپ کی مراد لہسن تھا ـــ میں سے کچھ کھایا ہو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔''

زہیر نے صرف غزوہ کہا، خیبر کا نام نہیں لیا۔

[١٢٤٩] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[1249] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس ترکاری میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا» يَعْنِي الثُّومَ.

قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جائے۔'' آپ کی مراد لہسن سے تھی۔

[١٢٥٠] ٧٠-(٥٦٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا، وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا».

[1250] عبدالعزیز سے، جو صہیب کے بیٹے ہیں، روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس پودے میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔''

[١٢٥١] ٧١-(٥٦٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ».

[1251] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس پودے میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف دے۔''

[١٢٥٢] ٧٢-(٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا. فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ».

[1252] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا۔ سو (ایک مرتبہ) ہم ضرورت سے مجبور ہو گئے اور انھیں کھا لیا تو آپ نے فرمایا: ''جس نے اس بدبودار سبزی میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، فرشتے بھی یقیناً اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

[١٢٥٣] ٧٣-(..) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[1253] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: - وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ زَعَمَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهُ رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا» إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ. فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي».

کہا: مجھے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا۔۔ حرملہ کی روایت میں ہے، ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو یقین تھا۔۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجدوں سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔“ اور ایسا ہوا کہ (ایک دفعہ) آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں، آپ نے ان سے کچھ بو محسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو ان ترکاریوں کے بارے میں بتایا گیا جو اس میں (ڈالی گئی) تھیں تو آپ نے اسے، اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے پاس لے جانے کو کہا۔ جب اس نے بھی اسے دیکھ کر (آپ کی ناپسندیدگی کی بنا پر) اس کو ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم کھا لو کیونکہ میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم سرگوشی نہیں کرتے ہو۔“ (اس سے فرشتے مراد ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کی روایت میں اس بات کی صراحت موجود ہے۔)

[١٢٥٤] ٧٤-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، الثُّومِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ».

[1254] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ ترکاری لہسن کھایا۔۔“ اور ایک دفعہ فرمایا: ”جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا۔۔ تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے (بھی) ان چیزوں سے اذیت محسوس کرتے ہیں جن سے آدم کے بیٹے اذیت محسوس کرتے ہیں۔“

[١٢٥٥] ٧٥-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ:

[1255] محمد بن بکر اور عبدالرزاق نے (دو مختلف سندوں سے روایت کرتے ہوئے) کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس پودے۔۔ آپ کی مراد لہسن سے تھی۔۔ میں

«مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا» وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ.

سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔" اور انھوں (ابن جریج) نے پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٢٥٦] ٧٦-(٥٦٥) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ، فَوَقَعْنَا، أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ - الثُّومِ - وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ» فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لِي، وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا».

[1256] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم خیبر کی فتح سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ہم، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، اس ترکاری۔لہسن۔ پر جا پڑے، لوگ بھوکے تھے اور ہم نے اسے خوب اچھی طرح کھایا، پھر ہم مسجد کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ نے بو محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: "جس نے اس بدبودار پودے میں سے کچھ کھایا ہے وہ مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے۔" اس پر لوگ کہنے لگے: (لہسن) حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اے لوگو! ایسی چیز کو حرام کرنا میرے ہاتھ میں نہیں جسے اللہ نے میرے لیے حلال کر دیا ہے لیکن یہ ایسا پودا ہے جس کی بو مجھے ناپسند ہے۔"

[١٢٥٧] ٧٧-(٥٦٦) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ، وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ، فَرُحْنَا إِلَيْهِ، فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ، وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيحُهَا.

[1257] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ (ایک دفعہ) پیاز کے ایک کھیت کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے کچھ لوگ اترے اور اس میں سے کچھ کھا لیا، اور دوسروں نے نہ کھایا۔ ہم آپ کے پاس گئے تو آپ نے ان لوگوں کو (قریب) بلا لیا جنھوں نے پیاز نہیں کھایا تھا اور دوسرے (جنھوں نے پیاز کھایا تھا) انھیں پیچھے کر دیا یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو گئی۔

[١٢٥٨] ٧٨-(٥٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

[1258] ہشام نے کہا: ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے اور انھوں نے حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعے کے دن خطبہ دیا اور نبیِ اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا

خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَّقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، وَّإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي، وَإِنَّ أَقْوَامًا يَّأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِّيُضَيِّعَ دِينَهُ، وَلَا خِلَافَتَهُ، وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ، فَالْخِلَافَةُ شُورٰى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَّإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَّطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ، الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ. ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَّا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَّا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَّقْضِي بِهَا مَنْ يَّقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَمْرِهِمْ. ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ

تذکرہ کیا، کہا: میں نے خواب دیکھا ہے، جیسے ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماری ہیں اور اس کو میں اپنی موت قریب آنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا۔ اور کچھ قبائل مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں کسی کو اپنا جانشیں بنا دوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضائع نہیں ہونے دے گا، نہ اپنی خلافت کو اور نہ اس شریعت کو جس کے ساتھ اس نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اگر مجھے جلد موت آ جائے تو خلافت ان چھ حضرات کے باہمی مشورے سے طے ہو گی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ جن کو میں نے اسلام کی خاطر اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے، وہ اس امر (خلافت) پر اعتراض کریں گے، اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے، پھر میں اپنے بعد جو (حل طلب) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے میرے نزدیک کلالہ کی وراثت کے مسئلے سے بڑھ کر کوئی مسئلہ زیادہ اہم نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلے کے بارے میں اتنی دفعہ رجوع نہیں کیا جتنی دفعہ کلالہ کے بارے میں کیا اور آپ نے (بھی) میرے ساتھ کسی مسئلے میں اس قدر سختی نہیں برتی جتنی میرے ساتھ آپ نے اس مسئلے میں سختی کی حتی کہ آپ نے انگلی میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: ''اے عمر! کیا گرمی کے موسم میں اترنے والی آیت تمھارے لیے کافی نہیں جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے؟'' میں اگر زندہ رہا تو میں اس مسئلے (کلالہ) کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ (ہر انسان) جو قرآن پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے اس کے مطابق فیصلہ کر سکے گا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں شہروں کے گورنروں کے بارے میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے لوگوں پر انھیں صرف اس لیے مقرر کر کے بھیجا کہ وہ ان سے انصاف کریں اور لوگوں کو ان کے دین اور

بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

ان کے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے اموالِ فے ان میں تقسیم کریں اور اگر لوگوں کے معاملات میں انھیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسے میرے سامنے پیش کریں۔ پھر اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو، میں انھیں (بو کے اعتبار سے) بُرے پودے ہی سمجھتا ہوں، یہ پیاز اور لہسن ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب مسجد میں آپ کو کسی آدمی سے ان کی بو آتی تو آپ اسے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم صادر فرماتے، لہٰذا جو شخص انھیں کھانا چاہتا ہے وہ انھیں پکا کر ان کی بو مار دے۔

[١٢٥٩] (..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1259] سعید بن ابی عروبہ اور شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ) (التحفة ٧١)

باب:18- مسجد میں گم شدہ جانور کا اعلان کرنے کی ممانعت، ایسا اعلان سننے والا کیا کہے؟

[١٢٦٠] ٧٩-(٥٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا».

[1260] ابن وہب نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے حَیوہ سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے شداد بن ہاد کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں کسی گم شدہ جانور کے بارے میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: اللہ تمھارا جانور تمھیں نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے

نہیں بنائی گئیں۔“

[١٢٦١] (..) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْأَسْوَدِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1261] (ابن وہب کے بجائے) مُقرِی نے حَیوہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٢٦٢] ٨٠-(٥٦٩) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ».

[1262] سفیان ثوری نے ہمیں خبر دی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کیا اور کہا: جو سرخ اونٹ (کی نشاندہی) کے لیے آواز دے گا۔ تو نبی ﷺ فرمانے لگے: ”تجھے (تیرا اونٹ) نہ ملے، مسجدیں صرف انھی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے انھیں بنایا گیا۔“ (یعنی عبادت اور اللہ کے ذکر کے لیے۔)

[١٢٦٣] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى، قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ».

[1263] ابو سنان نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ (ایک بار) جب نبی ﷺ نے نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: جو سرخ اونٹ (کی نشاندہی) کے لیے آواز دے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم (اپنا اونٹ) نہ پاؤ، مساجد صرف انھی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے انھیں بنایا گیا۔“

[١٢٦٤] (..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ. فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[1264] محمد بن شیبہ نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے (سلیمان) بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ چکے تو ایک بدوی آیا اور مسجد کے دروازے سے اپنا سر اندر کیا...... پھر ان دونوں کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ، رَوٰى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَّهُشَيْمٌ وَّجَرِيرٌ وَّغَيْرُهُمْ مِّنَ الْكُوفِيِّينَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: محمد بن شیبہ سے مراد ابونَعامہ شیبہ بن نَعامہ ہے جس سے مسعر، ہشیم، جریر اور دوسرے کوفی راویوں نے روایت کی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ) (التحفة ٧٢)

باب:19- نماز میں بھول جانے اور سجدۂ سہو کا بیان

[١٢٦٥] ٨٢-(٣٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ، حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٨٥٦]

[1265] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ کر اسے التباس (شبہ) میں ڈالتا ہے حتی کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں۔ تم میں سے کوئی جب یہ (کیفیت) پائے تو وہ (آخری تشہد میں) بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لے۔''

[١٢٦٦] (..) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1266] سفیان بن عیینہ اور لیث بن سعد نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[١٢٦٧] ٨٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ

[1267] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث سنائی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز مار رہا ہوتا ہے تاکہ اذان (کی آواز) نہ سنے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو (واپس) آتا ہے، پھر جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو آ جاتا ہے تاکہ انسان اور اس کے دل کے درمیان

وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ».

خیال آرائی شروع کروائے، وہ کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو۔ وہ چیزیں (اسے یاد کراتا ہے) جو اسے یاد نہیں ہوتیں حتی کہ وہ شخص یوں ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔"

[١٢٦٨] ٨٤-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلّٰى وَلَهُ ضُرَاطٌ». فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَزَادَ: «فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ، وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ».

[1268] عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے....." آگے اوپر کی روایت کی طرح ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا: "اسے رغبت اور امید دلاتا ہے اور اسے اس کی ایسی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہیں ہوتیں۔"

[١٢٦٩] ٨٥-(٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1269] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایک نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر (تیسری کے لیے) کھڑے ہو گئے اور (درمیان کے تشہد کے لیے) نہ بیٹھے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے نماز پوری کر لی اور ہم آپ کے سلام کے انتظار میں تھے تو آپ نے تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔

[١٢٧٠] ٨٦-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ

[1270] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ سے، جو بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں، جب آپ کو (دوسری رکعت کے بعد) بیٹھنا تھا، کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے بیٹھے بیٹھے ہر سجدے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سلام

جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

سے پہلے دو سجدے کیے، اور لوگوں نے بھی (تشہد کے لیے) بیٹھنے کی جگہ، جو آپ بھول گئے تھے، آپ کے ساتھ دو سجدے کیے۔

[١٢٧١] ٨٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ، فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1271] (ابن شہاب کے بجائے) یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحَینہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کے بعد جہاں نماز میں آپ کا بیٹھنے کا ارادہ تھا، (وہاں) کھڑے ہو گئے، آپ نے اپنی نماز جاری رکھی۔ پھر جب نماز کے آخر میں پہنچے تو سلام سے پہلے سجدے کیے، اس کے بعد سلام پھیرا۔

[١٢٧٢] ٨٨-(٥٧١) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى؟ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا، شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ، كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ».

[1272] سلیمان بن بلال نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ تین یا چار؟ تو وہ شک کو چھوڑ دے اور جتنی رکعتوں پر اسے یقین ہے ان پر بنیاد رکھے (تین یقینی ہیں تو چوتھی پڑھ لے) پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت (چھ رکعتیں) کر دیں گے اور اگر اس نے چار کی تکمیل کر لی تھی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت و رسوائی کا باعث ہوں گے۔''

[١٢٧٣] (....) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ: «يَسْجُدُ

[1273] داود بن قیس نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس کے معنی کے مطابق یہ کہا: وہ ''(نمازی) سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔'' جس طرح سلیمان بن بلال نے کہا۔

سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ»، كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ.

[١٢٧٤] ٨٩-(٥٧٢) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: زَادَ أَوْ نَقَصَ -فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ».

[1274] جریر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی ــ ابراہیم نے کہا: آپ نے اس میں زیادتی یا کمی کر دی ــ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نئی چیز (تبدیلی) آ گئی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ (راوی نے کہا:) آپ نے اپنے پاؤں موڑے، قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: ''اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوتی تو میں تمھیں بتا دیتا، لیکن میں ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ صحیح کی جستجو کرے اور اس کے مطابق (نماز کی) تکمیل کرے، پھر (سہو کے) دو سجدے کر لے۔''

[١٢٧٥] ٩٠-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ مَّنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1275] ابن بشر اور وکیع دونوں نے مسعر سے اور انھوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ: «فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ»، وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

ابن بشر کی روایت میں ہے: ''وہ غور کرے کہ اس میں سے صحت کے قریب تر کیا ہے؟'' اور وکیع کی روایت میں ہے: ''وہ صحیح (صورت کو یاد کرنے) کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٦] (....) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ مَنْصُورٌ: «فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ».

[1276] وہیب بن خالد نے کہا: ہمیں منصور نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ منصور نے کہا: ''وہ غور کرے کہ اس میں صحت کے قریب تر کیا ہے۔''

[١٢٧٧] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

[1277] سفیان نے منصور سے مذکورہ سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''وہ صحیح کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٨] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ إِلَى الصَّوَابِ».

[1278] شعبہ نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''اس میں جو صحیح کے قریب تر ہے اس کی جستجو کرے۔''

[١٢٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يُرٰى أَنَّهُ الصَّوَابُ».

[1279] فضیل بن عیاض نے منصور سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا: ''وہ اس کی جستجو کرے جسے وہ صحیح سمجھتا ہے۔''

[١٢٨٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ، وَقَالَ: «فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ».

[1280] عبدالعزیز بن عبدالصمد نے منصور سے ان سب راویوں کی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: ''وہ صحیح کی جستجو کرے۔''

[١٢٨١] ٩١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1281] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز (میں) پانچ رکعات پڑھا دیں، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' صحابہ نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ تو آپ نے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٢] ٩٢-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا.

[1282] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ادریس نے حسن بن عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم (بن سوید) سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے انھیں پانچ رکعات پڑھائیں۔

[١٢٨٣] (..) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ: يَاأَبَا شِبْلٍ! قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ: كَلَّا، مَا فَعَلْتُ. قَالُوا: بَلٰى. قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ، وَأَنَا غُلَامٌ. فَقُلْتُ: بَلٰى، قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ لِي: وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ! تَقُولُ ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا، فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «لَا» قَالُوا: فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ» وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: «فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ».

[1283] عثمان بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ لفظ انھی کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے حسن بن عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے روایت کی، کہا: ہمیں علقمہ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا: ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ انھوں نے کہا: بالکل نہیں، میں نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔) ابراہیم نے کہا: میں لوگوں کے کنارے (والے حصے) میں تھا اور بچہ تھا، میں نے کہا: ہاں! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا: ایک آنکھ والے! تو بھی یہی کہتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو وہ مڑے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھا دیں، جب آپ مڑے تو لوگوں نے آپس میں کھسر پھسر شروع کر دی۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا ہوا ہے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' لوگوں نے کہا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ تو آپ پلٹے، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا، پھر فرمایا: ''میں تمھاری ہی طرح کا انسان ہوں، میں (بھی) بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔''

ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو وہ دو سجدے کر لے۔''

[١٢٨٤] ٩٣-(..) وَحَدَّثَنَاهُ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا. فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ، وَأَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ». ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

[1284] عبدالرحمان بن اسود نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' صحابہ نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح انسان ہوں، میں بھی اسی طرح یاد رکھتا ہوں، جس طرح تم یاد رکھتے ہو اور میں (بھی) اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو۔'' پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٥] ٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَزَادَ أَوْ نَقَصَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالْوَهْمُ مِنِّي - فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ». ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1285] (علی) بن مسہر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں کچھ کمی یا اضافہ کر دیا۔ ابراہیم نے کہا کہ یہاں وہم مجھے ہوا ہے، علقمہ کو نہیں۔ عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح انسان ہی ہوں، میں بھی بھولتا ہوں، جیسے تم بھولتے ہو، اس لیے جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے رخ (قبلہ کی طرف) پھیرا اور دو سجدے کیے۔

[١٢٨٦] ٩٥-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

[1286] حفص اور ابومعاویہ نے اعمش سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سلام اور گفتگو کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٧] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَايْمُ اللهِ! مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي - قَالَ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: «لَا» قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ: «إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

[1287] زائدہ نے سلیمان (اعمش) سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے زیادہ پڑھا دی تھی یا کم۔ ابراہیم نے کہا: اللہ کی قسم! یہ (وہم) میری طرف سے ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تو ہم نے آپ کو جو آپ نے کیا تھا اس سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب آدمی زیادتی یا کمی کر لے تو وہ دو سجدے کرے۔'' (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس کے بعد آپ نے دو سجدے کیے۔

[١٢٨٨] ٩٧-(٥٧٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتٰى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يَّتَكَلَّمَا، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ [قَالُوا] قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَمِينًا وَّشِمَالًا. فَقَالَ: «مَا يَقُولُ ذُوالْيَدَيْنِ؟» قَالُوا: صَدَقَ، لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ.

[1288] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن سیرین سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے بعد کی ایک نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر قبلے کی سمت (گڑے ہوئے) کھجور کے ایک تنے کے پاس آئے اور غصے کی کیفیت میں اس سے ٹیک لگالی۔ لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود (بھی) تھے، انھوں نے آپ کی ہیبت کی بنا پر گفتگو نہ کی جبکہ جلد باز لوگ (نماز پڑھتے ہی) نکل گئے، اور کہنے لگے: نماز میں کمی ہوگئی ہے۔ تو ذوالیدین (نامی شخص) کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز مختصر کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے دائیں اور بائیں دیکھ کر پوچھا: ''ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: سچ کہہ رہا ہے، آپ نے دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ نے دو رکعتیں (مزید) پڑھیں اور سلام پھیر دیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سر اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور سر اٹھایا۔

قَالَ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ: وَسَلَّمَ.

(محمد بن سیرین نے) کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا کہ انھوں نے کہا: اور سلام پھیرا۔

[١٢٨٩] ٩٨-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ. بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[1289] (سفیان کے بجائے) حماد نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ایوب نے محمد بن سیرین سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی...... آگے سفیان (بن عیینہ) کے ہم معنی حدیث (سنائی۔)

[١٢٩٠] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَارَسُولَ اللهِ! أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ» فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللهِ! فَأَتَمَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

[1290] ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ابوسفیان سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین (نامی شخص) کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کوئی کام نہیں ہوا۔'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کوئی ایک کام تو ہوا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: ''کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے جو نماز رہ گئی تھی پوری کی، پھر بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

[١٢٩١] (..) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ!

[1291] علی بن مبارک نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا تو بنو سُلیم کا ایک آدمی آپ کے قریب آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟...... اور آگے (سابقہ) حدیث بیان کی۔

أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[١٢٩٢] ١٠٠-(..) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ، سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ، وَّاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[1292] شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (اقتدا میں) ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، اس پر بنی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہوا...... آگے (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی۔

[١٢٩٣] ١٠١-(٥٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ، وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَصَدَقَ هٰذَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

[1293] اسماعیل بن ابراہیم نے خالد (حذاء) سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعات پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر تشریف لے گئے تو ایک آدمی جسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ سے جو (سہو) ہوا تھا اس کا آپ کے سامنے تذکرہ کیا، آپ غصے کی حالت میں، چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے حتی کہ لوگوں کے پاس آ پہنچے اور پوچھا: ''کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

فائدہ: زیادہ تر احادیث اور زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تھا۔ غالباً بعد کے راویوں میں سے کسی کو وہم ہوا ہے۔ ترجیح دو رکعتوں والی روایت کو حاصل ہے۔ (فتح الباري، حديث: 1229)

[١٢٩٤] ١٠٢-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ

[1294] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا، پھر اٹھ کر اپنے حجرے میں داخل ہو گئے، ایک (لمبے) چوڑے ہاتھوں والا آدمی کھڑا ہوا اور

الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! فَخَرَجَ مُغْضَبًا، فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ پھر آپ غصے کے عالم میں نکلے اور چھوڑی ہوئی رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا، پھر سہو کے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ) (التحفة ٧٣)

باب: 20- سجدۂ تلاوت کا بیان

[١٢٩٥] ١٠٣-(٥٧٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِّمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

[1295] یحییٰ بن سعید قطان نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپ اس سورت کی تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا اور سجدہ کرتے تو ہم (سب) بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، حتی کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

[١٢٩٦] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا، حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِّيَسْجُدَ فِيهِ، فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

[1296] محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: بسا اوقات رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدے (والی آیت) سے گزرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے، آپ کے پاس ہماری بھیڑ لگ جاتی حتی کہ ہم میں سے بعض کو سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ ملتی (یہ سجدہ) نماز کے علاوہ ہوتا تھا۔

[١٢٩٧] ١٠٥-(٥٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿وَالنَّجْمِ﴾، فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ

[1297] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا، مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگا لی اور کہا: میرے لیے یہی

مَنْ كَانَ مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

کافی ہے۔ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے بعد میں دیکھا، اسے کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

[١٢٩٨] ١٠٦-(٥٧٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ: لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ، وَّزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾، فَلَمْ يَسْجُدْ.

[1298] عطاء بن یسار نے (اپنے شاگرد ابن قسیط کو) بتایا کہ انھوں نے امام کے ساتھ (قرآن کی کسی سورت کی) قراءت کرنے کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ انھوں نے کہا: امام کے ساتھ (فاتحہ کے سوا) کچھ نہ پڑھے اور کہا: انھوں (زید رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى﴾ پڑھی تو آپ نے سجدہ نہ کیا۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ امام آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو مقتدی بھی جس نے خود وہ آیت تلاوت نہیں کی، اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ حدیث کے اگلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت فرض عین نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ صورت ابتدائی دور میں تھی، بعد میں آپ ﷺ نے ہمیشہ سجدۂ تلاوت کا اہتمام فرمایا۔

[١٢٩٩] ١٠٧-(٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾. فَسَجَدَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا.

[1299] اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے سورۂ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا، پھر جب سلام پھیرا تو انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

[١٣٠٠] (..) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

[1300] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٠١] ١٠٨-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾.

[1301] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

[١٣٠٢] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. وَ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ﴾.

[1302] صفوان بن سُلیم نے بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

[١٣٠٣] (..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1303] عبیداللہ بن ابی جعفر نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند بیان کیا۔

[١٣٠٤] ١١٠-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. فَسَجَدَ فِيهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ فَقَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا.

[1304] عبیداللہ بن معاذ عنبری اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے حدیث سنائی، انھوں نے بکر (بن عبداللہ مزنی) سے اور انھوں نے ابورافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انھوں نے ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے پوچھا: یہ سجدہ کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اس میں ابوالقاسم (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پیچھے سجدہ کیا، اس لیے میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ (ﷺ) سے جاملوں۔ (محمد) بن عبدالاعلیٰ نے کہا: میں بھی ہمیشہ یہ سجدہ کرتا ہوں۔

[١٣٠٥] (..) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا: خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1305] عیسیٰ بن یونس، یزید بن زریع اور سُلیم بن اخضر سب نے (سلیمان) تیمی سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی لیکن انھوں نے خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ (ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے) کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٣٠٦] ١١١-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾. فَقُلْتُ: تَسْجُدُ فِيهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَأَيْتُ خَلِيلِي ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ: النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1306] شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ سے اور انھوں نے ابورافع سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے اپنے خلیل ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا، اس لیے میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ ان سے جا ملوں۔

شعبہ نے کہا: میں نے (عطاء سے) پوچھا: (خلیل سے مراد) نبی اکرم ﷺ ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ) (التحفة ٧٤)

باب: 21- نماز میں بیٹھنے کا طریقہ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنے کی کیفیت

[١٣٠٧] ١١٢-(٥٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ

[1307] عثمان بن حکیم نے کہا: عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور اپنی پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا لیتے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

فائدہ: اپنے بائیں پاؤں کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان رکھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنے کے بجائے بچھا لینا بھی آپ سے ثابت ہے۔ اس کا مقصد غالباً یہ ہے کہ جب کسی بنا پر آپ ﷺ کے معمول بہ طریقے پر بیٹھنا ممکن نہ ہو تو اس طرح کی کسی تبدیلی کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے۔ کوشش یہی ہو کہ ایسی حالت میں بھی دونوں ہاتھ رانوں اور گھٹنوں پر رہیں۔

[١٣٠٨] ١١٣-(..) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ.

[1308] ابن عجلان نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب (نماز میں) بیٹھ کر دعا کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں گھٹنے کو اپنی بائیں ہتھیلی کے اندر لے لیتے (پکڑ لیتے۔)

[١٣٠٩] ١١٤-(٥٨٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

[1309] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے اور انگوٹھے سے ملنے والی دائیں ہاتھ کی انگلی (شہادت کی انگلی) اٹھا کر اس سے دعا کرتے اور اس حالت میں آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے بائیں گھٹنے پر ہوتا، اسے (آپ) اس (گھٹنے) پر پھیلائے ہوتے۔

[١٣١٠] ١١٥-(..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

[1310] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور انگلیوں سے ترپن (53)

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

کی گرہ بناتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

فائدہ: گنتی کے اشارے میں انگشت شہادت کو آزاد رکھتے ہوئے انگوٹھے کو بڑی انگلی پر رکھنے کا مطلب '53' کا عدد تھا۔ تشہد کے دوران آپ ﷺ انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے باقی انگلیوں کو موڑ کر رکھتے اور انگوٹھے کو بڑی انگلی سے ملاتے جس طرح ترپن کا اشارہ ہوا کرتا تھا۔

[١٣١١] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، فَقَالَ: اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ. قُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا. وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى.

[1311] امام مالک نے مسلم بن ابی مریم سے اور انھوں نے علی بن عبدالرحمان مُعاوی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ میں نماز کے دوران (بے خیالی کے عالم میں نیچے پڑی ہوئی) کنکریوں سے کھیل رہا تھا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو مجھے منع کیا اور کہا: ویسے کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بتایا: جب آپ نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

[١٣١٢] (..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّزَادَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُّسْلِمٍ، ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ.

[1312] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے مسلم بن ابی مریم سے حدیث سنائی، انھوں نے علی بن عبدالرحمان مُعاوی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی...... پھر سفیان نے مالک کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور (سفیان کے شاگرد ابن ابی عمر نے) یہ اضافہ کیا کہ سفیان نے کہا: یحییٰ بن سعید نے ہمیں یہ حدیث مسلم (بن ابی مریم) سے بیان کی تھی، پھر مسلم (بن ابی مریم) نے خود مجھے یہ حدیث سنائی۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا، وَكَيْفِيَّتِهِ) (التحفة ٧٥)

باب:22- نماز ختم کرنے کے لیے اس سے فارغ ہوتے وقت سلام پھیرنا اور اس کی کیفیت

[١٣١٣] ١١٧-(٥٨١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَّى عَلِقَهَا؟.

قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ.

[1313] زُہیر بن حرب نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حَکَم اور منصور سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے ابو معمر سے روایت کی کہ ایک حاکم جو مکہ میں تھا دو طرف سلام پھیرتا تھا۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کہاں سے اس سنت سے وابستہ ہوا ہے؟

حکم نے اپنی حدیث میں کہا: (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا) رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

[١٣١٤] ١١٨-(..) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ قَالَ شُعْبَةُ - رَفَعَهُ مَرَّةً -: أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَّى عَلِقَهَا؟.

[1314] احمد بن حنبل نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ شعبہ نے کہا: ــ حَکَم نے ایک بار یہ روایت مرفوع بیان کی ــ کہ ایک حاکم یا ایک آدمی نے دو طرف سلام پھیرا تو عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس نے یہ (سنت) کہاں سے اپنا لی ہے؟ (گویا اس دور کے حاکموں نے ایسی سنتیں بھی ترک کی ہوئی تھیں۔ جس نے اہتمام کیا صحابہ نے اسے سراہا۔ محدثین کی کاوشوں سے یہ سب سنتیں زندہ ہوئیں۔)

[١٣١٥] ١١٩-(٥٨٢) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ.

[1315] عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی دائیں اور اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے دیکھا کرتا تھا حتی کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)

(التحفة ٧٦)

باب:23- نماز کے بعد ذکر کرنا

[١٣١٦] ١٢٠-(٥٨٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو. قَالَ: أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبَدٍ، ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

[1316] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے ابومعبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی، بعد میں (بھول جانے کی وجہ سے) اس سے انکار کر دیا، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کا پتہ تکبیر سے چلتا تھا۔

[١٣١٧] ١٢١-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ.

قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ. وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهٰذَا. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

[1317] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ابومعبد کو ابن عباس کے حوالے سے بتاتے ہوئے سنا، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔

عمرو نے کہا: میں نے اس روایت کا (بعد میں) ابومعبد کے سامنے ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا اور کہا: میں نے تمھیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی۔

[١٣١٨] ١٢٢-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَنَّهُ

[1318] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابومعبد نے انھیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ جب لوگ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اس کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم ﷺ کے دور میں (رائج) تھا اور (ابومعبد نے) کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب لوگ سلام پھیرتے تو مجھے اس بات کا علم اسی (بلند آواز کے ساتھ کیے گئے ذکر) سے ہوتا تھا۔

قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كُنْتُ أَعْلَمُ ، إِذَا انْصَرَفُوا ، بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ .

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) (التحفة ٧٧)

باب:24- تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگنا مستحب ہے

[١٣١٩] ١٢٣-(٥٨٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى . قَالَ هٰرُونُ : حَدَّثَنَا ، وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ ، وَهِيَ تَقُولُ : هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ ؟ قَالَتْ : فَارْتَاعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ : «إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ» قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ ؟» قَالَتْ عَائِشَةُ : فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ ، يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

[1319] عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک یہودی عورت موجود تھی اور وہ کہہ رہی تھی: کیا تمھیں پتہ ہے کہ قبروں میں تمھارا امتحان ہو گا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر رسول اللہ ﷺ خوفزدہ ہو گئے اور فرمایا: ''یہود ہی کی آزمائش ہو گی۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: کچھ دن گزرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پتہ چلا مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢٠] ١٢٤-(٥٨٥) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ . قَالَ حَرْمَلَةُ : أَخْبَرَنَا ، وَقَالَ الْآخَرَانِ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، بَعْدَ ذٰلِكَ ، يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

[1320] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (یہودی عورت والے) اس (واقعے) کے بعد آپ ﷺ سے سنا، آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢١] ١٢٥-(٥٨٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[1321] ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے مسروق سے اور

حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا، وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ، فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَقَالَ: «صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ» ثُمَّ قَالَتْ: فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، فِي صَلَاةٍ، إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مدینہ کے یہودیوں کی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھیاں میرے گھر آئیں اور انھوں نے کہا: قبروں والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان دونوں کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق کے لیے ہاں تک کہنا گوارا نہ کیا، وہ چلی گئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مدینہ کی بوڑھی یہودی عورتوں میں سے دو بوڑھیاں آئی تھیں، ان کا خیال تھا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ آپ نے (کچھ دن گزرنے کے بعد) فرمایا: ''ان دونوں نے سچ کہا تھا۔ (قبروں میں) ان (کافروں، گناہ گاروں) کو ایسا عذاب ہوتا ہے کہ اسے مویشی بھی سنتے ہیں۔'' اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[١٣٢٢] ١٢٦-(..) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. وَفِيهِ. قَالَتْ: وَمَا صَلّٰى صَلَاةً، بَعْدَ ذٰلِكَ، إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[1322] (ابووائل کے بجائے) اشعث کے والد (ابوشعثاء سُلیم محاربی) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔ اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: آپ نے اس کے بعد جو نماز بھی پڑھی میں نے آپ سے سنا کہ آپ اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٧٨)

باب:25- نماز میں کن چیزوں سے پناہ مانگی جاتی ہے؟

[١٣٢٣] ١٢٧-(٥٨٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ

[1323] حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں، دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ، مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

[١٣٢٤] ١٢٨-(٥٨٨) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ ابْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[انظر: ١٣٢٦]

[1324] وکیع نے کہا: ہمیں اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن ابی عائشہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز (اوزاعی نے) یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔'' کہے: ''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[١٣٢٥] ١٢٩-(٥٨٩) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ

[1325] نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ کا طالب ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض (میں پھنس جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کسی کہنے والے نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ قرض سے کس قدر پناہ مانگتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

فَأَخْلَفَ». [انظر: ٦٨٧١]

[١٣٢٦] ١٣٠-(٥٨٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[راجع: ١٣٢٤]

[1326] ولید بن مسلم نے کہا: مجھے اوزاعی نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حسان بن عطیہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے محمد بن ابی عائشہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

[١٣٢٧] وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ» وَلَمْ يَذْكُرِ «الْآخِرَ».

[1327] ہِقل بن زیاد اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اوزاعی کی مذکورہ سند سے یہی حدیث روایت کی، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی تشہد سے فارغ ہو......'' انھوں نے الآخر (آخری تشہد) کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٣٢٨] ١٣١-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[1328] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: اللہ کے نبی ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

[١٣٢٩] ١٣٢-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

[1329] عمرو (بن دینار) نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

الدَّجَّالِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[١٣٣٠] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1330] طاوس کے بیٹے (عبداللہ) نے اپنے والد طاوس سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٣١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1331] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٣٣٢] ١٣٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

[1332] عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

[١٣٣٣] ١٣٤-(٥٩٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[1333] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان (سب صحابہ) کو اس دعا کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جس طرح انھیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''سب کہو: اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ: أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ؟ فَقَالَ: لَا. قَالَ: أَعِدْ صَلَاتَكَ. لِأَنَّ طَاوُسًا رَّوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ، أَوْ كَمَا قَالَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی کہ طاوس نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تم نے اپنی نماز میں یہ دعا مانگی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر طاوس نے کہا: دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ انھوں نے (حدیث میں مذکور) یہ دعا تین یا چار صحابہ سے روایت کی یا جیسے انھوں نے کہا۔ (یعنی جتنے صحابہ

سے انھوں نے کہا۔)

(المعجم ٢٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَبَيَانِ صِفَتِهِ) (التحفة ٧٩)

باب:26- نماز کے بعد ذکر کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ

[١٣٣٤] ١٣٥-(٥٩١) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ - اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1334] ولید نے اوزاعی سے، انھوں نے ابوعمار ــ ان کا نام شداد بن عبداللہ ہے ــ سے، انھوں نے ابواسماء سے اور انھوں نے حضرت ثوبان ﷛ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ''اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحبِ رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!''

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْإِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ.

ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہے۔

[١٣٣٥] ١٣٦-(٥٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا سَلَّمَ، لَمْ يَقْعُدْ، إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1335] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومعاویہ نے عاصم سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ ذکر پڑھنے تک ہی (قبلہ رخ) بیٹھتے: اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ''اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحبِ رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!'' ابن نمیر کی روایت

میں: يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یَا کے اضافے کے ساتھ) ہے۔

[١٣٣٦] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1336] ابوخالد احمر نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یَا کے اضافے کے ساتھ) کہا۔

[١٣٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ - وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا - : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ».

[1337] شعبہ نے عاصم اور خالد سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن حارث سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر وہ (شعبہ یَا کے اضافے کے ساتھ) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہا کرتے تھے۔

[١٣٣٨] ١٣٧-(٥٩٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[انظر: ٤٤٨٣]

[1338] منصور نے مسیّب بن رافع سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (ان کے مطالبے پر) معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو فرماتے: ''ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے، وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دے اسے کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے کوئی اسے دے سکنے والا نہیں، اور تیرے سامنے کسی شان والے کو اس کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

[١٣٣٩] (.....) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا:

[1339] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکُریب اور احمد بن سنان نے ہمیں حدیث بیان کی، ان سب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَأَبُوكُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ، وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے مسیّب بن رافع سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔ ابوبکر اور ابوکریب نے اپنی روایت میں کہا: (وراد نے) کہا: مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات مجھے لکھوائی اور میں نے یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجی۔

[١٣٤٠] (..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ: أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ - كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ -: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

[1340] ابن جریج نے کہا: مجھے عبدہ بن ابی لبابہ نے خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ورّاد نے کہا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ جبکہ یہ تحریر ان (مغیرہ) کی خاطر ورّاد نے لکھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب وہ سلام پھیرتے تو کہتے...... (آگے ایسے ہی ہے) جیسے ان دونوں (منصور اور اعمش) کی حدیث ہے، سوائے آپ ﷺ کے قول وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے، انھوں (ابن جریج) نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٣٤١] (..) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ - قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ.

[1341] ابن عون نے ابوسعید سے، انھوں نے ورّاد سے۔ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ روایت کی، کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا (مسئلہ دریافت کیا) ......(آگے) منصور اور اعمش کی حدیث کے مطابق (ہے۔)

[١٣٤٢] ١٣٨-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى

[1342] سفیان نے کہا: ہمیں عبدہ بن ابی لبابہ اور عبدالملک بن عمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ

الْمُغِيرَةِ: أُكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انھوں نے انھیں لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آپ نماز ختم کر لیتے تو فرماتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے، وہی شکر وستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دینا چاہے اسے کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے کوئی اسے دے سکنے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی شان والے کو اس کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔“

[١٣٤٣] ١٣٩-(٥٩٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، حِينَ يُسَلِّمُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ». وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[1343] محمد کے والد عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، کہا: (عبداللہ) بن زبیر ؓ سلام پھیر کر ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے: ”ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی الہ ومعبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل وکرم اسی کا ہے، خوبصورت تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔“ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے لا الہ الا اللہ والے یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

[١٣٤٤] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ

[1344] عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اور

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَّهُمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. وَّقَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

انھوں نے اپنے خاندان کے مولیٰ ابوزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتے تھے (آگے) ابن نمیر کی روایت کے مانند ہے اور انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا: پھر ابن زبیر کہتے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان (کلمات) کو بلند آواز سے کہتے تھے۔

[١٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ: فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[1345] (ہشام کے بجائے) حجاج بن ابی عثمان نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز یا نمازوں کے آخر میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے ......(آگے) ہشام بن عروہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٣٤٦] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّه سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ، فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1346] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ابوزبیر مکی نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ نماز کے بعد سلام پھیرتے تو کہتے ...... (بقیہ روایت) ان دونوں (ہشام اور حجاج) کی (مذکورہ بالا) روایت کے مانند ہے، اور آخر میں کہا: وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے۔

[١٣٤٧] ١٤٢-(٥٩٥) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ -: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ

[1347] عاصم بن نضر تیمی نے کہا: ہمیں معتمر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی نیز (ایک اور سند سے) قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں لیث نے ابن عجلان سے حدیث سنائی، ان دونوں (عبیداللہ اور ابن عجلان) نے سُمَیّ سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔ یہ قتیبہ کی روایت کردہ حدیث ہے ۔ کہ کچھ تنگدست مہاجر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

ﷺ. فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ» قَالُوا: بَلٰى، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ مَرَّةً».

حاضر ہوئے اور گزارش کی: بلند درجے اور دائمی نعمت تو زیادہ مال والے لوگ لے گئے! آپ نے پوچھا: ''وہ کیسے؟'' انھوں نے کہا: وہ اسی طرح نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جبکہ ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ (بندھے ہوؤں اور غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جبکہ ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا پھر میں تمھیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جس سے تم ان لوگوں کو پالو گے جو تم سے سبقت لے گئے ہیں اور اس کے ذریعے سے ان سے بھی سبقت لے جاؤ گے جو تم سے بعد (آنے والے) ہیں؟ اور تم سے وہی افضل ہوگا جو تمھاری طرح عمل کرے گا۔'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! (ضرور بتائیں۔) آپ نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح، تکبیر اور تحمید (سبحان اللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور الحمد للّٰہ) کا ورد کیا کرو۔''

قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ».

ابو صالح نے کہا: فقرائے مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی جو ہم کرتے ہیں اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اسی طرح عمل کرنا شروع کر دیا ہے (وہ بھی تسبیح، تکبیر اور تحمید کرنے لگے ہیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرما دے۔''

وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ: قَالَ سُمَيٌّ: فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَهِمْتَ. إِنَّمَا قَالَ «تُسَبِّحُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ» فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي

قتیبہ کے علاوہ لیث سے ابن عجلان کے حوالے سے دیگر روایت کرنے والوں نے یہ اضافہ کیا کہ سُمیّ نے کہا: میں نے یہ حدیث اپنے گھر کے ایک فرد کو سنائی تو انھوں نے کہا: تمھیں وہم ہوا ہے، انھوں (ابو صالح) نے تو کہا تھا: ''تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ کہو، تینتیس بار الحمد للّٰہ کہو اور تینتیس بار اللّٰہ اکبر کہو۔'' میں دوبارہ ابو صالح کی خدمت میں حاضر

فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِينَ.

ہوا اور انھیں یہ بتایا تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ اور الحمدللّٰہ، اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ اور الحمدللّٰہ (اس طرح کہو) کہ سب کی تعداد تینتیس ہو جائے۔

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ابن عجلان نے کہا: میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ کو سنائی تو انھوں نے مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (روایت کرتے ہوئے) اسی کے مانند حدیث سنائی۔

[١٣٤٨] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ، إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ: ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: يَقُولُ سُهَيْلٌ: إِحْدٰى عَشْرَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ، فَجَمِيعُ ذٰلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ.

[1348] امیہ بن بسطام عیشی نے مجھے حدیث سنائی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں روح نے سُہیل سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلند مراتب اور دائمی نعمتیں تو زیادہ مال والے لوگ لے گئے...... جس طرح لیث سے قتیبہ کی بیان کی ہوئی حدیث ہے، مگر انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابوصالح کا یہ قول داخل کر دیا ہے کہ پھر فقراء مہاجرین لوٹ کر آئے، حدیث کے آخر تک۔ اور حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا: سُہیل کہتے تھے: (ہر کلمہ) گیارہ گیارہ دفعہ اور یہ سب ملا کر تینتیس بار۔ (یہ سُہیل کا اپنا فہم تھا۔)

[١٣٤٩] ١٤٤-(٥٩٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ، ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَّأَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً».

[1349] مالک بن مغول نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے حَکَم بن عتیبہ سے سنا، وہ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "(نماز کے یا) ایک دوسرے کے پیچھے کہے جانے والے ایسے کلمات ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد انھیں کہنے والا۔۔ یا ان کو ادا کرنے والا۔۔ کبھی نامراد و ناکام نہیں رہتا، تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور

چونتیس بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔"

[١٣٥٠] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَّأَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً، فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ».

[1350] حمزہ زیّات نے ہمیں حَکَم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "ایک دوسرے کے بعد کہے جانے والے (کچھ) کلمات ہیں، ان کو کہنے والا ــ یا ادا کرنے والا ــ ناکام یا نامراد نہیں رہتا۔ ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا۔"

[١٣٥١] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1351] عمرو بن قیس مُلائی نے حَکَم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٣٥٢] ١٤٦-(٥٩٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ، - قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو عُبَيْدٍ مَّوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[1352] خالد بن عبداللہ نے ہمیں سہیل سے خبر دی، انھوں نے ابوعبید مَذْحِجی سے روایت کی ــ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوعبید سلیمان بن عبدالملک کے مولیٰ تھے ــ انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: "جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ تینتیس دفعہ الحمدللّٰہ اور تینتیس بار اللّٰہ اکبر کہا، یہ ننانوے ہو گئے اور سو پورا کرنے کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

[١٣٥٣] (..) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ

[1353] اسماعیل بن زکریا نے سہیل سے، انھوں نے ابوعبید سے، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آگے (مذکورہ بالا روایت) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ) (التحفة ٨٠)

باب:27- تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کیا کہا جائے؟

[١٣٥٤] ١٤٧-(٥٩٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ. فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ».

[1354] جریر نے عُمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب (آغاز) نماز کے لیے تکبیر کہتے تو قراءت کرنے سے پہلے کچھ دیر سکوت فرماتے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! دیکھیے یہ جو تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کی خاموشی ہے (اس کے دوران میں) آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ! بَاعِدْبَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَايُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دے برف کے ساتھ، پانی کے ساتھ اور اولوں کے ساتھ۔''

[١٣٥٥] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوكَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ،

[1355] ابن فضیل اور عبدالواحد بن زیاد دونوں نے، عمارہ بن قعقاع سے، اسی سند کے ساتھ، جریر کی حدیث کی طرح روایت کی۔

كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[١٣٥٦] ١٤٨-(٥٩٩) قَالَ مُسْلِمٌ: وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ، وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾. وَلَمْ يَسْكُتْ.

[1356] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ سے قراءت کا آغاز کر دیتے (کچھ دیر) خاموشی اختیار نہ فرماتے۔

[١٣٥٧] ١٤٩-(٦٠٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَّحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا».

[1357] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور صف میں شریک ہوا جبکہ اس کی سانس چڑھی ہوئی تھی، اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ. ''تمام حمد اللہ ہی کے لیے ہے، حمد بہت زیادہ، پاک اور برکت والی حمد۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو آپ نے پوچھا: ''تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟'' سب لوگوں نے ہونٹ بند رکھے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: ''تم میں یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس نے کوئی ممنوع بات نہیں کہی۔'' تب ایک شخص نے کہا: میں اس حالت میں آیا کہ میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے اس عالم میں یہ کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو (اس میں) ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون اسے اوپر لے جاتا ہے۔''

[١٣٥٨] ١٥٠-(٦٠١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

[1358] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا.

بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَّسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ».

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

"اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ اور تسبیح اللہ ہی کے لیے ہے، صبح وشام۔" رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "فلاں فلاں کلمہ کہنے والا کون ہے؟" لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے ان پر بہت حیرت ہوئی، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: "میں نے جب سے آپ سے یہ بات سنی، اس کے بعد سے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَّسَكِينَةٍ، وَّالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا) (التحفة ٨١)

باب:28- نماز کے لیے وقار اور سکون کے ساتھ آنا مستحب ہے اور دوڑ کر آنا ممنوع ہے

[١٣٥٩] ١٥١-(٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[1359] مختلف سندوں سے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، (بلکہ اس طرح) چلتے ہوئے آؤ کہ تم پر سکون طاری ہو۔ (نماز کا) جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔"

[١٣٦٠] ١٥٢-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ».

[1360] (سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ کے بجائے) عبدالرحمان بن یعقوب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی تکبیر کہہ دی جائے تو تم اس کے لیے بھاگتے ہوئے مت آؤ، اس طرح آؤ کہ تم پر سکون ہو، (نماز کا) جتنا حصہ پالو، پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو کیونکہ جب کوئی شخص نماز کا ارادہ کر کے آتا ہے تو وہ نماز (ہی) میں ہوتا ہے۔''

[١٣٦١] ١٥٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[1361] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) ہمیں سنائیں، انھوں نے متعدد احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے بلاوا دیا جائے تو اس کے لیے چلتے ہوئے آؤ، اور تم پر سکون (طاری) ہو، جو (نماز کا حصہ) مل جائے، وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لو۔''

[١٣٦٢] ١٥٤-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ، وَلٰكِنْ لِّيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ، صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ».

[1362] محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف بھاگ کر نہ آئے بلکہ اس طرح چل کر آئے کہ اس پر سکون اور وقار طاری ہو، جتنی (نماز) پا لو، پڑھ لو اور جو تمھارے (پہنچنے) سے پہلے گزر چکی اسے پورا کر لو۔''

[١٣٦٣] ١٥٥-(٦٠٣) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[1363] معاویہ بن سلّام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: اِسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا».

کی، کہا: عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ ان کے والد نے انھیں بتایا، کہا: ہم (ایک بار) جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے (جلدی چلنے، دوڑ کر پہنچنے کی) ملی جلی آوازیں سنیں، آپ نے (نماز کے بعد) پوچھا: ''تمھیں کیا ہوا (تھا؟)'' لوگوں نے جواب دیا: ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و اطمینان ملحوظ رکھو، (نماز کا حصہ) جو تمھیں مل جائے، پڑھ لو اور جو گزر جائے اسے پورا کر لو۔''

[١٣٦٤] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1364] (معاویہ کے بجائے) شیبان نے (یحییٰ سے) اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ مَتٰى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ؟) (التحفة ٨٢)

باب:29- لوگ نماز کے لیے کب کھڑے ہوں؟

[١٣٦٥] ١٥٦-(٦٠٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي».

[1365] محمد بن حاتم اور عبیداللہ بن سعید نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حجاج صواف سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔''

وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: «إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ».

اور ابن حاتم نے کہا: ''جب اقامت کہی جائے یا (جماعت کے لیے) پکارا جائے۔''

[١٣٦٦] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ؛

[1366] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے معمر سے حدیث سنائی، ابوبکر (بن ابی شیبہ نے مزید) کہا: ہمیں ابن عُلَیَّہ نے حجاج بن ابی عثمان سے حدیث سنائی، نیز

ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ. وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس اور عبدالرزاق نے معمر سے خبر دی۔ اسحاق نے (مزید) کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے شیبان سے خبر دی، ان سب (معمر، حجاج بن ابی عثمان اور شیبان) نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَّشَيْبَانَ: «حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ».

اسحاق نے معمر اور شیبان سے جو حدیث روایت کی اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو کہ میں باہر نکل آیا ہوں۔''

[١٣٦٧] ١٥٧-(٦٠٥) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ، قَبْلَ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُّكَبِّرَ، ذَكَرَ فَانْصَرَفَ، وَقَالَ لَنَا: «مَكَانَكُمْ» فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَّنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا، وَقَدِ اغْتَسَلَ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا.

[1367] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) اقامت کہی گئی، ہم اپنی طرف رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے اور صفوں کو برابر کر لیا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے آپ نے اللہ اکبر نہیں کہا تھا کہ آپ کو (کچھ) یاد آ گیا، اس پر آپ واپس پلٹ گئے اور ہمیں فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' ہم آپ کے انتظار میں کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے، آپ غسل کیے ہوئے تھے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

[١٣٦٨] ١٥٨-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَمْرٍو، يَّعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، وَخَرَجَ

[1368] زہیر بن حرب نے بیان کیا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، (کہا): ہمیں ابوعمرو، یعنی اوزاعی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں زہری نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث سنائی، کہا: نماز کی اقامت کہہ دی گئی، لوگوں نے اپنی صفیں

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ، أَنْ «مَكَانَكُمْ» فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطِفُ الْمَاءَ، فَصَلّٰى بِهِمْ.

باندھ لیں اور رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے پھر آپ نے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' اور خود (مسجد سے) باہر نکل گئے، پھر (آئے تو) آپ غسل فرما چکے تھے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے انھیں نماز پڑھائی۔

[١٣٦٩] ١٥٩-(..) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ ﷺ مَقَامَهُ.

[1369] ابراہیم بن موسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی، کہا ہمیں ولید بن مسلم نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اقامت کہی جاتی تو اس سے پہلے کہ نبی اکرم ﷺ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہوں لوگ صفوں میں اپنی اپنی جگہ لے لیتے۔

[١٣٧٠] ١٦٠-(٦٠٦) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ، فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

[1370] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورج ڈھل جاتا تو بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان کہتے اور رسول اللہ ﷺ کے نکلنے تک تکبیر نہ کہتے۔ جب آپ حجرے سے نکلتے تو آپ کو دیکھ کر اقامت کہتے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ) (التحفة ٨٣)

باب:30- جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی، اسے وہ نماز مل گئی

[١٣٧١] ١٦١-(٦٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ».

[1371] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے ابن شہاب زہری سے روایت کردہ حدیث پڑھی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، یقیناً اس نے نماز پالی۔''

[١٣٧٢] ١٦٢-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ».

[1372] (امام مالک کے بجائے) یونس نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز پالی۔''

[١٣٧٣] (..) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ، وَّالْأَوْزَاعِيِّ، وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ، وَّيُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ، وَّلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: «مَعَ الْإِمَامِ». وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: «فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا».

[1373] سفیان بن عیینہ، معمر، اوزاعی، یونس اور عبیداللہ سب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ کی امام مالک سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی اور ان میں سے کسی کی حدیث میں مَعَ الْإِمَامِ (امام کے ساتھ) کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور عبیداللہ کی حدیث میں ہے: ''تو یقیناً اس نے مکمل نماز پالی۔''

[١٣٧٤] ١٦٣-(٦٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَّعَنِ الْأَعْرَجِ، حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». [انظر: ١٣٧٧]

[1374] امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی، انھیں عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج نے حدیث بیان کی، ان سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے صبح (کی نماز) پالی اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے عصر (کی نماز) پالی۔''

[١٣٧٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

[1375] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی جس طرح امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی۔

[١٣٧٦] ١٦٤-(٦٠٩) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ - وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا» وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ.

[1376] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا یا سورج کے نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا تو یقیناً اس نے اس نماز کو پالیا۔'' (ابن شہاب نے کہا:) سجدے سے مراد رکعت ہی ہے۔

[١٣٧٧] ١٦٥-(٦٠٨) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ». [راجع: ١٣٧٤]

[1377] عبداللہ بن مبارک نے معمر سے، انھوں نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز میں سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے (نماز) پالی اور جس نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے (نماز) پالی۔''

[١٣٧٨] (..) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1378] مُعتمر نے کہا: میں نے معمر سے سنا...... آگے اسی سند سے (روایت کی۔)

(المعجم ٣١) - (بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ) (التحفة ٨٤)

باب:31- پانچ نمازوں کے اوقات

[١٣٧٩] ١٦٦-(٦١٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ، فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَّا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ ابْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ»، وَيَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

[1379] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: بات یوں ہے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور امام بن کر رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی۔ تو عمر رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے عروہ! جان لیں (سمجھ لیں) آپ کیا کہہ رہے ہیں! انھوں نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جبریل علیہ السلام اترے اور انھوں نے (نماز میں) میری امامت کی، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“ وہ اپنی انگلیوں سے پانچ نمازیں شمار کرتے تھے۔

[١٣٨٠] ١٦٧-(..) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَّهُوَ بِالْكُوفَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى

[1380] امام مالک نے ابن شہاب زہری سے روایت کی کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز میں تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر ان کے پاس آئے اور انھیں بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن نماز دیر سے پڑھی اس وقت وہ کوفہ میں تھے تو ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ جبریل علیہ السلام اترے تھے، انھوں نے نماز پڑھائی تو رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ! أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

رسول اللہ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی، پھر (جبریل علیہ السلام نے) کہا: مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ تو عمر نے عروہ سے کہا: عروہ! دیکھ لو، کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبریل علیہ السلام نے خود (آکر) رسول اللہ ﷺ کے لیے (ہر) نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ تو عروہ نے کہا: بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے ایسے ہی بیان کرتے تھے۔

[١٣٨١] ١٦٨-(٦١١) قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

[1381] (زہری سے امام مالک کی سابقہ سند ہی سے روایت ہے کہ) عروہ نے کہا: مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز (اس وقت) پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی، (حجرے میں سے) دھوپ باہر نکلنے سے پہلے۔ (مغربی دیوار کا سایہ حجرے کے دروازے تک نہ پہنچا ہوتا۔)

[١٣٨٢] (..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي، لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

[1382] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے حدیث سنائی، عمرو نے کہا: سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث سنائی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا تھا، ابھی (صحن کے مشرقی حصے میں) سایہ نہ پھیلا ہوتا تھا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

ابوبکر نے (معنی کی وضاحت کرتے ہوئے) کہا: ابھی (مشرق کی طرف) سایہ ظاہر نہ ہوا ہوتا تھا۔

[١٣٨٣] ١٦٩-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا.

[1383] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی (مشرق کی طرف پھیلتا) سایہ ان کے حجرے میں نہ پھیلا ہوتا۔

[١٣٨٤] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

[1384] ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں پڑ رہی ہوتی تھی۔

[١٣٨٥] ١٧١-(٦١٢) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ -: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ، ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ».

[1385] معاذ بن ہشام نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم فجر کی نماز پڑھو تو سورج کا پہلا کنارہ نمودار ہونے تک اس کا وقت ہے، پھر جب تم ظہر پڑھو تو عصر ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم عصر پڑھو تو سورج کے زرد ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم مغرب پڑھو تو شفق (سرخی) کے ختم ہونے تک اس کا وقت ہے اور جب تم عشاء پڑھو تو آدھی رات ہونے تک اس کا وقت ہے۔''

[١٣٨٦] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ - وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ: الْمَرَاغِيُّ، وَالْمَرَاغُ حَيٌّ مِّنَ الْأَزْدِ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ».

[1386] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے حدیث سنائی ـــ ابوایوب کا نام یحییٰ بن مالک ازدی ہے، ان کو مَراغی بھی کہا جاتا ہے اور مَراغ قبیلہ ازدہی کی ایک شاخ ہے ـــ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کا وقت تب تک ہے جب تک عصر کا وقت شروع نہ ہو، اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو، اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق غروب نہ ہو، اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔''

[١٣٨٧] (..) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ.

[1387] ابو عامر عقدی اور یحییٰ بن ابی بکیر نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔ ان دونوں کی روایت میں ہے، شعبہ نے کہا: انھوں (قتادہ) نے ایک بار اس حدیث کو مرفوع بیان کیا اور دوبار مرفوع بیان نہیں کیا۔ (مرفوع وہ ہے جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچے۔)

[١٣٨٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ، مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ».

[1388] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں قتادہ نے ابو ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کا وقت (شروع ہوتا ہے) جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو (جانے تک)، جب تک عصر کا وقت نہیں ہو جاتا (رہتا ہے) اور عصر کا وقت (ہے) جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت (ہے) جب تک سرخی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے پہلے نصف تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوعِ فجر سے اس وقت تک (ہے) جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا، جب سورج طلوع ہو (نے لگے) تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔''

[١٣٨٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ - وَهُوَ ابْنُ حَجَّاجٍ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ؟ فَقَالَ: «وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ

[1389] حجاج نے جو حجاج اسلمی کے بیٹے ہیں، قتادہ سے، انھوں نے ابو ایوب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''فجر کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کا پہلا کنارہ نہ نکلے، اور ظہر کا وقت ہے جب سورج آسمان کے درمیان سے مغرب کی طرف ڈھل جائے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے، اور عصر کی نماز کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور اس کا (غروب ہونے

الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، مَالَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ».

والا) پہلا کنارہ ڈوبنے لگے، اور مغرب کی نماز کا وقت تب ہے جب سورج غروب ہو جائے جو سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔"

[١٣٩٠] ١٧٥-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ.

[1390] عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا: علم جسم کی راحت سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: امام یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نہ حدیث نبوی ہے اور نہ اس کا تعلق نماز کے اوقات کے مسائل ہی سے ہے۔ یہاں اس قول کو اس لیے نقل کیا گیا ہے تاکہ طالبانِ علم حدیث نماز اور نمازوں کے اوقات جیسے بنیادی مسائل کے حوالے سے زیادہ محنت سے کام لیں اور اس موضوع کی تمام صحیح احادیث کو سامنے رکھیں۔ بہت سے لوگوں نے اس سلسلے میں محض چند روایات کو کافی سمجھ کر بس انھی سے مسئلے کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جو تفصیلات ان روایات میں نہ ملیں، ان کے بارے میں اپنی رائے سے کام لیا، حالانکہ اگر وہ اس سلسلے کی تمام صحیح احادیث کے متون سامنے رکھتے تو ہر پہلو سے اللہ کے رسول ﷺ کی عطا کردہ رہنمائی سامنے آجاتی اور کسی کو اپنی رائے کے پیچھے چلنے کی ضرورت نہ رہتی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس قول کے ذریعے سے یہ بات بھی واضح کر دی کہ محض چند روایات کو سامنے رکھ کر قیاس کرنا تن آسانی کی بات ہے۔ اصل محنت اور مشقت اس میں ہے کہ دین کے معاملات میں تمام صحیح احادیثِ نبویہ کی جستجو کی جائے۔ ہر صحیح حدیث میں جو بھی تفصیل باقی روایات سے زیادہ ہے، اس کو محفوظ کیا جائے اور ان پر اچھی طرح غور وخوض کیا جائے۔ اس طرح بہت کم باتیں ایسی رہ جائیں گی جن میں رہنمائی کی ضرورت باقی ہوگی۔

[١٣٩١] ١٧٦-(٦١٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ لَهُ: «صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ» يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ

[1391] سفیان نے ہمیں علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: "ہمارے ساتھ یہ دو دن نماز پڑھو۔" جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا، انھوں نے اذان کہی، پھر آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے ظہر کے

الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ، فَأَبْرَدَ بِهَا، فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ».

لیے تکبیر کہی، پھر آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی، اور اس وقت سورج بلند، روشن اور صاف تھا (اس کی روشنی میں فرق نہیں پڑا تھا)، جب سورج غروب ہوا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے مغرب کے لیے اقامت کہی، پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے عشاء کے لیے اقامت کہی، اس وقت سرخی غائب ہو گئی تھی، پھر جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے حکم دیا تو انھوں نے فجر کے لیے اقامت کہی، پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے انھیں (بلال رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا تو انھوں نے ظہر کے لیے دن ٹھنڈا ہونے دیا، انھوں نے اسے ٹھنڈا کیا اور خوب ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج بلند تھا (البتہ) پہلے کی نسبت زیادہ تاخیر کی اور مغرب کی نماز شفق (سرخی) کے غروب ہونے سے (کچھ ہی) پہلے پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز پڑھی تو روشنی پھیلنے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری نمازوں کا وقت ان اوقات کے درمیان ہے جو تم نے دیکھے۔''

[١٣٩٢] ١٧٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ» فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ، فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ

[1392] حَرمی بن عُمارہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے حدیث سنائی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''نمازوں میں ہمارے ساتھ موجود رہو۔'' پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اندھیرے میں اذان کہی، جب فجر طلوع ہوئی آپ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھلا تو آپ نے انھیں ظہر کا

بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَّمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ -شَكَّ حَرَمِيٌّ- فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ».

حکم دیا، پھر جب سورج (ابھی) اونچا تھا، آپ نے انھیں عصر کا حکم دیا، پھر جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے انھیں مغرب کا حکم دیا، پھر جب شفق نیچے چلی گئی تو انھیں عشاء کا حکم دیا، پھر اگلے دن آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے صبح کو روشن ہونے دیا (اور پھر فجر ادا کی)، پھر انھیں ظہر کا حکم دیا تو انھوں نے اسے ٹھنڈا ہونے دیا، پھر انھیں عصر کا حکم دیا جبکہ سورج ابھی سفید اور صاف تھا، اس میں زردی کی کوئی آمیزش نہ تھی، پھر انھیں شفق گر (کر غائب ہو) جانے سے قبل مغرب کے بارے میں حکم دیا، پھر تہائی رات یا رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے وقت انھیں عشاء کے بارے میں حکم دیا۔ حَرَمی کو شک ہوا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا: ”سائل کہاں ہے؟ جو تم نے دیکھا، ان کے درمیان (نمازوں کا) وقت ہے۔“

[١٣٩٣] ١٧٨-(٦١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَّسْأَلُهُ عَنْ مَّوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا. قَالَ: فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ، وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ. ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا. وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ

[1393] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث بیان کی کہا: ہمیں بدر بن عثمان نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس ایک سائل نمازوں کے اوقات پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے اسے (زبانی) کچھ جواب نہ دیا۔ کہا: جب فجر کی پو پھوٹی تو آپ نے فجر کی نماز پڑھائی جبکہ لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں پا رہے تھے، پھر جب سورج ڈھلا تو آپ نے انھیں (بلال ؓ کو) حکم دیا اور انھوں نے ظہر کی اقامت کہی، جب کہنے والا کہے کہ دوپہر ہو گئی ہے، اور آپ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے، پھر آپ نے انھیں حکم دیا اور انھوں نے عصر کی اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند تھا، پھر جب سورج نیچے چلا گیا تو آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے مغرب کی اقامت

الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ: «اَلْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ».

کہی، پھر جب شفق غائب ہوئی تو آپ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے عشاء کی اقامت کہی، پھر اگلے دن فجر میں تاخیر کی، یہاں تک کہ اس وقت اس سے فارغ ہوئے جب کہنے والا کہے، سورج نکل آیا ہے یا نکلنے کو ہے، پھر ظہر کو مؤخر کیا حتی کہ گزشتہ کل کی عصر کے قریب کا وقت ہو گیا، پھر عصر کو مؤخر کیا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہے: آفتاب میں سرخی آگئی ہے، پھر مغرب کو مؤخر کیا حتی کہ شفق غروب ہونے کے قریب ہوئی، پھر عشاء کو مؤخر کیا حتی کہ رات کی پہلی تہائی ہو گئی، پھر صبح ہوئی تو آپ نے سائل کو بلوایا اور فرمایا: ''(نماز کا) وقت ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہے۔''

[١٣٩٤] ١٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، سَمِعَهُ مِنْهُ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَّوَاقِيتِ الصَّلَاةِ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

[1394] وکیع نے بدر بن عثمان سے روایت کی، انھوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے سن کر یہ حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا...... (آگے) ابن نمیر کی روایت کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا: دوسرے دن آپ نے مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَّمْضِي إِلٰى جَمَاعَةٍ وَّيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ) (التحفة ٨٥)

باب:32- سخت گرمی میں باجماعت نماز کے لیے جاتے وقت راستے میں شدید گرمی لگے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب ہے

[١٣٩٥] ١٨٠-(٦١٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

[1395] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے (سعید) بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی لپٹوں (گرمی کے

«إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

پھیلاؤ) میں سے ہے۔"

[١٣٩٦] (..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

[1396] یونس نے بتایا، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ اور سعید بن میسّب نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... بالکل اسی طرح (جیسے سابقہ حدیث میں ہے۔)

[١٣٩٧] ١٨١-(..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى. قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَّسَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[1397] عمرو (بن حارث بن یعقوب انصاری) نے خبر دی کہ بکیر (بن عبداللہ مخزومی) نے انھیں بُسر بن سعید اور سلیمان اَغرّ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب گرم دن ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں (پڑھو) کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی لپٹوں میں سے ہے۔"

قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

عمرو نے کہا: اور مجھے ابویونس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کو ٹھنڈے وقت تک مؤخر کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی گرمی کے پھیلاؤ (لپٹوں) میں سے ہے۔"

قَالَ عَمْرٌو: وَّحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ ذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: مجھے ابن شہاب نے بھی (سعید) بن میسّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح حدیث سنائی جس طرح اوپر ہے۔

[١٣٩٨] ١٨٢-(..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

[1398] علاء نے اپنے والد (عبدالرحمان بن یعقوب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ گرمی آتشِ دوزخ کی لپٹوں میں سے ہے، اس لیے نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔"

[١٣٩٩] ١٨٣-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[1399] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں گرمی سے بچنے کے لیے (وقت) ٹھنڈا ہونے دو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹوں میں سے ہے۔''

[١٤٠٠] ١٨٤-(٦١٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْرِدْ أَبْرِدْ» - أَوْ قَالَ: «اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ» - وَقَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ».

[1400] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا مؤذن ظہر کی اذان دینے لگا تو آپ نے فرمایا: ''(وقت کو) ٹھنڈا ہونے دو، ٹھنڈا ہونے دو۔'' ۔یا فرمایا: ''انتظار کرو، انتظار کرو'' ۔ اور فرمایا: ''بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹوں میں سے ہے، اس لیے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت تک مؤخر کرو۔''

قَالَ أَبُو ذَرٍّ: حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: (نماز میں اتنی تاخیر کی گئی) حتی کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

[١٤٠١] ١٨٥-(٦١٧) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ-: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ».

[1401] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ نے اپنے رب کے حضور شکایت کی اور کہا: اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ تو اللہ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت عطا کر دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، گرمی اور سردی کے موسم میں جو تم شدید ترین گرمی اور شدید ترین سردی محسوس کرتے ہو تو یہ وہی (چیز) ہے۔''

[١٤٠٢] ١٨٦-(..) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[1402] اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن

مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». وَذَكَرَ: «أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا، فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ».

یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت تک مؤخر کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہوتی ہے۔“ اور آپ ﷺ نے (یہ بھی) ذکر فرمایا: ”(جہنم کی) آگ نے اپنے رب کے حضور شکایت کی تو اللہ نے اسے سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔“

[١٤٠٣] ١٨٧-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَتِ النَّارُ: رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ. فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَمَا وَجَدْتُمْ مِّنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَّفَسِ جَهَنَّمَ، وَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَّفَسِ جَهَنَّمَ».

[1403] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”آگ نے عرض کی: اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما۔ تو (اللہ نے) اسے دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔ تم جو سردی یا ٹھنڈ کی شدت پاتے ہو، وہ جہنم کی سانس سے ہے اور جو تم حرارت یا گرمی کی شدت پاتے ہو تو وہ (بھی) جہنم کی سانس سے ہے۔“

(المعجم ٣٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ)

(التحفة ٨٦)

باب: 33- گرمی میں شدت نہ ہو تو ظہر کو اول وقت میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

[١٤٠٤] ١٨٨-(٦١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي

[1404] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

[١٤٠٥] ١٨٩-(٦١٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ، فَلَمْ يُشْكِنَا.

[1405] ابواحوص سلّام بن سُلیم نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے سعید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدید گرم ریت پر نماز ادا کرنے کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا۔

[١٤٠٦] ١٩٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ. قَالَ عَوْنٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

[1406] زہیر نے کہا: ہمیں ابواسحاق نے سعید بن وہب سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ریت کی گرمی کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کا ازالہ نہ فرمایا۔

قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ: أَفِي الظُّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَفِي تَعْجِيلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

زہیر نے کہا: میں نے ابواسحاق سے پوچھا: کیا ظہر کے بارے میں (شکایت کی؟) انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا اس کو جلدی پڑھنے (کی مشقت) کے بارے میں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[١٤٠٧] ١٩١-(٦٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ. فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ، بَسَطَ ثَوْبَهُ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

[1407] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گرمی کی شدت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا تو اپنا کپڑا پھیلا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ) (التحفة ٨٧)

باب:34- نمازِ عصر جلدی پڑھنا مستحب ہے

[١٤٠٨] ١٩٢-(٦٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ: فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ.

[1408] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: لیث نے ہمیں ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز (ایسے وقت میں) پڑھتے تھے جب سورج بلند اور زندہ (روشنی میں کمی کے بغیر) ہوتا تھا، عوالی کی طرف جانے والا (عصر پڑھ کر) چلتا اور عوالی (مدینہ کے بالائی حصے کی بستیوں میں) پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ (یہ بستیاں مدینہ سے دو تا آٹھ میل کی مسافت پر تھیں۔)

قتیبہ نے (اپنی حدیث میں) عوالی پہنچنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٤٠٩] (..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، بِمِثْلِهِ، سَوَاءً.

[1409] عمرو نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے...... (آگے) بالکل (اوپر کی روایت) کے مطابق ہے۔

[١٤١٠] ١٩٣-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

[1410] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے، پھر جانے والا قباء جاتا، ان لوگوں کے پاس پہنچتا اور سورج ابھی اونچا ہوتا تھا۔ (قباء مدینہ سے دو میل کی مسافت پر ہے۔)

[١٤١١] ١٩٤-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

[1411] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم عصر کی نماز پڑھتے، پھر ایک انسان بنو عمرو بن عوف کے محلے (قباء میں) جاتا تو انھیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

[١٤١٢] ١٩٥-(٦٢٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ. قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا».

[1412] علاء بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ وہ نمازِ ظہر سے فارغ ہو کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں بصرہ میں ان کے گھر حاضر ہوئے، ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا، جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے ان سے عرض کی: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر لوٹے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: تو عصر پڑھ لو۔ ہم نے اٹھ کر (عصر کی) نماز پڑھ لی، جب ہم فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ (جب وہ زرد پڑ کر) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان چلا جاتا ہے تو کھڑا ہو کر اس (نماز) کی چار ٹھونگیں مار دیتا ہے اور اس میں اللہ کو بہت ہی کم یاد کرتا ہے۔''

[١٤١٣] ١٩٦-(٦٢٣) وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[1413] حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم باہر نکلے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انھیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے پوچھا: چچا جان! یہ کون سی نماز ہے جو آپ نے پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: عصر کی ہے، اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے گھر میں عصر کی نماز اول وقت میں ادا کی جبکہ مسجد میں لوگ ذرا دیر پہلے ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے لیکن انھیں رسول اللہ ﷺ کی نمازوں کے اوقات کا علم نہ تھا۔ وہ انھی اوقات کے مطابق نماز پڑھا رہے تھے جو انھوں نے بصرہ میں رائج دیکھے تھے۔ بعدازاں جب وہ مدینہ کے گورنر ہو کر آئے اور نماز پڑھانے میں اسی طرح تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے جا کر انھیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ جبریل علیہ السلام نے دو روز مسلسل رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عملی طور پر نماز کے وقت کا آغاز اور اختتام واضح کیا۔ حضرت عمر بن

عبدالعزیز رحمہ اللہ کو اس واقعے کا علم نہ تھا، انھوں نے تاکید سے یہ بات حضرت عروہ رحمہ اللہ سے دوبارہ پوچھی تو انھیں یقین ہوا۔ بعدازاں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے صحیح وقت کی طرف رجوع کر لیا تھا۔(فتح الباري: 9,8/2)

[١٤١٤] ١٩٧-(٦٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ -، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَّنْحَرَ جَزُورًا لَّنَا، وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا. قَالَ: «نَعَمْ» فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ، ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا، ثُمَّ أَكَلْنَا، قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

[1414] عمرو بن سواد عامری، محمد بن سلمہ مرادی اور احمد بن عیسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی۔۔ ان سب کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔۔ عمرو نے کہا: ہمیں خبر دی اور باقی دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ابن وہب نے، کہا: مجھے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی کہ موسیٰ بن سعد انصاری نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حفص بن عبیداللہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو جب آپ فارغ ہوئے، آپ کے پاس بنوسلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! ہم اپنا اونٹ نحر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں آپ بھی اس موقع پر موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا۔'' آپ نکل پڑے، ہم بھی آپ کے ساتھ چل پڑے، ہم نے دیکھا، اونٹ ابھی ذبح نہیں کیا گیا تھا، اسے ذبح کیا گیا، پھر اس کا گوشت کاٹا گیا، پھر اس میں سے (کچھ) پکایا گیا، پھر ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے (اسے) کھا لیا۔

وَقَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

مرادی کا قول ہے کہ ہمیں یہ حدیث ابن وہب نے ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث دونوں سے روایت کرتے ہوئے سنائی۔

[١٤١٥] ١٩٨-(٦٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ، فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبَخُ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَّضِيجًا، قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ.

[1415] ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، کہا: اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے ابونجاشی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کیا جاتا، اس کے دس حصے کیے جاتے، پھر ہم اسے پکاتے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہم اچھی طرح پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔

[١٤١٦] ١٩٩-(..) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَعْدَ الْعَصْرِ. وَلَمْ يَقُلْ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[1416] اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس اور شعیب بن اسحاق دمشقی نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: ہمیں اوزاعی نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ انھوں (اسحاق) نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عصر کے بعد اونٹ ذبح کرتے تھے، یہ نہیں کہا: ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ) (التحفة ٨٨)

باب:35- نماز عصر چھوڑنے کے بارے میں سخت وعید

[١٤١٧] ٢٠٠-(٦٢٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ».

[1417] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی نماز عصر رہ گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تباہ و برباد ہو گئے۔''

[١٤١٨] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[1418] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو الناقد نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی۔

قَالَ عَمْرٌو: يَبْلُغُ بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَفَعَهُ.

عمرو نے کہا: (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس حدیث کی سند کو (رسول اللہ ﷺ تک) پہنچاتے تھے۔ ابوبکر نے کہا: (انھوں نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔

[١٤١٩] ٢٠١-(..) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ».

[1419] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تباہ و برباد ہو گئے۔''

[١٤٢٠] ٢٠٢-(٦٢٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا، كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ».

[1420] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے عَبِیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جس طرح انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اور (جنگ میں) مشغول کیے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

[١٤٢١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1421] یحییٰ بن سعید نے اور معتمر بن سلیمان نے ہشام سے یہ حدیث (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ) (التحفة ٨٩)

باب:36- ان کی دلیل جو کہتے ہیں الصلاۃ الوسطی (درمیان کی نماز) عصر کی نماز ہے

[١٤٢٢] ٢٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتّٰى آبَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ نَارًا، وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ» - شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ.

[1422] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ ابوحسان سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے عَبِیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا: ''اِن لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور گھروں کو یا (فرمایا:) ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔'' گھروں یا پیٹوں کے بارے میں شعبہ کو شک ہوا۔

[١٤٢٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ - وَلَمْ يَشُكَّ.

[1423] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی اور انھوں نے بغیر شک کے بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ (ان کے گھروں اور قبروں کو) کہا۔

[١٤٢٤] ٢٠٤-(..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيٰى، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ» أَوْ قَالَ: «قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا».

[1424] یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر، جب آپ خندق کی گزرگاہوں میں سے کسی گزرگاہ پر تشریف فرما تھے، فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے مشغول کردیا حتی کہ سورج ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا: ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔''

[١٤٢٥] ٢٠٥-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا». ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ، بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1425] شُتیر بن شکل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز (یعنی) عصر کی نماز سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔'' پھر آپ نے اسے رات کی دونوں نمازوں مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا۔ (مغرب کا وقت جارہا تھا اس لیے آخری وقت میں پہلے مغرب پڑھی، پھر عصر کی قضا پڑھی، پھر عشاء پڑھی۔)

[١٤٢٦] ٢٠٦-(٦٢٨) وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُّرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا»

[1426] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مشرکوں نے (جنگ میں مشغول رکھ کر) رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے ہمیں درمیانی نماز، عصر کی نماز سے مشغول رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں میں آگ بھر دے۔'' یا فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔'' (مَلَأَ کی

أَوْ قَالَ: «حَشَا اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا» .

جگہ حَشَا کا لفظ ارشاد فرمایا، مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی نظر میں نمازِ عصر کی اہمیت کس قدر تھی، ان احادیث سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ آپ ﷺ نے طائف میں سنگ باری برداشت کی لیکن بددعا نہ دی، اُحد میں جسم مبارک زخمی ہوا، دندان مبارک شہید ہوئے، ستر صحابۂ کرام ﷢ نے جام شہادت نوش کیا جن میں آپ کے چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ ؓ بھی تھے لیکن بددعا نہ دی۔ جنگ خندق میں نمازِ عصر فوت ہو گئی تو کافروں کو بددعا دی۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ نفع و نقصان کا یہی معیار پیشِ نظر رکھے۔

[١٤٢٧] ٢٠٧-(٦٢٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي: ﴿حَـٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا، فَأَمْلَتْ عَلَيَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) .

قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1427] حضرت عائشہ ؓ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سے روایت ہے، کہا: حضرت عائشہ ؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے قرآنِ مجید لکھوں اور فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ تو مجھے بتانا، چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انھیں آگاہ کیا، انھوں نے مجھے لکھوایا: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. ''نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی، یعنی نماز عصر کی اور اللہ کے حضور عاجزانہ قیام کرو۔''

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے صلاۃ وسطیٰ کے ساتھ یہ تفسیری جملہ جو الصلاۃ الوسطی کا بدل ہے، اکثر رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا تھا۔ اب یہ متداول نہ تھا، انھوں نے جس طرح سنا تھا، اسی طرح اس کو تحریری طور پر محفوظ کر لیا۔ بعض علماء اسے قرآن مجید کی شاذ قراءت، یعنی جو متواتر روایت سے مختلف ہے، قرار دیتے ہیں۔ اگلی حدیث میں ہے کہ پہلی قراءت والصلاۃ الوسطی کی بجائے وصلاۃ العصر تھی جو منسوخ ہو گئی۔

[١٤٢٨] ٢٠٨ (٦٣٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ،

[1428] فضیل بن مرزوق نے شقیق بن عقبہ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی کہ یہ آیت (اسی طرح) «حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ» نازل ہوئی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا ہم نے اسے پڑھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور آیت اس

فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ نَسَخَهَا اللهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾. فَقَالَ رَجُلٌ - كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ - لَهُ: هِيَ إِذًا صَلَاةُ الْعَصْرِ. فَقَالَ الْبَرَاءُ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

طرح اتری: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ ''نمازوں کی نگہداشت کرو اور (خصوصا) درمیان کی نماز کی۔'' اس پر ایک آدمی نے، جو شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے کہا: تو پھر اس سے مراد عصر کی نماز ہوئی؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ یہ آیت کیسے اتری اور اللہ تعالیٰ نے کیسے اسے منسوخ کیا، (اصل حقیقت) اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

[١٤٢٩] قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ: قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا. بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

[1429] اسود بن قیس نے شقیق بن عقبہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم یہ آیت ایک عرصے تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (اسی طرح) پڑھتے رہے...... (آگے) فضیل بن مرزوق کی (سابقہ) حدیث کے مانند ہے۔

[١٤٣٠] ٢٠٩-(٦٣١) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. قَالَ أَبُوغَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَوَاللهِ! إِنْ صَلَّيْتُهَا» فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا. فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

[1430] معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی کہ خندق کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کو آ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے (بھی) نہیں پڑھی۔'' پھر ہم (وادی) بطحان میں اترے، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سورج کے غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

فائدہ: یہ بھی غزوۂ احزاب کے دوران میں کسی اور دن کا واقعہ ہے۔ اس موقع پر اتنا وقت موجود تھا کہ پہلے عصر کی قضا پڑھ لینے کے بعد مغرب کی نماز اس کے وقت کے اندر پڑھ لی جائے۔

[١٤٣١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[1431] علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا) (التحفة ٩٠)

باب:37- صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت

[١٤٣٢] ٢١٠-(٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ».

[1432] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے تمھارے درمیان آتے ہیں اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر جنھوں نے تمھارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں، ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم انھیں (اس حالت میں) چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس (کل عصر کے وقت) اس حالت میں پہنچے تھے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

[١٤٣٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

[1433] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے تمھارے پاس آتے ہیں۔'' (اس حدیث میں ملائکہ کا لفظ یتعاقبون سے پہلے ہے۔) ...... (باقی روایت) ابو زناد کی روایت کے مانند ہے۔

[١٤٣٤] ٢١١-(٦٣٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ:

[1434] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طٰه: ١٣٠].

ابی خالد نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں قیس بن ابی حازم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی اور فرمایا: ''سنو! تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے، جس طرح اس پورے چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں تم بھیڑ نہ لگاؤ گے، پس اگر تم یہ کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز میں (مصروفیت، سستی وغیرہ سے) مغلوب نہ ہو (تو تمھیں یہ نعمت عظمیٰ مل جائے گی۔)'' آپ کی مراد عصر اور فجر کی نماز سے تھی، پھر جریر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ ''اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح بیان کر، سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔''

[١٤٣٥] ٢١٢-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ» وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ. وَلَمْ يَقُلْ: جَرِيرٌ.

[1435] ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ اور وکیع سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی، اس میں ہے: ''سنو! تم لوگ یقیناً اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اس کو اسی طرح دیکھو گے، جس طرح اس پورے چاند کو دیکھتے ہو۔'' پھر راوی نے (ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ کے بجائے) ثُمَّ قَرَأَ (پھر انھوں پڑھا) کہا اور جریر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔

[١٤٣٦] ٢١٣-(٦٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ. قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَّمِسْعَرٍ وَّالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ، سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ

[1436] (اسماعیل) ابن ابی خالد، مسعر اور بختری بن مختار نے یہ روایت ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے سنی، انھوں نے اپنے والد (حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔'' یعنی فجر اور عصر کی نمازیں۔ اس پر بصرہ کے ایک آدمی نے

الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ الرَّجُلُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي.

ان سے کہا: کیا آپ نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس آدمی نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ میرے دونوں کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

[١٤٣٧] ٢١٤-(..) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ. قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ، بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ.

[1437] عبدالملک بن عمیر نے حضرت عمارۃ بن رُوَیبہ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔'' اور ان کے پاس بصرہ کا ایک باشندہ بھی موجود تھا، اس نے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث براہِ راست نبیِ اکرم ﷺ سے سنی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، اور میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: اور میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اُسی جگہ ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا جہاں آپ نے ان سے سنا تھا۔

[١٤٣٨] ٢١٥-(٦٣٥) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[1438] ہدّاب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں ہمام بن یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوجمرہ ضُبعی نے ابوبکر (بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے حدیث سنائی اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازیں ادا کیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (دن کا ٹھنڈا وقت عصر کا اور رات کا سب سے ٹھنڈا وقت فجر کا ہوتا ہے۔)

[١٤٣٩] (..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَنَسَبَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَا: ابْنُ أَبِي مُوسٰى.

[1439] بشر بن سَرِی اور عمرو بن عاصم دونوں نے کہا: ہم سے ہمام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوبکر کا نسب بیان کیا اور کہا: ابن ابی موسیٰ۔

(المعجم ٣٨) – (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ) (التحفة ٩١)

باب:38- اس بات کا بیان کہ مغرب کا اول وقت سورج کے غروب ہونے پر ہے

[١٤٤٠] ٢١٦-(٦٣٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

[1440] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہوتا اور پردے کی اوٹ میں چلا جاتا۔

[١٤٤١] ٢١٧-(٦٣٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَّقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

[1441] ولید بن مسلم نے کہا: ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونجاشی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی شخص لوٹتا اور وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہیں دیکھ سکتا تھا۔

فائدہ: تیراندازی میں جتنی دور تیر جا کر گرتا تھا وہ جگہ دیکھ سکتا تھا۔ یعنی نماز کے بعد خاصا اجالا موجود ہوتا تھا۔

[١٤٤٢] (. .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوالنَّجَاشِيِّ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ، بِنَحْوِهِ.

[1442] شعیب بن اسحاق دمشقی نے اوزاعی سے سابقہ سند کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہم مغرب کی نماز ادا کرتے...... (آگے) پچھلی حدیث کی طرح ہے۔

(المعجم ٣٩) – (بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا) (التحفة ٩٢)

باب:39- عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر

[١٤٤٣] ٢١٨-(٦٣٨) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا

[1443] عمرو بن سوّاد عامری اور حرملہ بن یحییٰ دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ: «مَّا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ» وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَّفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ.

یونس نے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز خوب اندھیرا ہونے تک مؤخر فرمائی اور اسی نماز کو عَتَمَہ (گہری تاریکی کے وقت کی نماز) کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ (اس وقت تک) گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: (مسجد میں آنے والی) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نکل کر مسجد کے حاضرین سے فرمایا: ''اہل زمین میں سے تمھارے سوا اس نماز کا اور کوئی بھی انتظار نہیں کر رہا۔'' اور یہ لوگوں میں (مدینہ سے باہر) اسلام پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللهِ - ﷺ - عَلَى الصَّلَاةِ» وَذَاكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حرملہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے مناسب نہ تھا کہ تم اللہ کے رسول ﷺ سے نماز کے لیے اصرار کرتے۔'' یہ تب ہوا جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے پکارا۔ (انھوں نے غالبًا یہ سمجھا کہ آپ ﷺ بھول گئے ہیں یا سو گئے ہیں۔)

[١٤٤٤] (..) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ: وَذُكِرَ لِي، وَمَا بَعْدَهُ.

[1444] عقیل نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بیان کی لیکن اس میں زہری کا قول: وَذُكِرَ لِي (مجھے بتایا گیا) اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[١٤٤٥] ٢١٩-(..) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[1445] محمد بن بکر، حجاج بن محمد اور عبدالرزاق ۔۔ سب کے الفاظ باہم ملتے جلتے ہیں ۔۔ سب نے کہا: ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے مغیرہ بن حکیم نے ام کلثوم بنت ابی بکر سے خبر دی کہ انھوں نے انھیں (مغیرہ کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں

عَبْدُ الرَّزَّاقِ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا جَمِيعًا: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَوَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي» وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «لَوْلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور اہل مسجد سو گئے، پھر آپ باہر تشریف لے گئے، نماز پڑھائی اور فرمایا: ''اگر (مجھے) یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈالوں گا تو یہی اس کا (بہترین) وقت ہے۔'' اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: ''اگر یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ یہ میری امت کے لیے مشقت کا سبب بنے گا۔''

[١٤٤٦] ٢٢٠-(٦٣٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَّنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ، فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَقَالَ حِينَ خَرَجَ: «إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَّا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا أَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ» ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى.

[1446] حکم نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک رات ہم عشاء کی آخری نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے، جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا یا اس کے (بھی) بعد آپ تشریف لائے، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کو گھر والوں (کے معاملے) میں کسی چیز نے مشغول رکھا تھا یا کوئی اور بات تھی، جب آپ باہر آئے تو فرمایا: ''بلاشبہ تم ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو جس کا تمھارے سوا کسی اور دین کے پیروکار انتظار نہیں کر رہے، اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ میری امت کے لیے گراں ہوگا تو میں انھیں اسی گھڑی میں (یہ) نماز پڑھایا کرتا۔'' پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

[١٤٤٧] ٢٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا، حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ،

[1447] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے نافع نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ (کسی بنا پر) اس (عشاء کی نماز) سے مشغول ہو گئے، آپ نے اسے مؤخر کر دیا یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر آپ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''آج رات تمھارے سوا اہل زمین میں سے کوئی نہیں جو نماز کا انتظار کر رہا ہو۔''

اللَّيْلَةَ، يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ».

[١٤٤٨] ٢٢٢-(٦٤٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ، وَّرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصِرِ.

[١٤٤٩] ٢٢٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَظَرْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً، حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، فِي يَدِهِ، مِنْ فِضَّةٍ.

[١٤٥٠] (..) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

[1448] ثابت سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر (یا انگوٹھی) کے بارے میں پوچھا تو (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کی یا آدھی رات گزرنے کو تھی، پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا: ''بلاشبہ (دوسرے) لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو چکے، اور تم ہو کہ نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: جیسے میں (اب بھی) آپ کی چاندی سے بنی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انھوں نے بائیں ہاتھ کی انگلی اٹھاتے ہوئے چھوٹی انگلی سے (اشارہ کیا کہ انگوٹھی اس میں تھی۔)

[1449] ابوزید سعید بن ربیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا حتی کہ آدھی رات کے قریب (کا وقت) ہو گیا، پھر آپ آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہماری طرف رخ فرمایا، ایسا لگتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

[1450] عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے قرہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی اور یہ بیان نہ کیا: ''پھر آپ نے ہماری طرف رخ فرمایا۔''

فوائد ومسائل: ① مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ② نمازِ عشاء کے بعد وعظ ونصیحت یا کوئی مسئلہ بیان کرنا درست ہے، تاہم غیر ضروری سخن آرائی یا طوالت ناپسندیدہ ہے۔ بسا اوقات مجالسِ وعظ کی طوالت کے سبب سے کئی لوگوں کی صبح کی

نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسی طوالت جائز نہیں۔

[١٤٥١] ٢٢٤-(٦٤١) وَحَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي - الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ - نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، كُلَّ لَيْلَةٍ، نَفَرٌ مِّنْهُمْ. قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ، حَتّٰى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ، حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: «عَلٰى رِسْلِكُمْ، أُعْلِمُكُمْ، وَأَبْشِرُوا، أَنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُّصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ، غَيْرُكُمْ» أَوْ قَالَ: «مَا صَلّٰى، هٰذِهِ السَّاعَةَ، أَحَدٌ غَيْرُكُمْ» - لَانَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ - قَالَ أَبُومُوسٰى: فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[1451] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور میرے (وہ) ساتھی۔ جو میرے ساتھ بڑی کشتی میں (حبشہ سے واپس) آئے تھے۔ بطحان کے نشیبی میدان میں اترے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہر رات ان میں سے ایک جماعت باری باری عشاء کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یوں اتفاق پیش آیا کہ آپ اپنے کسی معاملے میں (اتنے) مشغول ہو گئے کہ آپ نے نماز کو مؤخر کر دیا حتی کہ آدھی رات ہو گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو ان لوگوں سے جو آپ کے سامنے حاضر تھے، فرمایا: ''ذرا ٹھہرو میں تمھیں بتاتا ہوں اور تم خوش ہو جاؤ یہ تم پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے کہ لوگوں میں اس وقت، تمھارے سوا، کوئی بھی نماز نہیں پڑھ رہا۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمھارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔'' ہمیں یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے کون سا جملہ کہا تھا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر خوش خوش واپس آئے۔

[١٤٥٢] ٢٢٥-(٦٤٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ: الْعَتَمَةَ، إِمَامًا وَّخِلْوًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ. قَالَ: حَتّٰى رَقَدَ نَاسٌ وَّاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا

[1452] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: آپ کے نزدیک کون سی گھڑی زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس میں عشاء کی نماز، جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، امام کے ساتھ یا انفرادی طور پر پڑھوں؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی حتی کہ لوگ سوئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سوئے اور بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا: نماز! عطاء

وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةَ. فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذٰلِكَ».

نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نکلے، ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں، آپ کے سر مبارک سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا اور (بالوں میں سے پانی نکالنے کے لیے) آپ نے اپنا ہاتھ سر کے آدھے حصے پر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت کے لیے مشقت ہوگی تو میں انھیں حکم دیتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔''

قَالَ: فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ صَبَّهَا، يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ، ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ، إِلَّا كَذٰلِكَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

(ابن جریج نے) کہا: میں نے عطاء سے اچھی طرح پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں کس طرح بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کس انداز سے اپنے سر پر رکھا تھا؟ تو عطاء نے میرے سامنے اپنی انگلیاں کسی قدر کھولیں، پھر اپنی انگلیوں کے کنارے سر کی ایک جانب رکھے، پھر ان کو دباتے ہوئے اس طرح ان کو سر پر پھیرا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کو چھونے لگا جو چہرے کے قریب ہوتا ہے، پھر کنپٹی اور داڑھی کے کنارے کو (چھوا) بس اس طرح کیا کہ نہ (دباؤ میں) کمی کی نہ کسی چیز کو پکڑا (اور نچوڑا۔) میں نے عطاء سے پوچھا: آپ کو کیا بتایا گیا کہ اس رات نبیِ اکرم ﷺ نے کتنی تاخیر کی؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

قَالَ عَطَاءٌ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا، إِمَامًا وَّخِلْوًا، مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ، فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ. فَصَلِّهَا وَسَطًا، لَا مُعَجَّلَةً وَّلَا مُؤَخَّرَةً.

عطاء نے کہا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہی ہے کہ میں امام ہوں یا اکیلا، یہ نماز تاخیر سے پڑھوں، جس طرح نبیِ اکرم ﷺ نے اس رات پڑھی تھی۔ اگر یہ بات تمھارے لیے انفرادی طور پر یا جماعت کی صورت میں لوگوں کے لیے، جب تم ان کے امام ہو، دشواری کا باعث ہو تو اس کو درمیانے وقت میں پڑھو، نہ جلدی اور نہ مؤخر کر کے۔

[١٤٥٣] ٢٢٦-(٦٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا

[1453] ابو احوص نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رات کی دوسری نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

[١٤٥٤] ٢٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا، وَّكَانَ يُخِفُّ فِي الصَّلَاةِ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ: يُخَفِّفُ.

[1454] قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے سماک سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نمازیں تمھاری طرح (کے اوقات میں) پڑھتے تھے، البتہ عشاء مؤخر کر کے تمھاری نماز سے کچھ دیر بعد پڑھتے تھے اور نماز میں تخفیف کرتے تھے۔ اور ابو کامل کی روایت میں (یُخِفُّ فِي الصَّلَاةِ کے بجائے) "یُخَفِّفُ" کے الفاظ ہیں۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[١٤٥٥] ٢٢٨-(٦٤٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ».

[1455] زہیر نے کہا: ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابولبید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تمھاری نماز کے نام پر تمھارے گنوار لوگ غالب نہ آ جائیں، خبردار! یہ عشاء ہے، وہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کی وجہ سے اندھیرا کر دیتے ہیں (اور اندھیرے (عَتَمہ) کی بنا پر اس وقت پڑھی جانے والی نماز کو صلاۃ العتمہ، یعنی اندھیرے کی نماز کہتے ہیں۔)"

[١٤٥٦] ٢٢٩-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ؛ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ، الْعِشَاءُ، فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ».

[1456] وکیع نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری صلاۃِ عشاء کے نام پر بدو تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عشاء ہے: اور بدو اونٹنیوں کا دودھ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں۔"

فوائد و مسائل: ① عرب کے بدو نمازِ مغرب کو عشاء اور نمازِ عشاء کو عَتَمَہ (رات کی نماز) کہنے لگے تھے۔ بعض صحابہ نے سمجھانے کے لیے العشاء الآخرۃ (دوسری عشاء) بھی کہا ہے۔ نبیِ کریم ﷺ نے قرآن مجید کا دیا ہوا نام چھوڑ کر بدویوں کا دیا ہوا نام قبول کرنے سے منع کر دیا۔ قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت: 58 میں اس نماز کو صلاۃ العشاء کہا گیا ہے۔ ② عام بول چال میں ایسے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ③ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے سے غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی، بات سمجھانے کی غرض سے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے عشاء کو عتمہ کہہ کر بات سمجھائی، جیسے حدیث: 1454 میں ہے۔ ④ عرب کے لوگ رات اندھیرا ہونے پر اونٹنیوں کا دودھ دوہتے تھے، اس کے بعد کے وقت کو عتمہ کہتے تھے، پھر انھوں نے اس وقت کی نماز کو بھی یہی نام دے دیا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَهُوَ التَّغْلِيسُ، وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا) (التحفة ٩٣)

باب: 40- صبح کی نماز جلدی، اس کے اول وقت میں، جو رات کی آخری تاریکی کا وقت ہے، پڑھنا مستحب ہے، نیز اس میں قراءت کی مقدار کا بیان

[١٤٥٧] ٢٣٠-(٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

[1457] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مومن عورتیں صبح کی نماز نبیِ اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں، پھر اپنی چادریں اوڑھے ہوئے واپس آتیں اور (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

[١٤٥٨] ٢٣١-(..) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ؛ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ، مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ.

[1458] یونس نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبیِ اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچھ مومن عورتیں فجر کی نماز میں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو رسول اللہ ﷺ کے اندھیرے میں نماز پڑھنے کی بنا پر وہ پہچانی نہ جا سکتی تھیں۔

[١٤٥٩] ٢٣٢-(..) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ: مُتَلَفِّفَاتٍ.

[1459] نصر بن علی جہضمی اور اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا: ہمیں معن نے مالک سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایسا تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو عورتیں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے گھروں کو لوٹتیں، (اور) اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

انصاری کی روایت میں (مُتَلَفِّعَات کے بجائے) مُتَلَفِّفَات (چادروں میں لپٹی ہوئی) کے الفاظ ہیں۔

[١٤٦٠] ٢٣٣-(٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُّؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُّعَجِّلُ. كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا - أَوْ قَالَ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

[1460] محمد بن جعفر غندر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے اور انھوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حجاج مدینہ منورہ آیا (اور تاخیر سے نمازیں پڑھنے لگا) تو ہم نے (نماز کے اوقات کے بارے میں) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو (زوال کے فوراً بعد) پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ سورج بالکل صاف (اور روشن ہوتا) تھا اور مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی پڑھتے اور عشاء کی نماز کو کبھی مؤخر کرتے اور کبھی جلدی ادا کرتے، جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب انھیں دیکھتے کہ دیر کر دی ہے تو تاخیر کر دیتے۔ اور صبح (کی نماز) یہ لوگ ___ یا کہا: ___ نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

[١٤٦١] ٢٣٤-(..) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ، فَسَأَلْنَا

[1461] معاذ عنبری نے شعبہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کر دیتا تھا تو ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا...... (آگے) غندر کی روایت کی طرح ہے۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

[١٤٦٢] ٢٣٥-(٦٤٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ فَقَالَ: كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا، قَالَ: يَعْنِي الْعِشَاءَ، إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ، يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. قَالَ: وَالْمَغْرِبَ، لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ. قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ، فَيَعْرِفُهُ. قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

[1462] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سیار بن سلامہ نے خبر دی، کہا: میں نے سنا کہ میرے والد، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ (شعبہ نے) کہا: میں نے پوچھا: کیا آپ نے خود انھیں سنا؟ انھوں نے کہا: (اسی طرح) جیسے میں ابھی تمھیں سن رہا ہوں، کہا: میں نے سنا، میرے والد ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کر رہے تھے، انھوں نے بتایا کہ آپ اس، یعنی عشاء کی نماز کو کچھ (تقریباً) آدھی رات تک مؤخر کرنے میں مضائقہ نہ سمجھتے تھے اور اس نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ شعبہ نے کہا: میں بعدازاں (دوبارہ) ان سے ملا تو میں نے ان سے (پھر) پوچھا تو انھوں (سیار) نے کہا: آپ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھتے کہ انسان نماز پڑھ کر مدینہ کے دور ترین حصے تک پہنچ جاتا اور سورج (اسی طرح) زندہ (روشن اور گرم) ہوتا تھا اور انھوں نے کہا: مغرب کے لیے میں نہیں جانتا، انھوں نے کون سا وقت بتایا تھا۔ (شعبہ نے) کہا: میں اس کے بعد (پھر) سیار سے ملا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا: (آپ ﷺ) صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے کہ انسان سلام پھیرتا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے انسان کے چہرے کو، جسے وہ جانتا ہوتا، دیکھتا تو اسے پہچان لیتا اور آپ اس (نماز) میں ساٹھ سے سو تک آیتیں تلاوت فرماتے تھے۔

[١٤٦٣] ٢٣٦-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ: كَانَ

[1463] معاذ عنبری نے شعبہ سے حدیث بیان کی اور انھوں نے سیار بن سلامہ سے روایت کی کہ میں نے ابو برزہ کو کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں کچھ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.

(یعنی) آدھی رات تک تاخیر کی پروانہ کرتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ شعبہ نے کہا: پھر میں انھیں دوبارہ ملا تو انھوں نے کہا: یا تہائی رات تک۔

[١٤٦٤] ٢٣٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ. وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ.

[1464] (شعبہ کے بجائے) حماد بن سلمہ نے ابومنہال (سیار بن سلامہ) سے روایت کی، کہا: میں نے ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز میں سو سے لے کر ساٹھ تک آیتیں تلاوت فرماتے اور ایسے وقت میں سلام پھیرتے تھے جب ہم ایک دوسرے کے چہرے کو پہچان سکتے تھے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ، وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ) (التحفة ٩٤)

باب: 41- نماز کو اس کے سب سے بہتر وقت سے مؤخر کرنا مکروہ ہے اور اگر امام نماز میں تاخیر کر دے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے

[١٤٦٥] ٢٣٨-(٦٤٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟» قَالَ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ

[1465] خلف بن ہشام، ابوربیع زہرانی اور ابوکامل جحدری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تمھارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے یا نماز کو اس کے وقت سے ختم کر دیں گے؟“ میں نے عرض کی: تو آپ مجھے (اس کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا اگر تمھیں ان کے ساتھ (بھی) نماز مل جائے تو پڑھ

نَافِلَةٌ». وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ: عَنْ وَقْتِهَا.

لینا، وہ تمھارے لیے نفل ہو جائے گی۔" خلف نے عَنْ وَقْتِهَا (اس کے وقت سے) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٤٦٦] ٢٣٩-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا، كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً، وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ».

[1466] جعفر بن سلیمان نے ابوعمران جونی سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: "ابوذر! میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو مار دیں گے (ان کا وقت ختم کر دیں گے) تو تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا، اگر تم نے نماز وقت پر پڑھ لی تو (ان کے ساتھ ادا کی گئی دوسری نماز) تمھارے لیے نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز تو بچا ہی لی ہے۔"

[١٤٦٧] ٢٤٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ، وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا: «فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ، وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً».

[1467] شعبہ نے ابوعمران سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے خلیل نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سنوں اور فرمانبرداری کروں، چاہے کٹے ہوئے بازوؤں والا غلام (ہی حکمران) ہو اور یہ کہ میں نماز وقت پر پڑھوں (آپ ﷺ نے فرمایا:) "پھر اگر تم لوگوں کو اس حالت میں پاؤ کہ انھوں نے نماز پڑھ لی ہے تو تم اپنی نماز بچا چکے ہو (وقت پر پہلے پڑھ چکے ہو)، اور اگر (انھوں نے نہیں پڑھی اور تم ان کے ساتھ شریک ہوئے) تو تمھاری یہ نماز نفل ہو گی۔"

[١٤٦٨] ٢٤١-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَضَرَبَ فَخِذِي: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟» قَالَ: قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلِّ».

[1468] بدیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوعالیہ سے سنا، وہ عبداللہ بن صامت سے اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا: "تمھارا کیا حال ہو گا جب تم ایسے لوگوں میں اپنی بقیہ زندگی گزار رہے ہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے؟" (عبداللہ بن صامت نے) کہا: انھوں نے کہا: آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: "تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا، اور اپنی ضرورت کے لیے چلے جانا، پھر اگر نماز کی اقامت کہی گئی اور تم مسجد میں ہوئے

تو (دوبارہ) پڑھ لینا۔"

[١٤٦٩] ٢٤٢-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَجَاءَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ، فَعَضَّ عَلَى شَفَتِهِ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِي، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي».

[1469] ایوب نے ابوعالیہ براء سے روایت کی، کہا: ابن زیاد نے نماز میں تاخیر کر دی تو میرے پاس عبداللہ بن صامت تشریف لے آئے، میں نے ان کے لیے کرسی رکھوا دی، وہ اس پر بیٹھ گئے، میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کی حرکت کا تذکرہ کیا تو اس پر انھوں نے اپنا (نچلا) ہونٹ دانتوں میں دبایا اور میری ران پر ہاتھ مار کر کہا: جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، اسی طرح میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، انھوں نے بھی اسی طرح میری ران پر ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمھاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو آپ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمھاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور فرمایا: "تم نماز کو بروقت ادا کر لینا، پھر اگر تمھیں ان کے ساتھ نماز پڑھنی پڑے تو (پھر سے) نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا: میں نے نماز پڑھ لی ہے اس لیے اب نہیں پڑھوں گا۔"

[١٤٧٠] ٢٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ» أَوْ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ».

[1470] ابونعامہ نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں کا کیا حال ہوگا" یا فرمایا: "تمھاری کیفیت کیا ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے؟ تم وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر اگر (تمھاری موجودگی میں) نماز کی اقامت ہو تو تم ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لینا کیونکہ یہ نیکی میں اضافہ ہے۔"

[١٤٧١] ٢٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ:

[1471] مطر نے ابوعالیہ براء سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن صامت سے پوچھا کہ ہم جمعے کے دن حکمرانوں

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ: نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ، فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ. قَالَ: فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ، فَضَرَبَ فَخِذِي، وَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَّعَهُمْ نَافِلَةً».

کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ تو انھوں نے زور سے میری ران پر ہاتھ مارا جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی اور کہا: میں نے اس کے بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انھوں نے (بھی) میری ران پر ہاتھ مارا تھا اور کہا تھا: میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''نماز اس کے وقت پر ادا کرلو، پھر ان (حکمرانوں) کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لو۔''

قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذُكِرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ.

کہا: عبداللہ نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (بھی) ابوذر رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں کسی ایک نماز کو خاص نہیں کیا گیا، اس لیے اس میں تمام نمازیں شامل ہیں، فجر اور عصر کو اس حکم سے خارج کرنا درست نہیں۔ ② اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اسے زِيَادَةُ خَيْرٍ (مزید نیکی) قرار دیا ہے۔ ③ اول وقت پڑھی ہوئی نماز فرض کی ادائیگی شمار ہوگی اور جماعت کے ساتھ تاخیر سے پڑھی ہوئی نماز نفل ہوگی کیونکہ فرض اول وقت پر ادا کرنا اولیٰ ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ، وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا، وَأَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ) (التحفة ٩٥)

باب: 42- باجماعت نماز کی فضیلت، اس سے پیچھے رہنے پر وعید اور (وضاحت کہ) نماز باجماعت فرض کفایہ ہے

[١٤٧٢] ٢٤٥-(٦٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا». [انظر: ١٥٠٦]

[1472] مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز تمھارے اکیلے کی نماز سے پچیس گنا افضل ہے۔''

[١٤٧٣] ٢٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ،

[1473] عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً» قَالَ: «وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ». قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: اِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: ٧٨].

نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا اکیلے انسان کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے): ''اور فجر کے وقت قرآن پڑھنا، بلاشبہ فجر کی قراءت میں حاضری دی جاتی ہے۔''

[١٤٧٤] (..) وَحَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا».

[1474] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے...... آگے معمر سے عبدالاعلیٰ کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح ہے، اس کے سوا کہ انھوں نے (درجے کی بجائے) ''پچیس جز'' کہا۔

[١٤٧٥] ٢٤٧-(..) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ».

[1475] سلمان اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز اکیلے کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔''

[١٤٧٦] ٢٤٨-(..) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَّعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللهِ، خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانٍ، مَّوْلَى الْجُهَنِيِّينَ. فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةٌ مَّعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ

[1476] عمر بن عطاء بن ابی خوار نے خبر دی کہ میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثنا میں ہمارے پاس سے جہنیوں کے آزاد کردہ غلام زید بن زبّان کے بہنوئی ابوعبداللہ گزرے، نافع نے انھیں بلایا (اور حدیث سنانے کو کہا۔) انھوں نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام کے ساتھ (پڑھی گئی) نماز ایسی پچیس نمازوں سے افضل ہے جو انسان اکیلے پڑھتا ہے۔''

خَمْسٍ وَّعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ».

[١٤٧٧] ٢٤٩-(٦٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً».

[1477] مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باجماعت نماز پڑھنا اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔“

[١٤٧٨] ٢٥٠-(..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَّعِشْرِينَ».

[1478] یحییٰ نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی اکیلے پڑھی گئی ستائیس نمازوں سے بڑھ کر ہے۔“

[١٤٧٩] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1479] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابو اسامہ اور (محمد بن عبداللہ) ابن نمیر نے حدیث سنائی، نیز ابن نمیر نے (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابو اسامہ اور ابن نمیر) نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ: «بِضْعًا وَّعِشْرِينَ». وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: «بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً».

ابن نمیر نے اپنے والد سے روایت کردہ حدیث میں بِضْعًا وَّعِشْرِينَ (بیس سے زائد) کے الفاظ روایت کیے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ستائیس درجے کہا۔

[١٤٨٠] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِضْعًا وَّعِشْرِينَ».

[1480] ضحاک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ”بیس سے زائد۔“

فوائد و مسائل: ① بِضْع کا لفظ تین سے نو تک بولا جاتا ہے، لہٰذا بِضْعًا وَّعِشْرِينَ سے مراد پچیس بھی ہوسکتا ہے اور ستائیس بھی۔ ② افضل ہونے سے استدلال کیا گیا ہے کہ بغیر جماعت کے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے، یعنی نماز سے پیچھے رہ جانے والے شخص کو بے نماز قرار نہیں دیا جا سکتا، تاہم شرعی عذر کے بغیر باجماعت نماز چھوڑنے والا گناہ گار رہو گا۔ اسے نماز چھوڑنے کا گناہ

نہ ہوگا، لیکن جماعت چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ واللہ أعلم.

[١٤٨١] ٢٥١-(٦٥١) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا، فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ، بِحُزَمِ الْحَطَبِ، بُيُوتَهُمْ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا» يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ.

[1481] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو ایک نماز میں غیر حاضر پایا تو فرمایا: ''میں نے (یہاں تک) سوچا کہ کسی آدمی کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں، پھر دوسری طرف سے ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں (اپنے کارندوں کو) حکم دوں کہ لکڑیوں کے گٹھوں سے آگ بھڑکا کر ان کے گھروں کو ان پر جلا دیں۔ ان میں سے اگر کسی کو یقین ہو کہ نماز میں حاضری سے اسے فربہ (گوشت سے بھری ہوئی) ہڈی ملے گی تو وہ اس میں ضرور حاضر ہو جائے گا۔'' آپ ﷺ کی مراد عشاء کی نماز سے تھی۔

[١٤٨٢] ٢٥٢-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ، مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ، إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ».

[1482] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں کے لیے سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے، اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے، جو ان میں (خیر و برکت) ہے تو چاہے انھیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، ضرور آئیں۔ اور میں نے سوچا تھا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو کہوں وہ لوگوں کو جماعت کرائے، پھر میں کچھ اشخاص کو ساتھ لے کر، جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان کے گھروں کو ان پر آگ سے جلا دوں۔''

[١٤٨٣] ٢٥٣-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ

[1483] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا تھا

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي، أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِّنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلٰى مَنْ فِيهَا».

کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ میری خاطر لکڑی کے گٹھے تیار کریں، پھر کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر گھروں کو ان کے (بے نماز) باسیوں سمیت جلا دیا جائے۔"

[١٤٨٤] (..) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُوكُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1484] یزید بن اَصَمّ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

[١٤٨٥] ٢٥٤-(٦٥٢) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ،لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ،: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ، بُيُوتَهُمْ».

[1485] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں سے جو جمعے سے پیچھے رہ جاتے ہیں، فرمایا: "میں نے ارادہ کیا کہ کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ان لوگوں کے گھروں کو ان پر (ان سمیت) جلا دوں جو جمعے سے پیچھے رہتے ہیں۔"

(المعجم ٤٣) - (بَابُ يَجِبُ إِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ) (التحفة ٩٦)

باب:43- جو اذان سنے اس کے لیے مسجد میں آنا واجب ہے

[١٤٨٦] ٢٥٥-(٦٥٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ الْفَزَارِيِّ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَّقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ. فَلَمَّا

[1486] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو (ہاتھ سے پکڑ کر) مجھے مسجد میں لے آئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اسے اجازت دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی، جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: "کیا تم نماز کا بلاوا (اذان) سنتے ہو؟" اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تو اس پر لبیک کہو۔"

وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟» فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَأَجِبْ».

فائدہ: یہ نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ دیگر روایات میں ہے کہ انھوں نے نابینا ہونے کے علاوہ یہ عذر بھی بیان کیے: گھر دور ہے۔ معمر ہوں۔ راستہ غیر محفوظ ہے وغیرہ۔ ان تمام عذروں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے انھیں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اذان سنے اس کا مسجد آنا لازمی ہے۔ بعض علماء نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے صاحبِ عذر کو رخصت دی ہے۔

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى) (التحفة ٩٧)

باب: 44- نماز کی باجماعت ادائیگی ہدایت کی پختہ راہوں میں سے (ایک راہ) ہے

[١٤٨٧] ٢٥٦-(٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ. وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، اَلصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ.

[1487] عبدالملک بن عمیر نے ابواحوص سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: ساتھیوں سمیت میں نے خود کو دیکھا کہ نماز سے کوئی شخص پیچھے نہ رہتا، سوائے منافق کے، جس کا نفاق معلوم ہوتا یا سوائے بیمار کے اور (بسا اوقات) بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے چلتا آ جاتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہو جاتا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں سے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہو۔

[١٤٨٨] ٢٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ

[1488] علی بن اقمر نے ابواحوص سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو وہ جہاں سے ان (نمازوں) کے لیے بلایا جائے، ان نمازوں کی حفاظت کرے (وہاں مساجد میں جا کر صحیح طرح سے انھیں ادا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور

الْهُدٰى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوهَا حَسَنَةً، وَّيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَّيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَّلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُومُ النِّفَاقِ. وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

یہ (مساجد میں باجماعت نمازیں) بھی انھی طریقوں میں سے ہیں۔ کیونکہ اگر تم نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا، اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی راہ کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ کوئی آدمی جو پاکیزگی حاصل کرتا ہے (وضو کرتا ہے) اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھتا ہے، اور اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی (بھی) جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا (بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو اس طرح لایا جاتا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان سہارا دیا گیا ہوتا، حتی کہ صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ) (التحفة ٩٨)

باب:45- جب مؤذن اذان کہہ دے تو اس کے بعد مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

[١٤٨٩] ٢٥٨-(٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي، فَأَتْبَعَهُ أَبُوهُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

[1489] ابراہیم بن مہاجر نے ابوشعثاء سے روایت کی، کہا: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی، ایک آدمی مسجد سے اٹھ کر چل پڑا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل اس پر نظر رکھی حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص، یقیناً اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

[١٤٩٠] ٢٥٩-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ

[1490] اشعث بن ابی شعثاء محاربی نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انھوں

ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا، بَعْدَ الْأَذَانِ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَاالْقَاسِمِ ﷺ.

نے ایک شخص کو اذان کے بعد مسجد میں سے چل کر باہر نکلتے دیکھا تو فرمایا: یہ شخص، بلاشبہ اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ) (التحفة ٩٩)

باب:46- عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

[١٤٩١] ٢٦٠-(٦٥٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهُ، فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ».

[1491] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہم سے عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمان بن ابی عَمرہ نے حدیث سنائی، کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور اکیلے بیٹھ گئے، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، وہ کہنے لگے: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز (بھی) جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔''

[١٤٩٢] (..) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1492] سفیان نے ابوسہل عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٤٩٣] ٢٦١-(٦٥٧) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ

[1493] بشر، یعنی ابن مفضل نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے خالد سے اور انھوں نے انس بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری (امان) میں ہے۔ تو ایسا نہ ہو کہ (ایسے شخص کو کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی بنا پر) اللہ تعالیٰ تم (میں سے کسی شخص) سے اپنے ذمے کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ کرے، پھر وہ اسے پکڑ لے، پھر اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔''

[١٤٩٤] ٢٦٢-(..) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

[1494] اسماعیل نے خالد سے اور انھوں نے انس بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے جندب (بن عبداللہ) قسری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز ادا کی، وہ اللہ کے ذمے میں آ گیا، (دعا ہے) اللہ تم سے اپنے ذمے کے حوالے سے کوئی مطالبہ نہ کرے کیونکہ جس سے وہ اپنے ذمے میں سے کسی چیز کا مطالبہ کر لے، اسے پا لیتا ہے، پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیتا ہے۔''

[١٤٩٥] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا. وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ».

[1495] یہی روایت حسن بصری نے جندب بن سفیان کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت کی (لیکن آخری فقرہ) فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (اس کو جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیتا ہے) بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ) (التحفة ١٠٠)

باب: 47- عذر کی صورت میں نماز سے پیچھے رہ جانے (اکیلے پڑھ لینے) کی اجازت

[١٤٩٦] ٢٦٣-(٣٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ

[1496] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے جوان صحابہ کرام میں سے تھے جو انصار میں سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، (بیان کیا) کہ وہ رسول

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ، فَأُصَلِّيَ لَهُمْ. وَوَدِدْتُّ أَنَّكَ يَارَسُولَ اللهِ! تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ، إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا وَرَاءَهُ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ. قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا، حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ. فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ لَّهُ ذٰلِكَ. أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر خراب ہوگئی ہے، میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں اور جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان والی وادی میں سیلاب آجاتا ہے، اس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں نہیں پہنچ سکتا کہ میں انھیں نماز پڑھاؤں تو اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور نماز پڑھنے کی کسی ایک جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو (مستقل طور پر) جائے نماز بنا لوں۔ کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا۔'' عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا: تو صبح کے وقت دن چڑھتے ہی آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی، میں نے تشریف آوری کا کہا، آپ آکر بیٹھے نہیں یہاں تک کہ گھر کے اندر (کے حصے میں) داخل ہوئے، پھر پوچھا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں (وہاں) نماز پڑھوں؟'' میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے، آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ہم نے آپ کو خزیر (گوشت کے چھوٹے ٹکڑوں سے بنے ہوئے کھانے) کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ (عتبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: (آپ کی آمد کا سن کر) اردگرد سے محلے کے لوگ آگئے حتی کہ گھر میں خاصی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوگئے۔ ان میں سے ایک بات کرنے والے نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ان میں سے کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں ایسا نہ کہو، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے

لیے لا الہ الا اللّٰہ کہا ہے؟'' (عتبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس (الزام لگانے والے) نے کہا: ہم تو اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں ہی کے لیے دیکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو آگ پر حرام قرار دیا ہے جو لا الہ الا اللّٰہ کہتا ہے اور اس کے ذریعے سے اللہ کی رضا کا طلب گار ہے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ١٤٩]

ابن شہاب نے کہا: میں نے (بعد میں) حصین بن محمد انصاری سے، جو بنو سالم سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے سرداروں میں سے ہیں، محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اس میں ان (محمود رضی اللہ عنہ) کی تصدیق کی۔

[١٤٩٧] ٢٦٤-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ؟ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا، فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ: مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ. قَالَ: فَحَلَفْتُ، إِنْ رَّجَعْتُ إِلٰى عِتْبَانَ، أَنْ أَسْأَلَهُ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُّهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ، فَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا

[1497] معمر نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا...... پھر یونس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ یہ کہا: تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دخشن یا دخیشن کہاں ہے؟ اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: محمود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں کو، جن میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، سنائی تو انھوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ جو بات تم بیان کرتے ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہو۔ اس پر میں نے (دل میں) قسم کھائی کہ اگر میں عتبان رضی اللہ عنہ کے ہاں دوبارہ گیا تو ان سے (اس کے بارے میں ضرور) پوچھوں گا۔ تو میں دوبارہ ان کے پاس آیا، میں نے دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی لیکن وہ (اب بھی) اپنی قوم کے امام تھے۔ میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے بالکل اسی طرح (ساری)

حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

حدیث سنائی جس طرح پہلے سنائی تھی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نُّرٰى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهٰى إِلَيْهَا، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

زہری نے کہا: اس واقعے کے بعد بہت سے فرائض اور دیگر امور (احکام) نازل ہوئے اور ہماری نظر میں معاملہ انھی پر تمام ہوا، لہٰذا جو انسان چاہتا ہے کہ (عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ظاہری مفہوم سے) دھوکا نہ کھائے، وہ دھوکا کھانے سے بچے۔

[١٤٩٨] ٢٦٥-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَّجَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا. قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلٰى قَوْلِهِ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

[1498] اوزاعی سے روایت ہے، کہا: مجھے زہری نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وہ کلّی کرنا اچھی طرح یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر میں ایک ڈول سے (پانی لے کر) کی تھی (اور اس کا پانی میرے منہ پر ڈالا تھا)۔ محمود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر میں خرابی پیدا ہوگئی ہے اور اس بات تک حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی اور یہ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جَشِيشَه (خزیر سے ملتے جلتے کھانے) کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے بنایا تھا۔ انھوں (اوزاعی) نے اس کے بعد یونس اور معمر والا اضافہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ، وَالصَّلَاةِ عَلٰى حَصِيرٍ وَّخُمْرَةٍ وَّثَوْبٍ وَّغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ) (التحفة ١٠١)

باب:48- نفل نماز کی جماعت اور پاک چٹائی، جائے نماز اور کپڑے وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے

[١٤٩٩] ٢٦٦-(٦٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَأُصَلِّيَ

[1499] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا جو انھوں نے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے (کچھ) تناول کیا، پھر فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ میں تمھاری (برکت کی) خاطر نماز

لَكُمْ» قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا، فَصَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

پڑھوں۔'' انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہوا اور اپنی ایک چٹائی کی طرف بڑھا جو لمبا عرصہ استعمال ہونے کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی، میں نے (اسے صاف کرنے کے لیے) اس پر پانی بہایا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے، میں اور (وہاں موجود ایک) یتیم بچے نے آپ کے پیچھے صف بنائی، بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے (کھڑی) ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے (حصولِ برکت کے) لیے دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ تشریف لے گئے۔

[١٥٠٠] ٢٦٧-(٦٥٩) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. قَالَ شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا. قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ، ثُمَّ يُنْضَحُ، ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. قَالَ: وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِّنْ جَرِيدِ النَّخْلِ.

[1500] ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اخلاق کے مالک تھے۔ بسا اوقات آپ ہمارے گھر میں ہوتے اور نماز کا وقت ہو جاتا، پھر آپ اس چٹائی کے بارے میں حکم دیتے جو آپ کے نیچے ہوتی، اسے جھاڑا جاتا، پھر اس پر پانی چھڑکا جاتا، پھر آپ امامت فرماتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔ کہا: ان کی چٹائی کھجور کے پتوں کی ہوتی تھی۔

[١٥٠١] ٢٦٨-(٦٦٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ: «قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ» فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَصَلّٰى بِنَا - فَقَالَ رَجُلٌ لِّثَابِتٍ: أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِّنْهُ؟ قَالَ: جَعَلَهُ عَلٰى يَمِينِهِ - ثُمَّ دَعَا لَنَا، أَهْلَ الْبَيْتِ، بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ،

[1501] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے وہاں میرے، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام کے سوا کوئی نہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ میں تمھیں نماز پڑھا دوں۔'' (فرض) نماز کے وقت کے بغیر، آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔۔ ایک آدمی نے ثابت سے پوچھا: آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کو اپنی کس جانب کھڑا کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے انھیں اپنے دائیں ہاتھ کھڑا کیا۔۔ پھر آپ نے ہمارے، سب گھر والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کی دعا فرمائی، اس کے بعد میری ماں کہنے لگی: اللہ کے رسول! (یہ) آپ کا چھوٹا سا

أُدْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ». [انظر: ٦٣٧٥]

خدمت گزار ہے، اللہ سے اس کے لیے (خصوصی) دعا کریں۔ کہا: آپ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا کی اور میرے لیے آپ نے جو دعا کی اس کے آخر میں یہ تھا، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کا مال اور اس کی اولاد زیادہ کر اور اس کے لیے ان میں برکت ڈال دے۔''

[١٥٠٢] ٢٦٩-(..) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، سَمِعَ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ: فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا.

[1502] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن مختار سے حدیث سنائی، انھوں نے موسیٰ بن انس سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور ان کی والدہ یا ان کی خالہ کو نماز پڑھائی، کہا: آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔

[١٥٠٣] (..) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1503] محمد بن جعفر اور عبدالرحمان بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[١٥٠٤] ٢٧٠-(٥١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلٰى خُمْرَةٍ. [راجع: ١١٤٦]

[1504] عبداللہ بن شدّاد سے روایت ہے، کہا: مجھے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی اور اکثر ایسا ہوتا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگتا اور آپ (کھجور کے پتوں اور دھاگوں سے بنی ہوئی) ایک جائے نماز پر نماز پڑھتے تھے۔

[١٥٠٥] ٢٧١-(٦٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

[1505] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر

ابْنُ مُسْهِرٍ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلٰى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

نماز پڑھ رہے ہیں، اسی پر سجدہ کر رہے ہیں۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ وَّانْتِظَارِ الصَّلَاةِ) (التحفة ١٠٢)

باب:49- فرض نماز با جماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

[١٥٠٦] ٢٧٢-(٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ، بِضْعًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً؛ وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ. يَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ! تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ». [راجع: ١٤٧٢]

[1506] ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کی با جماعت (ادا کی گئی) نماز اس کی گھر میں یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کی نسبت بیس سے زیادہ درجے بڑھ کر ہے اور وہ یوں کہ جب ان میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد آتا ہے، اسے نماز ہی نے اٹھایا ہے اور نماز کے علاوہ وہ کچھ نہیں چاہتا۔ تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے سبب سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے (اس کے انتظار کا وقت نماز میں شمار ہوتا ہے) اور تم میں سے کوئی شخص جب تک اس جگہ رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحم فرما! اے اللہ! اسے معاف کر دے! اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما! جب تک وہ اس جگہ (پر کسی کو) تکلیف

نہیں پہنچاتا اور جب تک وہ اس جگہ بے وضو نہیں ہوتا۔"

[۱۵۰۷] (..) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[1507] عبثر، اسماعیل بن زکریا اور شعبہ، سب نے اعمش کی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[۱۵۰۸] ۲۷۳-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ. تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ».

[1508] ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی (نماز پڑھنے کی) جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں، کہتے ہیں: "اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما! جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا، نیز جب تک تم میں سے کسی شخص کو نماز روکے رکھتی ہے، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔"

[۱۵۰۹] ۲۷۴-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ» قُلْتُ: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ.

[1509] ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ مسلسل نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی جگہ پر نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور فرشتے کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما! یہاں تک کہ وہ چلا جاتا ہے یا بے وضو ہو جاتا ہے۔" (ابو رافع کہتے ہیں:) میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: يُحْدِثُ کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آواز کے بغیر یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کر دے۔

[۱۵۱۰] ۲۷۵-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ

[1510] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک تم میں سے کسی کو نماز روکے رکھتی ہے وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے، اسے گھر کی طرف لوٹنے سے نماز کے علاوہ اور کسی چیز نے نہیں روکا ہوتا۔"

الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ».

[١٥١١] ٢٧٦-(..) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فِي صَلَاةٍ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ».

[1511] ابن شہاب نے (عبدالرحمان) بن ہرمز (اعرج) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے نماز ہی میں رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما! اے اللہ! اس پر رحم فرما!''

[١٥١٢] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا.

[1512] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ) (التحفة ١٠٣)

باب: 50- مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کی فضیلت

[١٥١٣] ٢٧٧-(٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ» وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ».

[1513] عبداللہ بن براد اشعری اور ابو کریب دونوں نے کہا: ہم سے ابو اسامہ نے بُرید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو بردہ سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں سب سے زیادہ ثواب اس کا ہے جو اس کے لیے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر (اس کے بعد) جو ان میں سے سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ اور جو آدمی نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے، اجر میں اس سے بہت بڑھ کر ہے جو نماز پڑھتا ہے، پھر سو جاتا ہے۔'' ابو کریب کی روایت میں ہے: ''یہاں تک کہ وہ اسے امام

کے ساتھ جماعت میں ادا کرے۔"

[١٥١٤] ٢٧٨-(٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ، لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ - أَوْ قُلْتُ لَهُ -: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ».

[1514] عبثر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک آدمی تھا، میرے علم میں کوئی اور آدمی اس کی نسبت مسجد سے زیادہ فاصلے پر نہیں رہتا تھا اور اس کی کوئی نماز نہیں چوکتی تھی، اس سے کہا گیا ـــ یا میں نے (اس سے) کہا ـــ: اگر آپ گدھا خرید لیں کہ (رات کی) تاریکی اور (دوپہر کی) گرمی میں آپ اس پر سوار ہو جایا کریں۔ اس نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو، میں چاہتا ہوں میرا مسجد تک چل کر جانا اور جب میں گھر والوں کی طرف لوٹوں تو میرا لوٹنا میرے لیے لکھا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ تمھارے لیے اکٹھا کر دیا ہے۔"

[١٥١٥] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِنَحْوِهِ.

[1515] معتمر بن سلیمان اور جریر دونوں نے تیمی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

[١٥١٦] (..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَتَوَجَّعْنَا لَهُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا فُلَانُ! لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ. قَالَ: أَمَ وَاللهِ! مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ

[1516] عباد بن عباد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں عاصم نے ابوعثمان سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انصار میں سے ایک آدمی تھا، اس کا گھر، مدینہ میں سب سے دور (واقع) تھا اور اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں پڑھنے سے چوکتی نہیں تھی، ہم نے اس کے لیے ہمدردی محسوس کی تو میں نے اسے کہا: جناب! اگر آپ ایک گدھا خرید لیں جو آپ کو گرمی اور زمین کے (زہریلے) کیڑوں سے بچائے (تو کتنا اچھا ہو!) اس نے کہا: مگر اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر (خیمے کی طرح) طنابوں کے ذریعے سے محمد ﷺ کے گھر سے

مُحَمَّدٍ ﷺ. قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ».

بندھا ہوا ہو۔ مجھے اس کی یہ بات بہت گراں گزری حتی کہ میں اسی کیفیت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے اسے بلوایا تو اس نے آپ کو بھی وہی جواب دیا اور آپ کو بتایا کہ وہ آنے جانے پر اجر کی امید رکھتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں یقیناً وہی اجر ملے گا جسے تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔''

[١٥١٧] (..) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1517] ابن عیینہ اور وکیع نے اپنے والد کے حوالے سے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٥١٨] ٢٧٩-(٦٦٤) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَّبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً».

[1518] ابوزبیر نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: ہمارے گھر مسجد سے دور واقع تھے، ہم نے چاہا کہ ہم اپنے گھروں کو فروخت کر کے مسجد کے قریب آجائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روک دیا اور فرمایا: ''تمھارے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔''

[١٥١٩] ٢٨٠-(٦٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَّنْتَقِلُوا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ» قَالُوا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ.

[1519] جُرَیری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (رسول اللہ ﷺ کی) مسجد کے اردگرد کی جگہیں خالی ہوئیں تو (ان کے قبیلے) بنو سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان سے کہا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہم یہی چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں، (پھر

فَقَالَ: «يَابَنِي سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ».

فرمایا:) اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔"

[١٥٢٠] ٢٨١-(..) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ. قَالَ: وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ! تُكْتَبْ آثَارُكُمْ». فَقَالُوا: مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا.

[1520] کہمس نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، کہا: اور (مسجد کے قریب جگہیں (بھی) خالی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمھارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔" تو انھوں نے کہا: (اس کے بعد) ہمیں یہ بات اچھی (بھی) نہ لگتی کہ ہم منتقل ہو چکے ہوتے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمْحٰى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ) (التحفة ١٠٤)

باب: 51- مسجد میں نماز کے لیے چل کر آنے سے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند کیے جاتے ہیں

[١٥٢١] ٢٨٢-(٦٦٦) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰى إِلَى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً».

[1521] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر اللہ کے گھروں میں سے اس کے کسی گھر کی طرف چل کر گیا تاکہ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فریضے کو ادا کرے تو اس کے دونوں قدم (یہ کرتے ہیں کہ) ان میں سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور دوسرا درجہ بلند کرتا ہے۔"

[١٥٢٢] ٢٨٣-(٦٦٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

[1522] لیث اور بکر دونوں نے ابن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔ اور بکر کی روایت میں ہے کہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ. - وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ -: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا».

انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا — ”تم کیا سمجھتے ہو اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس (کے جسم) کا کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟“ صحابہ نے عرض کی: اس کا کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ”یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔“

[١٥٢٣] ٢٨٤-(٦٦٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ، عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ».

قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: وَمَا يُبْقِي ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ.

[1523] اعمش نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر چلتی ہوئی بہت بڑی نہر کی سی ہے، وہ اس میں سے روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہو۔“ (اعمش نے ابوسفیان کی بجائے حسن کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے) کہا: حسن نے کہا: یہ غسل اس کے جسم پر کوئی میل کچیل نہیں چھوڑے گا۔

[١٥٢٤] ٢٨٥-(٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا، كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

[1524] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی: ”جو شخص دن کے پہلے حصے میں یا دن کے دوسرے حصے میں مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ (ہر دفعہ آنے پر) اس کے لیے جنت میں میزبانی کا انتظام فرماتا ہے، جب بھی وہ (آئے) صبح کو آئے یا شام کو آئے۔“

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ) (التحفة ١٠٥)

باب:52- صبح (کی نماز) کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہنے اور مساجد کی فضیلت

[١٥٢٥] ٢٨٦-(٦٧٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ

[1525] ابوخیثمہ نے سماک بن حرب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

ابْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا. كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ.

سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجالس میں شریک ہوتے تھے؟ کہا: ہاں! بہت۔ آپ جس جگہ صبح یا دن کے ابتدائی حصے کی نماز ادا فرماتے، سورج طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھ کھڑے ہوتے، لوگ دورِ جاہلیت میں کیے کاموں کے متعلق باتیں کرتے اور ہنستے تھے اور آپ (بھی ان کی باتیں سن کر) مسکراتے تھے۔

[١٥٢٦] ٢٨٧-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

[1526] سفیان اور زکریا دونوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ جب فجر پڑھتے تھے تو اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے حتی کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔

[١٥٢٧] (..) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُولَا: حَسَنًا.

[1527] ابو احوص اور شعبہ دونوں نے سماک سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی لیکن حَسَنًا ''اچھی طرح'' (سورج نکل آتا) نہیں کہا۔

[١٥٢٨] ٢٨٨-(٦٧١) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: -حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ، فِي رِوَايَةِ هٰرُونَ، وَفِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ: -عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ تَعَالَى

[1528] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک (انسانی) آبادیوں کا پسندیدہ ترین حصہ ان کی مسجدیں ہیں، اور اللہ کے ہاں (انسانی) آبادیوں کا سب سے ناپسندیدہ حصہ ان کے بازار ہیں۔''

مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا».

(المعجم ٥٣) - (بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ؟) (التحفة ١٠٦)

باب:53-امامت پر زیادہ حق کس کا ہے؟

[١٥٢٩] ٢٨٩-(٦٧٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ».

[1529] ابو عوانہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو نضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (نماز پڑھنے والے) تین ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو ان میں سے زیادہ (قرآن) پڑھا ہو۔''

[١٥٣٠] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1530] شعبہ، سعید بن ابی عروبہ اور معاذ (بن ہشام) نے اپنے والد کے واسطے سے، سب نے قتادہ سے اپنے اپنے شاگردوں کی اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت بیان کی۔

[١٥٣١] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1531] (قتادہ کے بجائے) جریری نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

[١٥٣٢] ٢٩٠-(٦٧٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ

[1532] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے ابو خالد احمر سے، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے اسماعیل بن رجاء سے، انھوں نے اوس بن ضَمْعَج سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ

أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا. وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ، مَكَانَ سِلْمًا: سِنًّا.

کو زیادہ پڑھنے والا ہو، اگر وہ پڑھنے میں برابر ہوں تو وہ جو ان میں سے سنت کا زیادہ عالم ہو، اگر وہ سنت (کے علم) میں بھی برابر ہوں تو وہ جس نے ان سب کی نسبت پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ جو اسلام قبول کرنے میں سبقت رکھتا ہو۔ کوئی انسان وہاں دوسرے انسان کی امامت نہ کرے جہاں اس (دوسرے) کا اختیار ہو اور اس کے گھر میں اس کی قابل احترام نشست پر اس کی اجازت کے بغیر کوئی نہ بیٹھے۔'' (ابوسعید) اشج نے اپنی روایت میں ''اسلام قبول کرنے میں'' (سبقت) کے بجائے ''عمر میں'' (سبقت رکھتا ہو) کہا۔

[١٥٣٣] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1533] ابو معاویہ، جریر، ابن فضیل اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

[١٥٣٤] ٢٩١-(..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ: قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَّقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا أَنْ يَّأْذَنَ لَكَ، - أَوْ بِإِذْنِهِ -».

[1534] شعبہ نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی، کہا: میں نے اوس بن ضمعج سے سنا، کہتے تھے: میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا: ''قوم کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا اور پڑھنے میں دوسروں سے زیادہ قدیم ہو، اگر ان سب کا پڑھنا ایک سا ہو تو وہ امامت کرے جو ہجرت میں قدیم تر ہو، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو وہ امامت کرے جو ان سب سے عمر میں بڑا ہو اور تم کسی شخص کے گھر اور اس کے دائرۂ اختیار میں اس کے امام نہ بنو نہ ہی اس کے گھر میں اس کی قابل احترام نشست پر بیٹھو، ہاں اس صورت میں کہ وہ تمھیں (اس بات کی) اجازت دے ___ یا (فرمایا:) اس کی اجازت سے ___''

فوائد ومسائل: ① جہاں ایک عالم کو خاص مقام حاصل ہو، وہاں اسی کو امامت کرانی چاہیے۔ مہمان کو خواہ مخواہ امام بنانے کی کوشش کرنا درست نہیں۔ کسی مسجد کا امام وخطیب، کسی مدرسے کا شیخ الحدیث یا کسی محکمے کا سربراہ (جبکہ وہ امامت کی اہلیت رکھتا ہو) امامت کا حق رکھتا ہے۔ البتہ اگر وہ عالم خود کسی کو بہتر سمجھ کر امامت کے لیے کہے تو ٹھیک ہے۔ ② تَکْرِمَہ (عزت کی جگہ) سے مراد صاحبِ خانہ کی خاص جگہ ہے جہاں وہ عام طور پر بیٹھا کرتا ہے۔ اسی طرح استاد کی نشست یا کسی افسر کی کرسی وغیرہ بھی اس کی عزت کا مقام ہے۔ مسجد کے امام کا مصلّٰی اور خطیب کا منبر بھی اسی میں شامل ہے، لہٰذا ان مقامات پر بلا اجازت براجمان ہونا اسلامی آداب اور احترام مسلم کے خلاف ہے۔

[١٥٣٥] ٢٩٢-(٦٧٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَّقِيقًا، فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلَنَا عَنْ مَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «اِرْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ».

[1535] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس راتیں قیام کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ بہت مہربان اور نرم دل تھے، آپ نے خیال فرمایا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا اشتیاق ہوگا، آپ نے ہم سے ہمارے ان گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جنھیں ہم چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ، انھی کے درمیان رہو، انھیں تعلیم دو اور انھیں (اچھائی پر چلنے کا) حکم دو، چنانچہ جب نماز کا وقت آئے تو ایک آدمی تم سب کے لیے اذان کہے، پھر تم میں سے (جو عمر میں) سب سے بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرے۔''

[١٥٣٦] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ ح:

[1536] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

[١٥٣٧] (..) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

[1537] اور یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے سنائی، کہا: عبدالوہاب نے بھی ایوب سے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے ابوقلابہ نے بیان کیا، کہا: ہمیں ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں کچھ لوگوں (کی

نَاسٍ، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ. بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

معیت) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، ہم تقریباً ہم عمر نوجوان تھے...... آگے دونوں (حماد اور عبدالوہاب) نے ابن عُلَیّہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٥٣٨] ٢٩٣-(..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا: «إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا».

[1538] عبدالوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابو قلابہ سے اور انھوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں اور میرا ایک ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم نے آپ کے ہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے ہم سے فرمایا: ''جب نماز (کا وقت) آئے تو اذان کہو، پھر اقامت کہو اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرے۔''

[١٥٣٩] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: قَالَ الْحَذَّاءُ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ.

[1539] حفص بن غیاث نے خالد حذاء سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور (اپنی روایت میں) یہ اضافہ کیا کہ حذاء نے کہا: دونوں قراءت میں ایک جیسے تھے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ، إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ) (التحفة ١٠٧)

باب: 54- جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا مستحب ہے

[١٥٤٠] ٢٩٤-(٦٧٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ، حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ،

[1540] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر کی قراءت سے فارغ ہوتے اور (رکوع میں جانے کے لیے) تکبیر کہتے تو سر اٹھانے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ نے سن لیا جس نے اس کی حمد کی، اے ہمارے رب! اور حمد تیرے ہی لیے ہے)

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يَقُولُ، وَهُوَ قَائِمٌ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ. اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ»، ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

کہتے، پھر حالتِ قیام ہی میں آپ فرماتے: ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مومنوں میں سے ان لوگوں کو جنھیں (کافروں نے) کمزور پایا، نجات عطا فرما۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنے روندنے کو سخت کر، ان پر اپنے اس مؤاخذے کو یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رِعل، ذکوان اور عُصیہّ پر، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، لعنت نازل کر۔“ پھر ہم تک یہ بات پہنچی کہ اس کے بعد جب آپ پر یہ آیت اتری: ”آپ کا اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں، (اللہ تعالیٰ) چاہے ان کو توبہ کا موقع عطا کرے، چاہے ان کو عذاب دے کہ وہ یقیناً ظلم کرنے والے ہیں“ تو آپ نے یہ دعا چھوڑ دی۔

[١٥٤١] (..) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: «وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1541] ابن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان الفاظ تک روایت کی: ”اس سختی کو ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کر دے“ جو اس کے بعد ہے اسے بیان نہیں کیا۔

[١٥٤٢] ٢٩٥-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ سَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ. اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ. اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ».

[1542] ہمیں اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت (عاجزی سے دعا) کی، جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہہ لیتے (تو) اپنی قنوت میں یہ (الفاظ) کہتے: ”اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ! کمزور سمجھے جانے والے (دوسرے) مومنوں کو نجات عطا کر، اے اللہ! ان پر اپنے روندنے کو سخت تر کر اور اسے ان پر، یوسف علیہ السلام کے (زمانے کے) قحط کے مانند کر دے۔“

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ. فَقُلْتُ: أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ، قَالَ فَقِيلَ: وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا؟.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یہ دعا چھوڑ دی، میں نے (ساتھیوں سے) کہا: میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا چھوڑ دی ہے۔ کہا: (جواب میں) مجھ سے کہا گیا، تم انھیں دیکھتے نہیں، (جن کے لیے دعا ہوتی تھی) وہ سب آچکے ہیں۔

[١٥٤٣] (..) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلٰى قَوْلِهِ: «كَسِنِي يُوسُفَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[1543] (اوزاعی کے بجائے) شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ تو سجدے میں جانے سے پہلے آپ نے (دعا مانگتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما۔'' اس کے بعد ''یوسف علیہ السلام (کے زمانے) کے قحط کی طرح'' کے الفاظ تک اوزاعی کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی، بعد کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[١٥٤٤] ٢٩٦-(٦٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

[1544] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! ضرور میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم لوگوں کے بہت قریب کروں گا، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز میں قنوت کرتے اور مسلمانوں کے حق میں دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

[١٥٤٥] ٢٩٧-(٦٧٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ، ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، يَدْعُو

[1545] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے خلاف جنھوں نے بئر معونہ والوں کو قتل کیا تھا، تیس (دن تک) صبح (کی نمازوں) میں بددعا کی۔ آپ نے رِعل، ذکوان، لحیان اور عُصَیہ کے خلاف، جنھوں نے اللہ اور اس

عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ: أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ. [انظر: ٤٩١٧]

کے رسول کی نافرمانی کی، بد دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے ان لوگوں کے متعلق جو بئر معونہ پر قتل ہوئے، قرآن (کا کچھ حصہ) نازل فرمایا جو بعد میں اس کے منسوخ ہونے تک ہم پڑھتے رہے (اس میں شہداء کا پیغام تھا) کہ ہماری قوم کو بتا دیں کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں، وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

[١٥٤٦] ٢٩٨-(..) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

[1546] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (کبھی) صبح کی نماز میں قنوت کی تھی؟ کہا: ہاں، رکوع سے تھوڑی دیر بعد۔

[١٥٤٧] ٢٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ - حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ، وَيَقُولُ: «عُصَيَّةُ، عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[1547] ابومجلز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت کی، آپ رِعل اور ذکوان کے خلاف بد دعا فرماتے تھے اور کہتے تھے: ''عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[١٥٤٨] ٣٠٠-(..) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَدْعُو عَلٰى بَنِي عُصَيَّةَ.

[1548] انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک نماز فجر میں رکوع کے بعد قنوت کی، آپ بنوعُصَیّہ کے خلاف بد دعا کرتے رہے۔

[١٥٤٩] ٣٠١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[1549] ابومعاویہ نے عاصم سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) سے

عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ، قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ؟ فَقَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ. قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ: إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

قنوت کے بارے میں پوچھا: رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ تو انھوں نے کہا: رکوع سے پہلے۔ کہا: میں نے عرض کی: بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت کی۔ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے قنوت کی، ان لوگوں کے خلاف بددعا فرماتے رہے جنھوں نے آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو قتل کیا تھا جنھیں قرّاء (قرآن پڑھنے والے) کہا جاتا تھا۔

[١٥٥٠] ٣٠٢-(..) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَّا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ، فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ.

[1550] سفیان نے عاصم سے روایت کی، کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ کو کسی اور جنگ پر اتنا غم محسوس ہوا ہو جتنا ان ستر (ساتھیوں) پر ہوا جو بئر معونہ کے واقعے کے روز شہید کیے گئے، انھیں قرّاء کہا جاتا تھا، آپ ایک مہینے تک ان کے قاتلوں کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

[١٥٥١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

[1551] حفص، ابن فضیل اور مروان سب نے عاصم سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث روایت کی، ان میں سے بعض نے بعض سے کچھ زیادہ روایت کیا۔

[١٥٥٢] ٣٠٣-(..) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا. يَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ.

[1552] شعبہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت کی، آپ رعل، ذکوان اور عُصیّہ پر لعنت بھیجتے تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کی تھی۔

[١٥٥٣] (..) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّوسَى ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[1553] موسیٰ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

[١٥٥٤] ٣٠٤-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا، يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ.

[1554] ہشام نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک عرب کے قبائل میں سے کچھ قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے ہوئے قنوت کی، پھر چھوڑ دی۔

[١٥٥٥] ٣٠٥-(٦٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

[1555] شعبہ نے عمرو بن مُرّہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت کیا کرتے تھے۔

[١٥٥٦] ٣٠٦-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ.

[1556] سفیان نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت کی۔

[١٥٥٧] ٣٠٧-(٦٧٩) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ: «اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

[1557] عمران بن ابی انس نے حنظلہ بن علی سے اور انھوں نے خُفاف بن اِیماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں (دعا کرتے ہوئے) کہا: ''اے اللہ! بنولحیان، رِعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ غِفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو اللہ سلامتی عطا فرمائے۔''

[١٥٥٨] ٣٠٨-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ

[1558] حارث بن خفاف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت خُفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر فرمایا: ''غِفار کی اللہ مغفرت کرے، اَسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے۔ اور عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے

الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ خُفَافُ ابْنُ إِيمَاءٍ: رَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا. وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ. اَللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ» ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا، قَالَ خُفَافٌ: فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

رسول کی نافرمانی کی۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت بھیج اور رِعل اور ذکوان پر لعنت بھیج۔" پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ خفاف رضی اللہ عنہ نے کہا: کافروں پر اسی کے سبب سے لعنت کی گئی۔ (لعنت کا طریقہ اختیار کیا گیا۔)

[١٥٥٩] (..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ، بِمِثْلِهِ. إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

[1559] (عمران کے بجائے) عبدالرحمان بن حرملہ نے حنظلہ بن علی بن اسقع سے اور انھوں نے حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی، سوائے اس کے کہ انھوں نے "کافروں پر اسی کے سبب لعنت کی گئی" کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا) (التحفة ١٠٨)

باب:55- فوت شدہ نماز کی قضا اور اس میں جلدی کرنا مستحب ہے

[١٥٦٠] ٣٠٩-(٦٨٠) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: «اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ» فَصَلّٰى بِلَالٌ مَّا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَّلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ

[1560] یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگِ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کو نیند نے آلیا، آپ نے (سواری سے) اتر کر پڑاؤ کیا اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: "ہمارے لیے رات کا پہرہ دو (نظر رکھو کہ کب صبح ہوتی ہے؟)" بلال رضی اللہ عنہ نے مقدور بھر نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلال رضی اللہ عنہ نے (مطلع) فجر کی طرف رخ کرتے ہوئے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی، جب وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو ان پر نیند غالب آگئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے

حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيْ بِلَالُ!» فَقَالَ بِلَالٌ: أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ - بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللهِ! - بِنَفْسِكَ. قَالَ: «اِقْتَادُوا» فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «مَنْ نَّسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا. فَإِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكۡرِيٓ﴾ [طه: ١٤].

نہ بلال اور نہ ہی ان کے صحابہ میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ ان پر دھوپ پڑنے لگی، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور گھبرا گئے۔ فرمانے لگے: ''اے بلال!'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میری جان کو بھی اسی نے قبضے میں لے لیا تھا جس نے ۔۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول! ۔۔ آپ کی جان کو قبضے میں لے لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سواریاں آگے بڑھاؤ۔'' وہ اپنی سواریوں کو لے کر کچھ آگے بڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز ختم کی تو فرمایا: ''جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔''

قَالَ يُونُسُ: وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا: لِلذِّكْرٰى.

یونس نے کہا: ابن شہاب اسے ''لِلذِّکْرٰی'' (یاد کرنے کے لیے) پڑھتے تھے۔

[١٥٦١] ٣١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيٰى. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ» قَالَ فَفَعَلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. -وَقَالَ يَعْقُوبُ: ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ-، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

[1561] محمد بن حاتم اور یعقوب بن ابراہیم دورقی دونوں نے یحییٰ سے روایت کی، کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رات کے آخری حصے میں (آرام کے لیے) سواریوں سے اترے، اور بیدار نہ ہو سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑے (اور آگے چلے) کیونکہ اس جگہ ہمارے درمیان شیطان آموجود ہوا ہے۔'' کہا: ہم نے (ایسا ہی) کیا، اس کے بعد آپ نے پانی منگوایا، وضو کیا، پھر دو سجدے کیے (دو رکعتیں ادا کیں۔) ۔۔ یعقوب نے کہا: پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں ۔۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

[١٥٦٢] ٣١١-(٦٨١) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ، إِنْ شَاءَ اللهُ، غَدًا». فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ - قَالَ: فَنَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَالَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ، فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ، حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ، مَالَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ. قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ، حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً. هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ، فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَبُو قَتَادَةَ. قَالَ: «مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيرَكَ مِنِّي؟» قُلْتُ: مَا زَالَ هٰذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ. قَالَ: «حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ؟» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟» قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ، ثُمَّ قُلْتُ: هٰذَا رَاكِبٌ آخَرُ، حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ. قَالَ: فَمَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اِحْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا». فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ.

[1562] ثابت نے عبداللہ بن رباح سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہا: ''تم اپنی (پوری) شام اور (پوری) رات چلتے رہو گے تو ان شاء اللہ کل تک پانی پر پہنچ جاؤ گے۔'' لوگ چل پڑے، کوئی مڑ کر دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہ تھا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی عالم میں رسول اللہ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ رات آدھی گزر گئی، میں آپ کے پہلو میں چل رہا تھا، کہا: تو رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آگئی اور آپ سواری سے ایک طرف جھک گئے، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا حتی کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر آپ چلتے رہے یہاں تک کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا، آپ (پھر) سواری پر (ایک طرف) جھکے، کہا: میں نے آپ کو جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، کہا: پھر چلتے رہے حتی کہ سحری کا آخری وقت تھا تو آپ (پھر) جھکے، یہ جھکنا پہلے دونوں بار کے جھکنے سے زیادہ تھا، قریب تھا کہ آپ اونٹ سے گر پڑتے، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو سہارا دیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں۔ فرمایا: ''تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں رات ہی سے اس طرح سفر کر رہا ہوں۔ فرمایا: ''اللہ اسی طرح تمھاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم دیکھ رہے ہو (کہ) ہم لوگوں سے اوجھل ہیں؟'' پھر پوچھا: ''تمھیں کوئی (اور) نظر آ رہا ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ ایک سوار ہے۔ پھر عرض کی: یہ ایک اور سوار ہے حتی کہ ہم اکٹھے ہوئے تو سات سوار تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ راستے سے ایک طرف ہٹے، پھر سر (نیچے) رکھ دیا (اور لیٹ گئے) پھر فرمایا: ''ہمارے لیے ہماری نماز کا

قَالَ: فَقُمْنَا فَزِعِينَ، ثُمَّ قَالَ: «اِرْكَبُوا» فَرَكِبْنَا، فَسِرْنَا. حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ. ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ. قَالَ: فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ. قَالَ: وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ: «اِحْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ، فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ. قَالَ: فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلٰى بَعْضٍ: مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا؟ ثُمَّ قَالَ: «أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ. إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا» ثُمَّ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا؟» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ: رَسُولُ اللهِ -ﷺ- بَعْدَكُمْ، لَمْ يَكُنْ لِّيُخَلِّفَكُمْ، وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ -ﷺ- بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِنْ يُّطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَرْشُدُوا».

خیال رکھنا۔" پھر جو سب سے پہلے جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے،سورج آپ کی پشت پر (چمک رہا) تھا، کہا: ہم سخت تشویش کے عالم میں کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: "سوار ہو جاؤ۔" ہم سوار ہوئے اور (آگے) چل پڑے حتی کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ اترے، پھر آپ نے وضو کا برتن مانگا جو میرے ساتھ تھا، اسی میں کچھ پانی تھا، کہا: پھر آپ نے اس سے (مکمل) وضو کے مقابلے میں کچھ ہلکا وضو کیا، اور اس میں کچھ پانی بچ بھی گیا، پھر آپ نے (مجھے) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ہمارے لیے اپنے وضو کا برتن محفوظ رکھنا، اس کی ایک خبر ہو گی۔" پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے اسی طرح جس طرح روز کرتے تھے صبح کی نماز پڑھائی، کہا: اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے ہم بھی آپ کی معیت میں سوار ہو گئے، کہا: ہم میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنے لگے کہ ہم نے نماز میں جو کوتاہی کی ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: "کیا تمھارے لیے میرے عمل میں نمونہ نہیں؟" پھر آپ نے فرمایا: "سمجھ لو! نیند (آ جانے) میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں۔" کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آ جانے تک نماز نہیں پڑھی، جو اس طرح (نیند) کرے تو جب اس کے لیے جاگے تو یہ نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دن آئے تو اسے وقت پر ادا کرے۔" پھر فرمایا: "تم کیا دیکھتے ہو (دوسرے) لوگوں نے کیا کیا؟" کہا: پھر آپ نے فرمایا: "لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی کو گم پایا۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ تمھارے پیچھے ہیں، وہ ایسے نہیں کہ تمھیں پیچھے چھوڑ دیں۔ (دوسرے) لوگوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ اگر وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں تو صحیح راستے پر چلیں گے۔"

قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْنَا، عَطِشْنَا. فَقَالَ: «لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي» قَالَ: وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَا فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «أَحْسِنُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيَرْوَى» قَالَ: فَفَعَلُوا. فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «اِشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا». قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً.

کہا: تو ہم لوگوں تک (اس وقت) پہنچ پائے جب دن چڑھ آیا تھا اور ہر شے تپ گئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے: اے اللہ کے رسول! ہم پیاسے مر گئے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم پر کوئی ہلاکت نہیں آئی۔“ پھر فرمایا: ”میرا چھوٹا پیالہ میرے پاس آنے دو۔“ کہا: پھر وضو کے پانی والا برتن منگوایا، رسول اللہ ﷺ (اس سے پیالے میں) انڈیلتے گئے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پلاتے گئے، زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ لوگوں نے وضو کے برتن میں جو (تھوڑا سا پانی) تھا، دیکھ لیا، اس پر جھرمٹ بنا کر اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا طریقہ اختیار کرو، تم میں سے ہر ایک اچھی طرح پیاس بجھا لے گا۔“ کہا: لوگوں نے ایسا ہی کیا، رسول اللہ ﷺ پانی (پیالے میں) انڈیلتے گئے اور میں لوگوں کو پلاتا گیا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہ بچا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا: ”پیو۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! جب تک آپ نہیں پی لیں گے میں نہیں پیوں گا۔ فرمایا: ”قوم کو پانی پلانے والا ان سب سے آخر میں پیتا ہے۔“ کہا: تب میں نے پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی نوش فرمایا، کہا: اس کے بعد لوگ اس حالت میں (اگلے) پانی پر پہنچے کہ سب (نے اپنے) برتن پانی سے بھرے ہوئے تھے اور (خوب) سیراب تھے۔

قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُ النَّاسَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ، إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: أُنْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى! كَيْفَ تُحَدِّثُ؛ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ. قَالَ قُلْتُ: فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ. قَالَ: فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ

(ثابت نے) کہا، عبداللہ بن رباح نے کہا: میں یہ حدیث جامع مسجد میں سب لوگوں کو سناؤں گا۔ تب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جوان! خیال رکھنا کہ تم کس طرح حدیث بیان کرتے ہو، اس رات میں بھی قافلے کے سواروں میں سے ایک تھا۔ کہا: میں نے عرض کی: آپ اس حدیث کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو انھوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: انصار سے۔ فرمایا: حدیث بیان کرو تم اپنی احادیث سے زیادہ آگاہ ہو (انصار میں سے

أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتَهُ.

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سارے واقعے کا سب سے زیادہ اور باریکی سے مشاہدہ کیا تھا بلکہ وہ اس سارے واقعے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے، آگے ان سے سننے والے عبداللہ بن رباح بھی انصار میں سے تھے۔) کہا: میں نے لوگوں کو حدیث سنائی تو عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: اس رات میں بھی موجود تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ اسے کسی نے اس طرح یاد رکھا جس طرح تم نے اسے یاد رکھا ہے۔

[١٥٦٣] ٣١٢-(٦٨٢) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَّهُ، فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا، فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتَّى بَزَغَتِ الشَّمْسُ. قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُوبَكْرٍ، وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مِنْ مَّنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ: «اِرْتَحِلُوا» فَسَارَ بِنَا، حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟» قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، فَصَلَّى، ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي

[1563] سَلم بن زریر عطاردی نے کہا: میں نے ابورجاء عطاردی سے سنا، وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: میں نبی ﷺ کے ایک سفر میں آپ کے ہمراہ تھا، ہم اس رات چلتے رہے حتی کہ جب صبح قریب آئی تو ہم (تھکاوٹ کے سبب) اتر پڑے، ہم پر (نیند میں ڈوبی) آنکھیں غالب آگئیں یہاں تک کہ سورج چمکنے لگا۔ ہم میں جو سب سے پہلے بیدار ہوئے وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نبی ﷺ سو جاتے تو ہم آپ کو جگایا نہیں کرتے تھے حتی کہ آپ خود بیدار ہو جاتے، پھر عمر رضی اللہ عنہ جاگے، وہ اللہ کے نبی ﷺ کے قریب کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر پکارنے لگے اور (اس) تکبیر میں آواز اونچی کرنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بھی جاگ گئے، جب آپ نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ سورج چمک رہا ہے تو فرمایا: ''(آگے) چلو۔'' آپ ہمیں لے کر چلے یہاں تک کہ سورج (روشن ہو کر) سفید ہو گیا، آپ اترے، ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی الگ ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''فلاں! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ آپ نے اسے حکم دیا۔ اس نے مٹی سے تیمم کیا اور نماز پڑھی، پھر آپ نے مجھے چند سواروں سمیت پانی کی تلاش میں جلدی اپنے

رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا . فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِّجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا : أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ : أَيْهَاهْ! أَيْهَاهْ! لَا مَاءَ لَكُمْ، قُلْنَا : فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ : مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قُلْنَا : اِنْطَلِقِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ : وَمَا رَسُولُ اللهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى انْطَلَقْنَا بِهَا، فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا ، وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، لَّهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ، فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا، فَأُنِيخَتْ، فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ، ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا، فَشَرِبْنَا ، وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشًا ، حَتّٰى رَوِينَا ، وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَّغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا ، غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا ، وَّهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ : «هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ» فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَّتَمْرٍ، وَّصُرَّ لَهَا صُرَّةٌ، فَقَالَ لَهَا : «اِذْهَبِي فَأَطْعِمِي هٰذَا عِيَالَكِ، وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ» فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ : لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ، أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ، كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ، فَهَدَى اللهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا .

آگے روانہ کیا، ہم سخت پیاسے تھے، جب ہم چل رہے تھے تو ہمیں ایک عورت ملی جس نے اپنے پاؤں دو مشکوں کے درمیان لٹکا رکھے تھے (بڑی مشکوں سمیت پاؤں لٹکائے، اونٹ پر سوار تھی)، ہم نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ہے؟ کہنے لگی: افسوس! افسوس! تمھارے لیے پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمھارے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہا: ایک دن اور رات کی مسافت ہے۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس چلو۔ کہنے لگی: اللہ کا رسول کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اسے اس کے معاملے میں (فیصلے کا) کچھ اختیار نہ دیا حتی کہ اسے لے آئے، اس کے ساتھ ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے، آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے آپ کو اسی طرح بتایا جس طرح ہمیں بتایا تھا، اور آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ یتیم بچوں والی ہے، اس کے (زیر کفالت) بہت سے یتیم بچے ہیں۔ آپ نے اس کی پانی ڈھونے والی اونٹنی کے بارے میں حکم دیا، اسے بٹھا دیا گیا اور آپ نے کلی کر کے مشکوں کے اوپر کے دونوں سوراخوں میں پانی ڈالا، پھر آپ نے اس کی اونٹنی کو کھڑا کیا تو ہم سب نے اور ہم چالیس (شدید) پیاسے افراد تھے (ان مشکوں سے) پانی پیا، یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہمارے پاس جتنی مشکیں اور پانی کے برتن تھے سب بھر لیے اور اپنے ساتھی کو غسل (بھی) کرایا، البتہ ہم نے کسی اونٹ کو پانی نہ پلایا اور وہ یعنی دونوں مشکیں پانی (کی مقدار زیادہ ہو جانے کے سبب) پھٹنے والی ہو گئیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس جو کچھ ہے، لے آؤ۔'' ہم نے ٹکڑے اور کھجوریں اکٹھی کیں، اس کے لیے ایک تھیلی کا منہ بند کر دیا گیا تو آپ نے اس سے کہا: ''جاؤ اور یہ خوراک اپنے بچوں کو کھلاؤ اور جان لو! ہم نے تمھارے پانی میں کمی نہیں کی۔'' جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی تو کہا: میں انسانوں کے سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی

ہوں یا پھر جس طرح کہ وہ خود کو سمجھتا ہے، وہ نبی ہے، اور اس کا معاملہ اس اس طرح سے ہے۔ پھر (آخر کار) اللہ نے اس عورت کے سبب سے لوگوں سے کٹی ہوئی اس آبادی کو ہدایت عطا کر دی، وہ مسلمان ہو گئی اور (باقی) لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔ (یہ پچھلے واقعے سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ ہے۔)

[١٥٦٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَسَرَيْنَا لَيْلَةً، حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قُبَيْلَ الصُّبْحِ، وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ، وَزَادَ وَنَقَصَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ، وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا ضَيْرَ، اِرْتَحِلُوا» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[1564] عوف بن ابی جمیلہ اَعرابی نے ابو رجاء عُطاردی سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک رات چلے، جب رات کا آخری حصہ آیا، صبح سے تھوڑی دیر پہلے ہم اس طرح پڑ کر سو گئے کہ اس سے زیادہ میٹھی نیند ایک مسافر کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتی، ہمیں سورج کی حرارت ہی نے جگایا...... پھر سَلْم بن زریر کی حدیث کی طرح حدیث سنائی اور کچھ کمی بیشی بھی کی اور (اپنی روایت کردہ) حدیث میں انھوں نے کہا: جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کی صورت حال دیکھی، اور وہ بلند آواز آدمی تھے تو انھوں نے اونچی آواز سے اللّٰہ اکبر کہا حتی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اونچے اللّٰہ اکبر کہنے سے جاگ گئے، جب اللہ کے رسول ﷺ جاگ گئے تو لوگوں نے اپنے اس معاملے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی (بڑا) نقصان نہیں ہوا، (آگے) چلو۔''...... آگے وہی حدیث بیان کی۔

[١٥٦٥] ٣١٣-(٦٨٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ، اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ. وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ،

[1565] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات (کے آخری حصے) میں آرام کے لیے لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے ذرا پہلے لیٹتے تو اپنی کہنی کھڑی کر لیتے اور سر ہتھیلی پر ٹکا لیتے۔ (تاکہ زیادہ گہری نیند نہ آئے۔ اس حدیث کے الفاظ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اوپر بیان کیے گئے

نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.

[١٥٦٦] ٣١٤-(٦٨٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ».

قَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِيٓ﴾.

[١٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يَذْكُرْ «لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ».

[١٥٦٨] ٣١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا».

[١٥٦٩] ٣١٦-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا. فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِيٓ﴾».

دو الگ الگ واقعے ہیں۔)

[1566] ہمام نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جیسے ہی وہ اسے یاد آئے، وہ نماز پڑھ لے، اس نماز کا اس کے علاوہ اور کوئی کفارہ نہیں۔''

قتادہ نے پڑھا: ''اور میری یاد کے وقت نماز قائم کریں۔''

[1567] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی، البتہ انھوں نے ''اس کے علاوہ اس کا اور کوئی کفارہ نہیں'' کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

[1568] سعید نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی نماز بھول گیا یا اسے ادا کرنے کے وقت سوتا رہ گیا تو اس (نماز) کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اس نماز کو پڑھ لے۔''

[1569] مثنیٰ نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز (پڑھنے کے وقت اس) سے سویا رہے یا اس سے غافل ہو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ (نماز) پڑھ لے، بے شک اللہ تعالیٰ نے (خود) ارشاد فرمایا ہے: اور میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔''